

صحیح مسلم اردو پنجم

ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
(المتوفی ۲۶۱ھ جری)

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دارالاحیاء



© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 205

نام کتاب	: صحیح مسلم (اردو)
تالیف	: ابوالمہدی بن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوریؒ
ترجمہ	: پروفیسر مسیحی سلطان محمود جالپوری
جلد	: پنجم
ناشر	: دارالعلم ممبئی
طابع	: محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	: ایک ہزار
تاریخ اشاعت	: ۲۰۱۵ء
مطبع	: بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی



دارالعلم
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

صحیح مسلم (اُردو)

5

تالیف: ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تفسیر: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معارفین

قاری طارق جاوید عارفی مولانا محمد آصف شہید
مولانا غلام فاروق سعیدی حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حفیظہ نصیر گوندل



دارالعلوم دہلی



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد پنجم)

۴۵- کتاب البر والصلة والأدب	حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب	21
۱- بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَيْهَمَا أَحَقُّ بِهِ	باب: والدین سے حسن سلوک اور یہ کہ ان دونوں میں سے	
۲- بَابُ تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ، وَغَيْرِهَا	باب: والدین کے ساتھ حسن سلوک نقلی نماز اور دوسرے	24
۳- بَابُ رَغْمٍ مَنْ أَدْرَكَ أَبُوهُ أَوْ أَخَذَهُمَا عِنْدَ الْكَبِيرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ	باب: اس شخص کی ذلت جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کے	27
۴- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ أَصْدِقَاءِ الْآلِ وَالْأُمِّ، وَتَخْوِجِهَا	باب: ماں باپ کے دوستوں اور جو لوگ ان جیسی حیثیت رکھتے ہیں، ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی فضیلت	31
۵- بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِيمِ	باب: نیکی اور گناہ کی وضاحت	32
۶- بَابُ صَلَاةِ الرَّجَمِ، وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا	باب: صلہ رحمی (کاظم) اور قطع رحمی کی ممانعت	33
۷- بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاكُّدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ	باب: ایک دوسرے سے حسد، بغض اور روگردانی کرنے کی حرمت	34
۸- بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، بِلَا عَذْرِ شَرْعِيٍّ	باب: شرعی عذر کے بغیر تین دن سے زیادہ قطع قلع کرنے کی حرمت	37
۹- بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ، وَالتَّجَسُّسِ، وَالتَّنَافُسِ، وَغَيْرِهَا	باب: بدگمانی، تجسس، دنیائی معاملات میں مقابلہ بازی اور دھوکے سے ایک دوسرے کے لیے قیمتیں بڑھانے وغیرہ کی ممانعت	39
۱۰- بَابُ تَحْرِيمِ ظَلَمِ الْمُسْلِمِ، وَخُذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ	باب: مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے، اس کی تحقیر	40

- وَدَمْعِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ
- کرنے اور اس کے خون، اس کی عزت اور اس کے مال کی حرمت
- ۴۱ باب کی حرمت
- ۴۲ باب: باہمی بغض و عداوت کی ممانعت
- ۴۴ باب: اللہ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت
- ۴۵ باب: بیمار پرسی کی فضیلت
- ۱۴- باب ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ أَوْ حَزَنٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ، حَتَّى الشُّكَّةِ يُشَاكَّهَا
- باب: مومن کو جو بیماری یا غم وغیرہ لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ جو کاٹنا چھتا ہے اس پر (بھی) ثواب ملتا ہے
- ۴۷ باب: ظلم کرنے کی حرمت
- ۵۳ باب: بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم
- ۵۷ باب: اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد
- ۵۸ باب: ایک دوسرے کو گالی دینے کی ممانعت
- ۶۰ باب: ورگزر کرنا اور اعسار مستحب ہے
- ۶۱ باب: غیبت کی حرمت
- ۱۸- بابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ
- ۱۹- بابُ اسْتِخْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ
- ۲۰- بابُ تَحْرِيمِ الْغِيْبَةِ
- ۲۱- بابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ
- باب: جس کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کے لیے بشارت ہے کہ وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا
- ۶۱ باب: جس شخص کی بدگلامی کا ڈر ہو اس سے نرم گفتگو کرنا
- ۶۲ باب: نرمی کی فضیلت
- ۲۲- بابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ
- ۲۳- بابُ فَضْلِ الرَّفْقِ
- ۲۴- بابُ النَّهْيِ عَنِ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا
- ۲۵- بابُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لَذَلِكَ، كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةٌ
- باب: سواری وغیرہ کے جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت
- باب: نبی ﷺ نے کسی شخص پر لعنت کی ہو، برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ اس کے لیے تزکیہ (برائی سے پاکیزگی)، اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی
- ۶۸ باب: دورے انسان کی مذمت
- ۷۴ باب: جھوٹ کی حرمت اور اس کی جائز صورتوں کا بیان
- ۲۶- بابُ دَمِّ ذِي الْوُجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِغْلِهِ
- ۲۷- بابُ تَحْرِيمِ الْكَلْبِ، وَبَيَانِ مَا يُبَاخُ مِنْهُ

- ۲۸- بَابُ تَحْرِيمِ التَّمِيمَةِ باب: چغلی کی حرمت 76
- ۲۹- بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ، وَحُسْنِ الصَّدَقِ، وَفَضْلِهِ باب: جھوٹ کی قباحت اور سچ کی خوبصورتی اور فضیلت 77
- ۳۰- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ باب: اس شخص کی فضیلت جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے اور غصہ کس چیز سے رخصت ہوتا ہے 79
- ۳۱- بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكُ باب: انسان کی پیدائش ایسی ہے کہ وہ (عموماً) خود پر قابو نہیں رکھ سکتا 81
- ۳۲- بَابُ التَّنْهِي عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ باب: چہرے پر مارنے کی ممانعت 82
- ۳۳- بَابُ الزَّعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ باب: اس شخص کے لیے سخت وعید جو لوگوں کو ناحق سزا دے 83
- ۳۴- بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسَلَاةٍ، فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ، أَنْ يُنْسِكَ بِتَصَالِحِهَا باب: جو شخص مسجد یا بازار میں اور لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ پر ہتھیار لے کر چلے تو وہ انھیں ان کی نوکوں اور انہوں (کی طرف) سے پکڑے 85
- ۳۵- بَابُ التَّنْهِي عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ باب: کسی ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنے کی ممانعت 86
- ۳۶- بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ باب: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کی فضیلت 87
- ۳۷- بَابُ تَحْرِيمِ تَغْذِيبِ الْهَرَّةِ وَنَحْوِهَا، مِنَ الْخَيَوانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي باب: بلی اور اس جیسے غیر موزی جانوروں کو ایذا دینے کی حرمت 89
- ۳۸- بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ باب: کبر کی حرمت 90
- ۳۹- بَابُ التَّنْهِي عَنِ تَقْيِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى باب: کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت 91
- ۴۰- بَابُ فَضْلِ الصُّعْقَاءِ وَالْحَامِلِينَ باب: کمزوروں اور گم نام خاک نشینوں کی فضیلت 91
- ۴۱- بَابُ التَّنْهِي عَنْ قَوْلٍ: هَلَكَ النَّاسُ باب: یہ کہنے کی ممانعت: لوگ ہلاک ہو گئے 91
- ۴۲- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ باب: ہمسائے کے حق میں (اچھائی کی) تلقین اور حسن سلوک 92
- ۴۳- بَابُ اسْتِخْبَابِ طَلَاقِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللَّقَاءِ باب: ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنا مستحب ہے 94
- ۴۴- بَابُ اسْتِخْبَابِ الشُّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ باب: جو کام حرام نہ ہوں ان میں سفارش کرنا مستحب ہے 94
- ۴۵- بَابُ اسْتِخْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ باب: نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور بُروں کی صحبت سے

- 95 اجتناب کرنا مستحب ہے
- 95 باب: بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت
- باب: اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے تو وہ
- 97 اس کے بارے ثواب کی امید رکھے
- باب: جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو حکم دیتا ہے تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے
- 101 باب: روحیں (عالم ارواح میں) ایسی جماعتیں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہیں
- 102 باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے
- 103 باب: جب کسی نیک آدمی کی تعریف کی جائے تو یہ اس کے لیے بشارت ہے اور اس کے لیے نقصان وہ نہیں ہے
- 106
- قُرْآنِ الشَّوْءِ
- ۴۶- بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى النِّسَاءِ
- ۴۷- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ
- ۴۸- بَابُ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا، أَمَرَ جِبْرِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ
- ۴۹- بَابُ: الْأَزْوَاجُ جُودٌ مُجَنَّدَةٌ
- ۵۰- بَابُ: الْأَمْرُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ
- ۵۱- بَابُ: إِذَا أَتَيْتَ عَلَى الصَّالِحِ فَيَبِي بُشْرَى وَلَا تَصْرُهُ

- ۱- بَابُ تَبْيِيهِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ، فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَكِنَايَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ
- باب: ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت، اس کے رزق، مدت حیات، عمل اور سعادت و شقاوت کا لکھا جاتا
- 112
- ۲- بَابُ جِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ
- باب: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ
- 124
- ۳- بَابُ تَضَرُّفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ
- باب: اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے
- 128
- ۴- بَابُ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ
- باب: ہر چیز (اللہ کے) اندازے پر ہے (جو مکمل اور حتمی ہوتا ہے)
- 129
- ۵- بَابُ: قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الرِّزْقِ وَغَيْرِهِ
- باب: ابن آدم کے متعلق (حقیقی یا مجازی) زنا وغیرہ کے حصے کی مقدار معین ہے
- 130
- ۶- بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ
- باب: (فرمان نبوی:) ”ہر پیدا ہونے والے بچے کی

- وَحُكْمُ مَوْتَى أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ
 ۷- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا، لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ
 ۸- بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْإِدْعَانِ لَهُ
 ۱۳۱ اور مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کا حکم؟
 باب: عمریں اور رزق وغیرہ جو پہلے سے تقدیر میں ہیں، کم یا زیادہ نہیں ہو سکتے
 ۱۳۸
 ۱۴۰ باب: تقدیر پر ایمان لانا اور اس پر راضی ہونا

۴۷ کتاب العلم علم کا بیان

- ۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَالتَّخْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِهِ، وَالتَّهْنِئَةِ عَنِ الْإِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ
 ۲- بَابُ: فِي الْأَلَذِّ الْخَصِيمِ
 ۳- بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
 ۴- بَابُ: هَلَكُ الْمُتَطَطُّعُونَ
 ۵- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ، وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ، فِي آخِرِ الزَّمَانِ
 ۶- بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً، وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ
 باب: تشابہات قرآن کے پیچھے لگنے کی ممانعت، ان (تشابہات قرآن) کا اتباع کرنے والوں سے دور رہنے کا حکم اور قرآن مجید میں اختلاف کی ممانعت
 ۱۴۲
 ۱۴۴ باب: سخت جھگڑا انسان
 ۱۴۴ باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنا
 ۱۴۵ باب: غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہو گئے
 باب: آخری زمانے میں علم کا اٹھ جانا، واپس لے لیا جانا اور جہالت اور فتنوں کا نمودار ہونا
 ۱۴۵
 باب: وہ شخص جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ شروع کیا اور جس نے ہدایت کی طرف یا ہلاکت کی طرف بلایا
 ۱۵۱

۴۸ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار ذکر الہی، دعا، توبہ اور استغفار

- ۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى
 ۲- بَابُ: فِي أَشْيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا
 ۳- بَابُ الْعَزْمِ بِالْإِعْدَاءِ، وَلَا يَقُولُ إِنَّ شَيْئًا
 ۴- بَابُ كَرَاهَةِ نَمْنِي الْمَوْتِ، لِضُرِّ نَزَلِ بِهِ
 باب: ذکر الہی کی ترغیب
 ۱۵۸
 باب: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی اور ان کو یاد کرنے (ان کا ذکر کرنے) کی فضیلت
 ۱۶۰
 باب: عزم اور پختگی کے ساتھ دعا کرنا اور وہ (انسان) یہ نہ کہے: (اے اللہ!) اگر تو چاہے
 ۱۶۰
 باب: کسی نقصان یا مصیبت کے نازل ہونے پر موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے
 ۱۶۲

- ۵- بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ
- باب: جسے اللہ کی ملاقات محبوب ہو اللہ کو بھی اس سے ملنا محبوب ہوتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے
- ۱63
- ۶- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ، وَالِدُعَاءِ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهِ
- باب: ذکر، دعا، اللہ کے قرب اور اس کے بارے میں اچھے گمان کی فضیلت
- ۱66
- ۷- بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا
- باب: دنیا ہی میں جلد سزا مل جانے کی دعا مکروہ ہے
- ۱68
- ۸- بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ
- باب: مجالس ذکر کی فضیلت
- ۱69
- ۹- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِاللَّهِمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَفَنَا عَذَابَ النَّارِ
- باب: اس دعا کی فضیلت: ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا“
- ۱71
- ۱۰- بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ
- باب: لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت
- ۱72
- ۱۱- بَابُ فَضْلِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَعَلَى الذِّكْرِ
- باب: قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو سننے سنانے کے لیے اکٹھے ہونے کی فضیلت
- ۱76
- ۱۲- بَابُ اسْتِخْبَابِ الْاسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِغْنَارِ مِنْهُ
- باب: استغفار کرنا اور کثرت سے کرنا مستحب ہے
- ۱79
- ۱۳- بَابُ اسْتِخْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ فِيهَا كَالْتَلِيَةِ وَغَيْرِهَا وَاسْتِخْبَابِ الْإِكْتِنَارِ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
- باب: ذکر میں آواز دھمی رکھنا مستحب ہے، سوائے ان مقامات کے جہاں شریعت میں اس کے لیے آواز بلند کرنے کا حکم وارد ہوا ہے، مثلاً: تلمیذ (حج) وغیرہ اور ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کثرت سے کہنا مستحب ہے
- ۱80
- ۱۴- بَابُ الدُّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّدِ
- باب: دعائیں اور اللہ کی پناہ میں آنا
- ۱82
- ۱۵- بَابُ التَّعَوُّدِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ
- باب: (نیکی کے کاموں سے) عاجز رہ جانے اور سستی وغیرہ سے (اللہ کی) پناہ مانگنا
- ۱84
- ۱۶- بَابُ فِي التَّعَوُّدِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَذَلِكَ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ
- باب: اپنے حق میں برے فیصلے اور بدبختی کے آئینے وغیرہ سے پناہ مانگنا
- ۱85
- ۱۷- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ
- باب: سوتے وقت کی دعا
- ۱87

- ۱۸- بَابُ: فِي الْأُذْعِيَةِ
 ۱۹- بَابُ الشَّيْخِ أَوَّلُ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ
 ۲۰- بَابُ اسْتِخْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صَبَاحِ الدَّيْلِ
 ۲۱- بَابُ دُعَاءِ الْكَزْبِ
 ۲۲- بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
 ۲۳- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
 ۲۴- بَابُ اسْتِخْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ
 ۲۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولَ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي
 ۲۶- بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ، وَأَكْثَرِ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ، وَبَيَانِ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ
 ۲۷- بَابُ فَصْوَ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ، وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ
 باب: مختلف دعائیں 192
 باب: دن کے آغاز اور سوتے وقت تسبیح کرنا 199
 باب: مرغ کی بائگ کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے 202
 باب: کرب (شدید تکلیف وہ مصیبت کی کیفیت) کے لیے دعا 202
 باب: سبحان اللہ و بحمدہ (کے ذکر) کی فضیلت 204
 باب: مسلمانوں کے لیے ان کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت 204
 باب: کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا مستحب ہے 206
 باب: دعا مانگنے والے کی دعا پوری ہوتی ہے اگر وہ جلد بازی کرتے ہوئے نہ کہے: میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی 207
 باب: اہل جنت میں اکثریت فقراء کی اور اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہوگی اور عورتوں کے ذریعے آزمائش ہوتی ہے 208
 باب: غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کرنا 212

- ۱- بَابُ: فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا
 ۲- بَابُ سُقُوطِ الذُّنُوبِ بِالِاسْتِغْفَارِ، وَالتَّوْبَةِ
 ۳- بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَارِ تَرْكِ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ، وَالِاسْتِغْفَالِ بِالدُّنْيَا
 ۴- بَابُ: فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَأَنَّهَا تَغْلِبُ
 باب: توبہ کی تلقین اور اس پر (اللہ عزوجل کی) خوشی 220
 باب: استغفار اور توبہ سے گناہوں کا زائل ہو جانا 225
 باب: ہمیشہ ذکر، امور آخرت کی فکر اور (اپنے اعمال کی) نگرانی میں لگے رہنا اور بعض اوقات ان کو چھوڑ کر دنیا کے کام کاج کرنے کا جواز 226
 باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے

- 228 غَضَبُہ غَضَبُہ پر غالب ہے
- 234 الدُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ ۵- بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِنْ تَكَرَّرَتْ الدُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ
- 236 ۶- بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ
- 239 ۷- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمَسْكَتَ بُذُنْجَ السَّيِّئَاتِ﴾
- 242 ۸- بَابُ قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ، وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ
- 245 ۹- بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ
- 247 ۱۰- بَابُ: فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ، وَقَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ
- 261 ۱۱- بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيْبَةِ
- 274 ۱۱- بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيْبَةِ

۵۰- کتاب صفات المنافقین واحکامہم

- 275 ۵۰- کتاب صفات المنافقین واحکامہم
- 278 ۱- بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ، وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
- 290 ۲- بَابُ: فِي الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ، وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- 294 ۳- بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
- 295 ۴- بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ» الْآيَةُ
- 296 ۵- بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ» الْآيَةُ

297

سوال کرتے ہیں

300

۵- بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنَّا اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾
باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور اللہ ایسا نہیں کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں“

301

لیے کہ خود کو مستغنی سمجھتا ہے

303

باب: دھوئیں کا بیان

307

باب: چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

309

باب: کافروں کے بارے میں (اللہ عزوجل کا قول)

310

طلب کرنا

311

باب: کافر کو میدانِ حشر میں منہ کے بل لایا جائے گا

312

باب: دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں والے کو جہنم میں ایک ڈبکی لگانا اور ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے کو جنت (کی نہروں) میں ایک غوطہ لگانا

313

باب: مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دینا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ فوری طور پر دنیا ہی میں مل جاتا ہے

314

باب: مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے اور کافر و منافق کی دیو دار درخت کی طرح ہے

316

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے

319

باب: لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکروں کو اکسانا اور ان کو اس کام کے لیے بھیجنا، نیز ہر انسان کے ہمراہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنے والا شیطان موجود رہتا ہے

۶- بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ﴾

۷- بَابُ الدُّخَانِ

۸- بَابُ انْتِفَاقِ الْقَمَرِ

۹- بَابُ: فِي الْكُفَّارِ

۱۰- بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلَّةِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

۱۱- بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ

۱۲- بَابُ صُنِعَ أَنْعَمَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي النَّارِ، وَصُنِعَ أَشَدُّهُمْ يُؤْسَا فِي الْجَنَّةِ

۱۳- بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

۱۴- بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ، وَالْمُنَافِقِ وَالْكَافِرِ كَالْأَرْزَةِ

۱۵- بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلِ النُّخْلَةِ

۱۶- بَابُ تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ، وَتَغْيِيهِ سَوَائِيَهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ، وَأَنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَرِينًا

۱۷- بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ بِعَمَلِهِ، بَلْ بِرَحْمَةِ

باب: محض اپنے عمل سے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے

- 322 گاہکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا
باب: زیادہ سے زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں پوری کوشش
325 صرف کرنا
326 باب: وعظ و نصیحت میں اعتدال

۵۱ کتاب الجنۃ، وصفۃ نعیمہا وأهلہا جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

- 331 باب: جنت کی صفات
باب: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں
333 اونٹ سوار سو سال بھی چلتا رہے تو ختم نہ ہو
باب: اہل جنت پر اللہ کی رضا کا نزول، اس کے بعد وہ
334 ان پر کبھی ناراض نہ ہوگا
باب: اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھنا
335 جس طرح آسمان میں ستارہ نظر آتا ہے
باب: جو اپنے اہل و عیال اور مال کی قربانی دے کر نبی ﷺ
336 کے دیدار کو پسند کرے گا
باب: جنت کا بازار اور اس میں (اہل جنت کو) جو نعمتیں
336 اور حسن و جمال حاصل ہوگا
باب: پہلے زمرے میں جنت میں داخل ہونے والے
چودھویں کی رات کے چاند جیسے ہوں گے، ان کے
337 احوال اور ان کی بیویوں کا بیان
باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور اس میں صبح و شام
339 ان کی تسبیحات
باب: اہل جنت کی نعمتیں دائمی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:
”اور انہیں پکار کر بتایا جائے گا کہ یہ تمہاری جنت ہے
جس کے تم ان (نیک) کاموں کے بدلے میں، جو
341 تم کیا کرتے تھے، وارث بنادے گئے ہو“
- اللہ تَعَالٰی
۱۸- بَابُ إِكْتِفَارِ الْأَعْمَالِ، وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ
۱۹- بَابُ الْإِقْصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ
بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ
۱- بَابُ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يُسِيرُ الرَّائِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا
۲- بَابُ إِخْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَا يَنْسَخُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا
۳- بَابُ تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ، كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ
۴- بَابُ: فَيَمْنُ يُوَدُّ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ
۵- بَابُ: فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، وَمَا يَتَأَلَوْنَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ
۶- بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصِفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ
۷- بَابُ: فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا، وَنَسِيجِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا
۸- بَابُ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالٰی: ﴿وَيُودُوا بِمَعْنِهِمْ يُلَاقُوا الْجَنَّةَ أَوْ يُشْتَمَوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

- ۹- بَابُ: فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ، وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ
باب: جنت کے خیمے اور ان میں مومنوں کی گھروالیاں
342 فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ
- ۱۰- بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ
باب: دنیا میں جنت کی (طرف سے آئی ہوئی) جو نہریں
343 جیں
- ۱۱- بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ، أَفْتِدَتْهُمْ مِثْلُ أَفْتِدَةِ الطَّيْرِ
باب: جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل
344 پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے
- ۱۲- بَابُ جَهَنَّمَ أَعَادَنَا اللَّهُ مِنْهَا
باب: جہنم، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے!
345
- ۱۳- بَابُ: النَّارُ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُونَ، وَالْجَنَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ
باب: آگ میں سرکش اور جبر کرنے والے لوگ داخل
347 ہوں گے اور جنت میں (اسباب دنیا کے لحاظ سے) کمزور لوگ داخل ہوں گے
- ۱۴- بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَبَيَانِ الْخَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
باب: دنیا کی فنا اور روز قیامت حشر کا بیان
357
- ۱۵- بَابُ: فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهِ
باب: روز قیامت کے احوال، اللہ اس کی ہولناکیوں کے
361 سامنے ہماری مدد فرمائے
- ۱۶- بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ
باب: وہ صفات جن کے ذریعے سے دنیا میں اہل جنت
363 اور اہل جہنم کی پہچان ہو سکتی ہے۔
- ۱۷- بَابُ غَرَضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ، وَإِنْبَاءِ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَالْتِمُؤِذِ مِنْهُ
باب: میت کے لیے جنت یا دوزخ کا ٹھکانا اس کے
366 سامنے پیش کیا جاتا ہے، عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنا
- ۱۸- بَابُ إِبْنَاءِ الْحِسَابِ
باب: (حشر کا) حساب کتاب ثابت ہے
373
- ۱۹- بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى، عِنْدَ الْمُؤْتِ
باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم
374

- ۱- بَابُ افْتِرَافِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رِذْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
باب: فتنے قریب آگئے، یا جوج ماجوج کی دیوار کھل گئی
381
- ۲- بَابُ الْخَشْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَوْمُ الْبَيْتِ
باب: بیت اللہ کا رخ کرنے والے لشکر کا زمین میں ہنسنے

- 383 جاتا
- 386 باب: بارش پچنے کے نشانات کی طرح قتلوں کا نزول
- باب: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار کے ساتھ آئے
- 389 سامنے آجائیں
- باب: اس امت کی ہلاکت آپس میں ایک دوسرے کے
- 391 ہاتھوں ہوگی
- باب: نبی ﷺ کا قیامت تک، جو ہونے والا ہے، اس کی
- 393 خبر دینا
- باب: اس قتلے کے بارے میں جو سمندر کی طرح موجزن
- 395 ہوگا
- باب: قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات
- 398 سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا
- باب: قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور حضرت عیسیٰ بن
- 401 مریم علیہا السلام کا نزول
- باب: قیامت قائم ہوگی تو لوگوں میں رومی (عیسائی) سب
- 402 سے زیادہ ہوں گے
- باب: دجال کے ظہور سے پہلے سخت خونریزی کے عالم
- 403 میں رومیوں (عیسائیوں) کی چڑھائی
- باب: دجال سے پہلے حاصل ہونے والی مسلمانوں کی
- 406 فتوحات
- باب: قیامت سے پہلے (ظاہر) ہونے والی نشانیاں
- 406 باب: قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ارض حجاز سے
- 409 ایک آگ لکھ کی
- باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی سکونت اور اس کی آباد کاری
- 409
- ۳- بَابُ نَزُولِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ
- ۴- بَابُ: إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا
- ۵- بَابُ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ
- ۶- بَابُ إِنْخِبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ
- ۷- بَابُ: فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
- ۸- بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفَرَّاثُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ
- ۹- بَابُ: فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَخُرُوجِ الدَّجَالِ، وَنَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
- ۱۰- بَابُ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ
- ۱۱- بَابُ إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ
- ۱۲- بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَالِ
- ۱۳- بَابُ: فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ
- ۱۴- بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ
- ۱۵- بَابُ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ
- ۱۶- بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْآنًا

باب: مشرق سے، جہاں سے شیطان کے دونوں سیٹھ

- الشَّيْطَانِ 410 نمودار ہوتے ہیں، فتنوں کا ظہور
- ۱۷-بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْمُدَ دُوسُ 413 قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ (قبیلہ) دوس
- ذَا الْخَلَصَةِ 413 ”ذوالخلصہ“ کی عبادت کرے گا
- ۱۸-بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ 414 قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی، آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آزمائش کی (شدت کی) بنا پر تمنا کرے گا کہ اس مرنے والے کی جگہ وہ ہو
- ۱۹-بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ 427 باب: ابن صیاد کا تذکرہ
- ۲۰-بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ 438 باب: کسج دجال کا بیان
- ۲۱-بَابُ: فِي صِفَةِ الدَّجَالِ، وَتَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ، وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنِ وَإِخْيَانِهِ 446 باب: دجال کا حال، مدینہ میں اس کا داخلہ حرام ہونا اور مومن کو قتل کرنا اور اسے زندہ کرنا
- ۲۲-بَابُ: فِي الدَّجَالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ 449 باب: دجال اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے
- ۲۳-بَابُ: فِي خُرُوجِ الدَّجَالِ وَمُكْنِهِ فِي الْأَرْضِ، وَتُرُؤْلِ عِيسَى وَقَتْلِهِ إِثْنًا، وَدَعَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ سِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمْ الْأَوْتَانِ، وَالْفَتْحِ فِي الصُّورِ، وَبَعَثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ 450 باب: دجال نکل کر زمین میں رہے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے، بھلائی اور ایمان والے لوگ رخصت ہو جائیں گے، بدترین لوگ اور شیطان کی پوجا کرنے والے باقی رہ جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا اور جو قبروں میں ہیں انھیں اٹھا دیا جائے گا
- ۲۴-بَابُ فَصَّةِ الْجَسَّاسَةِ 454 باب: جتاسہ کا قصہ
- ۲۵-بَابُ: فِي بَقِيَّةِ مَنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ 461 باب: دجال کے متعلق بقیہ احادیث
- ۲۶-بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ 464 باب: قتل عام میں عبادت کرنے کی فضیلت
- ۲۷-بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ 464 باب: قیامت کا قریبی زمانہ
- ۲۸-بَابُ مَا بَيْنَ الثَّقَاتَيْنِ 468 باب: دو بار صور پھونکنے کے درمیان کا وقفہ

- 493 مَن يَدْخُلُ بَاكِتًا
باب: یہ کہ داخل ہونے والا روتا ہوا اندر جائے
- 495 ۲- بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَزْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ
باب: یتیم، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت
- 496 ۳- بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ
باب: مسجدیں بنانے کی فضیلت
- 497 ۴- بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
باب: مسکینوں اور مسافر پر خرچ کرنے کی فضیلت
- 498 ۵- بَابُ تَحْرِيمِ الرِّبَا
باب: ریاکاری کی حرمت
- 500 ۶- بَابُ جَفْظِ اللِّسَانِ
باب: زبان کی حفاظت
- 502 ۷- بَابُ غَفْوَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ
باب: اس شخص کی سزا جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا اور جو دوسروں کو برے کام سے روکتا ہے اور خود اسے کرتا ہے
- 502 ۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَنْكِ الْإِنْسَانِ سِنْتَ نَفْسِهِ
باب: اپنے (گناہوں کے) پردے کو چاک کرنے کی ممانعت
- 502 ۹- بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَاطِسِ، وَكَرَاهَةِ التَّشَاؤُبِ
باب: چھینکنے والے کو دعا دینا اور بھائی آنے کی کراہت
- 505 ۱۰- بَابُ: فِي أَحَادِيثَ مُتَّفَقَةٍ
باب: متفق احادیث
- 506 ۱۱- بَابُ: فِي الْفَارِ وَأَنَّهُ مَسْنَعٌ
باب: چوہے مسخ شدہ (قوم) ہیں
- 507 ۱۲- بَابُ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ
باب: مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا
- 508 ۱۳- بَابُ: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ
باب: مومن کا ہر معاملہ بھلائی کا ہوتا ہے
- 508 ۱۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَذْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ، وَجِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ
باب: تعریف کرنے کی ممانعت جبکہ اس میں میں مبالغہ ہو اور ممدوح کے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہو
- 511 ۱۵- بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ
باب: (کوئی بھی چیز پہلے) عمر میں بڑے کو پکڑانا
- 511 ۱۶- بَابُ التَّثْبِيتِ فِي الْحَدِيثِ، وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ
باب: حدیث کے بارے میں احتیاط و تحقیق اور علم کی کتابت کا حکم
- 513 ۱۷- بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ وَالسَّاجِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ
باب: اصحاب الأخدود، جادوگر راہب اور لڑکے کا قصہ
- 516 ۱۸- بَابُ حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ، وَقِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ
باب: حضرت جابر بن جریج کی طویل حدیث اور حضرت ابولیس بن جریج کا قصہ

- ۱۹- باب: فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ. وَيُقَالُ لَهُ: حَدِيثُ
الرَّحْلِ (بھی) کہا جاتا ہے 526

531	قرآن مجید کی تفسیر کا بیان	۵۴ کتاب التفسیر
533	باب: متفرق آیات کی تفسیر	باب: فِي تَفْسِيرِ آيَاتٍ مُّتَفَرِّقَةٍ
	باب: فرمان باری تعالیٰ: ”کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گزر گزائیں“ کی تفسیر	۱- باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾
545	باب: فرمان باری تعالیٰ: ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو“ کی تفسیر	۲- باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾
546	باب: فرمان باری تعالیٰ: ”اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکسائو“ کی تفسیر	۳- باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَنِكُمْ عَلَى الْإِفَاءِ﴾
546	باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”وہ لوگ جنہیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں“ کی تفسیر	۴- باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَهُ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾
547	باب: سورہ براءت، سورہ انفال اور سورہ حشر کی تفسیر	۵- باب: فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ
549	باب: شراب کی حرمت کا نزول	۶- باب: فِي نَزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ
549	باب: فرمان باری تعالیٰ: ”یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا“ کی تفسیر	۷- باب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَٰذَانِ حَصْمَاَنِ اِخْتَصَمَا فِي رَيْبٍ﴾
551		فِي رَيْبٍ
553		فِي رُؤُسِ أَطْرَافِ الْحَدِيثِ



ارشاد باری تعالیٰ

وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِۦ

شَيْئًا ۚ وَاللّٰلِئِیْنَ اِحْسَنَّا وَبِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتَمٰی وَالْمَسْكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصّٰحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَنُكُمْ ۚ اِنَّ اللَّهَ
لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔“ (النساء: 36)

تعارف کتاب البر والصلۃ والأدب

رسالت مآب ﷺ نے ”بِرّ“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ حسن سلوک کا نام ہے۔ حسن سلوک کا دائرہ والدین سے شروع ہو کر عام مسلمانوں بلکہ جانوروں تک وسیع ہے۔ حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں، اس لیے جب خالی برّ کا نام لیا جائے تو اس سے عموماً والدین کے ساتھ حسن سلوک مراد لیا جاتا ہے، اگرچہ حقیقت میں اس صفت سے متصف انسان درجہ بدرجہ سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔

”صلہ“ سے مراد صلہ رحمی ہے۔ برّ کے ساتھ صلہ کا ذکر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کتاب کا عنوان ”کتاب الأدب“ بھی تجویز کیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کتاب میں حسن معاشرت ہی کے آداب بیان ہوئے ہیں۔

امام مسلم نے کتاب کا آغاز والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے کیا ہے کیونکہ اسلام میں وہ حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس کے بعد والد ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک جہاد سے بھی مقدم ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ”فَفِيهِمَا فَجَاهِد“ ”ان دونوں (کی خدمت بجالانے) میں جہاد کرو“ (حدیث: 6504) سے واضح ہوتا ہے کہ خدمت والدین جہاد سے بھی مقدم ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے بلانے پر نفل نماز تک توڑ دینا ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے والدین کو راضی رکھنے کا اجراتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے محروم رہ جانے والے کو سب سے زیادہ بد قسمت اور عزت سے محروم انسان قرار دیا ہے۔ والدین کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک بھی ”أَبَرُّ الْبَرِّ“ (سب سے اونچے درجے کا حسن سلوک) قرار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک آتا ہے۔ قطع رحمی تباہ کرنے والا جرم ہے۔ اس کی بنا پر انسان کا اپنے رب سے بھی تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ صلہ رحمی رزق میں کشادگی کا ذریعہ بھی ہے۔ عام طور پر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اگر دوسرا قطع رحمی کر رہا ہے تو اب وہ بھی جواباً قطع تعلق پر معذور ہوگا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ قطع رحمی کا مقابلہ صلہ رحمی ہی کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ جو شخص قطع رحمی کے جواب میں صلہ رحمی کرتا ہے وہ دوسرے فریق کو تہمتی ہوئی راکھ کا سفوف کھلا کر ان کا علاج کر رہا ہے اور جب تک یہ صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اسے اللہ کی طرف سے ایک مددگار میسر رہتا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، اس کے ہوتے ہوئے کوئی اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اس کے بعد عام مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ہے۔ اس کی بنیاد اس پر ہے کہ مسلمان باہمی حسد، بغض، اعراض اور قطع تعلق سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ بندگی کے رشتے کی بنا پر ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیں۔ رسول اللہ ﷺ تین دن سے زیادہ ایک مسلمان کی دوسرے سے ناراضی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ کے فرمان کے مطابق افضل وہی ہے جو صلح میں ابتدا کرتا ہے۔ آپ نے اس رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی برائیاں نہ ڈھونڈھیں، تجسس سے کام نہ لیں، نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کریں، نہ اسے ظلم کے سپرد کریں اور نہ اسے خود سے کم تر سمجھیں۔ ہر مسلمان کا خون انتہائی قابل احترام ہے۔ آپ ﷺ نے اسی کو تقویٰ قرار دیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ دل نیک جذبات سے معمور ہے تو انسان متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی شکل و صورت اور اس کے مال کو نہیں دیکھتا جس پر عموماً انسان اتارتے ہیں، وہ دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے اور پاکیزہ دل رکھنے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

مسلمان کی باہمی عداوت بخشش میں رکاوٹ بن جاتی ہے، اور اللہ کے لیے باہم محبت عظیم ترین انعام کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس سے دنیا میں بھی عزت اور آرام میسر آتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوتا ہے۔

دل کے اچھے جذبات کا تقاضا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کی عافیت اور صحت و سلامتی کا طلب گار ہو۔ بیماری اور دوسری تکالیف انھی مومنوں کے حصے میں آتی ہیں جو اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ ہر مشکل پر مومن کو اجر ملتا ہے۔ ایک بیمار مسلمان کی عیادت بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

دوسری طرف کسی مسلمان پر ظلم انسان کے مقدر کو تاریک کر دیتا ہے۔ ظلم ظلمات (اندھیروں) کے مترادف ہے۔ ایک مسلمان جانتا ہے کہ اسے کسی پر ظلم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اپنے رب کے خزانوں سے حاصل کر سکتا ہے۔ مال یا دنیا کی کسی نعمت کے حوالے سے اسے خوف اور عدم اطمینان کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ برکات چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں پر خرچ کرے، عافیت چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں کی تکلیفیں دور کرے۔ ان کو دکھ دینے سے بچے کیونکہ ظلم و زیادتی کرنے سے اس کی اپنی نیکیاں دوسروں کو ملنے لگیں گی اور اس کا دامن خالی رہ جائے گا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کی ہر صورت میں مدد کرے، اسے ظلم سے بچائے، اگر وہ ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکے۔

رحم دلی بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ بے پناہ رحم کرنے والا ہے۔ نرمی اور رحم دلی کو پسند فرماتا ہے۔ رحم دلی پر اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ کسی اور بات پر اتنا عطا نہیں کرتا۔ مسلمان کی رحم دلی کا دائرہ انسانوں سے آگے تمام جانداروں تک وسیع ہوتا ہے۔ وہ غصے میں کسی جانور پر بھی لعنت نہیں کرتا۔ مخلوقات میں سب سے زیادہ رحمدل رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے اپنی بددعا اور کسی مسلمان کے حق میں استعمال کیے جانے والے سخت الفاظ کو بھی اللہ سے ان کے حق میں دعا بنا دینے کی التجا کی ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور باہمی مودت کو فروغ دینا اتنا اہم ہے کہ اس کے لیے جو باتیں بظاہر خلاف واقع نظر آتی ہیں لیکن دو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کر سکتی ہیں، ان کی اجازت ہے۔ اور بدترین شخص اسے قرار دیا گیا جو مختلف چہروں کے ساتھ مختلف لوگوں کو ملتا ہے اور ان کے درمیان نفرت کا بیج بوتا ہے۔ اگر کسی مسلمان میں کوئی کمزوری موجود ہے تو اس کا تذکرہ زبان پر لانا بھی ممنوع ہے، یہی غیبت ہے۔ سچائی باہمی محبت کو فروغ دیتی ہے اور جھوٹ نفرت پھیلاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کے عیب چھپاتے

ہوئے ان کی اچھائیوں کے بارے میں سچ بولا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غصہ قابو میں رکھنے کی تعلیم دی ہے کیونکہ غصہ باہمی تعلقات کو تباہ کرتا ہے۔ غصے پر قابو پانا اگرچہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ انسان کے مزاج میں موجود ہے، لیکن اس کو قابو میں رکھنا انسان کو طاقت ور بناتا ہے، اسے مخلوق کا محبوب بناتا ہے۔ اگر تادیب کے لیے سزا دینا ناگزیر ہو جائے تو بھی دوسرے کی عزت نفس کو بچانا ضروری ہے۔ کسی کو منہ پر مارنا ممنوع ہے۔ کسی کو غیر ضروری طور پر اذیت میں مبتلا کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ تک کرنے کی اجازت نہیں۔ ہتھیار ہاتھ میں ہو تو اس طرح کہ اس کا نشانہ بنانے والا حصہ اپنے ہاتھ میں ہو، کسی دوسرے کی طرف اٹھا ہوا نہ ہو۔ اذیت پہنچانے والی چیز کو راستے سے دور کرنا بھی نجات کا سبب بن سکتا ہے۔

کبر، اپنی نیکی پر عجب، دوسروں کے بارے میں ایسے تبصرے جو دوسروں کو نجات سے محروم کرنے کے حوالے سے کیے جائیں یا ایسے معمولی الفاظ بھی، جن میں تمام انسانوں کی ہلاکت کا تذکرہ ہو، ممنوع ہیں۔

ہمسایے کے ساتھ خصوصی حسن سلوک، سب سے بشارت کے ساتھ ملنا، دوسروں کا حق دلانے یا جائز ضرورت پوری کرنے کے لیے سفارش کرنا، سب مسلمانوں کی صفات میں شامل ہیں۔ اور اولاد میں سے نسبتاً کمزور، خصوصاً بیٹیوں سے حسن سلوک بہت بڑی نیکی ہے۔ والدین کے دلوں میں اللہ نے اولاد کے لیے جو محبت اور شفقت رکھی ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس حوالے سے کسی مومن کو صدمہ پہنچتا ہے، اس کے بچے اس سے لے لیے جاتے ہیں تو اسے اس پر صبر کرنے کے بدلے میں جنت عطا کی جاتی ہے۔ یہ حسن معاشرت کے آداب ہیں۔ جو ان کو اپنا لیتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ جو اللہ کا محبوب بن جائے وہ فرشتوں اور تمام کائنات کو پیارا ہوتا ہے۔ اچھے لوگوں کی رو میں بھی اچھائی کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں۔ اللہ اور اس کی مخلوق سے محبت رکھنے میں اتنی قوت ہے کہ انسان کو آخرت میں بھی اچھے لوگوں سے دلی محبت کی بنا پر انھی کا ساتھ نصیب ہوگا۔ جس کے حسن اخلاق کی لوگ دنیا میں تعریف کریں، اللہ اس تعریف کو اس کے لیے آخرت کے انعامات کی پیشگی خوش خبری قرار دیتا ہے۔

۴۵- کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ وَالْأَدَبِ حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب

باب: ۱- والدین سے حسن سلوک اور یہ کہ ان دونوں میں سے اس کا زیادہ حقدار کون ہے

(المعجم ۱) (بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَآيَهُمَا أَحَقُّ بِهِ) (التحفة ۱)

[6500] قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف ثقفی اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: لوگوں میں سے میرے حسن معاشرت (خدمت اور حسن سلوک) کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمھاری ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: ”پھر تمھاری ماں۔“ اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: ”پھر تمھاری ماں۔“ اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: ”پھر تمھارا والد۔“

[۶۵۰۰] ۱- (۲۵۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

اور قتیبہ کی حدیث میں ہے: میرے اچھے برتاؤ کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اور انھوں نے ”لوگوں میں سے“ کا ذکر نہیں کیا۔

وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

[6501] فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے

[۶۵۰۱] ۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

(میری طرف سے) حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، پھر جو تمہارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمہارا قریبی ہو۔“ (اسی ترتیب سے آگے حق دار نہیں گئے۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّلْحَةِ؟ قَالَ: «أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَذْنَاكَ».

[6502] شریک نے عمارہ اور ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرعہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، اس کے بعد (شریک نے) جریر کی روایت کے مانند بیان کیا اور مزید کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تمہارے باپ کی قسم! تمہیں ضرور بتایا جائے گا۔“

[۶۵۰۲] ۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرَمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمَنْثَلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ: فَقَالَ: «نَعَمْ، وَأَبِيكَ! لَتَبْتَائُنَّ».

فائدہ: تمہارے باپ کی قسم حقیقت میں قسم نہیں ہے، مخاطب کو اچھی طرح متوجہ کرنے اور بات کی اہمیت بتانے کی غرض سے بولا جانے والا جملہ ہے۔

[6503] محمد بن طلحہ اور وہیب دونوں نے ابن شبرمہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[۶۵۰۳] ۴- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ؛ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

وہیب کی حدیث میں ہے: میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ اور محمد بن طلحہ کی حدیث میں ہے: لوگوں میں سے میری طرف سے حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ پھر جریر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

فِي حَدِيثِ وَهْبٍ: مَنْ أَهْب؟ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّلْحَةِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَنْثَلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[6504] وکیع نے سفیان سے اور یحییٰ بن سعید قطان نے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں حبیب نے ابو عباس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس جہاد کی اجازت طلب کرنے کے لیے آیا تو

[۶۵۰۴] ۵- (۲۵۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ؛ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي

آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر ان (کی خدمت بجا لانے) میں جہاد کرو۔ (اپنی جان اور مال کو ان کی خدمت میں صرف کرو۔)“

[6505] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو عباس سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

امام مسلم نے کہا: ابو عباس کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔

[6506] ابن بشر نے معر سے، ابو اسحاق اور زائدہ دونوں نے اعمش سے، سب نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[6507] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر طلب کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ سے اجر کے طالب ہو؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے والدین کے پاس جاؤ اور اچھے برتاؤ سے ان کے ساتھ رہو۔“

الْعَبَّاسُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: «أَحْيَى وَالِدَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ».

[۶۵۰۵] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فُرُوحٍ الْمَكِّيُّ.

[۶۵۰۶] ۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مُسْعَرٍ، ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۶۵۰۷] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ نَاعِمًا، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ، أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ، قَالَ: «فَهَلْ مِنْ وَالِدِكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟» قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا، قَالَ: «فَتَبْتَغِي

الْأَجَرَ مِنَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَخْبِرْ صُحْبَتَهُمَا».

باب: 2۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک نقلی نماز اور دوسرے نقلی اعمال پر مقدم ہے

(المعجم ۲) (بَابُ تَقْدِيمِ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا) (الصحفة ۲)

[6508] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابورافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جرتج نوکیلی چھت والی چھوٹی سی عبادت گاہ میں عبادت کر رہا تھا کہ اس کی ماں آئی۔

[۶۵۰۸] ۷- (۲۵۵۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ.

حمید نے کہا: ابورافع نے ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح واضح کر کے دکھایا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے واضح کیا تھا کہ جب اس کی ماں نے اسے بلایا تو اس نے کس طرح اپنا ہاتھ اپنے ابروؤں پر رکھا تھا اور پھر اسے بلانے کے لیے اپنا سراو پر کی طرف کیا تھا تو آواز دی: جرتج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کر۔ ماں نے عین اسی وقت ان (جرتج) کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے کہا: میرے اللہ! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے؟ تو اس نے اپنی نماز کو ترجیح دی۔ وہ واپس چلی گئیں، پھر دوسری بار آئیں اور بلایا: جرتج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کرو۔ اس نے کہا: اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، انھوں نے نماز کو ترجیح دی، تو ماں نے دعا کی: اے اللہ! جرتج ہے، یہ میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی ہے، اس نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یا اللہ! تو اسے بدکار عورتوں کا منہ دکھانے سے پہلے موت نہ دینا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس کو یہ بددعا دیتیں کہ وہ حقے میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔“

قَالَ حُمَيْدٌ: قَوَّصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُمُّهُ جَبِينٌ دَعْنَةٌ، كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، كَلِّمْنِي، فَصَادَقْتُهُ بُصْلِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، فَكَلِّمْنِي، قَالَ: اللَّهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ! إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ، وَهُوَ ابْنِي، وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، اللَّهُمَّ! فَلَا تُمِئْتُهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُؤْمِسَاتِ. قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

فرمایا: بھیڑوں کا ایک چرواہا (بھی) اس کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا (اس کے سائے میں آ بیٹھتا تھا۔) فرمایا: بستی سے ایک عورت نکلی، چرواہے نے اس کے ساتھ بدکاری کی، وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بیٹے کو جنم دیا۔ اس عورت سے پوچھا گیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ اس عبادت گاہ والے شخص سے (ہوا) ہے۔ کہا: تو وہ (بستی والے) لوگ اپنے بچاؤ کے اور کدال لے کر آ گئے، انھوں نے جرتج کو بلایا، انھوں نے اسی وقت ان کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس لیے انھوں نے ان لوگوں سے یہ بات نہ کی۔ لوگوں نے ان کی عبادت گاہ گرانی شروع کر دی، جب انھوں نے یہ دیکھا تو اتر کر ان کی طرف آئے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اس عورت سے پوچھو (کیا معاملہ ہے)، فرمایا: تو وہ مسکرائے، بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا، پھر پوچھا: تمہارا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب انھوں نے اس (شیر خوار) سے یہ سنا تو کہنے لگے: ہم نے آپ کی عبادت گاہ کا جو حصہ گرایا ہے اسے سونے اور چاندی سے (دوبارہ) بنادیتے ہیں۔ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن اسی طرح مٹی سے بنا دو جس طرح پہلے تھی، پھر وہ اس کے اوپر (عبادت گاہ میں) چلے گئے۔

[6509] محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”صرف تین بچوں کے سوا بنگھوڑے میں کسی نے بات نہیں کی: حضرت عیسیٰ بن مریم اور جرتج (کی گواہی دینے) والے نے۔ جرتج ایک عبادت گزار آدمی تھے۔ انھوں نے نوکیلی چھت والی ایک عبادت گاہ بنائی۔ وہ اس کے اندر تھے کہ ان کی والدہ آئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے پکار کر کہا: جرتج! انھوں نے کہا: میرے رب! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گئے اور وہ چل گئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ آئی، وہ

قَالَ: وَكَانَ رَاعِي ضَائِنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ، قَالَ: فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي، فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقِيلَ لَهَا: مَا هَذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ، قَالَ: فَجَاءُوا بِفُؤُسِهِمْ وَمَسَاجِرِهِمْ، فَتَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي، فَلَمْ يَكْلُمُهُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوا يَهْدُمُونَ دَيْرَهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا لَهُ: سَلْ هَذِهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمْ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: أَبِي رَاعِي الضَّائِنِ، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا: نَبْنِي مَا هَذَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تَرَابًا كَمَا كَانَ، ثُمَّ عَلَاهُ.

[۶۵۰۹] ۸- (۔۔۔) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرْجِجٍ، وَكَانَ جُرْجِجٌ رَجُلًا عَابِدًا، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً، فَكَانَ فِيهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرْجِجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ، فَانْصَرَفَتْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرْجِجُ! فَقَالَ: يَا

نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے بلایا: اوجرتج! تو جرتج نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے۔ انھوں نے نماز کی طرف توجہ کر لی۔ وہ چلی گئی، پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ آئی اور آواز دی: جرتج! انھوں نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز میں لگ گئے، تو اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورتوں کا منہ دیکھنے سے پہلے اسے موت نہ دینا۔ بنی اسرائیل آپس میں جرتج اور ان کی عبادت گزاری کا چرچا کرنے لگے۔ وہاں ایک بدکار عورت تھی جس کے حسن کی مثال دی جاتی تھی، وہ کہنے لگی: اگر تم چاہو تو میں تمھاری خاطر اسے فتنے میں ڈال سکتی ہوں، کہا: تو اس عورت نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا، لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو (دھوپ اور بارش میں) ان کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا۔ اس عورت نے چرواہے کو اپنا آپ پیش کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اسے حمل ہو گیا۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو کہا: یہ جرتج سے ہے۔ لوگ ان کے پاس آئے، انھیں (عبادت گاہ سے) نیچے آنے کا کہا، ان کی عبادت گاہ ڈھادی اور انھیں مارنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تمھارے بچے کو جنم دیا ہے۔ انھوں نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ وہ اسے لے آئے۔ انھوں نے کہا: مجھے نماز پڑھ لینے دو، پھر انھوں نے نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو بچے کے پاس آئے، اس کے پیٹ میں انگلی چھوئی اور کہا: بچے! تمھارا باپ کون ہے۔ اس نے جواب دیا: فلاں چرواہا۔ آپ نے فرمایا: پھر وہ لوگ جرتج کی طرف لپکے، انھیں چومتے تھے اور برکت حاصل کرنے کے لیے ان کو ہاتھ لگاتے تھے اور انھوں نے کہا: ہم آپ کی عبادت گاہ سونے (چاندی) کی بنا دیتے ہیں،

رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَأَنْصَرَفْتُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَا جَرَجُج! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي. فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ! لَا تُؤْمِنُهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيَّ وَجْهَهُ الْمُؤْمِسَاتِ، فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جَرَجُجًا وَعِبَادَتَهُ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَا فِتْنَتَهُ لَكُمْ، قَالَ: فَتَعَرَّضْتُ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَأَنْتَ رَاعِيَا كَانَ يَأْوِي إِلَيَّ صَوْمَعَتِي فَأَمَكَّتُهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَحَمَلْتُ، فَلَمَّا وَلَدْتُ، قَالَتْ: هُوَ مِنْ جَرَجُج، فَأَنْوَهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدُمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ، فَوَلَدْتَ مِنْكَ، فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيِّ؟ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتَّى أَصْلِي، فَصَلَّى، فَلَمَّا أَنْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: يَا غَلَامُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانُ الرَّاعِي، قَالَ: فَأَقْبَلُوا عَلَيَّ جَرَجُج يُقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، وَقَالُوا: نَبِيِّ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوا.

انھوں نے کہا: نہیں، اسے مٹی سے دوبارہ اسی طرح بنا دو جیسی وہ تھی تو انھوں نے (ویسے ہی) کیا۔

اور ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ وہاں سے ایک آدمی عمدہ سواری پر سوار خوبصورت لباس پہنے ہوئے گزرا تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنا دے۔ بچے نے پستان (دودھ) چھوڑا، اس آدمی کی طرف رخ کیا، اسے دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اپنے پستان (دودھ) کا رخ کیا اور دودھ پینے میں لگ گیا۔“

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر اس کو چوستے ہوئے اس بچے کا دودھ پیتا بیان کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے۔ وہ اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، تو نے چوری کی اور وہ کہہ رہی تھی: مجھے اللہ کافی ہے، وہی بہترین کارساز ہے۔ اس بچے کی ماں کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ بنانا۔ بچے نے دودھ چھوڑا، اس باندی کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ یہاں آکر ان دونوں (ماں بیٹے) نے ایک دوسرے سے سوال جواب کیا۔ وہ کہنے لگی: میرا سر منڈے! بہت اچھی بیبت کا ایک آدمی گزرا، میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا تو تم نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر لوگ اس کنیز کو لے کر گزرے، اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے، تو نے چوری کی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو تم نے یہ کہہ دیا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔

وَيَتَنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى ذَاتِيَّةٍ فَارِهِةٍ وَشَارَةِ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الشَّدِيَّ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَذِيهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُ“.

قَالَ: فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ، فَجَعَلَ يَمُصُّهَا.

قَالَ: «وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: «زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، فَهَنَّاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ، فَقَالَتْ: حَلَفْتُ! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، وَمَرُّوا بِهِذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا“.

قَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا، فَقُلْتُ:

اس (بچے) نے کہا: وہ شخص دوسروں پر ظلم ڈھانے والا

جابر تھا، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح نہ بنانا۔ اور یہ عورت جسے لوگ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا اور تو نے چوری کی حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح (پاکباز) بنانا۔“

فائدہ: حقیقی اور دائمی عزت والا وہی ہے جو اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچا ہوا ہے، چاہے لوگ اسے حقیر اور گناہ گار سمجھتے ہوں اور حقیقت میں دائمی طور پر ذلیل وہی ہے جو اللہ کا نافرمان ہے، چاہے عارضی زندگی میں لوگ اسے معزز سمجھتے ہوں۔

باب: 3۔ اس شخص کی ذلت جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھا پے میں پایا تو (ان کے ذریعے سے) جنت میں داخل نہ ہوا

(المعجم ۳) (بَابُ رَغِمَ مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكَبِيرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ) (التحفة ۳)

[6510] ابو عوانہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”(اس شخص کی) ناک خاک آلود ہوگئی (وہ ناکام اور ذلیل ہو گیا)، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ”جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھا پے میں پایا تو (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“

[6511] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ”جس کے ہوتے ہوئے اس کے ماں باپ، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھا پے میں پایا، پھر وہ (ان کی خدمت

[۶۵۱۰] ۹- (۲۵۵۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكَبِيرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

[۶۵۱۱] ۱۰- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكَبِيرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“

[6512] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھے سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی۔“ پھر (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[۶۵۱۲] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، ثَلَاثًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ».

باب: 4- ماں باپ کے دوستوں اور ان جیسی حیثیت رکھنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کی فضیلت

(المعجم ۴) (بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَنَحْوِهِمَا) (التحفة ۴)

[6513] ولید بن ولید نے عبد اللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک بدوی شخص ملا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر اسے بھی سوار کر لیا اور اپنے سر پر جو عمامہ تھا وہ اتار کر اس کے حوالے کر دیا۔ ابن دینار نے کہا: ہم نے ان سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے! یہ بدو لوگ تھوڑے دیے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ تو حضرت عبد اللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محبوب دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”والدین کے ساتھ بہترین سلوک ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہے جن کے ساتھ اس کے والد کو محبت تھی۔“

[۶۵۱۳] ۱۱- (۲۵۵۲) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ، وَحَمَلَهُ عَلَى جِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ! إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ، إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لْعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَبْرَّ الْبِرِّ صَلَاةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ».

[6514] حیوہ بن شرح نے ابن ہاد سے، انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد کے ساتھ سب سے بڑا نیک سلوک یہ ہے کہ انسان اس شخص سے بھی بہت اچھا سلوک کرے جس کے ساتھ اس کے والد کا محبت کا رشتہ تھا۔“

[۶۵۱۴] ۱۲- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ سُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ».

[6515] ابراہیم بن سعد اور لیث بن سعد دونوں نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی کہ وہ مکہ مکرمہ کے لیے نکلتے تو جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو ان کا گدھا (ساتھ ہوتا) تھا جس پر وہ سہولت کے لیے سواری کرتے۔ اور ایک عمامہ (ہوتا) تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ تو ایسا ہوا کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ایک بادیہ نشین ان کے قریب سے گزرا، انھوں نے اس سے کہا: تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو! اس نے کہا: کیوں نہیں (اسی کا بیٹا ہوں) تو انھوں نے گدھا اس کو دے دیا اور کہا: اس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ (بھی) اسے دے کر کہا: اسے سر پر باندھ لو۔ تو ان کے کسی ساتھی نے ان سے کہا: اللہ آپ کی مغفرت کرے! آپ نے اس بدو کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ سہولت (تھکان اتارنے) کے لیے سواری کرتے تھے اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”والدین کے ساتھ بہترین سلوک میں سے یہ (بھی) ہے کہ جب اس کا والد رخصت ہو جائے تو اس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے والے آدمی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“ اور اس کا والد (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا دوست تھا۔

[۶۵۱۵] ۱۳- (...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ جِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ، إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْجِمَارِ، إِذْ مَرَّ بِهِ أَغْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتُ ابْنَ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَعْطَاهُ الْجِمَارَ وَقَالَ: ارْكَبْ هَذَا، وَالْعِمَامَةَ، قَالَ: أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَغْطَيْتَ هَذَا الْأَغْرَابِيَّ جِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَبْرَ الْبِرِّ صَلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ، بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ» وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

باب 5: نکی اور گناہ کی وضاحت

(المعجم ۵) (بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ)
(التحفة ۵)

[6516] ابن مہدی نے ہمیں معاویہ بن صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نواس بن سماع

[۶۵۱۶] ۱۴- (۲۵۵۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

انصاری رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”نیکی اچھا خلق ہے، اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔“

نُفَيْرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنِّمِ؟ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِنِّمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

[6517] عبد اللہ بن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے (باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ) حضرت نواس بن سمان رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: میں ایک سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں مقیم رہا۔ مجھے سوالات کرنے کے سوا اور کوئی بات ہجرت کرنے سے نہیں روکتی تھی کیونکہ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کر لیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ کہا: (تو اسی دوران میں) میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی حسن خلق (اچھی عادات) کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔“

[۶۵۱۷] ۱۵- (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً، مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجَرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ، كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنِّمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِنِّمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

باب: 6- صلہ رحمی (کا حکم) اور قطع رحمی کی ممانعت

(المعجم) (بَابُ صَلَةِ الرَّحِمِ، وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا) (التحفة ۶)

[6518] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتیٰ کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رحم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ (میرا کھڑا ہونا) اس کا کھڑا ہونا ہے جو قطع رحمی سے پناہ کا طلب گار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، (اس مقصد کے لیے تمہارا کھڑا ہونا مجھے قبول ہے) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے تعلق رکھوں جو تمہارا تعلق جوڑ کر رکھے اور اس سے تعلق توڑ دوں جو تمہارا تعلق توڑ دے؟“ رحم نے کہا:

[۶۵۱۸] ۱۶- (۲۵۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخُلُقَ، حَتَّى إِذَا فَرَعَ

کیوں نہیں! (میں راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں یہ عطا کر دیا گیا۔“

مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّجْمُ فَقَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أُصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَذَاكَ لَكَ.

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو (قرآن مجید کا یہ مقام) پڑھ لو: ”تو کیا تم اس (بات) کے قریب (ہو گئے) ہو کہ اگر تم پیچھے ہٹو گے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور خون کے رشتے توڑ ڈالو گے، ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں (ہدایت کی آواز سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو (اللہ کی نشانیاں دیکھنے سے) اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور و خوض نہیں کرتے یا (پھر) ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں۔“

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ الْفَرَقَاتِ أَمْ عَلَي قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾» [مسجد: ۲۲-۲۴].

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کے ہر کام کے لیے مناسب ترین اعضاء کی تخلیق فرمائی، پھر اس پورے عمل تخلیق کو بار بار دہرانے کے لیے رحم مادر کی تخلیق فرمائی۔ انسان کا وجود اور اس کی نسل کی بقا اسی کی مرہون منت ہے۔ انسان کے سارے رشتے بھی اسی رحم سے وابستہ ہیں۔ پہلی تخلیق کا موقع ہی اس بات کے لیے مناسب ترین موقع تھا کہ آئندہ انسان کی تخلیق کا عمل جس عضو سے وابستہ ہے اس کے حق کو واضح بھی کیا جائے اور اسے تسلیم بھی کیا جائے۔ یہ انسان پر اللہ کے انعامات میں سے ایک بڑا انعام ہے کہ اپنے پیدائشی رشتوں کو نبھانے والے پر اللہ راضی ہوتا ہے اور اس کے قلب و روح کا تعلق اپنے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

[6519] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم (خونی رشتوں کا سارا سلسلہ) عرش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے: جس نے میرے تعلق کو جوڑ کر رکھا اللہ اس کے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جس نے میرے تعلق کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑ لے گا۔“

[۶۵۱۹] ۱۷- (۲۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرَّجْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ».

[6520] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں

[۶۵۲۰] ۱۸- (۲۵۵۶) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

ابن ابی عمر نے بتایا کہ سفیان نے کہا: یعنی قطع رحمی کرنے والا۔

[6521] امام مالک نے زہری سے روایت کی، محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے والد نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

[6522] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور (اس میں ہے: حضرت جبیر بن مطعم ﷺ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[6523] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس پر اس کا رزق کشادہ کیا جائے یا اس کے چھوڑے ہوئے کو موخر کیا جائے (خود اس کی اور اس کی چھوڑی ہوئی اشیاء، اعمال اور اولاد کی عمر لمبی ہو) وہ صلہ رحمی کرے۔“

[6524] عقیل بن خالد نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے لیے اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور جو اس نے چھوڑ جانا ہے اس کی مہلت لمبی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

حَرْبٌ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.

[۶۵۲۱] (۱۹-...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَشْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ».

[۶۵۲۲] (۲۰-...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

[۶۵۲۳] (۲۰-۲۵۵۷) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الثَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[۶۵۲۴] (۲۱-...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ

لَهُ فِي آثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[6525] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے (بعض) رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں، میں بُر دباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔“

[۶۵۲۵] ۲۲- (۲۵۵۸) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي قَرَابَةٌ، أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأُخْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأُحْلِمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ».

باب: 7- ایک دوسرے سے حسد، بغض اور روگردانی کرنے کی حرمت

(المعجم ۷) (بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّذَابُرِ) (التحفة ۷)

[6526] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق ترک کیے رکھے۔“

[۶۵۲۶] ۲۳- (۲۵۵۹) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَذَابُرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ! إِخْوَانًا، وَلَا يَجُلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

[6527] محمد بن ولید زبیدی اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[۶۵۲۷] (...). حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ح: وَحَدَّثَنِيهِ

حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[6528] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ
روایت کی، نیز ابن عیینہ نے مزید یہ کہا: ”اور ایک دوسرے
سے قطع رحمی نہ کرو۔“

[۶۵۲۸] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ
عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ ابْنُ
عُيَيْنَةَ: «وَلَا تَقَاطَعُوا».

[6529] یزید بن زریع اور عبدالرزاق، دونوں نے معمر
سے، انھوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان
کی۔

[۶۵۲۹] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ زُرَيْعٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ،
جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

معمر سے یزید کی روایت اسی طرح ہے جس طرح سفیان
کی روایت زہری سے ہے، انھوں نے چاروں خصلتیں بیان
کی ہیں، البتہ عبدالرزاق کی روایت اس طرح ہے: ”ایک
دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو اور
ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو (منہ نہ موڑو۔)“

أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرَوَايَةِ سُفْيَانَ عَنْ
الزُّهْرِيِّ، يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ جَمِيعًا، وَأَمَّا
حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا
تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابُرُوا».

[6530] ابوداؤد نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے
حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک
دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو
اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔“

[۶۵۳۰] ۲۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَرِي: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا
تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا،
وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

[6531] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند
کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: ”جس
طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

[۶۵۳۱] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ نَضْرِ
الْجَهَنَمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَزَادَ: «كَمَا أَمَرَكُمُ
اللَّهُ».

(المعجم ۸) (بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، بِإِعْذَرِ شَرْعِيٍّ) (التحفة ۸)

باب: 8- شرعی عذر کے بغیر تین دن سے زیادہ تعلق قطع کرنے کی حرمت

[6532] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیش سے، انھوں نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے (قطع تعلق کر کے رکھے کہ) دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

[6533] سفیان، یونس، (محمد بن ولید) زبیدی اور معمر سب نے زہری سے مالک کی سند کے ساتھ، اس قول کے سوا ”یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے“ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر مالک بن انس کے سوا سب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے: ”یہ بھی اس کی طرف نہ دیکھے، وہ بھی اس کی طرف نہ دیکھے۔“

[۶۵۳۲] ۲۵- (۲۵۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّثَّيْنِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يُلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

[۶۵۳۳] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا» فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ مَالِكٍ: «فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا».

[6534] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تعلق ترک کرے۔“

[۶۵۳۴] ۲۶- (۲۵۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُدَيْلٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا

يَجِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[۶۵۳۵] ۲۷- (۲۵۶۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ،
عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ».

[6535] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دن کے بعد (بھی) روٹھے رہتا
جائز نہیں ہے۔“

باب: 9۔ بدگمانی، تجسس، دنیاوی معاملات میں
مقابلہ بازی اور دھوکے سے ایک دوسرے کے لیے
قیمتیں بڑھانے وغیرہ کی ممانعت

(المعجم) (بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ،
وَالْتَجَسُّسِ، وَالتَّافُسِ، وَالتَّاجُسِ،
وَنَحْوِهَا) (التحفة ۹)

[۶۵۳۶] ۲۸- (۲۵۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ
الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا
تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا
تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ! إِخْوَانًا».

[6536] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے دور رہو کیونکہ
بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، دوسروں کے ظاہری
عیب تلاش کرو نہ دوسروں کے باطنی عیب ڈھونڈو، مال و
دولت میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت نہ کرو، ایک
دوسرے سے حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک
دوسرے سے روگردانی نہ کرو، اور اللہ کے ایسے بندے بن کر
رہو جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

[۶۵۳۷] ۲۹- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ
الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَهْجُرُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا
تَحَسَّسُوا، وَلَا يَبِغْ بَغْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،
وَكَُونُوا عِبَادَ اللَّهِ! إِخْوَانًا».

[6537] علاء کے والد (عبد الرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے
سے ترک تعلق مت کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو،
دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع
نہ کرے اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی
بھائی ہیں۔“

[۶۵۳۸] ۳۰- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[6538] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح

سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو،

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش نہ کرو، دوسروں کے باطنی عیب مت ڈھونڈو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

[6539] شعبہ نے ہمیں امش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ”ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

[6540] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، دولت کے حصول اور نمائش میں ایک دوسرے سے مقابلہ نہ کرو اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

باب: 10- مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے، اس کی تحقیر کرنے اور اس کے خون، اس کی عزت اور اس کے مال کی حرمت

اللہ ﷻ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحْسَبُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَسُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

[۶۵۳۹] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَضْرِ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: «لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَذَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ».

[۶۵۴۰] ۳۱- (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَذَابَرُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

(المعجم ۱۰) (بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخُذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَذَمِّهِ وَعِزِّهِ وَمَالِهِ) (التحفة ۱۰)

[6541] داؤد بن قیس نے ہمیں عامر بن کریم کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ

[۶۵۴۱] ۳۲- (۲۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ بَغْيَةَ ابْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَذَابَرُوا، وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،

کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا، (پھر فرمایا): ”کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔“

[6542] اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عامر بن کریم کے آزاد کردہ غلام ابوسعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد داد کی حدیث کی طرح بیان کیا، کچھ چیزیں زیادہ بیان کیں اور کچھ کم، زائد بیان کردہ باتوں میں سے ایک یہ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو لیکن وہ تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔“ اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

[6543] یزید بن اسم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمھارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔“

وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ! إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى ههنا. وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «يَحْسِبُ امْرَأً مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ».

[۶۵۴۲] ۳۳- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ. وَزَادَ، وَتَقَصَّ، وَمِمَّا زَادَ فِيهِ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

[۶۵۴۳] ۳۴- (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ».

[6544] امام مالک بن انس نے سہیل (بن ابی صالح)

سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، اس بندے کے سوا جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، چنانچہ کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔“ (اور صلح کے بعد ان کی بھی بخشش کر دی جائے۔)

[6545] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے حدیث

بیان کی۔ قتیہ بن سعید اور احمد بن عبدہ ضعی نے عبد العزیز در اور دی سے حدیث بیان کی، ان دونوں (جریر اور عبد العزیز) نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے مالک کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن عبدہ سے در اور دی کی بیان کردہ حدیث میں ہے: ”سوائے ان دو کے جنھوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ رکھا ہو۔“ اور قتیہ نے کہا: ”سوائے ان دو کے جنھوں نے دوری اختیار کر رکھی ہو۔“

[6546] سفیان نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے

ابو صالح سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ایک بار اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا، ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اس شخص کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہو، تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں

[۶۵۴۴] ۳۵- (۲۵۶۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيَغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءٌ، فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا».

[۶۵۴۵] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَزِيِّ: «إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ» مِنْ رَوَايَةِ ابْنِ عَبْدِ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: «إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ».

[۶۵۴۶] ۳۶- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: «تُغْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ أَمْرٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءٌ، فَيَقَالُ ازْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، ازْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا».

صلح کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔“

[6547] امام مالک بن انس نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں، پھر کے دن اور جمعرات کے دن اور ہر ایمان رکھنے والے بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اس بندے کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور بغض ہوتا ہے۔ تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو، یا مؤخر کر دو یہاں تک کہ دونوں (عداوت چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف) واپس آجائیں۔“

[۶۵۴۷] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو ابْنُ سَوَادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ، يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ، إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: ائْرُكُوا، أَوْ ائْرُكُوا، هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا».

(المعجم ۱۲) (باب فَضْلِ الْخُبِّ فِي اللَّهِ تَعَالَى) (التحفة ۱۲)

باب: 12- اللہ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت

[4548] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سائے میں رکھوں گا، آج کے دن جب میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔“

[۶۵۴۸] ۳۷- (۲۵۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي، أَلْيَوْمَ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي».

فائدہ: میری خاطر محبت کرنے والے عبدیت کے اس مرتبے پر ہیں کہ انھیں میرے جلال کا عرفان ہے اور میری بندگی کے اسی مضبوط اور محبوب رشتے کی بنا پر وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، لہذا وہ میرے سائے کے مستحق ہیں۔

[6549] عبدالاعلیٰ بن حماد نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورافع سے،

[۶۵۴۹] ۳۸- (۲۵۶۷) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ،

انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ”ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے گیا جو دوسری بستی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو اس کی نگرانی (یا انتظار) کے لیے مقرر فرمادیا۔ جب وہ شخص اس (فرشتے) کے سامنے آیا تو اس نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے ایک بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اس بستی میں ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جسے مکمل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بس مجھے اس کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی خاطر محبت ہے۔ اس نے کہا: تو میں اللہ ہی کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا جانے والا قاصد ہوں کہ اللہ کو بھی تمہارے ساتھ اسی طرح محبت ہے جس طرح اس کی خاطر تم نے اس (بھائی) سے محبت کی ہے۔“

[6550] ابوبکر بن محمد بن زنجویہ قشیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نسی نے حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ، عَلَى مَذْرَجِهِ، مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَاهُ لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أُحِبُّهُ فِيهِ».

[۶۵۵۰] (...) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ الْقَشِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ الرَّسِّيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

باب 13- بیمار پرسی کی فضیلت

[6551] سعید بن منصور اور ابوریح زہرائی نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابوریح نے کہا: انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا۔ اور سعید کی حدیث میں ہے: (ثوبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مریض

(المعجم ۱۳) (بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ) (التحفة ۱۳)

[۶۵۵۱] ۳۹- (۲۵۶۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَغْنِثَانِ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَائِدُ

الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے درمیان

گزرنے والی روش پر ہوتا ہے۔“

فائدہ: جدمرے چاہے پھل کھالے، یعنی اس کا ہر جملہ اور ہر کام کسی نہ کسی بڑے اجر کا سبب بنتا ہے۔

[6552] ہشیم نے ہمیں خالد سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش پر رہتا ہے۔“

[6553] یزید بن زریج نے کہا: ہمیں خالد نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء رحمہا سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش میں موجود ہوتا ہے۔“

[6554] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں عاصم احوال نے ابوقلابہ عبد اللہ بن زید سے خبر سنائی، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے ابواسماء رحمہا سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی وہ مسلسل جنت کی روش میں رہا۔“ آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! جنت کی روش کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے پھل جنھیں وہ چتا ہے۔“

[6555] مروان بن معاویہ نے عاصم احوال سے اسی

[۶۵۵۲] ۴۰- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[۶۵۵۳] ۴۱- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[۶۵۵۴] ۴۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ - وَاللَّفْظُ لِيُزْهَيْرَ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، هُوَ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «جَنَّاها».

[۶۵۵۵] (...) حَدَّثَنِيهِ شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[6556] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا: میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تُو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تمہیں وہ (کھانا) میرے پاس مل جاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو (آج) اس کو میرے پاس پالیتا۔“

[۶۵۵۶] ۴۳- (۲۵۶۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تُعْذِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُمْكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أَطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمَهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي».

باب: 14- مومن کو جو بیماری یا غم وغیرہ لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ جو کانا چھتا ہے اس پر (بھی) ثواب ملتا ہے

(المعجم ۱۴) (بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِي مَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ حَزَنٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ، حَتَّى الشُّوْكَةِ يَشَاكُهَا) (التحفة ۱۴)

[6557] عثمان بن ابی شیبہ اور اُحلی بن ابراہیم نے کہا:

ہمیں جریر نے عُمس سے حدیث بیان کی، انھوں نے

[۶۵۵۷] ۴۴- (۲۵۷۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ - قَالَ إِسْحَقُ:

أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ - قَالَ إِسْحَقُ:

ابو وائل سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جسے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ عثمان کی روایت میں ”سخت تکلیف کا سامنا“ کے بجائے ”جس کی تکلیف زیادہ سخت ہو“ ہے۔

[6558] شعبہ اور سفیان دونوں نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی۔

أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ - مَكَانَ الْوَجَعِ - وَجَعًا.

[۶۵۵۸] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، مَثَلِ حَدِيثِهِ.

[6559] عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور اخطی بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تمیمی سے، انھوں نے حارث بن سدید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کو بخار چڑھ رہا تھا، میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مجھے اتنا بخار چڑھتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار چڑھتا ہے۔“ میں نے عرض کی: یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دہرا اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، (یہی بات ہے۔)“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں جسے کوئی تکلیف پہنچے، مرض ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف مگر اللہ اس کے سبب

[۶۵۵۹] ۴۵- (۲۵۷۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَغَمًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجَلْ. إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ» قَالَ: فَقُلْتُ: ذَلِكَ، أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجَلْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى مِنْ

سے اس کی برائیاں (گناہ) جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔“

زہیر کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں: ”تو میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا۔“

[6560] ابومعاویہ، سفیان، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عبدالمکک بن ابی غنیہ سب نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی اور ابومعاویہ کی حدیث میں مزید ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اروے زمین پر کوئی مسلمان نہیں.....“

[6561] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود (بن یزید نخعی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچھ قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمے کی رسیوں پر گر پڑا، قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ جاتی رہتی۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہنسومت، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں جیسے کاٹا چھ جائے یا اس سے بڑھ کر (تکلیف) ہو مگر اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔“

[6562] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا:

مَرَضَ فَمَا سَوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سِنَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: فَمَسَسَتْهُ يَدِي.

[٦٥٦٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: «نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ».

[٦٥٦١] ٤٦- (٢٥٧٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ، وَهِيَ بِمَنَى، وَهُمْ يَضْحَكُونَ، فَقَالَتْ: مَا يَضْحَكُكُمْ؟ قَالُوا: فَلَانٌ خَرَّ عَلَى طُئْبٍ فَسَطَاطٍ، فَكَادَتْ غُرْفَةُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذَهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا قَوْفَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[٦٥٦٢] ٤٧- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِهَمَا؛ ح:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مومن کو کوئی گناہ نہیں چھتایا اس سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے یا اس کی بنا پر اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔“

وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً».

[6563] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مومن کو جب بھی کوئی گناہ چھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔“

[۶۵۶۳] ۴۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ».

[6564] ابو معاویہ نے ہمیں ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[۶۵۶۴] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6565] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی مصیبت نہیں جس میں کوئی مسلمان مبتلا ہو مگر اس کی بنا پر اس کا کوئی گناہ اس سے ہٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہ بھی جو اسے چھتا ہے (اور کسی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے)۔“

[۶۵۶۵] ۴۹- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبُؤْسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا».

[6566] امام مالک بن انس نے یزید بن حصیفہ سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان پر کوئی بھی مصیبت نہیں آتی، چاہے ایک گناہ ہی (چھتا) ہو مگر اس کی وجہ سے اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں یا اس کو اس کی کچھ غلطیوں کا کفارہ بنا دیا جاتا ہے۔“

[۶۵۶۶] ۵۰- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، إِلَّا قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

یزید کو پتہ نہیں کہ عروہ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ بولا تھا۔

لَا يَذْرِي يَزِيدُ، أَتَيْتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

[6567] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی،

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی مصیبت نہیں جو مومن پر آتی ہے، حتیٰ کہ وہ کاٹا بھی جو اسے چھتا ہے تو اللہ اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کی وجہ سے اس کی کوئی غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔“

[٦٥٦٧] ٥١- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا حَبِوَةُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشُّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[6568] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مومن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، نہ تھکاوٹ، نہ بیماری، نہ غم حتیٰ کہ کوئی فکر بھی جو اسے فکر مند کر دے مگر اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔“

[٦٥٦٨] ٥٢- (٢٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهِمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ، حَتَّى اللَّهُمَّ يَهْمُهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ».

[6569] سفیان نے قریش کے ایک بزرگ ابن مجیم

سے روایت کی، انھوں نے محمد بن قیس بن عمرہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: جب (یہ آیت) نازل ہوئی: ”جو شخص کوئی برائی کرے گا، اس کے بدلے اسے سزا دی جائے گی۔“ یہ (بات) مسلمانوں کے لیے سخت خوف اور تشویش کا باعث بنی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مطلوبہ معیار کے) قریب تر پہنچو اور اچھی طرح سیدھے ہو جاؤ۔ ہر مصیبت میں، جو کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، ایک کفارہ ہوتا ہے حتیٰ کہ ٹھوکر جو اسے لگ جاتی ہے یا کاٹا جو اسے چھتا ہے۔“

[٦٥٦٩] (٢٥٧٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ، شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ» [النساء: ١١٣]. بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدُّوا، فَقِي كُلُّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ»

كَفَّارَةً، حَتَّى التَّكْبَةِ يُنْكِبُهَا، أَوْ الشُّوْكَةَ يُشَاكُّهَا».

قَالَ: مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخَيَّصٍ، مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ. امام مسلم نے کہا: وہ (قریش کے شیخ ابن مخیص) اہل مکہ میں سے عمر بن عبدالرحمان بن مخیص ہیں۔

فائدہ: ان تکالیف سے غلطیوں کا کفارہ ہو جاتا اور مسلمان گناہوں کی سزا سے بچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی پختہ کوشش کرے، اس طرح اس سے کم از کم غلطیاں ہوں گی اور جو ہوں گی ان کا کفارہ ہو جائے گا۔

[۶۵۷۰] - ۵۳ (۲۵۷۵) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ! أَوْ يَا أُمِّ الْمُسَيْبِ! تُزْفِرِينَ؟» قَالَتْ: الْحُمَّى، لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: «لَا تُسَبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[6570] ابو زبیر نے کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک انصاری خاتون) حضرت ام سائب یا حضرت ام مسیب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ”ام سائب یا (فرمایا): ام مسیب! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم شدت سے کانپ رہی ہو؟“ انھوں نے کہا: بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: ”بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ آدم کی اولاد کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔“

[۶۵۷۱] - ۵۴ (۲۵۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ الْمُفْضِلِ قَالَا: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أَضْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ».

[6571] عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت ہے، یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے (کبھی) میرا لباس کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور تمہارے لیے جنت ہے اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو صحت عطا فرمائے۔“ اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میرا لباس کھل جاتا ہے، آپ اللہ سے یہ دعا فرمادیں کہ میرا لباس نہ کھلے، تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(المعجم ۱۵) (بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ)
(التحفة ۱۵)

باب ۱۵: ظلم کرنے کی حرمت

[6572] مروان بن محمد دمشق نے کہا: ہمیں سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو اور یس خولانی سے، انھوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے بیان کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کروں گا۔ میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم

[۶۵۷۲] ۵۵- (۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَغْنَبِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالُمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَضُرُّوْنِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي،

میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی (اور نکال لی) جائے۔“

سعید نے کہا: ابو اور یس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔

[6573] ابوبکر بن اسحق نے کہا: ہمیں ابو مسر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عبد العزیز نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ مروان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[6574] ابوالخلیف نے کہا: ہمیں یہ حدیث بشر کے دو بیٹوں حسن اور حسین نے اور محمد بن یحییٰ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو مسر نے حدیث بیان کی، پھر پوری طویل حدیث بیان کی۔

[6575] ابواسماء نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“ اور (اس کے بعد) اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی اور ابو اور یس (خولانی) کی حدیث جو ہم نے (پہلے) بیان کی ہے اس سے زیادہ مکمل ہے۔

فَأَعْظَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُذْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُخْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ بِهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

[6573] (...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمَّهُمَا حَدِيثًا.

[6574] (...) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ابْنَا بَشَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

[6575] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي، فَلَا تَظَالُمُوا». وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِتَحْوِيهِ، وَحَدَّثَ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمَّ مِنْهُ.

[6576] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن (دلوں پر چھاننے والی) ظلمتیں ہوں گی۔ بخل اور ہوس سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل و ہوس نے ہلاک کر دیا، اسی نے ان کو اکسایا تو انھوں نے اپنے (ایک دوسرے کے) خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال کر لیا۔“

[6577] عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظلم قیامت کے دن کئی ظلمتیں (تاریکیاں) ہوں گی۔“

فائدہ: قیامت کی تاریکیوں میں صرف مومنوں کے پاس نور ہوگا اور جس طرح قرآن نے کہا: ”منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے، جو ایمان لائے تھے، کہیں گے: ہمیں اجازت دو، ہم تمھارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں (اس پر) ان سے کہا جائے گا: پیچھے کی طرف مڑو اور نور کو تلاش کرو۔“ (الحدید ۵۷: ۱۶) اگر تم نے نور اور ہدایت کو قبول کیا ہوتا تو تمھیں یہاں بھی نصیب ہو جاتا۔ ظلم کسی طرح کا بھی ہو وہ ظلمت ہے اور نور سے محرومی ہے۔

[6578] سالم نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کے عیبوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

[6579] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟“

[۶۵۷۶] - ۵۶ (۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ».

[۶۵۷۷] - ۵۷ (۲۵۷۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۶۵۷۸] - ۵۸ (۲۵۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۶۵۷۹] - ۵۹ (۲۵۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ

صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی ساز و سامان۔ آپ نے فرمایا: ”میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاة لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس کو گالی دی ہوگی، اس پر بہتان لگایا ہوگا، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا اور اس کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس کو بھی دیا جائے گا اور اس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟» قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي، مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُتْرَكُ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فُيِّنَتْ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ».

فائدہ: ایسا شخص حقیقی تلاش ہے جس کے پلے کچھ نہیں بچا بلکہ اللہ دوسروں کا قرض بھی اس پر چڑھ گیا۔

[6580] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم سب ہتھاروں کے حقوق ان کو ادا کرو گے، حتیٰ کہ اس بکری کا بدلہ بھی جس کے سینگ توڑ دیے گئے ہوں گے، سینگوں والی بکری سے پورا پورا لیا جائے گا۔“

[۶۵۸۰] ۶۰- (۲۵۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَتُؤَدَّنَ الْمُخَفَّقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ».

فائدہ: وہ دن پوری مخلوقات کے لیے یوم الحساب اور یوم العدل ہوگا۔ اس دن قیامِ عدل کی تکمیل کے لیے جانوروں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا۔ ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ ”اور جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔“ (التکویر 5:81) قصاص کے بعد ان جانوروں کا کیا ہوگا، اس کا علم اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس ہے۔

[6581] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ عالم کو مہلت دے دیتا ہے اور جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر جانے نہیں دیتا۔“ پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ”اور جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ہے تو آپ کے رب کی گرفت ایسی ہی

[۶۵۸۱] ۶۱- (۲۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْبِلِي لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ». ثُمَّ قَرَأَ:

ہوتی ہے (کہ کوئی بیچ نہیں سکتا۔) بے شک اس کی گرفت سخت دردناک ہے۔“

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَلِيمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلَمٌ شَدِيدٌ﴾ [مرد: ۱۰۲]۔

باب: 16۔ بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم

(المعجم ۱۶) (بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا) (التحفة ۱۶)

[6582] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان

کی، کہا: دولہ کے آپس میں لڑ پڑے، ایک لڑکا مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا لڑکا انصار میں سے۔ مہاجر نے پکار کر آواز دی: اے مہاجرین! اور انصاری نے پکار کر آواز دی: اے انصار! تو (اچانک) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: ”یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی چیخ و پکار ہے؟“ انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! بس یہ دولہ کے آپس میں لڑ پڑے ہیں اور ایک نے دوسرے کی سرین پر ضرب لگائی ہے، آپ نے فرمایا: ”کوئی (بڑی) بات نہیں، اور ہر انسان کو اپنے بھائی کی، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنی چاہیے، اگر اس کا بھائی ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔“

[6583] سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو (بن دینار) نے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم ایک غزوے (غزوۃ مریسج) میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر ضرب لگائی، انصاری نے کہا: اے انصار! (آؤ، مدد کرو) اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (آؤ، مدد کرو۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی چیخ و پکار ہے؟“ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے، آپ نے فرمایا: ”(جب یہ اتنا چھوٹا سا معاملہ ہے تو جاہلی دور کی سی) اس (چیخ و پکار) کو چھوڑو۔ یہ ایک کریہہ اور

[۶۵۸۲] ۶۲- (۲۵۸۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: افْتَتَلَ غُلَامَانِ، غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَتَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! وَتَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هَذَا دَعَا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ افْتَتَلَا فَكَتَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْتَهُ، فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ».

[۶۵۸۳] ۶۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ ابْنُ عَبَّادَةَ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرُو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَكَتَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَ الْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ! فَقَالَ رَسُولُ

بدبودار بات ہے۔“ عبد اللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: (اچھا!) انھوں نے (ایسا) کیا ہے، اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم میں سے عزت والا اسے، جو ذلت والا ہے، وہاں سے نکال باہر کرے گا۔

اللہ ﷻ: «مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا، وَاللَّهِ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑیے، میں اس منافق کی گردن اڑاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے رہنے دو، کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہے ہیں۔“

قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «دَعُهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ».

[6584] اسحق بن ابراہیم، اسحق بن منصور اور محمد بن رافع نے ہمیں حدیث بیان کی۔ ابن رافع نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ دوسرے دونوں نے کہا: خبر دی۔ عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے ایوب سے خبر دی، انھوں نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بدلہ دلوانے کی درخواست کی، (رسول اللہ ﷺ نے ضروری کارروائی کے بعد) لوگوں سے کہا: ”اس (چچ و پکار اور فساد انگیزی) کو چھوڑ دو، یہ ایک کریہہ اور بدبودار (حکمت) ہے۔“

[۶۵۸۴] ۶۴- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ».

ابن منصور نے اپنی روایت میں عمرو سے روایت کرتے ہوئے صراحت کی کہ عمرو نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عَمْرِو: قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

باب: 17- اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد

(المعجم ۱۷) (بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاوُذِهِمْ) (التحفة ۱۷)

[6585] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان دوسرے

[۶۵۸۵] ۶۵- (۲۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا

مسلمان کے لیے ایک عمارت کے مانند ہے، جس کی ایک (اینٹ) دوسری (اینٹ) کو مضبوط کرتی ہے۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا».

[6586] زکریا نے ہمیں شععی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات و تعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔“

[۶۵۸۶] ۶۶- (۲۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى».

[6587] مطرف نے شععی سے، انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ حدیث) کی طرح روایت کی۔

[۶۵۸۷] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[6588] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے شععی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان (باہم) ایک ہی انسان کی طرح ہیں، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے خوابی کے ذریعے سے باقی سارا جسم اس کا ساتھ دیتا ہے۔“

[۶۵۸۸] ۶۷- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ قَالََا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى».

[6589] خیمہ (بن عبد الرحمن) نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان (باہم) ایک انسان کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو سارا جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں

[۶۵۸۹] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ

وَاجِدٌ، إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ، اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ، اشْتَكَى كُلُّهُ.

تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔“

[6590] شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

[۶۵۹۰] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

باب: 18- ایک دوسرے کو گالی دینے کی ممانعت

(المعجم ۱۸) (بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ)
(التحفة ۱۸)

[6591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کا وبال پہل کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔“

[۶۵۹۱] ۶۸- (۲۵۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي، مَا لَمْ يَغْتَدِ الْمَظْلُومُ».

باب: 19- درگزر کرنا اور انکسار مستحب ہے

(المعجم ۱۹) (بَابُ اسْتِخْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ) (التحفة ۱۹)

[6592] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔“

[۶۵۹۲] ۶۹- (۲۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا نَقَضَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ».

(المعجم ۲۰) (بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ) (التحفة ۲۰)

باب: 20- غیبت کی حرمت

[6593] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو۔“ عرض کی گئی: آپ یہ دیکھیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو؟) آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں وہ (عیب) موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔“

[۶۵۹۳] ۷۰- (۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهْتَهُ».

باب: 21- جس کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کے لیے بشارت ہے کہ وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

(المعجم ۲۱) (بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ) (التحفة ۲۱)

[6594] روح (بن قاسم) نے سمیل سے، انھوں نے

اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دنیا میں جس شخص کی پردہ پوشی کرتا ہے، قیامت کے دن بھی اس کا پردہ رکھے گا۔“

[۶۵۹۴] ۷۱- (۲۵۹۰) حَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ سَيْطَامٍ الْعَيْنِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6595] وہیب نے کہا: ہمیں سمیل نے اپنے والد سے

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”دنیا میں کوئی بندہ کسی (دوسرے) بندے کا عیب نہیں چھپاتا مگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپالے گا۔“

[۶۵۹۵] ۷۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

(المعجم ۲۲) (بَابُ مُذَارَاةٍ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ)
(التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ جس شخص کی بدکامی کا ڈر ہو اس سے نرم
گفتگو کرنا

[6596] سفیان بن عیینہ نے ابن منکدر سے روایت کی، انھوں نے عروہ بن زبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: ”اس کو اجازت دے دو، یہ یقیناً اپنے قبیلے کا بڑا فرد ہے، یا فرمایا: قبیلے کا بڑا مرد ہے۔“ جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں وہ فرمایا جو فرمایا تھا، پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی؟ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک رتبے کے اعتبار سے سب سے بڑا شخص وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے دور رہیں یا اس کو چھوڑ دیں۔“

[6597] معمر نے ابن منکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ”یہ قوم کا بدترین فرد ہے اور یہ گھرانے کا (بدترین) فرد ہے۔“

[۶۵۹۶] ۷۳- (۲۵۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِرُحْمِ بْنِ الْقُتَيْبَةِ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «الَّذِنَا لَهُ، فَلَيْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، أَوْ يَسَّرَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ وَدَّعَهُ، أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ».

[۶۵۹۷] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «يَسَّرَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هَذَا».

باب: ۲۳۔ نرمی کی فضیلت

(المعجم ۲۳) (بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ) (التحفة ۲۳)

[6598] منصور نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جس

[۶۵۹۸] ۷۴- (۲۵۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ».

شخص کو نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے، وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“

[6599] اعمش نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عسی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“

[٦٥٩٩] ٧٥- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْنِي ابْنِ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا: قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعُبَيْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ».

[6600] محمد بن اسماعیل نے عبدالرحمن بن ہلال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نرم مزاجی سے محروم ہو وہ بھلائی سے محروم ہو، یا جو شخص نرم مزاجی سے محروم کر دیا جاتا ہے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“

[٦٦٠٠] ٧٦- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حُرِمَ الرَّفْقَ، حُرِمَ الْخَيْرَ، أَوْ مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ».

[6601] نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی بنا پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو درشت مزاجی کی بنا پر عطا نہیں فرماتا، وہ اس کے علاوہ کسی بھی اور بات پر اتنا عطا نہیں فرماتا۔“

[٦٦٠١] ٧٧- (٢٥٩٣) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي حَبِوَةُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرُّفُقَ،
وَيُعْطِي عَلَى الرُّفُقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ،
وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ».

[6602] معاذ عمری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مقدم بن
شریح بن ہانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے،
انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے،
انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”نزی
جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس
چیز سے بھی نزی نکال دی جاتی ہے اسے بد صورت کر دیتی ہے۔“

[۶۶۰۲] ۷۸- (۲۵۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُعَاذٍ الْعُمَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْمُقَدَّامِ، وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ الرُّفُقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ،
وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ».

[6603] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان
کی، انھوں نے کہا: میں نے مقدم بن شرح بن ہانی کو اسی سند
سے (حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا اور انھوں نے حدیث
میں مزید بیان کیا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ایسے اونٹ پر سوار
ہوئیں جس میں ابھی سرکشی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے گھمانے
لگیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ”نزی سے
کام لو۔“ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[۶۶۰۳] ۷۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ الْمُقَدَّامَ بْنَ
شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ فِي
الْحَدِيثِ: رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا، فَكَانَتْ فِيهِ
صُومَةٌ، فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكَ بِالرُّفُقِ». ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

فائدہ: وہ اونٹ سواری کے لیے پوری طرح سدھایا نہیں گیا تھا، اس لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسے گھمانے لگیں کہ ایک طرف
سے سوار نہیں ہونے دیتا تو دوسری طرف سے سوار ہو جاتی ہوں۔ ان کے ایسا کرنے میں کچھ سختی تھی جسے آپ ﷺ نے پسند نہ فرمایا
اور نزی کی تلقین فرمائی۔

باب: 24- سواری وغیرہ کے جانوروں پر لُحنت
کرنے کی ممانعت

(المعجم ۲۴) (بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُغْنِ الدَّوَابِّ
وغيرها) (التحفة ۲۴)

[6604] اسماعیل بن ابراہیم نے کہا: ہمیں ایوب نے
ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومہلب سے،
انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:
ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور انصار کی ایک

[۶۶۰۴] ۸۰- (۲۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ
عُلَيَّةٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي

عورت اونٹنی پر سوار تھی کہ اچانک وہ اونٹنی مضطرب ہوئی، اس عورت نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ نے فرمایا: ”اس (اونٹنی) پر جو کچھ موجود ہے وہ ہٹا لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون اونٹنی ہے۔“

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جیسے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی ہے، کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا۔

[6605] حماد بن زید اور (عبدالوہاب) ثقفی نے ایوب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر حماد کی حدیث میں ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے اب بھی میں اس کو دیکھ رہا ہوں، وہ خاکستری رنگ کی ایک اونٹنی ہے۔ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر جو کچھ ہے اتار لو، اس کی پیٹھ نگی کر دو کیونکہ وہ ایک ملعون اونٹنی ہے۔“

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ اقدام لوگوں کو بتانے کے لیے تھا کہ اللہ کی لعنت بہت ہی سنگین معاملہ ہے۔ اگر کسی سواری وغیرہ پر لعنت کی ہے تو اس پر سوار ہونا یا اس پر سامان لانا اس لعنت میں کسی حد تک شریک ہونے کے مترادف ہے۔ اگلی احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی اونٹنی کو مبارک سفر میں قریب آنے کی اجازت نہیں دی۔ اس میں یہ تعلیم بھی آگئی کہ لعنت کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

[6606] یزید بن زریج نے کہا: ہمیں حمی نے ابو عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی لدا ہوا تھا، اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا، اس وقت پہاڑ (کے درے) نے گزرنے والوں کا راستہ تنگ کر دیا تھا۔ اس باندی نے (اونٹنی کو تیز کرنے کے

الْمُهْلَبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ، مَا يَتَعَرَّضُ لَهَا أَحَدٌ.

[٦٦٠٥] ٨١- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ، نَحْوُ حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا، نَاقَةً وَرَقَاءَ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرِضُوا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

[٦٦٠٦] ٨٢- (٢٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بَغِيْنِي ابْنُ زُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ، إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَتَضَاقَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ:

حَلِّ، اللَّهُمَّ! الْعَنَهَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُصَاحِبُنَا نَفَاةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ».

لیے زور سے) کہا: حل (تیز چلو تاکہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ جائیں، جب وہ اونٹنی تیز نہ ہوئی تو کہنے لگی: اے اللہ! اس پر لعنت بھیج! (حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: کہہ: تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ اونٹنی جس پر لعنت ہو ہمارے ساتھ (شریک سفر) نہ ہو۔“

[6607] معمر بن سلیمان اور یحییٰ بن سعید نے سلیمان جمعی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، معمر کی حدیث میں مزید یہ ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اللہ کی قسم! ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر اللہ کی لعنت ہو۔“ یا آپ نے جن الفاظ میں فرمایا۔

[۶۶۰۷] ۸۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ: «لَا، أَيْمُ اللَّهِ! لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللَّهِ» أَوْ كَمَا قَالَ.

[6608] سلیمان بن بلال نے مجھے خبر دی، کہا: علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک صدیق کے شایانِ شان نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔“

[۶۶۰۸] ۸۴- (۲۵۹۷) حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِصَدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا».

فائدہ: امام بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قریب سے گزرے تو وہ غیر شعوری طور پر اپنے کسی غلام کے لیے لعنت کا لفظ کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں یاد دلایا کہ اللہ نے ان کو جو منصب دیا ہے اس میں ایسے الفاظ بولنا ان کے شایانِ شان نہیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: وہ آئندہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ (شعب الایمان: ۲۹۴/۴، حدیث: ۵۱۵۴) اللہ کے دشمنوں، خصوصاً خیانت اور دھوکے سے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے والے کافروں کے لیے قوت نازل کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں لعنت ممنوع نہیں۔

[6609] محمد بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[۶۶۰۹] (...) حَدَّثَنِي أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۶۶۱۰] ۸۵- (۲۵۹۸) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ

[6610] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے روایت

سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 أَسْلَمَ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ
 الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ
 لَيْلَةٍ، قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ، فَدَعَا خَادِمَهُ،
 فَكَانَتْهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ، فَلَعَنَتْهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ
 أُمُّ الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُكَ، اللَّيْلَةَ، لَعَنْتُ خَادِمَكَ
 حِينَ دَعَوْتَهُ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
 يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَكُونُ
 اللَّعَّانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

کی کہ عبد الملک بن مروان نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو اپنی
 طرف سے گھر کا کچھ عمدہ سامان بھیجا، پھر ایسا ہوا کہ ایک
 رات کو عبد الملک اٹھا، اس نے اپنے خادم کو آواز دی، غالباً
 اس نے دیر لگا دی تو عبد الملک نے اس پر لعنت کی، جب اس
 (عبد الملک) نے صبح کی تو حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں
 نے رات کو سنا کہ جس وقت تم نے اپنے خادم کو بلایا تھا تو تم
 نے اس پر لعنت کی تھی، پھر وہ کہنے لگیں: میں نے حضرت
 ابو درداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت
 کرنے والے ہوں گے، نہ گواہ بنیں گے۔“

فائدہ: یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی ام درداء صغریٰ تھیں جن کا نام نجیمہ یا جیمہ بنت یحییٰ تھا۔ یہ بہت دانا، عالمہ اور
 فقیہہ خاتون تھیں۔ غالباً عبد الملک کے گھر کی خواتین نے حصولِ علم و برکت کے لیے انھیں اپنے ہاں بطور مہمان بلایا ہوا تھا۔
 عبد الملک نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے خادم کو آواز دی اور اس کے دیر کرنے پر سخت ست کہتے ہوئے اس پر لعنت بھی کی۔
 ام درداء رضی اللہ عنہا نے خیر خواہی کا حق ادا کیا اور عبد الملک کو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک سنائی۔

[۶۶۱۱] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6611] معمر نے زید بن اسلم سے اسی سند سے حفص

أَبِي شَيْبَةَ: وَأَبُو عَسَّانَ الْعِمَشِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ
 النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ
 سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُعَمَّرٍ، عَنْ
 زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَى
 حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

بن میسرہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[۶۶۱۲] ۸۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6612] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم اور ابو حازم

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ
 ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ، عَنْ
 أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ

سے روایت کی، انھوں نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے
 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول
 اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ زیادہ لعنت کرنے
 والے قیامت کے روز نہ شہادت دیئے والے ہوں گے اور نہ

شفاعت کرنے والے۔“

شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6613] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! مشرکین کے خلاف دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

[۶۶۱۳] ۸۷- (۲۵۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ
الْفَرَارِيِّ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي
حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! اذْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «إِنِّي لَمْ
أُبْعَثْ لَعَنَاتًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً».

فائدہ: یہ عام مشرکین کے خلاف بددعا کا معاملہ تھا جن کی ہدایت کی امید تھی اور آپ اس قسم کے لوگوں کے حق میں دعا فرمایا کرتے تھے۔ جن کے خلاف آپ نے بددعا فرمائی تھی وہ عام مشرکین نہ تھے۔ انھوں نے مسلمان بن کر قرآن کے قاری صحابہ کو اپنی تربیت کے لیے ساتھ لیا تھا اور راستے میں بلاوجہ دھوکے سے ان کو شہید کر دیا تھا۔ یہ نفاق، بدعہدی، بغیر سبب کے مسلم دشمنی اور رذالت کا بدترین مظاہرہ تھا۔

باب: ۲۵۔ نبی ﷺ نے کسی شخص پر لعنت کی ہو، برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ اس کے لیے تزکیہ (برائی سے پاکیزگی)، اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی

(المعجم ۲۵) (بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ
سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ،
كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرٌ وَرَحْمَةٌ) (التحفة ۲۵)

[6614] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوحنیٰ سے،

انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو شخص آئے، مجھے معلوم نہیں کس معاملے میں انھوں نے آپ سے گفتگو کی اور آپ کو ناراض کر دیا، آپ نے ان پر لعنت کی اور ان دونوں کو برا کہا، جب وہ نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کی: کوئی شخص بھی جسے کوئی خیر ملی ہو (وہ) ان دونوں کو نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: ”وہ کیسے؟“ کہا: میں نے عرض کی: آپ نے ان کو لعنت کی اور برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں علم نہیں ہے میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہے:

[۶۶۱۴] ۸۸- (۲۶۰۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي
الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ، فَكَلَّمَاهُ
بِشَيْءٍ لَا أَذْرِي مَا هُوَ. فَأَغَضَبَاهُ، فَلَعَنَهُمَا
وَسَبَّهُمَا، فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
لَمَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَّا أَصَابَهُ هَذَانِ،
قَالَ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَتْ قُلْتُ: لَعَنَهُمَا
وَسَبَّيْتَهُمَا، قَالَ: «أَوْ مَا عَلِمْتَ مَا شَارَطْتُ

اے اللہ! میں صرف بشر ہوں، لہذا میں جس مسلمان کو لعنت کروں یا برا کہوں تو اس (لعنت اور برا بھلا کہنے) کو اس کے لیے گناہوں سے پاکیزگی اور حصول اجر کا ذریعہ بنا دے۔“

[6615] ابو معاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، اور عیسیٰ (بن یونس) کی حدیث میں کہا: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے علیحدگی میں ملے تو آپ نے انھیں برا بھلا کہا، ان دونوں پر لعنت بھیجی اور ان کو نکال دیا۔

[6616] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں صرف ایک بشر ہوں، اس لیے میں جس مسلمان کو برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو کوڑے ماروں تو اسے اُس کے لیے پاکیزگی (کا ذریعہ) اور رحمت بنا دے۔“

[6617] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مانند روایت کی مگر اس میں ”پاکیزگی اور اجر“ کے الفاظ ہیں۔

[6618] ابو معاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر عیسیٰ کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ”بنادے“ اور ”اجر“ کے لفظ ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

عَلَيْهِ رَبِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَّيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا“.

[6615] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيْسَى ابْنِ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيْسَى: فَخَلَّوْا بِهِ، فَسَبَّيْتُهُمَا، وَلَعَنْتُهُمَا، وَأَخْرَجَهُمَا.

[6616] ۸۹- (۲۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ، أَوْ لَعَنْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً». (انظر:

[6619]

[6617] (۲۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ: «زَكَاةً وَأَجْرًا». (انظر: [6620]

[6618] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ

اور ”بنادے“ اور ”رحمت“ کے لفظ ہیں۔

ابن نمیر، مَثَلُ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَيْسَى: «اجْعَلْ» وَ«أَجْرًا» فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَ«اجْعَلْ» وَ«رَحْمَةً» فِي حَدِيثِ جَابِرٍ.

[6619] مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی نے ہمیں ابو زناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ”اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ میں ایک بشر ہی ہوں، میں جس کسی مومن کو تکلیف پہنچاؤں، اسے برا بھلا کہوں، اس پر لعنت کروں، اسے کوڑے ماروں تو ان تمام باتوں کو قیامت کے دن اس کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنا قرب عطا فرما دے۔“

[۶۶۱۹] ۹۰- (۲۶۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَخِذْ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيهِ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيتُهُ، سَمِعْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ۶۶۱۶]

فائدہ: اللہ تعالیٰ مفاہل ہے۔ کسی کی درخواست ماننے کا پابند نہیں، اپنی رحمت سے وہ چاہے تو کسی کی درخواست پر ایسا وعدہ کر لے جو وہ ہر صورت میں پورا فرمائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کائنات کی وہ محبوب ترین ہستی ہیں جن کی درخواست پر اللہ تعالیٰ آپ سے ایسا وعدہ فرماتا ہے۔ آپ نے اس مرتبے کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے وہ وعدہ لیا جو امت کے لیے سرمایہ شفقت اور رحمت ہے۔ ایسی رحمت و شفقت جو سکے والدین کی شفقت سے بھی بلند تر ہے۔

[۶۶۲۰] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ جَلَدْتُهُ».

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَهِيَ لُقَّةُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّمَا هِيَ «جَلَدْتُهُ».

ابو زناد نے کہا: یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبان ہے۔ (قریش کی زبان میں) یہ لفظ ”جَلَدْتُهُ“ ہی ہے۔ (معنی ایک ہی ہے، یعنی جسے میں کوڑے ماروں۔)

[6621] ایوب نے عبد الرحمن اعرج سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۶۶۲۱] (...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[۶۶۲۲] ۹۱- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّضْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ، يُغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ، أَوْ سَبَيْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً، وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6622] انصاریوں کے آزاد کردہ غلام سالم نے کہا: میں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ”اے اللہ! محمد ایک بشر ہی ہے، جس طرح ایک بشر کو غصہ آتا ہے، اسے بھی غصہ آتا ہے اور میں تیرے حضور ایک وعدہ لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ جس مومن کو بھی میں نے تکلیف پہنچائی، اسے برا بھلا کہا یا کوڑے سے مارا تو اس سب کچھ کو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بنا دینا اور ایسی قربت میں بدل دینا جس کے ذریعے سے قیامت کے دن تو اسے اپنا قرب عطا فرمائے۔“

[۶۶۲۳] ۹۲- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَيْتُهُ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6623] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں

نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ”اے اللہ! میں جس بندہ مومن کو برا بھلا کہوں تو اس کے لیے اسے قیامت کے دن اپنی قربت میں بدل دیتا۔“

[۶۶۲۴] ۹۳- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ زُهَيْرُ: حَدَّثَنَا يَغْلُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ، أَوْ سَبَيْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6624] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے روایت

کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ”اے اللہ! میں نے تیرے حضور پختہ عہد لیا ہے جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ کوئی بھی مومن جسے میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا اسے کوڑے سے مارا ہو، اسے تو قیامت کے دن اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ بنا دیتا۔“

[6625] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، آپ فرماتے تھے: ”میں ایک بشر ہی ہوں اور میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ عہد لیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے جس بندے کو سب و شتم کروں تو یہ سب کچھ اس کے لیے پاکیزگی اور اجر (کا سبب) بن جائے۔“

[۶۶۲۵] ۹۴- (۲۶۰۲) حَدَّثَنِي هُرُوقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، أَيُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ، أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا». (راجع: ۶۶۱۷)

[6626] روح اور ابو عاصم دونوں نے ہمیں ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۶۶۲۶] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6627] زہیر بن حرب اور ابو معن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اور الفاظ زہیر کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ”تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!“ وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرمادی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئی نکلیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر

[۶۶۲۷] ۹۵- (۲۶۰۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَزْهَرِي - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ: «أَنْتِ هِيَ؟ لَقَدْ كَبُرْتَ، لَا كِبَرَ سِنِكَ» فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكَ؟ يَا بَنِيَّةُ! قَالَتْ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِّي، فَلَا أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ قُرَيْبِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلَوْتُ خِمَارَهَا، حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا لَكَ؟ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ!»

ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”ام سلیم! کیا بات ہے؟“ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ”یہ کیا بات ہے؟“ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے، پھر فرمایا: ”ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عبد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشری ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرمالے۔“

ابو معن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے) تصغیر کے ساتھ یَتِیمَہ (چھوٹی سی یتیم بچی کا لفظ) ہے۔

فائدہ: آپ ﷺ کی بددعا کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں، اپنی طرف سے غی باتیں شامل کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ کی حرمتوں کو پامال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی امت یا اس کے کسی فرد پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کے لیے وہ بددعا بھی آپ کی خواہش پر دعابن جاتی ہے۔

[6628] محمد بن ثنیٰ عنی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ثنیٰ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوجزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے

فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَدْعَوْتُ عَلَى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟ يَا أُمَّ سَلِيمٍ!» قَالَتْ: رَزَعَمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنُهَا وَلَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّ سَلِيمٍ! أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرَّ طَبِيعٍ عَلَى رَبِّي، أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ، مِنْ أُمَّتِي، بِدَعْوَةٍ، لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، أَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تَقْرُبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ: يَتِيمَہ، بِالتَّصْغِيرِ، فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيثِ.

[٦٦٢٨] ٩٦- (٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ؛ وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَّأَنِي حَطَّاءَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي

دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: ”جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔“ میں نے آپ سے آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: ”جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔“ میں نے پھر آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ”اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔“

مُعَاوِيَّةٌ. قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَّةً» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَسْبِغَ اللَّهُ بَطْنَهُ».

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بدوعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہو گئے۔

ابن شنی نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حَطَّائِي کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک چھکی دی۔

قَالَ ابْنُ الْمُنْثَبِي: قُلْتُ لِأُمِيَّةَ: مَا حَطَّائِي؟ قَالَ: فَقَدْنِي قَفْدَةً.

[6629] نصر بن شمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو حمزہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہتے تھے: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔ آگے اسی (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[۶۶۲۹] ۹۷- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ. سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَبَأْتُ مِنْهُ. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

باب: 26- دورے انسان کی مذمت

(المعجم ۲۶) (بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ) (التحفة ۲۶)

[6630] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدترین انسانوں میں سے دو رخص (بھی) ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔“

[۶۶۳۰] ۹۸- (۲۵۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ».

[راجع: ۶۴۵۴]

[6631] عراق بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

[۶۶۳۱] ۹۹- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ:

سنا: ”لوگوں میں سے بدترین شخص دو چہروں والا ہوتا ہے، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔“

[6632] سعید بن مسیب اور ابو زرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں سے بدترین شخص اسے پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لے کر آتا ہے۔“

باب: 27۔ جھوٹ کی حرمت اور اس کی جائز صورتوں کا بیان

[6633] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ان کی والدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے والی ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ انھوں نے اسے (اپنے بیٹے کو) خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات پہنچائے۔“

ابن شہاب نے کہا: لوگ جو جھوٹی باتیں کرتے ہیں، میں

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذَوَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ».

[۶۶۳۲] ۱۰۰- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ».

(المعجم ۲۷) (بَابُ تَحْرِيمِ الْكُذِّبِ، وَبَيَانِ مَا يَنَاحُ مِنْهُ) (الصفحة ۲۷)

[۶۶۳۳] ۱۰۱- (۲۶۰۵) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أُمَّهُ، أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ، اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْصِيحُ خَيْرًا».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرْخَصُ فِي

شَيْءٍ مِّمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ، وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی اجازت دی گئی ہے: جنگ اور جہاد میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے اور خاوند کا اپنی بیوی سے (اسے راضی کرنے کی) بات اور عورت کی اپنے خاوند سے (اسے راضی کرنے کے لیے) بات۔“

[۶۶۳۴] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلُهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ: وَقَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعُهُ يَرْخِصُ فِي شَيْءٍ مِّمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

[6634] صالح نے کہا: ہمیں محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: اور (ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں آپ نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کی اجازت دی ہو۔ (آگے) اسی کے مانند جس طرح یونس نے ابن شہاب کا قول بتایا ہے۔

فائدہ: جن تین باتوں کی رخصت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں کوئی صریح جھوٹ نہیں۔ ”لوگ جو باتیں کرتے ہیں“ سے مراد وہی باتیں ہیں جو خیر القرون کے لوگ کرتے تھے اور وہ جھوٹ نہیں ہوتی تھیں۔ وہ ایسی باتیں ہیں جن میں اچھے پہلوؤں کو نمایاں کر لیا جائے، برے پہلو کا ذکر نہ کیا جائے، کسی کے رویے میں جو اچھا پہلو نظر آئے، اسے بات کی صورت میں بیان کر دیا جائے۔ کسی نے جو بات کہی اس کے پیچھے کسی نیک مقصد کو تلاش کر لیا جائے وغیرہ۔ اس حدیث میں کہیں اس بات کی صراحت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی خلاف واقع یا جھوٹی بات کرنے کی اجازت دی ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلح کرانے کے لیے ابہام سے کام لینے پر سرزنش نہیں فرماتے تھے۔ رخصت کا مفہوم یہی ہے۔

[۶۶۳۵] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: «وَلَمْ يَخَيْرًا» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[6635] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ آپ کے اس فرمان تک خبر دی: ”اور اچھی بات پہنچائی“ اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[6636] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: محمد ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ بدترین حرام کیا ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کی زبان پر رواں ہو جاتی ہے۔“ اور محمد ﷺ نے فرمایا: ”انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“

[۶۶۳۶] ۱۰۲- (۲۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ: «أَلَا أُتْبِكُمْ مَا الْبَعْضُ؟ هِيَ النَّيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ». وَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صَدِيقًا، وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا».

باب: 29- جھوٹ کی قباحت اور سچ کی خوبصورتی اور فضیلت

(المعجم ۲۹) (بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ، وَحُسْنِ الصِّدْقِ، وَفَضْلِهِ) (التحفة ۲۹)

[6637] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابوہریرہ (شقیق) سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سچ نیکی اور اچھائی کے راستے پر لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور (جہنم کی) آگ کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“

[۶۶۳۷] ۱۰۳- (۲۶۰۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ- قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا».

[6638] ابوہریرہ بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سچ نیکی ہے اور

[۶۶۳۸] ۱۰۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بندہ پوری کوشش سے سچائی کا قصد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سچ روی ہے اور سچ روی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:“ کے بجائے)“ (نبی ﷺ سے روایت ہے) کے الفاظ ہیں۔

[6639] ابو معاویہ اور وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے حقیق (ابو وائل) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم صدق پر قائم رہو کیونکہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے۔ انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور کوشش سے سچ پر قائم رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ سچ روی کے راستے پر چلاتا ہے اور سچ روی آگ کی طرف لے جاتی ہے، انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔“

[6640] ابن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، انھوں نے عیسیٰ کی روایت میں: ”صدق کا قصد کرتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں ”(اللہ کے نزدیک) کے بجائے)“ (حتیٰ کہ اللہ اس کو لکھ لیتا ہے) کے الفاظ ہیں۔

اللہ ﷻ: «إِنَّ الصَّدَقَ بَرٌّ، وَإِنَّ الْبَرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا».

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۶۶۳۹] ۱۰۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ، فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ، وَإِنَّ الْبَرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا، وَإِنَّا كُنْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا».

[۶۶۴۰] (...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسَهَّرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسَى: «وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ». وَفِي

حَدِيثُ ابْنِ مُسْهِرٍ: «حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ».

باب: 30۔ اس شخص کی فضیلت جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے اور غصہ کسی چیز سے رخصت ہوتا ہے

(المعجم ۳۰) (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ) (التحفة ۳۰)

[6641] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تمیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے خیال میں رقبہ کسے شمار کرتے ہو؟“ ہم نے عرض کی: جس شخص کے بچے پیدا نہ ہوتے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ رقبہ نہیں ہے، بلکہ رقبہ وہ شخص ہے جس نے (آخرت میں) کسی بچے کو آگے نہ بھیجا ہو۔“ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے خیال میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟“ ہم نے کہا: جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا: ”پہلوان وہ نہیں ہے، بلکہ پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے۔“

[۶۶۴۱] ۱۰۶- (۲۶۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ؟» قَالَ قُلْنَا: الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ، قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ بِالرَّقُوبِ، وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْدَمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا» قَالَ: «فَمَا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ فِيكُمْ؟» قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجَالُ، قَالَ: «لَيْسَ بِذَلِكَ، وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

فائدہ: رقبہ اصل میں بچے نہ ہونے یا سسل بچے فوت ہونے کی وجہ سے ہر وقت بچوں کے انتظار میں رہنے والے کو کہتے ہیں۔

[6642] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[۶۶۴۲] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

[6643] سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(کوئی شخص) پچھاڑ دینے سے طاقتور نہیں ہوتا۔ طاقتور (مضبوط) وہ ہے جو غصے

[۶۶۴۳] ۱۰۷- (۲۶۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَا، كِلَاهُمَا: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ

ابن المُسَيَّب، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6644] زُبَیْدِی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبد الرحمن نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”پچھاڑ دینے سے کوئی شخص طاقتور نہیں ہوتا۔“ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر طاقت و رکون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھتا ہے۔“

[6645] معمر اور شعبہ دونوں نے زہری سے خبر دی، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6646] یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی بن ثابت سے اور انھوں نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپس میں گالم گلوچ کیا، ان دو میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو وہ (غصے کی) جس کیفیت میں خود کو پارہا ہے وہ جاتی رہے گی، (وہ کلمہ ہے): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ اس آدمی نے کہا: کیا آپ مجھ پر جنون طاری دیکھتے ہیں؟

[6644] [۱۰۸- (...)] حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ» قَالُوا: فَالشَّدِيدُ أَيُّهُمُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6645] [(...)] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6646] [۱۰۹- (۲۶۱۰)] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمُرُ عَيْنَاهُ وَتَنْتَضِعُ أَوْدَاجُهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ؟

قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: فَقَالَ: وَهَلْ تَرَى، وَلَمْ يَذْكُرِ: الرَّجُلُ. ابن علاء کی روایت میں (صرف) ”اور کیا آپ دیکھتے ہیں“ کے الفاظ ہیں اور انھوں نے ”آدمی“ کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: وہ شخص یا تو بے سمجھ بدو تھا، یا منافق، اسے آپ ﷺ کی بات سمجھ میں نہ آئی کہ غصے کی شدت شیطان کے اکسانے اور انسان میں غرور و تکبر کے جذبات بھڑکانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ تعویذ پڑھ لیتا تو شیطان کے چنگل سے نکل جاتا۔ اس نے الٹا مزید تکبر سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ناروا جملہ کہہ دیا۔ ویسے جنوں عقل پر پردہ پڑ جانے کا نام ہے۔ شدید غصے کی بنا پر بھی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ وہ اس وقت جنوں ہی میں مبتلا تھا۔

[۶۶۴۷] ۱۱۰- (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَيْدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَتَذَرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آيَةً؟ قَالَ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونُ تَرَانِي؟

[6647] ابوالواسعہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے عدی بن ثابت سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالم گلوچ کیا۔ ان میں سے ایک کو غصہ چڑھنا شروع ہو گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف نظر کی اور فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ شخص وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ (غصہ) جاتا رہے گا۔“ نبی ﷺ سے (یہ بات) سننے والوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا اور کہا: تمہیں پتہ ہے کہ ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہے: ”مجھے ایک ایسے کلمہ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ (شخص) وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ کیفیت جاتی رہے گی۔“ اس شخص نے کہا: کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں جنوں کا شکار ہو گیا ہوں؟

[۶۶۴۸] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6648] حفص بن غیاث نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

باب: 31- انسان کی پیدائش ایسی ہے کہ وہ (عموماً) خود پر قابو نہیں رکھ سکتا

(المعجم ۳۱) (بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ) (التحفة ۳۱)

[6649] یونس بن محمد نے حماد بن سلمہ سے، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو جب تک چاہا ان (کے جسد) کو وہاں رکھا۔ ابلیس اس کے ارد گرد گھوم کر دیکھنے لگا کہ وہ کیسا ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ (جسم) اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ اسے اس طرح پیدا کیا گیا کہ یہ خود پر قابو نہیں رکھ سکتا۔“

[6650] بھرنے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۶۶۴۹] ۱۱۱- (۲۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَرَكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ، يَنْظُرُ مَا هُوَ؟ فَلَمَّا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتِمَّا لَكَ».

[۶۶۵۰] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

باب: 32- چہرے پر مارنے کی ممانعت

(المعجم ۳۲) (بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ
الْوَجْهِ) (التحفة ۳۲)

[6651] مغیرہ حزامی نے ہمیں ابو زناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔“

[6652] ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابو زناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ”جب تم میں سے کوئی (دوسرے کو) مارے۔“

[6653] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو

[۶۶۵۱] ۱۱۲- (۲۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْغَزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

[۶۶۵۲] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ».

[۶۶۵۳] ۱۱۳- (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ

چہرے (پر مارنے) سے بچے۔“

أَحَذُّكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَتَّبِعِ الْوَجْهَ.

[6654] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ایوب سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔“

[۶۶۵۴] ۱۱۴- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ».

[6655] نصر بن علی جہضمی نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ثنی (بن سعید) نے حدیث بیان کی، نیز مجھے محمد بن حاتم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمن بن مہدی نے ثنی بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابو ایوب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا ہے۔“

[۶۶۵۵] ۱۱۵- (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ».

[6656] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابو ایوب یحییٰ بن مالک مراغی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔“

[۶۶۵۶] ۱۱۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

باب: 33- اس شخص کے لیے سخت وعید جو لوگوں کو ناحق سزا دے

(المعجم ۳۳) (بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ) (التحفة ۳۳)

[6657] حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے،

[۶۶۵۷] ۱۱۷- (۲۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: شام میں ان کا کچھ لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ بتایا گیا: ان کو خراج (نہ دینے) کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے تو (حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

[6658] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام کے چند بٹیوں (سامی قوم ازبندار لوگوں) کے قریب سے گزرے، انھیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: ان کا معاملہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: انھیں جزیے (کی ادائیگی کے معاملے) میں محبوس کیا گیا ہے، تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

[6659] دیکھ، ابو معاویہ اور جریر سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور جریر کی حدیث میں مزید یہ ہے، کہا: اور فلسطین پر ان دنوں ان لوگوں کا امیر عمیر بن سعد (النصاری) تھا تو وہ (ہشام رضی اللہ عنہ) ان کے پاس گئے، ان کو حدیث سنائی تو انھوں نے ان کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ ان کو چھوڑ دیا گیا۔

[6660] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا، وہ حص کا عامل تھا۔ اس نے بٹیوں میں سے کچھ لوگوں کو جزیے کی

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاسٍ، وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ، فَقَالَ: أَمَّا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا».

[۶۶۵۸] ۱۱۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ، قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالُوا: حُبِسُوا فِي الْجَزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا».

[۶۶۵۹] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، قَالَ: وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فَلَسْطِينَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُوا.

[۶۶۶۰] ۱۱۹- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ هِشَامَ بْنَ

ادائیگی کے سلسلے میں دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا تو انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔“

حَكِيمٌ وَجَدَ رَجُلًا، وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ، يُنَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبِطِ فِي أَذَاءِ الْجَزْيَةِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا».

باب: 34۔ جو شخص مسجد یا بازار میں اور لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ پر ہتھیار لے کر چلے تو وہ انھیں ان کی نوکوں اور انیوں (کی طرف) سے پکڑے

(المعجم ۳۴) (بَابُ أَمْرٍ مِّنْ مَّرِّ بِسِلَاحٍ، فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ، أَنْ يُنَمِّسَكَ بِنِصَالِهَا) (التحفة ۳۴)

[6661] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان تیروں کو ان کی نوکوں (کی طرف سے) پکڑو۔“

[۶۶۶۱] ۱۲۰- (۲۶۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا».

[6662] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا، اس نے ان کے پیکان کھول رکھے تھے، آپ نے حکم دیا کہ وہ انھیں پیکانوں (آگے والے لوہے کے نوکدار حصوں) کی طرف سے پکڑے تاکہ وہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دیں۔

[۶۶۶۲] ۱۲۱- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ: أَخْبَرَنَا - حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ، قَدْ أَبْدَى نِصُولَهَا، فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنِصُولِهَا، كَيْ لَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا.

[6663] قتیبہ بن سعید اور محمد بن ریح نے کہا: ہمیں لیث نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

[۶۶۶۳] ۱۲۲- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ

آپ نے ایک شخص کو جو مسجد میں کچھ تیر بطور صدقہ لوگوں میں تقسیم کر رہا تھا، حکم دیا کہ وہ ان کو لوگوں سے پکڑے بغیر انہیں لے کر (لوگوں کے درمیان میں سے) نہ گزرے۔ ابنِ رُح نے (اپنی روایت میں) کہا: وہ تیروں کو بطور صدقہ دے رہا تھا۔

[6664] ثابت نے ابو بردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مجلس یا بازار میں سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو وہ انہیں ان کے پیکانوں (نوکدار حصوں) سے پکڑے، پھر (تنبیہ ہے) ان کے نوکیلے حصے کی طرف سے پکڑے، پھر (تاکید ہے) ان کے نوکیلے حصوں کی طرف سے پکڑے۔“

کہا: تو حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا: اللہ کی قسم! (ہمارا یہ حال ہے کہ) ہم نے مرنے سے پہلے (اپنی اسی زندگی میں) ان تیروں کو ایک دوسرے کے چروں کی طرف سیدھا کر لیا ہے۔

[6665] بُرید نے ابو بردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ انہیں اپنی ہتھیلی سے ان کے تیز نوکدار حصوں کی طرف سے پکڑے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی حصہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو لگ جائے۔“

یا فرمایا: ”وہ ان کے پیکانوں کو اپنی مٹھی میں پکڑے۔“

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؛ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا، كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا، وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ: كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ.

[٦٦٦٤] ١٢٣- (٢٦١٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ، وَبِيَدِهِ نَبْلٌ، فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا».

قَالَ: فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللَّهِ إِمَّا مَتْنَا حَتَّى سَدَدْنَاَهَا، بَعْضُنَا فِي وَجُوهِ بَعْضٍ.

[٦٦٦٥] ١٢٤- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا يَكْفِهِ، أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشِيءٌ».

أَوْ قَالَ: «لِيَقْبِضَ عَلَى نِصَالِهَا».

باب: 35- کسی ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

(المعجم ٣٥) (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ) (التحفة ٣٥)

[6666] ایوب نے (محمد) ابن سیرین سے روایت کی،

کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی کی طرف لوہے کے کسی ہتھیار سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کام کو ترک کر دے، چاہے وہ اس کا ماں باپ جایا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔“

فائدہ: یعنی اگرچہ ایسا کرنے والا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو جو اسے قتل کرنا نہیں چاہے گا، صرف ڈرارہا ہوگا یا مزاح ایسا کر رہا ہوگا۔

[6667] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6668] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث

ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ شاید شیطان اچانک اس کے ہاتھ میں اسے حرکت دے (اور وہ دوسرے مسلمان کو لگ جائے) اور وہ (جس کے ہاتھ سے ہتھیار چلے) جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔“

باب: 36۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کی فضیلت

[6669] ابوبکر کے آزاد کردہ غلام یحییٰ نے ابوصالح سے،

انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے پر ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے (ایک طرف) ہٹا دیا۔

[6666] ۱۲۵- (۲۶۱۶) حَدَّثَنِي عَمْرُو

التَّائِقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ: «مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ».

[6667] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، بِمِثْلِهِ.

[6668] ۱۲۶- (۲۶۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ».

(المعجم ۳۶) (بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ) (التحفة ۳۶)

[6669] ۱۲۷- (۱۹۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «يَسْتَمَا

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا انعام دیا تو اس کی بخشش فرمادی۔“

رَجُلٌ يَمْسِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخْرَعَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ.

[راجع: ۴۹۴۰]

[6670] سہیل نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص راستے کے اوپر پڑی ہوئی درخت کی ایک شاخ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں گا تاکہ یہ ان کو ایذا نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔“

[۶۶۷۰] ۱۲۸- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا نَحْيِيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ».

[6671] اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (اس عمل کے بدلے) جنت میں ہر طرف (نعمتوں کے مزے) لوٹ رہا تھا (کیونکہ) اس نے راستے کے درمیان سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو اذیت دیتا تھا۔“

[۶۶۷۱] ۱۲۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَأَنَّهُ تُؤْذِي النَّاسَ».

[6672] ابورافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک درخت مسلمانوں کو اذیت دیتا تھا، چنانچہ ایک شخص آیا اور اسے کاٹ دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

[۶۶۷۲] ۱۳۰- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْرٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ».

[6673] ابان بن صمد نے کہا: مجھے ابوزارع نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

[۶۶۷۳] ۱۳۱- (۲۶۱۸) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَاظِعِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرَزَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ، قَالَ: «اغْرِزِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

[6674] ابوبکر بن شعیب بن جبعل نے ابوہریرہؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا، ہو سکتا ہے کہ آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہ جاؤں، اس لیے آپ مجھے (آخرت کے سفر کے لیے) کوئی زاد راہ عطا کر دیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح کرو، اس طرح کرو۔ ابوبکر بن شعیب ان باتوں کو بھول گئے۔ اور (فرمایا:) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دیا کرو۔“

باب: 37۔ بلی اور اس جیسے وغیرہ موذی جانوروں کو ایذا دینے کی حرمت

[6675] جویریہ بن اسماء نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ وہ مر گئی تو وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئی، کیونکہ جب اس نے بلی کو باندھا تو نہ اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ (خود ہی) زمین کے کیرے کوڑے کھا لیتی۔“

[6676] امام مالک بن انس نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، جویریہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[۶۶۷۴] ۱۳۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَا أَدْرِي، لَعَسَى أَنْ تَمُوتَ وَأَبْنِي بَعْدَكَ، فَرَوْدُنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْعَلْ كَذَا، افْعَلْ كَذَا - أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ - وَأَمَرَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ».

(المعجم ۳۷) (بَابُ تَحْرِيمِ تَغْذِيبِ الْهَرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي) (النحفة ۳۷)

[۶۶۷۵] ۱۳۳- (۲۲۴۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الصُّبَيْعِيِّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَغْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ، سَجَّتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [راجع: ۵۸۵۲]

[۶۶۷۶] (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ، جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ.

[6677] عبید اللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا، اس نے اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا، نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے / شکار سے کھا لیتی۔“

[6678] سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور

انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6679] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے روایت کی،

کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت اپنی بلی یا بے کی وجہ سے دوزخ میں چلی گئی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا، نہ خود اس کو کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے چھوٹے موٹے جانور چبا کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ کمزور ہو کر مر گئی۔“

باب: 38- تکبر کی حرمت

[6680] حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عزت اللہ عزوجل کا تہیہ ہے اور کبر یا اُت (کے کندھوں) کی چادر ہے۔ جو شخص ان (صفات) کے معاملے میں میرے مد مقابل آئے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔“

[۶۶۷۷] ۱۳۴- (...) حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ

عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْتَقْنَهَا، فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ».

[۶۶۷۸] (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[۶۶۷۹] ۱۳۵- (۲۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا، أَوْ هِرٍّ، رَبَطْنَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَرْمِمْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتَّى مَاتَتْ هَرَالًا». [انظر: ۶۹۸۲]

(المعجم ۳۸) (بَابُ تَعْوِيمِ الْكِبْرِ)

(التحفة ۳۸)

[۶۶۸۰] ۱۳۶- (۲۶۲۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

يُوشَعَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَجِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِزُّ إِزَارُهُ، وَالْكَهْرِبَاءُ رِدَاؤُهُ، فَمَنْ يَتَارَعُنِي عَذْبَتُهُ».

فائدہ: عزت و کبریا اللہ عزوجل کے لباس کے مانند ہیں، ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس کی کیفیت جاننے کے مکلف نہیں ہیں۔

باب: 39۔ کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے
نا اُمید کرنے کی ممانعت

(المعجم ۳۹) (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ
الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى) (التحفة ۳۹)

[6681] ابو عمران بخوی نے حضرت جناب ﷺ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے (اس) فلاں کو تو بخش دیا اور (ایسا کہنے والے!) تیرے سارے عمل ضائع کر دیے۔“ یا جن الفاظ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

[۶۶۸۱] ۱۳۷- (۲۶۲۱) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ: «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَخْبَطْتُ عَمَلَكَ» أَوْ كَمَا قَالَ.

باب: 40۔ کمزوروں اور گم نام خاک نشینوں کی
فضیلت

(المعجم ۴۰) (بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ
وَالْخَامِلِينَ) (التحفة ۴۰)

[6682] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سے غبار میں آئے ہوئے (غریب الوطن، مسافر) نکھرے ہوئے بالوں والے، دروازوں سے دھتکار دیے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر (اعتماد کر کے) قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔“

[۶۶۸۲] ۱۳۸- (۲۶۲۲) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ».

باب: 41۔ یہ کہنے کی ممانعت: لوگ ہلاک ہو گئے

(المعجم ۴۱) (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلٍ: هَلَكَ
النَّاسُ) (التحفة ۴۱)

[6683] حماد بن ابی سلمہ اور امام مالک نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ایک شخص (یہ) کہتا ہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ انھیں ہلاک کر دیتا ہے۔“

[٦٦٨٣] ١٣٩- (٢٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ».

(امام مسلم کے ایک شاگرد) ابو اسحاق نے کہا: مجھے (یقینی طور پر) معلوم نہیں کہ (کاف کے) زبر کے ساتھ اَهْلَكُهُمْ (اس نے انھیں ہلاک کر دیا ہے) یا پِش کے ساتھ اَهْلَكُهُمْ (ان سب سے بڑھ کر ہلاک ہونے والا ہے)۔“

قَالَ أَبُو إِسْحَقَ: لَا أَذْرِي، أَهْلَكُهُمْ بِالنَّضْبِ، أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

[6684] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٦٨٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رُوَيْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

باب: 42۔ ہمسائے کے حق میں (اچھائی کی) تلقین اور حسن سلوک

(المعجم ٤٢) (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ) (التحفة ٤٢)

[6685] مالک بن انس، لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سب نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، (اسی طرح) محمد بن ثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ کہا: ہمیں عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ عمرہ نے ان کو حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت

[٦٦٨٥] ١٤٠- (٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هُرُونَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -

عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے جبریل مسلسل ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کے لیے کہتے رہے، حتیٰ کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ ضرور انھیں وراثت میں شریک کر دیں گے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورَثَنِي».

[6686] ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۶۶۸۶] (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6687] عمر بن محمد کے والد نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل مجھے لگا تار ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ اسے وارث (بھی) بنا دیں گے۔“

[۶۶۸۷] ۱۴۱- (۲۶۲۵) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثَنِي».

[6688] عبدالعزیز بن عبدالصمد غنی نے کہا: ہمیں ابو عمران جوینی نے عبداللہ بن صامت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! جب تم شور باپکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو یاد رکھو۔“

[۶۶۸۸] ۱۴۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَ: أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ: إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ».

[6689] شعبہ نے ابو عمران جوینی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

[۶۶۸۹] ۱۴۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ؛

کی، کہا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی: ”جب تم شور بے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو، پھر اپنے ہمسایوں میں سے کسی (ضرورت مند) گھرانے کو دیکھو اور اس میں سے کچھ اچھے طریقے سے ان کو بھجوادو۔“

ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي: «إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِئْتَكَ، فَأَصْنِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ».

باب: 43- ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنا مستحب ہے

[6690] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلتے ہوئے چہرے سے ملو۔“

(المعجم ۴۳) (بَابُ اسْتِخْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْإِقَاءِ) (التحفة ۴۳)

[۶۶۹۰] ۱۴۴- (۲۶۲۶) حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ الْمِصْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيٍّ».

باب: 44- جو کام حرام نہ ہوں ان میں سفارش کرنا مستحب ہے

[6691] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ”تم (بھی اس کی) شفاعت کرو، تمھیں بھی اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ جاری کرے گا جو اس کو پسند ہوگا۔“

(المعجم ۴۴) (بَابُ اسْتِخْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ) (التحفة ۴۴)

[۶۶۹۱] ۱۴۵- (۲۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَتَاهُ طَالِبٌ حَاجَةً، أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا أَحَبَّ».

فائدہ: یعنی تمہاری شفاعت سے کسی کو دینے یا نہ دینے کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اگر اسے ملنا ہے تو اسے دیا جائے گا اور تم اپنی شفاعت کی بنا پر اجر میں حصہ دار ہو جاؤ گے۔

باب: 45۔ نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور بُروں کی صحبت سے اجتناب کرنا مستحب ہے

(المعجم ۴) (بَابُ اسْتِجَابَةِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ) (التحفة ۴۵)

[6692] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”نیک ہم نشین اور بُرے ہم نشین کی مثال مُشک بردار اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک بردار یا تو تم کو ہدیے میں مُشک دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے، ورنہ کم از کم تمہیں اس سے اچھی خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو (چنگاریوں سے) تمہارے کپڑے جلانے لگا یا تمہیں (اس سے) بدبو آئے گی۔“

[۶۶۹۲] ۱۴۶- (۲۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبًا، وَنَافِخُ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً.»

باب: 46۔ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

(المعجم ۴۶) (بَابُ فَضْلِ الْأَخْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ) (التحفة ۴۶)

[6693] معمر اور شعیب نے ابن شہاب زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بتایا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے (کھانا) مانگا تو اسے میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ میں

[۶۶۹۳] ۱۴۷- (۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ

نے وہی اس کو دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر اپنی دو بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا، پھر وہ کھڑی ہوئی، اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں، پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس عورت کی بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے (بچانے والا) پردہ ہوں گی۔“

- وَاللَّفْظُ لَهَا - قَالَا : أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : جَاءَنِي امْرَأَةٌ ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا ، فَسَأَلْتَنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا ، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ ، فَأُحْسِنَ إِلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ» .

[6694] عراق بن مالک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھائی ہوئی تھیں، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، (بچی ہوئی) ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف لے گئی، تو وہ بھی اس کی دو بیٹیوں نے کھانے کے لیے مانگ لی، اس نے وہ کھجور بھی، جو وہ کھانا چاہتی تھی، دو حصے کر کے دونوں بیٹیوں کو دے دی۔ مجھے اس کا یہ کام بہت اچھا لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ نے اس (عمل) کی وجہ سے اس کے لیے جنت کی کردی ہے یا (فرمایا: اس وجہ سے اسے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔“

[۶۶۹۴] ۱۴۸- (۲۶۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ ، أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَالٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : جَاءَنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا ، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ ، فَأَعْطَتُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ، وَرَفَعْتُ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لَأَتَأْكُلَهَا ، فَاسْتَطَعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا ، فَسَقَّتِ التَّمْرَةَ ، النَّبِيُّ ﷺ كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا ، بَيْنَهُمَا ، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا ، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ» .

[6695] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے

[۶۶۹۵] ۱۴۹- (۲۶۳۱) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ : حَدَّثَنَا

بالغ ہو جانے تک پرورش کی، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ» وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

باب: 47۔ اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو
جائے تو وہ اس کے بارے میں ثواب کی امید رکھے

(المعجم ۴۷) (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ
فِي خَتْمِهِ) (التحفة ۴۷)

[6696] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جس کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔“

[۶۶۹۶] ۱۵۰- (۲۶۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا
تَجَلَّةَ الْقَسَمِ».

فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں قسم سے مراد اللہ کا حتمی فیصلہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ فُتِنَكُمْ إِلَّا وَاوَدُّكُمْ﴾
كَانَ عَلَى رَأْسِكَ حَتْمًا مَّقْضًى ۝“ اور تم میں سے جو بھی ہے وہ اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے، یہ آپ کے رب کے ذمے حتمی
اور طے شدہ بات ہے۔“ (مریم 71: ۱۹) جہنم سے یہ گزر (ورود) جہنم کے اندر سے نہیں بلکہ پل صراط سے گزرتا مراد ہے جیسا کہ
احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

[6697] سفیان اور معمر دونوں نے زہری سے مالک کی
سند کے ساتھ انھی کے مفہوم میں حدیث بیان کی، مگر سفیان
کی حدیث میں ہے: ”تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے
آگ میں داخل ہوگا۔“

[۶۶۹۷] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ،
وَمَعْنَى حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ:
«فَيَلِجُ النَّارَ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ».

[6698] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی

[۶۶۹۸] ۱۵۱- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ

عورتوں سے فرمایا: ”تم میں سے جس عورت کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان (پر صبر کرتے ہوئے ان) کا ثواب اللہ سے طلب کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگی۔“ ان میں سے ایک عورت نے کہا: یا دو (بچے فوت ہو جائیں؟) اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: ”یا دو بچے (فوت ہو جائیں۔)“

[6699] ابو عوانہ نے عبد الرحمن بن اصہبانی سے، انھوں نے ابوصالح ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی: آپ کی گفتگو (کا بڑا حصہ) مرد لے گئے، لہذا آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرمادیں کہ ہم آپ کے پاس آیا کریں اور اللہ نے آپ کو جو سکھایا ہے اس میں سے آپ ہمیں بھی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم عورتیں فلاں فلاں دن اکٹھی ہو جانا۔“ خواتین اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا تھا اس میں سے ان کو بھی سکھایا، پھر آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی عورت نہیں جو اپنے بچوں میں سے تین بچوں کو اپنے آگے (اللہ کے پاس) روانہ کر دے، مگر وہ اس کے لیے آگ سے بچانے والا پردہ بن جائیں گے۔“ ایک عورت نے کہا: اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی۔“

[6700] محمد بن جعفر اور معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبد الرحمن بن اصہبانی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی اور دونوں نے شعبہ سے (روایت کرتے ہوئے) مزید یہ کہا: عبد الرحمن بن اصہبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوحازم سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین بچے جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے۔“

سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِسَيِّدَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: «لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْسِبُهُ، إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ». فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: أَوْ اثْنَانِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَوْ اثْنَانِ».

[۶۶۹۹] ۱۵۲- (۲۶۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الرَّجُلُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، نُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، قَالَ: «اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ مِنْ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا، مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ». فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: وَاثْنَتَيْنِ، وَاثْنَتَيْنِ، وَاثْنَتَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاثْنَتَيْنِ، وَاثْنَتَيْنِ، وَاثْنَتَيْنِ».

[۶۷۰۰] ۱۵۳- (۲۶۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ - وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْأَضْبَهَانِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ».

[6701] ہمیں سوید بن سعید اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان تمیمی) نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے ابوسلیم سے اور انھوں نے ابوہریرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو گئے ہیں، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کون سی حدیث سنا سکتے ہیں جس سے آپ ہمیں ہمارے فوت ہونے والوں کے متعلق ہمارے دلوں کی تسلی دلا سکیں؟ (ابوہریرہ نے) کہا: (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹے بچے جنت کے پانی کے کپڑے ہیں (وہ جنت کے اندر ہی رہتے ہیں) ان میں سے کوئی اپنے باپ۔ یا فرمایا: اپنے ماں باپ۔ کو ملے گا تو وہ اسے اس کے کپڑے سے پکڑ لے گا۔ یا کہا: اس کے ہاتھ سے۔ جس طرح میں نے تمہارے اس کپڑے کے کنارے سے پکڑا ہوا ہے، پھر اس وقت تک نہیں بٹے گا۔ یا کہا: نہیں رکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دے گا۔“ اور سوید کی روایت میں (ابوسلیم سے روایت ہے کے بجائے یوں) ہے: ہمیں ابوسلیم نے حدیث سنائی۔

[6702] یحییٰ بن سعید نے تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے آپ ہمارے فوت ہو جانے والوں کے حوالے سے ہمارے دلوں کو تسلی دلا سکیں؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔

[6703] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور

[۶۷۰۱] ۱۵۴- (۲۶۳۵) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، «صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ - أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ - ، فَيَأْخُذُ بِتَوْبِهِ، - أَوْ قَالَ: بِبَدِهِ - ، كَمَا أَخَذُ أَنَا بِصَفْعَةِ تَوْبِكَ هَذَا، فَلَا يَتَنَاهَى، - أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي - ، حَتَّى يَدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةِ سُؤَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ.

[۶۷۰۲] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[۶۷۰۳] ۱۵۵- (۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

ابوسعید انصاری نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابو بکر کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنے دادا طلق بن معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہا: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمائیے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے تین (بچوں) کو دفن کیا ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے ایک مضبوط باڑ لگا دی ہے۔“

عمر (بن حفص) نے کہا: انھوں نے اپنے دادا (طلق) سے روایت کی اور باقیوں نے کہا: طلق سے روایت ہے اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

[6704] قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے طلق بن معاویہ نخعی ابو غیاث سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بیمار ہے اور میں اس کے بارے میں (سخت) خوف کا شکار ہوں، میں (اپنے) تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے مضبوط باڑ بنالی ہے۔“

زہیر نے کہا: طلق سے روایت ہے اور کنیت (ابو غیاث) کا ذکر نہیں کیا۔

أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! اذْعُ اللَّهُ لَهْ، فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: «لَقَدْ اخْتَضَرْتَ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ».

قَالَ عُمَرُ، مِنْ بَيْنِهِمْ: عَنْ جَدِّهِ، وَقَالَ الْبَاقُونَ: عَنْ طَلْقٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.

[۶۷۰۴] ۱۵۶- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَشْتَكِي، وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ، قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: «لَقَدْ اخْتَضَرْتَ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ».

قَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ طَلْقٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ.

(المعجم ۴۸) (بَابُ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا،
أَمَرَ جِبْرِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ
يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ) (التحفة ۴۸)

باب: 48۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو
جبرئیل کو حکم دیتا ہے تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں
اور آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین
میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

[۶۷۰۵] ۱۵۷- (۲۶۳۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ
اللَّهُ، إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا، دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيَجِبُهُ
جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ،
قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا
أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ: إِنِّي
أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُهُ، قَالَ: فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ،
ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا
فَأَبْغِضُوهُ، قَالَ: فَيَبْغِضُونَهُ، ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ
الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ».

[6705] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد
(ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی
بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا
ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو،
کہا: تو جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان میں
آواز دیتے ہیں، کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا
ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے
محبت کرتے ہیں، کہا: پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ
دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا
ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا
ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، تو جبرئیل اس سے بغض رکھتے
ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
فلاں سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو، کہا: تو وہ
(سب) اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں
بھی بغض رکھ دیا جاتا ہے۔“

[۶۷۰۶] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي،
وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي
الدَّرَاوَزْدِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو
الْأَسْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْسَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ

[6706] عبدالعزیز دراوردی، علاء بن مسیب اور امام
مالک بن انس سب نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت
کی، البتہ علاء بن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے
(صرف محبت کرنے کی بات ہے۔)

الْأَيْلِي: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

[6707] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ملاحون نے سہیل سے، انھوں نے ابوصالح سے روایت کی، کہا: ہم عرفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا وہاں سے گذر ہوا اور وہ حج کے امیر تھے، لوگ کھڑے ہو کر انھیں دیکھنے لگے، میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے، انھوں نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پائی جاتی ہے، انھوں (ابوصالح) نے کہا: حیرا باپ قربان ہو! تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے سہیل سے جریر کی روایت کردہ حدیث بیان کی۔

[۶۷۰۷] ۱۵۸- (...) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَرَى اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ، قَالَ: بِأَيِّكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

باب: 49- روصیں (عالم ارواح میں) ایسی جماعتیں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہیں

(المعجم ۴۹) (باب: الأزواج جنود
مُجَنَّدَةٌ) (التحفة ۴۹)

[6708] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روصیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں۔ ان میں سے جو ایک دوسرے (کی ایک جیسی صفات) سے آگاہ ہو گئیں ان میں یکجائی (الفت) ہو گئی اور (صفات کے اختلاف کی بنا پر) جو ایک دوسرے سے گریز اس رہیں وہ باہم مختلف ہو گئیں۔“

[۶۷۰۸] ۱۵۹- (۲۶۳۸) حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَزْوَاجُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

فائدہ: دنیا میں انسانی جسموں میں آنے کے بعد بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لوگ آسانی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور بہت سے لوگ بلا سبب ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان میں کوئی اچھا تعلق پیدا نہیں ہوتا۔

[6709] یزید بن اہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک حدیث بیان کی، کہا: ”لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح معدنیات کی کانیں ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اگر دین کو سمجھ لیں تو زمانہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ اور روہیں ایک ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں جو آپس میں (ایک جیسی صفات کی بنا پر) ایک دوسرے کو پہچانے لگیں ان میں یکجائی پیدا ہو گئی اور جو (صفات کے اختلاف کی بنا پر) ایک دوسرے سے گریزاں رہیں، وہ باہم مختلف ہو گئیں۔“

باب: 50۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ
محبت کرتا ہے

[6710] اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہے۔“

[6711] سفیان نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے زیادہ چیزوں کا ذکر نہیں کیا، (چند ایک کاموں کا ذکر کر سکا) اس نے کہا: اور لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے۔“

[۶۷۰۹] ۱۶۰- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ، قَالَ: «النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَضَّهُوا، وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

(المعجم ۵۰) (بَابُ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)
(التحفة ۵۰)

[۶۷۱۰] ۱۶۱- (۲۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنِبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَتَى السَّاعَةُ؟» قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَغْدَذْتُ لَهَا؟» قَالَ: «حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[۶۷۱۱] ۱۶۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِيُحْيَى - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَمَا أَغْدَذْتُ لَهَا؟» فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيرًا، قَالَ: وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[6712] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند مگر (اس میں ہے کہ) اس نے کہا: میں نے اس کے لیے کچھ زیادہ تیاری نہیں کی جس پر میں اپنی تعریف کر سکوں (لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔)

[۶۷۱۲] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْمِيِّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَغْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرٍ، أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

[6713] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔“

[۶۷۱۳] ۱۶۳- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يُّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَمَا أَغْدَدْتُ لَهَا؟» قَالَ: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أُخْبِتَ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر اور کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی: ”تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔“

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرَحْنَا، بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أُخْبِتَ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، ہر چند کہ میں نے ان کی طرح عمل نہیں کیا۔

قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ، وَإِنْ لَّمْ أَغْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ.

[6714] جعفر بن سلیمان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں (اللہ اور اس کے رسول ﷺ) سے محبت کرتا ہوں، اور اس کے بعد والی بات بیان نہیں کی۔

[۶۷۱۴] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ: فَأَنَا أُحِبُّ، وَمَا بَعْدَهُ.

[6715] منصور نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار جب میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے تو مسجد کی چوکھٹ کے پاس ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ تو جیسے وہ ٹھٹھک گیا، پھر اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے بہت زیادہ نمازیں، بہت زیادہ روزے اور بہت زیادہ صدقات تو تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہوگی۔“

[6716] عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6717] ابو یحوانہ، شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[6718] جریر نے (سلیمان) اعش سے، انھوں نے

[۶۷۱۵] ۱۶۴- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سَدَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتُ لَهَا؟» قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[۶۷۱۶] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الشُّكْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[۶۷۱۷] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَغْيِيَانِ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[۶۷۱۸] ۱۶۵- (۲۶۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کو کیسے دیکھتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ نہیں ملا؟ (اعمال میں ان سے بہت پیچھے ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“

[6719] شعبہ اور سلیمان بن قرم نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6720] ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے اعمش سے، انھوں نے (ابووائل) شقیق سے اور انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، پھر اعمش سے جریر کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

[۶۷۱۹] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ قُزَمٍ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[۶۷۲۰] (۲۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.

باب: 51۔ جب کسی نیک آدمی کی تعریف کی جائے تو یہ اس کے لیے بشارت ہے اور اس کے لیے نقصان وہ نہیں ہے

(المعجم ۵۱) (بَاب: إِذَا أُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهُوَ بُشْرَى وَلَا تَضَرُّهُ) (التحفة ۵۱)

[6721] حماد بن زید نے ابو عمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

[۶۷۲۱] ۱۶۶- (۲۶۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ

سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک شخص اچھے کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ مومن کے لیے فوری بشارت ہے۔“

الْجَحْدَرِيُّ، فَضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لِيَخْبِي قَالَ يَخْبِي: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ».

[6722] وکیع، محمد بن جعفر، عبد الصمد اور نضر سب نے شعبہ سے، انھوں نے ابو عمران جوئی سے حماد بن زید کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر شعبہ سے عبد الصمد کے سوا (باقی) سب کی حدیث میں ہے: ”اور لوگ اس کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔“ اور عبد الصمد کی حدیث میں ہے: ”اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں“ جس طرح حماد نے کہا ہے۔

[۶۷۲۲] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ، غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ، كَمَا قَالَ حَمَّادُ.



ارشاد باری تعالیٰ

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ

أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝

”اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ بار آور ہوتی ہے اور ارحام جتنے سکڑتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔“ (الرعد 8:13)

تعارف کتاب القدر

”قدر“ کا ترجمہ عام طور پر ”اندازہ“ کیا جاتا ہے۔ اس سے اللہ کی تقدیر کا مفہوم صحیح طور پر واضح نہیں ہو پاتا کیونکہ انسانی تصرف کے مطابق اندازہ مستقبل کے حوالے سے غیر حتمی اور غیر یقینی قسم کے علم کو کہتے ہیں جبکہ اللہ کی قدرت اور اس کا علم غیر حتمی اور غیر یقینی ہونے سے مبرا ہے۔ قدر (اندازہ) کی نسبت اگر مقدار کے مفہوم سے ”قدر“ یا ”تقدیر“ کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر طور پر سمجھ میں آسکتا ہے۔ تقدیر کے حوالے سے یہ لفظ خود رسول اللہ ﷺ نے بولا ہے (حدیث: 6748)۔ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَنَا بِقَدَرٍ ۝﴾ ”اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ بار آور ہوتی ہے اور ارحام جتنے سکتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔“ (الرعد 8:13)

اگلی آیات میں اس بات کے عجیب و غریب پہلو بیان ہوئے ہیں جن سے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے: ﴿عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝﴾ ”(وہ) چھپے اور کھلے کا جاننے والا، سب سے بڑا، سب سے اوپر ہے۔“ (الرعد 9:13) کوئی چیز چھپی ہے تو جتنی اس نے رکھی، پوری ہے اور پوری طرح اس کے علم میں ہے اور کوئی چیز کھلی ہے تو جتنی اس نے رکھی اتنی ہی ہے اور اس کے علم میں ہے۔ اس میں جو تغیر آتا ہے وہ بھی اتنا ہے جتنا اس نے رکھا اور پوری طرح اس کے علم میں ہے، وہ سب سے بڑا ہے، ہر چیز پر اس کا مکمل اختیار ہے۔ سب سے بلند ہے اور ہر چیز اس کے سامنے واضح ہے، پھر یہ فرمایا: ﴿سَوَاءٌ قُدْرَتُهُمْ قُرْبَ أَمْسَرِّ الْقَوْلِ وَمَنْ جَهْدٍ بِهِ ۚ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخَفٌّ بِآيَاتِنَا وَسَادِبٌ بِالنَّهَارِ ۝﴾ ”برابر ہے تم میں سے جو چپکے سے بات کہے اور جو ادنیٰ آواز سے کہے اور (اس کے نزدیک برابر ہے) جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن کو سامنے پھر رہا ہے۔“ (الرعد 10:13) یہ سب کچھ اسی طرح اسی مقدار کے مطابق ہے جو اس نے رکھی، مکمل طور پر اس کے اختیار میں ہے اور ہر عمل سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل مادی، زمانی، زمینی ہر طرح کی مقدار کے تعین کے لیے قدر یا تقدیر کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس مقدار کے مطابق کیا ہوگا اور کب نتیجہ نکلے گا اس کے لیے عموماً قضا (فیصلے) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حقیقت میں ہر طرح کی مقدار کا تعین بھی اللہ ہی کے فیصلے سے ہوتا ہے۔ اللہ کا فیصلہ حتمی ہے، اسے وہ خود اگر چاہے، جب چاہے اور جس طرح چاہے بدل سکتا ہے۔ اس بات کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے: ”لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ“ ”دعا کے سوا کوئی چیز (اللہ کے) فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔“ (جامع الترمذی، حدیث: 2139)

یعنی کوئی بھی کسی طرح سے بھی اللہ کے فیصلے کو نہیں بدل سکتا۔ انسان بھی کر سکتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے دعا کرے۔ وہ چاہے تو اسے قبول فرما کر اپنے فیصلے کو بدل دے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ بھی پہلے سے اللہ کے علم اور اختیار میں ہے کہ فرشتوں کو

کون سا فیصلہ لکھ کر نافذ کرنے کے لیے دیا جائے گا اور کون کس کام کے لیے دعا کرے گا اور کون سی دعا قبول کر کے کون سا فیصلہ بدل کر کس صورت میں نافذ کرنے کے لیے ملائکہ کے سپرد کیا جائے گا۔

امام مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کا آغاز انسان کی پیدائش کے حوالے سے ان احادیث سے کیا ہے جن میں ماں کے پیٹ میں طے ہونے والے مراحل عمر، عمل، رزق، خوش بختی یا بد بختی اور اس حوالے سے تمام مقداروں کے تعین اور ان کے لکھے جانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کی عمر اور عمل کی تمام تفصیلات حتیٰ کہ اس کی سانسوں کی تعداد اور اس کے قدموں کے نشان کہ کتنے ہوں گے اور کہاں کہاں لگیں گے سب کچھ فرشتے کو لکھوایا جاتا ہے۔ یہ سب تفصیلات اس اصل کتاب کے مطابق ہوتی ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی گئی تھی (حدیث: 6748) پھر اس سوال کا جواب ہے کہ سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے تو ہم اسی پر محروسہ کیوں نہ کریں، عمل کیوں کریں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ یہی لکھا ہوا ہے کہ کون ہے جو (اپنے اختیار اور فیصلے سے) خوش نصیبوں کے سے عمل کرے گا اور کون ہے جو (اپنے اختیار اور عمل سے) بد نصیبی کی راہ پر چلے گا۔ اور ساتھ یہ سمجھایا کہ تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں کہاں ہوگا، اس بات کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے۔ اللہ نے اپنے اختیار سے دونوں راستوں پر چلنے والوں کے لیے سہولت مہیا کر دی ہے۔ اللہ کو پورا علم ہے کہ کون انسان کس راستے پر چلے گا اور یہ سب کچھ تخلیق سے پہلے لکھ بھی دیا گیا۔ یہ لکھا ہوا عین اس کے مطابق ہے جو کبھی بھی انسان نے کرتا ہے۔ دونوں میں کوئی تفاوت نہیں۔ صرف لکھے ہوئے کو پیش نظر رکھا جائے تو تخلیق سے پہلے ہی پتہ ہے کہ کون تخلیق کے مرحلے سے گزرنے کے بعد کیا کچھ کرنے کا فیصلہ کر کے کہاں پہنچے گا، جنتی ہوگا یا جہنمی ہوگا۔ یہ اہم نکتہ ہے کہ جیسے منزل پہلے سے معلوم ہے تو یہ بھی پہلے سے معلوم ہے کہ وہ اپنے اختیار سے عمل کیا کرے گا۔ یہ پیشگی علم ہے، یہ اس کے اختیار پر قدغن نہیں لگاتا، اس سے اس کی مرضی نہیں چھینتا، اس کو کسی طرف دھکیلتا نہیں، راستے دونوں طرف جانے کے میسر ہیں۔

حضرت موسیٰ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جو مکالمہ رسول اللہ ﷺ نے نقل فرمایا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ نے نظام ہی یہی تخلیق فرمایا تھا کہ آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھا جائے گا۔ وہ اسے خود دیکھ لیں گے، پھر انھیں وہاں سے زمین پر منتقل کیا جائے گا۔ یہاں آکر بھی وہ خود اور ان کی اولاد جنت ہی کی متلاشی ہوگی جو ہر طرح کی کوشش کے باوجود دنیوی زندگی میں زمین پر میسر نہ ہوگی۔ اس کے حصول کا راستہ یہی ہوگا کہ اپنے اختیار اور اپنی صوابد سے جنت کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرتا ہوگا۔ انسان کو جن بشری کمزوریوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اس کا امتحان یہی ہے کہ ان پر قابو پائے۔ اگر نہ بھی پاسکے اور اللہ سے غنود رحمت کا طلبگار ہو تو وہ معزز ہے۔ اپنی کمزوریوں کے باوجود تمام مخلوقات میں افضل ہے، آدم علیہ السلام اپنی خلقی کمزوریوں کے باوجود مجبور ملائکہ تھے۔ وہ زمین پر لائے گئے، اس پر انھیں ملامت نہیں کی جاسکتی۔ انھوں نے خود بھی استغفار کا راستہ اختیار کیا اور اپنی اولاد کو بھی یہی راستہ دکھایا۔ اس پر وہ ستائش اور شکر کے مستحق ہیں۔ بشری کمزوریوں کے بالمقابل مغفرت اور رحمت اللہ کی عظیم ترین نعمت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ نکتہ سمجھایا کہ انسانوں کے دل اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کے تابع ہیں تو اس موقع پر اللہ کا عظیم ترین صفاتی نام 'الرحمان' استعمال کیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس کا دلوں کو پھیرنا اس کی رحمت پر مبنی ہے۔ آدمی پچھلی غلطیوں پر مغفرت اور آئندہ ہدایت کا طلبگار ہو تو وہ بے پناہ رحمت سے کام لیتا ہے۔ دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ

فرماتا کہ دلوں کو نہیں پھیرے گا تو بنی آدمی ایک بار بھٹک جانے کے بعد دوبارہ صحیح راستے پر نہ آسکتے۔

انسان اگر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی حدود بھی متعین کر دی گئی ہیں۔ کوئی اپنی مقررہ حدود سے باہر نہیں نکل سکتا۔ نظام میں ایسا خلل نہیں ڈال سکتا جو انسانوں کی کامیابی کی راہ کو مسدود کر دے یا اتنا زیادہ ہو جائے کہ خود اس کا اپنے گناہوں سے نکلنا ممکن نہ رہے۔ البتہ اگر وہ گناہ پر مسلسل اصرار کرتا ہے تو اس کی اپنی راہ ضرور مسدود ہو جاتی ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ جب وہ انسان کو زندگی عطا کرتا ہے تو فطرت کے مطابق اپنی پاکیزگی، امانت اور اچھائی کی طرف رغبت کے ساتھ زندگی عطا کرتا ہے۔

کسی بھی انسان کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں دنیا میں رہتے ہوئے کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہ معلوم ہے کہ اللہ کا فیصلہ عدل بلکہ رحمت کی بنیاد پر ہوگا، لیکن کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں پوری طرح معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ کم عمری میں فوت ہونے والے بچوں کے بارے میں ہونے والے فیصلے کا ابھی سے تعین نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اخفا اس لیے ضروری ہے کہ لوگ نہ کبھی اللہ کے خوف سے بے بہرہ ہو جائیں، نہ رحمت سے مایوس ہوں۔ امید اور خوف کی کیفیت برقرار رہنی ضروری ہے تاکہ انسان کامیابی کے راستے کو اختیار کرے۔ اللہ سے رحمت و مغفرت مانگتا رہے اور امتحان کے لیے دنیا میں جن حالات سے گزارا جائے ان سے دل برا نہ کرے، حالات کو قبول کرے اور ہر طرح سے کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔

۴۶ - کتاب القدر

تقدیر کا بیان

باب: 1- ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت،
اس کے رزق، مدت حیات، عمل اوسعدت و شقاوت
کا لکھا جانا

(المعجم ۱) (بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ فِي
بَطْنِ أُمِّهِ، وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ،
وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ) (التحفة ۱)

[6723] عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، ابو معاویہ اور کعب نے
ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے زید
بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ
(بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ اور وہ
سچ بتاتے ہیں اور انھیں (وحی کے ذریعے سے) سچ بتایا جاتا
ہے نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک شخص کا مادہ تخلیق چالیس
دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں اکٹھا کیا جاتا ہے، پھر وہ
اتنی مدت (چالیس دن) کے لیے غلقہ (جو تک کی طرح دم
کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا) رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت کے
لیے مضغہ کی شکل میں رہتا ہے (جس میں ریزھ کی ہڈی کے
نشانات دانت سے چبائے جانے کے نشانات سے مشابہ
ہوتے ہیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے جو (پانچویں
مہینے نیوروسیل، یعنی دماغ کی تخلیق ہو جانے کے بعد) اس
میں روح پھونکتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے
کہ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور یہ کہ وہ خوش نصیب

[۶۷۲۳] ۱- (۲۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ
لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالُوا:
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ
الْمُصْدَقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ
أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلْقَةً مِثْلَ
ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤَمِّرُ
بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكِتَابِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ،
وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ، فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! إِنْ
أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ،
فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَدْخُلُهَا، وَإِنْ

أَحَدَكُمْ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَذْخُلُهَا».

ہوگا یا بد نصیب، لکھ لیا جائے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! تم میں سے کوئی ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جہنم کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جہنم) میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔“

[۶۷۲۴] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ: «إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ: «أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا». وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى: «أَرْبَعِينَ يَوْمًا».

[6724] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے جریر بن عبد الحمید سے روایت کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے عیسیٰ بن یونس سے خبر دی۔ اور ابوسعید اشجی نے مجھے بیان کیا، کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی کہ عبید اللہ بن معاذ نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے حدیث بیان کی، ان سب (جریر، عیسیٰ، وکیع اور شعبہ) نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ وکیع کی حدیث میں کہا: ”تم میں سے ایک انسان کا مادہ تخلیق چالیس راتوں تک اپنی ماں کے پیٹ میں اکٹھا (ہونے کے مرحلے میں) ہوتا ہے۔“ اور شعبہ سے معاذ کی حدیث میں ”چالیس راتیں یا چالیس دن“ اور جریر اور عیسیٰ کی حدیث میں ”چالیس دن“ ہے۔

فوائد و مسائل: ﴿اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ نظام کائنات کو چلانے کے لیے وہ لکھا ہوا بھی ہے: ﴿وَعِنْدَهُ أَقْدَارُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔“ (الرعد 39:13) اس کتاب میں سے حسب ضرورت ان فرشتوں کے لیے، جو کائنات کا نظام چلانے کے ذمہ دار ہیں، نفاذ کے لیے اسے ذیلی صحیفوں میں منتقل کیا جاتا ہے اور فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ لکھنے کا یہی عمل جس کی طرف رسول اللہ ﷺ کے فرمان: «أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفُ الْأَقْلَامِ» ”میں اس کے اندر سے قلموں کی آوازیں سن رہا تھا“

(صحیح مسلم، حدیث: 415) میں اشارہ ہے۔ سال کے سال لیلۃ القدر میں تمام اہم امور کے فیصلے، جس طرح اصل کتاب میں لکھے ہوئے ہیں، زمین پر ارسال کیے جاتے ہیں: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾ ”اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق اترتے ہیں۔“ (القدر: 4:97)

اس سے اگلے مراحل میں ایک مرحلہ اصل فیصلوں کے مطابق نئے امور کے آغاز کا ہے۔ ان میں سال کے دوران میں پیدا ہونے والے بچوں کے معاملات ہیں۔ ہر بچے کی تخلیق کے دوران میں روح پھونکنے سے پہلے فرشتہ اس کی زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات کو اللہ کے علم کی اصل کتاب کے مطابق انسانی زندگیوں سے متعلقہ صحیفوں میں درج کرتا ہے، پھر بچے میں روح پھونکی جاتی ہے۔ انسان کے بارے میں لکھے ہوئے کے غالب آنے کا مطلب یہ نہیں کہ انسانوں کو اس کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ جس راستے پر بھی چلتا ہے وہ پہلے سے اللہ کے ازلی علم میں ہوتا ہے اور وہ ہر معاملے میں اس کے مطابق چلتا ہے۔ جس طرح اللہ کو پہلے سے معلوم تھا اس کے آخری مرحلے کا عمل بھی بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح اللہ کا علم تھا اور جس طرح اس اصل کتاب میں اور اس کے بعد انسانوں کے متعلقہ صحیفوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہر اعتبار سے انتہائی محفوظ اور مضبوط حدیث ہے، چالیس چالیس دن کے تین مرحلوں اور اس کے بعد اللہ کے حکم سے جو لکھا جاتا ہے اس کی تفصیل واضح اور یقینی انداز میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ یہ کہہ کر کہ فرشتے کو بچے کے بارے میں چار ادوار لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، صراحت سے چاروں ادوار کا ذکر کیا ہے، یعنی رزق، انتہائے عمر، عمل اور یہ کہ وہ (اپنے اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اعمال کے ذریعے سے) بد نصیب ثابت ہوگا یا خوش نصیب۔ یہ حدیث متعدد جگہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، مثلاً: (بدء الخلق، حدیث: 3208 والتوحيد، حدیث: 7454) صحیح بخاری ہی میں کتاب القدر میں اس حدیث میں چار میں سے تین باتیں، یعنی رزق، مدت عمر، خوش نصیبی یا بد نصیبی کا ذکر ہے، عمل کا ذکر نہیں ہے، لیکن وہاں بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، موجود ہے۔ یہ حدیث اس موضوع پر مکمل ترین حدیث ہے۔ امام مسلم نے اس کے بعد بطور شاہد مختلف سندوں سے حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے متن میں ضبط کی کمی ہے۔ عمرو بن دینار کی سند سے جو متن نقل کیا گیا ہے اس میں لکھنے کے حوالے سے چار چیزوں میں مزید دو کا اضافہ کیا گیا ہے: ”أَثَرُهُ“ (اس کے قدموں کے نشانات کتنے ہوں گے اور کب تک ہوں گے۔) ”عَمَلُهُ“ اور ”أَجَلُهُ“ کے تحت یہ اور اس طرح کی تمام باقی تفصیلات خود بخود آ جاتی ہیں۔ دوسرا اضافہ بچے کی جنس کے حوالے سے ہے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی، سائنسی طور پر یہ فیصلہ پہلے، یعنی نطفے والے مرحلے میں ہو جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہی صرف ایک مرحلے کا ہے۔ عمرو بن دینار کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں شک ہے کہ وہ مرحلہ چالیس دن کا ہے یا پینتالیس دن کا۔ عمرو بن حارث سے مروی حدیث میں ایک مرحلے اور تین چیزوں کے لکھے جانے کا تذکرہ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ کم عمر صحابی حضرت عامر بن واہلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر کہ بد نصیب ماں کے پیٹ سے بد نصیب ہوتا ہے اور خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرتا ہے، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص عمل کیے بغیر بد نصیب کیسے ہو سکتا ہے۔ (اصل بات تو یہی ہے کہ عمل سے ہی بد نصیب ہوتا ہے لیکن اللہ کو اس کا پہلے سے علم ہے اور اسی کے مطابق پہلے سے لکھا ہوا بھی

موجود ہوتا ہے۔) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید کی کہ ساتھ ہی فرشتے کے لکھنے والی حدیث سنائی۔ اس میں تین چیزیں لکھنے کا ذکر ہے اور اکلوتے مرحلے کی مدت مختلف حدیثوں میں مختلف ہے، کہیں چالیس یا پینتالیس، کہیں بیالیس دن مذکور ہے۔

یعنی ابن ابوبکر کی سند سے جو حدیث بیان کی گئی ہے، اس میں اکلوتے مرحلے کی مدت چالیس راتیں بیان کی گئی ہے۔ کلثوم کی روایت میں کچھ اور چالیس راتوں کا ذکر ہے اور چھ چیزیں لکھنے کا ذکر ہے۔ ان میں سے جنس (لڑکا/ لڑکی)، رزق، مدت عمر اور خوش نصیبی اور بد نصیبی تو وہی ہے جو عمرو بن دینار کی روایت میں ہے لیکن دوزائد اس روایت سے مختلف ہیں ایک یہ کہ اس کا خلق کیا ہوگا، چلیں اسے عمل کا قائم مقام سمجھ لیں لیکن چھٹی چیز اس میں یہ ہے کہ اعضاء کامل ہوں گے یا ناقص۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف راویوں نے یہ حدیث روایت بالمعنی کے طور پر نقل کی ہے: نطفہ، علقہ، مضغ کے تین مراحل کی بجائے صرف ایک مرحلے کا ذکر کیا ہے، ایک مرحلے کی مدت میں اختلاف ہے اور لکھی جانے والی چار سے زائد جو چیزیں بتائی ہیں ان میں اختلاف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث میں روایت بالمعنی سے کام لیا گیا ہے، بعض راوی وہم کا شکار ہوئے ہیں اور ضبط الفاظ میں بھی نقص واقع ہوا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت نہیں کیا۔ اس سے آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اسے امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔ اس میں تین مراحل کا ذکر ہے لیکن اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ بیان نہیں ہوا کہ پہلے تینوں مراحل گزرنے کے بعد مذکورہ سب باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اجمال سے کام لیتے ہوئے کہا گیا ہے: جب اللہ تعالیٰ خلقت کے حوالے سے فیصلہ کرنا چاہتا ہے تو (تضا و قدر کے شخصی صحیفے میں) فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ اس حدیث میں عمل کی بجائے جنس کے تعین کا ذکر ہے جو پہلے مرحلے میں طے ہو جاتی ہے۔ غرض اس میں بھی اجمال ہے اور ضبط اور تفصیل دونوں کی بنا پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہی راجح ہے۔

[۶۷۲۵] ۲- (۲۶۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ، يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى الطُّفْلِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَشَقِيئٌ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيَكْتُبَانِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيَكْتُبَانِ، وَيَكْتُبُ عَمَلُهُ وَأَنْزَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ، ثُمَّ تَطْوَى الصُّحُفُ، فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ».

[6725] عمرو بن دينار نے ابو طفیل (عامر بن واہلہ رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو انھوں نے نبی ﷺ تک پہنچائی (مرفوع بیان کی)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نطفہ (چالیس چالیس دنوں کے دو مرحلوں کے بعد تیسرے مرحلے میں) چالیس یا پینتالیس راتیں رحم میں ٹھہرا رہتا ہے تو (اللہ کا مقرر کیا ہوا) فرشتہ اس کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! یہ خوش نصیب ہوگا یا بد نصیب ہوگا؟ تو دونوں (باتوں میں سے اللہ جو بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر کہتا ہے: اے رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ پھر دونوں (میں سے جو اللہ بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر اس کا عمل، اس کے قدموں کے نشانات، اس کی مدت عمر اور اس کا رزق لکھ لیا

جاتا ہے، پھر (اندراج کے) صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں، پھر ان میں کوئی چیز بڑھائی جاتی ہے، نہ کم کی جاتی ہے۔“

[6726] عمرو بن حارث نے ابو بکر کی روایت کی کہ حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں (تھا تو اللہ کے علم کے مطابق) بد بخت تھا اور سعادت مند وہ ہے جو اپنے علاوہ دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص آئے جنھیں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، انھوں (عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ) نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں یہ حدیث سنائی اور (ان سے پوچھنے کے لیے) کہا: وہ شخص کوئی عمل کیے بغیر بد بخت کیسے ہو جاتا ہے؟ تو اس (عامر) کو آدمی (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب نطفے پر (تیسرے مرحلے کی) بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مرد ہوگا کہ عورت؟ پھر تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! اس کی مدت حیات (کتنی ہوگی؟) پھر تمھارا رب، جو اس کی مشیت ہوتی ہے، بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق (کتنا ہوگا؟) تو تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ اپنے ہاتھ میں صحیفہ لے کر نکل جاتا ہے، چنانچہ وہ شخص کسی معاملے میں نہ اس سے بڑھتا ہے، نہ کم ہوتا ہے۔“

[۶۷۲۶] ۳- (۲۶۴۵) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ، فَأَنَّى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُقَالُ لَهُ حَذِيفَةُ بْنُ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ، فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَكَيْفَ يَشْفَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً، بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَصَوَّرَهَا، وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! أَذْكَرُ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَجَلُهُ؟، فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهُ؟، فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ، فَلَا يَرِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ».

ﷺ فائدہ: اللہ تعالیٰ کا اپنی مشیت کے مطابق جو فیصلہ ہوتا ہے، فرشتے کو بتاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس شخص کے اپنے اعمال اور اپنی جدوجہد کی روشنی میں، جس کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے مکمل طور پر علم ہوتا ہے، جو فیصلہ ہوتا ہے وہ بتا دیتا ہے اور وہ لکھ لیا جاتا ہے۔

[6727] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ

ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے..... اور عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[۶۷۲۷] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.

[6728] یحییٰ بن ابی کبیر نے کہا: ہمیں ابو ضیمہ زہیر نے

حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عطاء نے حدیث بیان کی، انھیں عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں ابوسریحہ حدیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”نطفہ (اصل میں تین مرحلوں میں چالیس) چالیس راتیں رحم مادر میں رہتا ہے، پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔“ زہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: (فرشتہ) اسے بناتا ہے: ”تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! عورت ہوگی یا مرد ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ بتا دیتا ہے، وہ (فرشتہ) پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مکمل (پورے اعضاء والا ہے) یا غیر مکمل؟ پھر اللہ تعالیٰ مکمل یا غیر مکمل ہونے کے بارے میں اپنا فیصلہ بتا دیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اس کی مدتِ حیات کتنی ہوگی؟ اس کا اخلاق کیسا ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بد بخت یا خوش بخت ہونے کے بارے میں بھی (جو طے ہو چکا) بتا دیتا ہے۔“

[۶۷۲۸] ۴- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيقَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ: «إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ». قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهُ قَالَ: الَّذِي يَخْلُقُهَا: «فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ؟ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ. ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا رِزْقُهُ؟ مَا أَجَلُهُ؟ مَا خُلُقُهُ؟ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا».

[2729] کثوم نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کی: ”تخلیق کے دوران میں رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے تو چالیس اور کچھ اوپر راتیں گزارنے کے بعد.....“ پھر ان سب کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

[6730] عبید اللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، وہ کہتا ہے: اے میرے رب! (اب) یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ علقہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ مضغہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی (انسان کی صورت میں) تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو انھوں نے کہا: فرشتہ کہتا ہے: اے میرے رب! مرد یا عورت؟ بدبخت یا خوش نصیب؟ رزق کتنا ہوگا؟ مدت عمر کتنی ہوگی؟ وہ ماں کے پیٹ میں جوتا ہے اور اسی طرح (سب کچھ) لکھ لیا جاتا ہے۔“

فائدہ: ان تمام کوائف کا اصل کتاب کے مطابق اندراج مکمل ہونے کے ساتھ اس میں روح پھونگی جاتی ہے۔

[6731] جریر نے ہمیں منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقہ میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے (جس طرح کہ فکر مندی کے عالم میں ہوں۔) پھر فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں، کوئی

[۶۷۲۹] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَثُومٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كَثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنْ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ، إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللَّهِ، لِيُضَعَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً». ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[۶۷۳۰] ۵- (۲۶۴۶) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَرَفَعَ الْحَدِيثَ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ! نُطْفَةٍ، أَيُّ رَبِّ! عَلَقَةٍ، أَيُّ رَبِّ! مُضْغَةٍ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ: قَالَ الْمَلَكُ: أَيُّ رَبِّ! ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ».

[۶۷۳۱] ۶- (۲۶۴۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ؛ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ،

سانس لینے والا جاندار شخص نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے انبیاء ابدی حتی علم کے مطابق) جنت یا جہنم میں اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے اور (کوئی نہیں) مگر (یہ بھی) لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا خوش بخت۔“ کہا: تو کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی نہ رہ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”جو خوش بختوں میں سے ہوگا تو وہ خوش بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا اور جو بد بختوں میں سے ہوگا وہ بد بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا۔“ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عمل کرو، ہر ایک کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے۔ جو خوش بخت ہیں ان کے لیے خوش بختوں کے اعمال کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور جو بد بخت ہیں ان کے لیے بد بختوں کے عملوں کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے تلاوت کیا: ”پس وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کر دی تو ہم اسے آسانی کی زندگی (تک پہنچنے) کے لیے سہولت عطا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کی تکذیب کی تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے۔“

فائدہ: نہ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کا راستہ روکا جائے گا، نہ بدی کی راہ پر چلنے والوں کا، دونوں کو اپنی منزل پر پہنچنے کی سہولت میسر ہوگی۔

[6732] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی اور چھڑی نہیں کہا۔ اور ابن ابی شیبہ نے ابواحوص سے بیان کردہ اپنی حدیث میں (”آپ ﷺ نے“ کی جگہ) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کیا۔

وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَتَكْسَنُ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ، إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَمُكِّثُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدْعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مُبَسَّرٍ، أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنِيَرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ [الليل: ۵-۱۰].

[۶۷۳۲] (.. .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ، وَقَالَ: فَأَخَذَ عُودًا، وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةٌ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[6733] وکیع، عبد اللہ بن نمیر اور ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے سعد بن عبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر فرمایا: ”تم میں سے کوئی ذی روح نہیں مگر جنت اور دوزخ میں اس کا مقام (پہلے سے) معلوم ہے۔“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ہم کس لیے عمل کریں؟ ہم اسی (لکھے ہوئے) پر حکم نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، تم عمل کرو، ہر شخص کے لیے اسی کی سہولت میسر ہے جس (کو خود اپنے عمل کے ذریعے سے حاصل کرنے) کے لیے اس کو پیدا کیا گیا۔“ پھر آپ ﷺ نے: ”تو وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی“ سے لے کر ”تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے“ تک پڑھا۔

[6734] ہمیں شعبہ نے منصور اور اعمش سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کر رہے تھے۔

[6735] ابو یحیٰٰ زہیر (بن حرب) نے ابو زہیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے دین کو اس طرح بیان کیجیے، گویا ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں، آج کا عمل (جو ہم کر رہے ہیں) کس نوع میں آتا ہے؟ کیا اس میں جسے (لکھنے والی) قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جو پیمانے مقرر کیے گئے ہیں ان کا

[۶۷۳۳] ۷- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مَنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلِمَ نَعْمَلُ؟ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: «لَا، اْعْمَلُوا، فَكُلُّ مُبَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَسَيَّرَهُ لِلْعُسْرَى﴾ [البقرہ: ۱۰-۵]۔

[۶۷۳۴] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[۶۷۳۵] ۸- (۲۶۴۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْفَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَيْنَ لَنَا دِينَتَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآلَنَ، فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ؟ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَفْلامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ، أَمْ

سلسلہ جاری ہو چکا ہے (ہم بس انھی کے مطابق عمل کیے جا رہے ہیں؟) یا اس میں جو ہم از سر نو کر رہے ہیں (پہلے سے ان کے بارے میں کچھ طے نہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ جسے لکھنے والی قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جن کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق عمل شروع ہو چکا۔“ انھوں نے کہا: تو پھر عمل کس لیے (کیا جائے؟)

زہیر نے کہا: پھر اس کے بعد ابو زہیر نے کوئی بات کی جو میں نہیں سمجھ سکا، تو میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا: ”تم عمل کرو، ہر ایک کو سہولت میسر کی گئی ہے۔“

فِيمَا نَسْتَقْبِلُ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ فِيمَا جَعَلَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ» قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلِ؟

قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ أَنْفَهُهُ، فَسَأَلْتُ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسَّرٍ».

فائدہ: انسان نے اچھایا برا عمل کرنے کا جو بھی فیصلہ کرنا ہے اللہ کو اس کی ہر تفصیل، اس کے اسباب، اس کی مقدار، اس کے مقاصد، اس کے طریق کار، اس کے اثرات ہر بات کا پہلے سے پتہ ہے، اپنے اختیار کردہ راستے پر چلنے کی صورت میں جس انتہا تک وہ جاسکے گا اس کا بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ کے اس کامل علم کے مطابق جسے لکھا بھی جا چکا ہے، جب انسان خود اپنے اختیار سے عمل کرتا ہے تو اس کے اسباب بھی اسے میسر ہوتے جاتے ہیں۔ اس راستے پر چلنے سے زبردستی روکنے کے لیے کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی جاتی، البتہ نہ نیک عمل کرنے والا ان حدود سے آگے جاسکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں، نہ برا کام کرنے والا ان حدود سے تجاوز کر سکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں۔ انسان نہ مجبور محض ہے، نہ مختار کل۔ جزا و سزا اس کے اختیار کے دائرے کے اندر کیے گئے اپنے عمل کے مطابق ہوگی۔

[6736] عمرو بن حارث نے ابو زہیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی معنی میں روایت کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے لیے آسانی پاتا ہے۔“

[٦٧٣٦] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى، وَفِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَامِلٍ مُيسَّرٌ لَعَمَلِهِ».

[6737] حماد بن زید نے یزید ضبعی سے روایت کی، کہا: ہمیں مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: آپ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا یہ معلوم ہے کہ جہنم والوں سے (الگ) جنت والے کون ہیں؟

[٦٧٣٧] ٩- (٢٦٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ

کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ کہا: عرض کی گئی: تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر ایک کو اسی (منزل کی طرف جانے) کی سہولت میسر کر دی جاتی ہے جس (تک اپنے اعمال کے ذریعے پہنچنے) کے لیے اسے پیدا کیا گیا تھا۔“

[6738] عبد الوارث، ابن علیہ، جعفر بن سلیمان اور شعبہ سب نے یزید رشک سے اسی سند کے ساتھ حماد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور عبد الوارث کی حدیث میں (عرض کی گئی کے بجائے) اس طرح ہے: (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!.....

[6739] یحییٰ بن یمر نے ابو اسود دہلی سے روایت کی، کہا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ جو عمل لوگ آج کر رہے ہیں اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے ہی سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکا ہے یا وہ نئے سرے سے ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح اسے ان کے نبی ﷺ ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر رحمت قائم ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا: بلکہ جس طرح ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کا سلسلہ ان میں جاری ہے۔ (دہلی نے) کہا: تو (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو کیا یہ ظلم نہیں؟ (دہلی نے) کہا: تو اس بات پر میں سخت خوفزدہ اور پریشان ہو گیا اور میں نے کہا: ہر چیز اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ جو بھی وہ کرے اس سے

أَهْلُ النَّارِ؟ قَالَ: فَقَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قِيلَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ مُسَرٍّ لِمَا خُلِقَ لَهُ».

[۶۷۳۸] (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرُحَيْزُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَلِيمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادٍ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

[۶۷۳۹] ۱۰- (۲۶۵۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ، أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مَنْ قَدَرَ مَا سَبَقَ؟ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَيَّنَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ، وَمَضَى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ: أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَقَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمَلَكَ يَدِهِ، فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ، فَقَالَ

پوچھا نہیں جاسکتا اور وہ (اس کے مملوک بندے) جو کریں ان سے پوچھا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ تم پر رحم کرے! میں نے جو تم سے پوچھا صرف اسی لیے پوچھا تھا تاکہ تمہاری عقل کا امتحان لوں۔ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس طرح دیکھتے ہیں، لوگ جو عمل آج کر رہے اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں کوئی ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکی ہے یا وہ اب ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح اسے ان کے رسول ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر حجت تمام ہوئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ ایسی چیز ہے جو ان کے بارے میں طے ہو گئی اور ان میں جاری ہو چکی، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے۔“ اور نفس انسانی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو ٹھیک بنایا! پھر اس کو اس کی بدی بھی الہام کر دی اور نیکی بھی۔“

لِي: يَرْحَمَكَ اللَّهُ! إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَخْزَرَ عَقْلَكَ، إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ، وَيَكْذِبُونَ فِيهِ، أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مَنْ قَدَّرَ قَدْ سَبَقَ؟ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ، وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا. فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾» [النس: ۷، ۸].

فائدہ: عقل پرست معتزلہ میں سے کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انسان کو اپنی مرضی پر چلنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ خود ہر ہر لمحے کے تقاضے کے مطابق مختلف احکامات میں سے اپنی مرضی کے کسی امکان کو اختیار کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس کے بارے میں پہلے سے کچھ لکھا ہوا نہیں ہے۔ یہ بات درحقیقت علم الہی کے حوالے سے کوتاہ علمی کا نتیجہ تھی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے نیکی اور برائی دونوں کے راستے سمجھا دیے۔ اپنی مقرر کردہ حدود میں ان کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے کا اختیار ودیعت فرما دیا۔ مستقبل کا یہ سارا نظام اس نے پہلے ہی سے طے کر کے جاری فرما دیا ہے۔ انسان اس پروگرام کے مطابق اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی اپنی مرضی سے کر رہا ہے اس سب کچھ کا پورا علم اللہ تبارک و تعالیٰ کو پہلے سے ہے اور وہ لکھ بھی دیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہوا علم ہے، جبر ہرگز نہیں۔ اختیار جن حدود میں ملا ہے پورا ملا ہے۔ اس لیے نہ جبریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے اور نہ قدریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے۔ مکمل حقیقت رسول اللہ ﷺ ہی نے بیان فرمائی ہے اور اس اسلوب میں بیان فرمائی ہے کہ انسان مسلسل عمل بھی کرتا رہے اور ساتھ ہی اس کے دل میں اس بات کا خوف بھی موجود رہے کہ وہ کسی بھی وقت پھسل سکتا ہے، شیطان مسلسل اس کی دشمنی میں لگا ہوا ہے۔ اگر وہ پھسل جائے اور وہ اس کا آخری وقت ہو تو تباہی یقینی ہے، اس لیے اسے مسلسل ہدایت پر رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ نماز اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز کا انتظار اس کی ضمانت ہے کہ اللہ اسے پھسلنے سے محفوظ رکھے گا، خوف کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت سے یہ امید کہ وہ اسے محفوظ

رکھے گا ایک مومن کی بندگی کو مکمل کر دیتی ہے ﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾ ”وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں“ (السجدة: 32) کا مصداق بن جاتا ہے۔

[6740] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ انسان ایک لمبی مدت تک اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اور بلاشبہ ایک آدمی لمبا زمانہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے۔“

[۶۷۴۰] ۱۱- (۲۶۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَغْنِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

[6741] حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص، جس طرح وہ لوگوں کو نظر آ رہا ہوتا ہے، اہل جنت کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے، لیکن (آخر کار) وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی، جس طرح سے وہ لوگوں کو نظر آ رہا ہوتا ہے، اہل جہنم کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے لیکن (انجام کار) وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔“

[۶۷۴۱] ۱۲- (۱۱۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ يَغْنِي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ۳۰۶]

فائدہ: اس لیے بروں کو ہمیشہ نیکی کا راستہ ملنے کی اور اچھوں کو ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلتے رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مانگنے والی اور سب سے بہتر انداز میں مانگنے والی جو دعا سکھائی ہے، وہ ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ہے۔

باب: 2- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
مباحثہ

(المعجم ۲) (بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ) (التحفة ۲)

[6742] محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر کی اور احمد بن عبدہ رضی نے ہمیں ابن عیینہ سے حدیث بیان کی،

[۶۷۴۲] ۱۳- (۲۶۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ

— الفاظ ابن حاتم اور ابن دینار کے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاؤس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ایک دوسرے کو) اپنی اپنی دلیلیں دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آدم! آپ ہمارے والد ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کر دیا اور ہمیں جنت سے باہر نکال لائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم موسیٰ ہو، تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے ہاتھ سے تمہارے لیے (اپنے احکام کو) لکھا، کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو حضرت آدم علیہ السلام (دلیل میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔“

ابن ابی عمر اور ابن عبدہ کی حدیث میں ہے کہ ایک نے کہا: ”لکھا“ اور دوسرے نے کہا: ”تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔“

[6743] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دوسرے کو دلائل دیے اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے ہرا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ وہی آدم ہیں جنہوں نے (خود غلطی کر کے اپنی اولاد کے) لوگوں کو غلطیاں کرنے کا راستہ دکھایا اور انھیں جنت سے نکلوا دیا؟ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: تمھی ہو جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور جسے لوگوں میں سے اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا؟ انھوں نے کہا: ہاں، (تو آدم علیہ السلام نے) فرمایا: تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جو مجھے پیدا کیے

وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُوْنَا، أَنْتَ خَيِّتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى، اضْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدِةَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: خَطَّ، وَقَالَ الْآخَرُ: كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ.

[٦٧٤٣] ١٤- (...). حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغَوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاضْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟».

جانے سے بھی پہلے میرے مقدر کر دی گئی تھی؟“

فائدہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ نے بنو آدم کا سارا نظام ہی اس طرح وضع فرمایا تھا کہ انھیں اطاعت اور عدم اطاعت کا اختیار ملے گا اور وہ اپنے اختیار سے اطاعت کر کے اللہ کی کامل ترین رضا کے مستحق بنیں گے۔ اور اگر کبھی نافرمانی ہو جائے گی تو اللہ کی طرف توبہ اور انابت سے اسے راضی کریں گے۔ یہی وہ فضیلت تھی جس کی بنا پر آدم علیہ السلام اس وقت جب ان کی تمام ذریت ان کی صلب میں پیدا کر دی گئی تھی، فرشتوں کے سجدہ، تعظیم کے مستحق قرار پائے۔ عدم اطاعت اور نافرمانی سرزد ہو جانے کی صورت میں توبہ اور اللہ کی طرف انابت کا راستہ آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے کے لیے کھلا ہوا ہے۔ اگر بغیر استحقاق کے بھی بنو آدم نے جنت ہی میں رہنا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی کلیس کی کیا ضرورت ہوتی! واللہ اعلم بالصواب۔

[6744] حارث بن ابی ذباب نے یزید بن ہرمرز اور عبد الرحمن اعرج سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے سامنے ایک دوسرے کو دلیلیں دیں اور حضرت آدم علیہ السلام دلیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور آپ میں اپنی روح سے پھونکا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں رکھا، پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو جنت سے نکلوا کر زمین میں اترا دیا؟“ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم وہ موسیٰ ہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے سے فضیلت بخشی اور تمہیں (تورات کی) وہ تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت ہے اور تمہیں سرگوشی کیے جانے والا بنا کر اپنا قرب عطا فرمایا۔ (تم یہ بتاؤ) تمہارے علم کے مطابق اللہ نے میری پیدائش سے کتنی مدت پہلے تورات کو (اس صورت میں) لکھا (جس طرح وہ تم پر نازل ہوئی؟) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: چالیس سال سے (قبل)۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے اس میں یہ (لکھا ہوا) پایا: ”آدم نے اپنے پروردگار (کے حکم) سے سرتابی کی اور راہ سے ہٹ گیا؟“ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے)

[۶۷۴۴] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمَزَ وَعَبِيدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ، وَأَسْكَنْكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي امْطَقَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَابَ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمَّ وَجَدْتَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا: ﴿وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى﴾؟ [ص: ۱۲۱]. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَفَتَلَوْنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

کہا: ہاں، تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو کہ میں نے وہ کام کیا جو اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے مجھ پر لکھ دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح آدم علیہ السلام نے دلیل سے موسیٰ علیہ السلام کو لا جواب کر دیا۔“

[6745] حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دلائل کا تبادلہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ آدم ہیں جن کی خطا نے انھیں جنت سے باہر نکالا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم موسیٰ ہو جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی سے دوسروں پر فضیلت دی، پھر تم مجھے اس معاملے میں ملامت کر رہے ہو جو میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر کر دیا گیا تھا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے خاموش کر دیا۔“

[6746] ابوسلمہ اور ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان (گزشتہ راویوں) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[6747] محمد بن سیرین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[6748] ابن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے

[۶۷۴۵] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اضْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

[۶۷۴۶] (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

[۶۷۴۷] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[۶۷۴۸] ۱۶- (۲۶۵۳) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ

ابوہانی خولانی نے ابو عبد الرحمن حبلی سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں تحریر فرمادیں تھیں۔ فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔“

أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ».

فائدہ: اللہ کی مخلوق اور اس کی تقدیر ہمیشہ سے اللہ کے علم میں تھی جو قدیم ہے۔ ان کو لکھا اس وقت گیا جب اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ یہ فیصلہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے ایسے پچاس ہزار سال پہلے ہوا جن کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اسی طرح اللہ کا کلام اس کی صفت ہے اور قدیم ہے۔ اس کو ایسی صورت میں لکھے جانے کا فیصلہ، جس صورت میں وہ کسی نبی پر نازل ہوگا، بعد میں کیا گیا۔ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ایسے چالیس سال پہلے لکھی گئی جن کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جو بات جس طرح بتائی گئی ہم اسی طرح اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

[6749] بخاری اور ترمذی نے ابو ہانی سے اسی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی مگر ان دونوں نے یہ نہیں کہا: ”اور اس کا عرش پانی پر تھا۔“

[۶۷۴۹] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَبِوَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزَمٍ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِيءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

فائدہ: اُس پانی سے زمین میں پایا جانے والا پانی مراد نہیں جو زمین کے جز کے طور پر تخلیق کیا گیا ہے۔

باب: 3۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے

(المعجم ۳) (بَابُ تَضْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ) (التحفة ۳)

[6750] حیوہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوہانی نے بتایا، انھوں نے ابو عبد الرحمن حبلی سے سنا، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

[۶۷۵۰] ۱۷- (۲۶۵۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ، أَنَّهُ

ہوئے سنا: ”بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے (ان سب کو) گھماتا ہے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ”اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔“

سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلُّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ».

فائدہ: انسانوں کے خیال، ان کی سوچ، ان کے ارادے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے عین مطابق وجود میں آتے ہیں اور انسان ان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس بات کو قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے: ﴿قَالَتْ هِيَ مَجْهُورَةٌ بِفُؤُودِهَا وَتَقُولُهَا ۝﴾ ”پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔“ (النسۃ: 8:91) دونوں راستے جس طرح اللہ تعالیٰ کا نظام ہے، موجود ہوتے ہیں، اختیار بھی موجود ہوتا ہے اس کے مطابق سب کچھ ہوتا رہتا ہے اور اللہ جب کسی پر اس کے اچھے ارادے، اچھی نیت، کسی سابقہ اچھے عمل، اس کی اپنی یا کسی اور کی دعا کی بنا پر خصوصی کرم کرنا چاہتا ہے تو اپنے خصوصی تصرف سے کام لیتا ہے اور رحمتوں سے نواز دیتا ہے۔ اور جب کسی کا ظلم وعدوان حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کے لیے ہدایت کے راستے مسدود فرما دیتا ہے: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾ ”اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے۔“ (الأنفال: 24:8)

باب: 4۔ ہر چیز (اللہ کے) کے اندازے پر ہے (جو مکمل) اور حتمی ہوتا ہے

(المعجم ۴) (بَاب: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ) (التحفة ۴)

[6751] عمرو بن مسلم نے طاووس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعدد صحابہ کو پایادہ سب کے سب یہ کہتے تھے کہ ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے اور میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے یہاں تک کہ (کسی کام کو) نہ کر سکتا اور کر سکتا بھی، یا کہا: (کسی کام کو) کر سکتا اور نہ کر سکتا (بھی اسی مقدار سے ہے)۔“

[۶۷۵۱] ۱۸- (۲۶۵۵) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُثَلِّمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ».

[6752] محمد بن عباد بن جعفر خزومی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے، اس وقت (یہ آیت) نازل ہوئی: ”جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھیٹے جائیں گے، (کہا جائے گا): دوزخ کا عذاب چکھو، بے شک ہم نے ہر چیز کو (طے شدہ) مقدار کے مطابق بنایا ہے۔“

[۶۷۵۲] ۱۹- (۲۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَدْرِ، فَتَرَكْتُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ. إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر: ۴۸، ۴۹).

باب: 5- ابن آدم کے متعلق (حقیقی یا مجازی) زنا وغیرہ کے حصے کی مقدار معین ہے

(المعجم ۵) (بَابُ قُدْرٍ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزُّنَى وَغَيْرِهَا) (التحفة ۵)

[6753] اٹحق بن ابراہیم اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ اٹحق کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے ابن طاووس سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس سے بڑھ کر (قرآن کے لفظ) ﴿اللَّهُمَّ﴾ سے مشابہ کوئی اور چیز نہیں دیکھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کے حصے کا زنا لکھ دیا ہے، وہ لامحالہ اپنا حصہ لے گا۔ آنگھ کا زنا (جس کا دیکھنا حرام ہے اس کو) دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا (حرام بات) کہنا ہے، دل تنہا رکھنا ہے، خواہش کرتا ہے، پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے (اور وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے) یا تکذیب کرتی ہے (اور وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔)“

[۶۷۵۳] ۲۰- (۲۶۵۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشَبَّ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزُّنَى، أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَرَنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظْرَ، وَزَنَى اللِّسَانِ النُّطْقَ، وَالتَّقَسُّ تَمَتَّى وَتَشْتَهَى، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ».

عبد نے اپنی روایت میں کہا: ابن طاووس نے اپنے والد سے روایت کی (کہا): میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، (اس سند میں سماع کی صراحت ہے۔)

قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ فِي رَوَايَتِهِ: ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حقیقی زنا سے پہلے کے ان تمام امور کو، جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیے ہیں، لَمَم قرار دیا ہے۔ لَمَم سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی گناہ کے قریب جائے لیکن ارتکاب نہ کرے، رغبت رکھے، اس کے بارے میں سوچے لیکن آخر وقت میں اس سے بچ جائے یا اس کی طرف بڑھے یا کچھ دور جا کر واپس آجائے۔

[6754] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”ابن آدم کے متعلق زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ لامحالہ اس کو حاصل کرنے والا ہے، پس دونوں آنکھیں، ان کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کان، ان کا زنا سننا ہے اور زبان، اس کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ، اس کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں، اس کا زنا چل کر جانا ہے اور دل تنہا رکھتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ ان تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہے (اسے عمل سچ کر دکھاتی ہے اور حرام کا ارتکاب ہو جاتا ہے) یا اس کی تکذیب کرتی ہے (حقیقی زنا سے بچاؤ ہو جاتا ہے)۔“

[۶۷۵۴] ۲۱- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيئُهُ مِنَ الزَّوْنِ، مُذْرِكُ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرَّجُلُ زِنَاهَا الْخَطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُضَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ».

فائدہ: ان تمام اقدامات اور ان کے نتیجے کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے اور یہ سب کچھ صحیفہ قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کو تبدیل نہ فرمائے تو اتنا حصہ ہو کر رہتا ہے جو ازلٰی علم کے مطابق لکھا گیا تھا۔

باب: 6- (فرمان نبوی): ”ہر پیدا ہونے والے بچے کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے“ کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کا حکم؟

(المعجم ۶) (بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَحُكْمُ مَوْتَى أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ) (التحفة ۶)

[6755] زُبَيْدِي نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اللہ پر ایمان اور اچھائی کی محبت) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں، جیسے ایک جانور (ماں) کا لالہ اعضاء جانور (بچے) کو جنم دیتی ہے، کیا تمہیں ان میں کوئی عضو کٹنا ہوا

[۶۷۵۵] ۲۲- (۲۶۵۸) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيُمَجْسَانِهِ، كَمَا تُنْشَجُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ، هَلْ نَحْسُونَ فِيهَا مِنْ

جَدْعَاءُ؟“ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَهُمْ: ﴿فَطَرَتِ اللَّهُ آلِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا بَدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ (الروم: ۳۰).

جانور نظر آتا ہے؟“ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق فرمائی، اللہ کی تخلیق میں رد و بدل نہیں ہوتا۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ ہر بچے کو بہترین فطرت کے ساتھ پیدا کرتا ہے، اگر خارجی عوامل، ماں باپ، غلط تعلیم اور غلط صحبت شیطانی فریب کا شکار بننے سے محفوظ رہے اور دین حنیف پر آگے بڑھتا رہے تو وہ کامیاب ترین انسان بن جاتا ہے۔ دنیا کی کامیابیوں کے علاوہ حتمی اور دائمی کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے۔ اس فطرت کو بگاڑنے میں سب سے زیادہ حصہ گمراہ ماں باپ کا ہوتا ہے، اسی لیے حدیث میں نمایاں طور پر انہی کی نشاندہی کی گئی۔

[6756] (۶۷۵۶) (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَا مِمَّا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «كَمَا تُنْتَجِ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ» وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءُ.

[6756] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ”جس طرح ایک (مادہ) جانور بچے کو جنم دیتی ہے۔“ انھوں نے ”کامل الاعضاء“ ذکر نہیں کیا۔

[6757] (۶۷۵۷) (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ ابْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَرِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ يَقُولُ: اَقْرَأُوا: ﴿فَطَرَتِ اللَّهُ آلِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا بَدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الْبَاقِ﴾ (الروم: ۳۰).

[6757] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر اس کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے۔“ پھر (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے: یہ آیت پڑھ لو: ”یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق کی، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہوگی، یہی سیدھا مستحکم دین ہے (جس کی انسانی فطرت امانت دار ہے۔)“

[6758] (۶۷۵۸) ۲۳- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُيَسِّرَانِهِ» فَقَالَ

[6758] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی ولادت پانے والا نہیں مگر وہ فطرت ہی پر پیدا ہوا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مشرک بنا دیتے ہیں۔“ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ رَسُول! اگر وہ اس سے پہلے مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ ذَلِكْ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ»۔
 کرنے والے تھے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ ایسے معاملات میں حتمی فیصلے سے گریز کیا جائے۔ ایک سلیم الفطرت بچہ اور اس کے مقابلے میں ایسا بچہ کہ نسل در نسل اس کے آباء و اجداد کے ظلم و عدوان کی بنا پر انتہائی نو عمری میں اس کے اندر بھی یہ رجحانات جگہ پا چکے ہیں تو دونوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ کفر و گناہ کے عملی ارتکاب سے پہلے سزا نہیں ملے گی، لیکن سزا نہ ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جنت کے انعام کا بھی حقدار ہو جائے۔ وہ کہاں ہوگا؟ کس مرتبے پر فائز ہوگا؟ کیسی زندگی گزارے گا؟ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی باریکیاں ضروری نہیں کہ انسان کی سمجھ میں آجائیں۔ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ کم سنی میں مر جانے والے بچوں کو سزا نہیں ملے گی۔ بعض نے یہ بھی کہا: ایسے بچے جنت میں جائیں گے۔ بعض نے کہا: وہاں بلند مرتبہ مومنوں کے خاندانوں میں شامل ہو کر ان کی خدمت کریں گے اور بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ یہ تو آخرت کی بات ہے۔ جہاں تک دنیوی احکام کا تعلق ہے کافروں کے بچوں پر تقریباً اسی طرح کے احکام لاگو ہوتے ہیں جو ان کے ماں باپ پر ہوتے ہیں۔ اگر کافر جنگوں کے دوران میں مسلمانوں اور ان کے بچوں کو غلام بنا رہے ہوں تو کافروں کے بچوں کو بھی غلام بنایا جائے گا، لیکن قیامت کے روز آخری فیصلہ ان کے ایمان اور عمل کے مطابق ہوگا۔

[6759] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں ابن نمیر نے بھی (یہی) حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (ابومعاویہ اور ابن نمیر کے والد) دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُؤَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ»۔

وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ، حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ»۔

وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُؤَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ، حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ»۔

ابن نمیر کی حدیث میں ہے: ”کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر وہ ملت پر ہوتا ہے۔“

اور ابومعاویہ سے ابوبکر نے جو روایت کی اس میں ہے: ”مگر وہ اس ملت (ملت اسلامی) پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس (کفر یا ایمان) کو بیان کر دیتی ہے۔“

اور ابومعاویہ سے ابوکریب کی روایت میں ہے: ”کوئی ولادت پانے والا نولود نہیں مگر وہ اسی فطرت پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس کے (ماحول سے اخذ کردہ)

خیالات کی ترجمانی کرتی ہے۔“

[6760] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سناں، پھر انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (بچہ) پیدا ہوتا ہے، وہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم اونٹوں کے بچوں کو جنم دلاتے ہو۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان کنا ہوا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود اس کا کان کاٹ دو“ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ چھوٹی ہی فوت ہو جائے؟ فرمایا: ”اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے وہ (چھوٹی عمر میں فوت ہونے والے بچے) کیا عمل کرنے والے تھے۔“

فائدہ: اکثر علماء کا نقطہ نظر یہی ہے کہ وہ بچہ سزا سے محفوظ اور معقول حد تک اچھی زندگی کا حقدار ہوگا۔ وہ زندگی کتنی اچھی ہوگی؟ اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اس نے بڑے ہو کر کیا کرنا تھا۔

[6761] علماء کے والد عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے اور اس کے ماں باپ بعد میں اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اگر وہ دونوں (صحیح) مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے اور ہر انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں ہاتھ سے مارتا ہے، سوائے حضرت مریم ؑ اور ان کے بیٹے کے (انھیں اللہ نے اس سے محفوظ رکھا)۔“

[6761] [۶۷۶۱] ۲۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنَبِي الدَّرَاوَزِيُّ، عَنْ الْأَعْلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَأَبَوَاهُ، بَعْدُ، يَهُودَانِيهِ أَوْ نَصْرَانِيهِ أَوْ مَجَسَّانِيهِ، فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ، كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا».

فائدہ: یہ مارتا بچے کے حوالے سے پہلا خارجی عامل ہوتا ہے جو انسانی فطرت کو بگاڑنے کی کوشش کا حصہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میاں بیوی کو وہ دعا سکھائی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کے اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

[6762] [۶۷۶۲] ۲۶- (۲۶۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ: رَوَيْتُ كِي، أَنَّهُمْ نَعَى عَطَاءَ بْنِ يَزِيدٍ سَعَى وَأَنَّهُمْ نَعَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ (بڑے ہو کر) وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔“

وَيُؤْتِسُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6763] معمر، شعیب اور معقل بن عبید اللہ نے زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر شعیب اور معقل کی حدیث میں (مشرکین کی اولاد کی بجائے) ”مشرکین کے چھوٹے بچوں“ کے الفاظ ہیں۔

[۶۷۶۳] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الِیْمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغَبٍ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذئبٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، غَيْرَ، أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ: سُئِلَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ.

[6764] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا، ان میں سے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں (تو ان کا انجام کیا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔“

[۶۷۶۴] ۲۷- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا، فَقَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6765] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو وہ زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔“

[۶۷۶۵] ۲۸- (۲۶۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ، إِذْ خَلَقَهُمْ».

[6766] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس لڑکے کو حضرت خضر رضی اللہ عنہ نے

[۶۷۶۶] ۲۹- (۲۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُقَيْبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي
ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الْعَلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا، وَلَوْ
عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُوهُ طُعْيَانًا وَكُفْرًا».

قتل کیا تھا وہ طبعاً کافر بنایا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو زبردستی
اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر کی طرف لے جاتا۔

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ بات سمجھائی کہ ہر بچہ ملت پر پیدا ہونے کے باوجود کچھ خارجی عوامل، مثلاً: پیدائش کے فوراً بعد
شیطان کے اثرات بلکہ بعض سابقہ اجداد کی خرابیوں کے اثرات اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ مستقبل میں یہ بچہ
اپنے نیک ماں باپ کے لیے بھی گمراہی کا سبب بنے گا، یہ اس کا کرم تھا کہ اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ وہ بھی مستقبل کے
گناہوں سے بچ گیا اور اس کے ماں باپ بھی بچ گئے۔ اس کی مثال دے کر آپ ﷺ نے جو بات بتائی وہ یہ ہے کہ خارجی عوامل
کے اچھے برے اثرات خلقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں اور طبع، جن کا خاصا انحصار اس کے آباء و اجداد تک کے اعمال پر
ہوتا ہے، مختلف ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی کم سن کے مرنے کے بعد جو کچھ ہونا ہے، عام انسان کے لیے اس کا اپنے طور پر کچھ سمجھ
لیتا یا اندازے سے کوئی فیصلہ کرنا ممکن نہیں۔

[۶۷۶۷] ۳۰- (۲۶۶۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،
عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ،
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ صَبِيٌّ،
فَقُلْتُ: طُوبَى لَهُ، عَضْفُورٌ مِّنْ عَصَافِيرِ
الْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ لَا تَذَرِينَ أَنَّ
اللَّهُ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ، فَخَلَقَ لِهَذِهِ
أَهْلًا، وَلِهَذِهِ أَهْلًا؟»

[6767] فضیل بن عمرو نے عائشہ بنت طلحہ سے اور
انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی کہ ایک بچہ فوت ہوا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوش خبری
ہو، وہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت
کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا اور اس کے لیے بھی اس میں
جانے والے بنائے اور اُس کے لیے بھی اس میں رہنے
والے بنائے؟“

فائدہ: اہل ایمان کے بچے جب شرعی طور پر مکلف ہونے سے پہلے مر گئے تو ان کے بارے میں فیصلہ ان کے اپنے نیک و بد
اعمال کی بنا پر نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ابھی اعمال کی عمر تک ہی نہیں پہنچے۔ اگلی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے تھمرے کے جواب میں فرمایا: ”أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ“ یعنی ایسا بھی ہو سکتا ہے جیسے آپ کہہ رہی ہیں اور اس سے مختلف بھی، پھر
آپ ﷺ نے تقدیر کے حوالے سے اس بنیادی حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پیدائش کے وقت جو کچھ کسی نے آئندہ زندگی میں
کرنا ہے، وہ اللہ کے علم کے مطابق لکھ لیا جاتا ہے۔ لکھنے والوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں جنت کا مستحق بنے گا اور فلاں دوزخ کا،
وہ اسی طرح ہو کر رہتا ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے اس کے اصل فیصلے کے مطابق زمین پر یہ فیصلہ ارسال کر کے اسے نافذ کر دیا جائے
کہ فلاں بچہ کم سنی میں فوت ہو جائے گا تو اب اس کے مقام کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے، مخلوق کو حتیٰ کہ فرشتوں کو بھی ابھی اس کا
علم نہیں۔ کسی انسان کا کہنا کہ اس بچے کا مقام فلاں ہوگا درست نہیں، کیونکہ اسے اس بات کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ نے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے بنایا اور کچھ لوگوں کو جہنم کے لیے بنایا اور اسی طرح آپ کا یہ ارشاد کہ اللہ کو معلوم ہے کہ وہ آئندہ کیا کرنے والے تھے، ایک ہی بات کی مختلف انداز سے تعبیر ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہر پیدا ہونے والے کے تمام فیصلوں اور تمام عملوں کا اللہ ہی کو پہلے سے حتمی طور پر پتہ ہے جس میں غلطی کا کوئی امکان نہیں۔ اسی کے مطابق فرشتوں اور دوسری مخلوق میں اس طرح بات کی اور سمجھائی جاتی ہے کہ فلاں جنت کے لیے پیدا ہوا، یعنی اللہ کو پتہ ہے اس نے اہل جنت کے سے اعمال کرنے ہیں، اس لیے جنت میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے اور فلاں کو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا، یعنی اللہ کو یقینی طور پر پتہ ہے کہ وہ اپنے فیصلوں اور اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائے گا، اس لیے جہنم میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے۔ جنت میں ہر ایک کا مقام کہ فلاں پرندوں کی طرح جنت کے تمام اطراف و جوانب میں چھپھاتا پھرے گا یا اس سے کم ہوگا اور وہ ایک درخت تک محدود ہوگا یا اس سے بھی کم ہوگا کہ وہ جنت کے ایک کپڑے کی طرح ہوگا، جن امور پر منحصر ہے، ان کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ اہل ایمان کے کم سنی میں فوت ہونے والے بچے مختلف درجات میں ہونے کے باوجود اعلیٰ مقام کے حامل ہوں گے، وہ اپنے مومن والدین کے لیے جہنم کے آگے بند بن جائیں گے اور ان کے درجات کی بلندی کا باعث بھی بنیں گے۔

[6768] وکیع نے طلحہ بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنی

پھوپھی عائشہ بنت طلحہ سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کے لیے بلایا گیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کے لیے خوش خبری ہو یہ جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز یا ہے، اس نے کوئی گناہ کیا، نہ گناہ کرنے کی عمر پائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا اس کے علاوہ کچھ اور؟ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے والے لوگ پیدا فرمائے، انھیں اس وقت جنت کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے لیے بھی رہنے والے بنائے، انھیں اس وقت دوزخ کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔“

[6768] ۳۱- (۶۷۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طُوبَى لِهَذَا، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ! لَمْ يَعْمَلِ الشَّوْءَ وَلَمْ يَذْرِكَهُ، قَالَ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟» يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ.

[6769] اسماعیل بن زکریا اور سفیان ثوری نے طلحہ بن

یحییٰ سے وکیع کی حدیث کے مانند اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

[6769] (۶۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى،
بِإِسْنَادٍ وَكَيْعٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

(المعجم ۷) (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ
وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا، لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا
سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ) (التحفة ۷)

باب 7- عمریں اور رزق وغیرہ جو پہلے سے تقدیر میں
ہیں، کم یا زیادہ نہیں ہو سکتے

[6770] وکیع نے ہمیں معمر سے حدیث بیان کی، انھوں
نے علقمہ بن مرہ سے، انھوں نے مغیرہ بن عبد اللہ یشرکی
سے، انھوں نے معمر بن سُوید سے اور انھوں نے حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ
کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے
اپنے خاوند رسول اللہ ﷺ، اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ
اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید
فرما! (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں
اور ان دنوں کا جو گئے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بائے
جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمہیں
آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے
عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل
ہوتا۔“

(عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندوں
کے بارے میں بات چیت ہوئی، معمر نے کہا: میرا خیال ہے
کہ انھوں (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی
(ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد،
بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے
تھے (جو موجود ہیں وہ انھی کی نسلیں ہیں)۔“

[۶۷۷۰] ۳۲- (۲۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ -
قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشُّكْرِيِّ، عَنْ
الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ
حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ! أَمْتِنِي
بِرَوْحِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ،
وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ
سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ،
وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ، أَوْ
يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ
يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي
الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ».

قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْفِرْدَةُ، قَالَ مُسْعَرٌ:
وَأَرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: «إِنَّ
اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا، وَقَدْ
كَانَتْ الْفِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ».

[۶۷۷۱] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا
ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي
حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بَشِيرٍ وَوَكَيْعٍ جَمِيعًا: «مِنْ
عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ».

[6771] ابن بشر نے مسعر سے اسی سند کے ساتھ خبر
دی، مگر ابن بشر اور وکیع دونوں سے ان کی (روایت کردہ)
حدیث میں یہ الفاظ منقول ہیں: ”آگ میں دیے جانے
والے اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے (پناہ مانگتی تو
بہتر تھا۔)“ (”یا“ کی بجائے ”اور“ ہے۔)

[۶۷۷۲] ۳۳- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ -
وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ؛ قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ
حَجَّاجُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ
عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: اللَّهُمَّ! مَتَّعْنِي
بِرُؤُوسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ،
وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِنَّكَ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَنَارٍ
مُطَوَّوَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَا يُعْجَلُ شَيْئًا
مِنْهَا قَبْلَ جَلْوِ، وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ جَلْوِ،
وَلَوْ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي
النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ».

[6772] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن
مرثد سے خبر دی، انھوں نے مغیرہ بن عبد اللہ یثکری سے،
انھوں نے معرور بن سوید سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے
(دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول
اللہ ﷺ، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی
عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:
”تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی
جائیں گی اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے
جائیں گے اور ایسے رزقوں کا جو تقسیم کیے جائیں گے۔ نہ ان میں سے
کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آسکتی ہے اور نہ آنے کے
بعد مؤخر ہو سکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمہیں
جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے
والے عذاب سے بچالے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔“

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْفِرْدَةُ
وَالْخَنَازِيرُ، هِيَ مِمَّا مُسِيخٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا، أَوْ يُعَذَّبْ
قَوْمًا، فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا، وَإِنَّ الْفِرْدَةَ
وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ».

(عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا:
اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انھی میں سے ہیں جو مسخ ہو
کر بنے تھے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو
ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا): کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان
(لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کر کے انھیں آگے
چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود تھے۔“ (آگے
انھی کی نسلیں چلی ہیں۔)

[۶۷۷۳] (...) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ

[6773] ابوداؤد سلیمان بن معبد نے کہا: ہمیں حسین بن

حفص نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ”اور قدموں کے ایسے نشان جن تک قدم پہنچ چکے ہیں۔“

ابن معبد نے کہا: ان (اساتذہ) میں سے بعض نے (آپ ﷺ کے فرمان): ”اس کے حل ہونے سے پہلے۔“ یعنی اس کے اترنے سے پہلے (وضاحتی الفاظ کے ساتھ) روایت کی۔

ابْنُ مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَأَثَارِ مَبْلُوغَةٍ».

قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ: «قَبْلَ حَلِّهِ» أَيْ نُزُولِهِ.

باب: 8۔ تقدیر پر ایمان لانا اور اس پر راضی ہونا

(المعجم ۸) (بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ
وَالْإِذْعَانِ لَهُ) (التحفة ۸)

[6774] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاقت در مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے، جبکہ خیر دونوں میں (موجود) ہے۔ جس چیز سے تمہیں (حقیقی) نفع پہنچے اس میں حرص کرو اور اللہ سے مدد مانگو اور کمزور نہ پڑ (مایوس ہو کر نہ بیٹھ) جاؤ، اگر تمہیں کوئی (نقصان) پہنچے تو یہ نہ کہو: کاش! میں (اس طرح) کرتا تو ایسا ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو: (یہ) اللہ کی تقدیر ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس لیے کہ (حسرت کرتے ہوئے) کاش! (کہنا) شیطان کے عمل (کے دروازے) کو کھول دیتا ہے۔“

[۶۷۷۴] ۳۴- (۲۶۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ، آخِرُ صَنِيعٍ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعْنِ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

فائدہ: شیطان مایوس کرتا ہے، عزم کو توڑتا ہے، غلط راستے پر لے جاتا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی ہونے والے اطمینان سے محروم کر دیتا ہے۔

علم کا زوال اور اس کے اسباب

اس حصے میں ان اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے جن سے علم زائل ہوگا۔ پہلا فتنہ اس طرح نمودار ہوگا کہ لوگ متشابہ آیات کے پیچھے پڑ جائیں گے، ظن و گمان سے اپنی مرضی کا مفہوم بیان کریں گے۔ ایسے لوگوں سے بہت دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ مرحلہ آئے گا کہ قرآن کا جو مفہوم کسی نے سمجھ لیا ہوگا وہ نہ صرف اس پر ڈٹ جائے گا بلکہ ایسے لوگ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے یہ رہنمائی فرمائی کہ جو نبی قرآن کے فہم کے حوالے سے اختلاف کے آثار نمودار ہوں، اسی وقت اس پر مزید بات کرنے سے توقف اختیار کیا جائے اور جس پر سب متفق ہوں اسی کو اپنا کر عمل کیا جائے۔ ایسا نہ کیا جائے گا تو اختلاف کا یہ مرحلہ سخت ترین جھگڑوں پر منتج ہوگا۔ جھگڑالو لوگ سامنے آجائیں گے، پھر یہ مرحلہ آئے گا کہ لوگ قرآن اور سنت کو چھوڑ کر یہودیوں اور عیسائیوں کے طور طریقے اپنائیں گے، ان کی اندھی تقلید کرنے لگیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھا لے گا اور جبلاء لوگوں کے رہنمائے دین بن جائیں گے، وہ لوگوں کو گمراہی پر چلائیں گے۔

کتاب کے آخر میں امت کو گمراہی سے بچانے کے لیے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص اچھا کام کرے گا اور لوگ اس پر چلیں تو آغاز کرنے والے کو ان لوگوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا جو اچھا کام کر رہے ہوں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو اسے برائی میں پیچھے چلنے والوں کے برابر گناہ ہوگا۔

۴۷ - کِتَابُ الْعِلْمِ علم کا بیان

باب: 1۔ متشابہات قرآن کے پیچھے لگنے کی ممانعت،
ان (متشابہات قرآن) کا اتباع کرنے والوں سے دور
رہنے کا حکم اور قرآن مجید میں اختلاف کی ممانعت

(المعجم ۱) (بَابُ النَّهْيِ عَنْ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ
الْقُرْآنِ، وَالْتَحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ، وَالنَّهْيِ عَنْ
الْاِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ) (التحفة ۱)

[6775] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیات) تلاوت فرمائیں: ”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس میں سے حکم (معنی میں واضح) آئیں ہیں، وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں، پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کبھی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ان آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو ان (آیات قرآنی) میں سے متشابہ ہیں۔ ان (متشابہ آیات) کا حقیقی معنی اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا جو علم میں راسخ ہیں۔ وہ (یہی) کہتے ہیں: ہم ان (آیات) پر ایمان لائے، سب (آیتیں) ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور دانائی رکھنے والوں کے سوا کوئی (ان سے) نصیحت حاصل نہیں کرتا۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن میں سے متشابہ (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں، تو یہی لوگ ہیں جن کا اللہ نے (سابقہ آیت میں) ذکر کیا ہے، لہذا ان سے بچ کر رہو۔“

[۶۷۷۵] ۱- (۲۶۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَسْلَمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولَئِكَ أَلَا تَأْتِيكَ الْبَيِّنَاتُ﴾ [آل عمران: ۷] . قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ، فَاحْذَرُوهُمْ» .

[6776] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ابو عمران جونی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عبد اللہ بن ربیع انصاری نے میری طرف لکھ بھیجا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک روز دن چڑھے (مسجد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اتنے میں آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت کے بارے میں (ایک دوسرے سے) اختلاف کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نکل کر ہمارے سامنے تشریف لائے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ (صاف) پہچانا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ”جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کتاب اللہ کے بارے میں اختلاف کرنے سے ہلاک ہو گئے۔“

فائدہ: ان دونوں کو چاہیے تھا کہ وہ اختلاف میں آگے سے آگے بڑھتے جانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ یا کسی زیادہ علم رکھنے والے کے پاس جا کر اپنا اختلاف رفع کر لیتے۔

[6777] ابو قتادہ حارث بن عبید نے ابو عمران سے، انھوں نے حضرت جندب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت کرتے رہیں (قرآن کے معانی تمہارے دل پر واضح ہوتے جا رہے ہوں) جب تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔“

[6778] ہمام نے کہا: ہمیں ابو عمران نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور مطابقت کرتے رہیں، چنانچہ جب تمہارا اختلاف شروع ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔“

فائدہ: جب اختلاف شروع ہو جائے تو شیطان کی مداخلت کا راستہ کھل جاتا ہے۔

[6779] ابان نے کہا: ہمیں ابو عمران نے حدیث سنائی،

[۶۷۷۶] ۲- (۲۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، قَالَ: فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَاكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ».

[۶۷۷۷] ۳- (۲۶۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَّامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا».

[۶۷۷۸] ۴- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا».

[۶۷۷۹] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ

کہا: ہم کونہ میں (رہنے والے) نوجوان لڑکے تھے جب حضرت جناب ﷺ نے ہمیں (نہیحت کرتے ہوئے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اس وقت تک) قرآن پڑھو.....“ جیسے ان دونوں (ابوقدامہ حارث بن عبید اور ہمام) کی حدیث ہے۔

صَحْرُ الدَّارِمِيِّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْرَأُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا».

باب: 2- سخت جھگڑا انسان

[6780] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر بغض کے قابل وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا ہو۔“

(المعجم ۲) (بَابُ: فِي الْأَلَدِ الْخَصِمِ) (التحفة ۲)

[۶۷۸۰] ۵- (۲۶۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِمُ».

فائدہ: اختلاف کسی بات میں بھی شروع ہو جائے تو اسے موقوف کر دینا ضروری ہے۔ اس میں آگے بڑھتے رہنا گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔

باب: 3- یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنا

[6781] حفص بن میسرہ نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ضرور ان لوگوں کے طریقوں پر، بالشت بر بالشت اور ہاتھ بر ہاتھ چلتے جاؤ گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی ان کے طریقے اختیار کر دو گے، ان سے ذرہ برابر آگے پیچھے نہ ہو گے) حتیٰ کہ اگر وہ ساٹھ کے بل میں گھے تو تم بھی ان کے پیچھے گھسو گے۔“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہود

(المعجم ۳) (بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى) (التحفة ۳)

[۶۷۸۱] ۶- (۲۶۶۹) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَتَّبِعَنَّ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ، شِبْرًا بِشِيرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَّاتَّبَعْتُمُوهُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ «فَمَنْ؟».

اور نصاریٰ (کے پیچھے چلیں گے؟) آپ نے فرمایا: ”تو (اور) کن کے؟“

[6782] مجھے میرے بہت سے ساتھیوں نے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو غسان محمد بن مطرف نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[6783] محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، پھر اسی طرح حدیث سنائی (جس طرح حفص بن میسرہ کی روایت ہے۔)

باب: 4- غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہو گئے

[6784] اخف بن قیس نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہو گئے۔“ آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

باب: 5- آخری زمانے میں علم کا اٹھ جانا، واپس لے لیا جانا اور جہالت اور فتنوں کا نمودار ہونا

[۶۷۸۲] (...) حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۶۷۸۳] (...) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، نَحْوَهُ.

(المعجم ۴) (بَابُ: هَلَكُ الْمُتَطَّعُونَ) (التحفة ۴)

[۶۷۸۴] ۷- (۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْأَخْطَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَكُ الْمُتَطَّعُونَ» قَالَهَا ثَلَاثًا.

فائدہ: مجمع یہ ہے کہ جو بات فطری طریقے پر فہم میں آرہی ہے اس کے بارے میں مین میکھ نکالی جائے، دوسووں اور دو راز کار اندیشوں میں پڑ کر اچھے عمل کو مشکل سے مشکل بنا لیا جائے۔

(المعجم ۵) (بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ، وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ، فِي آخِرِ الزَّمَانِ) (التحفة ۵)

[6785] ابوتیاح نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

[۶۷۸۵] ۸- (۲۶۷۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کی علامات میں سے یہ (بھی) ہیں کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت جاگزیں ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور زنا کھل کر ہونے لگے گا۔“

[6786] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث بیان نہ کروں؟ یہ حدیث میرے بعد تم کو کوئی ایسا شخص نہیں بیان کرے گا جس نے وہ آپ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہو: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت نمایاں ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد رخصت ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے معاملات کا نگران ایک رہ جائے گا۔“

[6787] محمد بن بشر، عبدہ اور ابواسامہ، ان سب نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن بشر اور عبدہ کی حدیث میں ہے: میرے بعد یہ حدیث تمہیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے (خود) رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، پھر اسی (شعبہ کی حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[6788] وکیع اور عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابو وائل سے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے کچھ عرصہ پہلے وہ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا، جہل طاری ہو جائے گا اور ان دنوں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج

فروخ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَنْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزُّنَى».

[۶۷۸۶] ۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعَهُ مِنْهُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَنْفُشَ الزُّنَى، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَتَبْقَى النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ».

[۶۷۸۷] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرِ وَعَبْدَةَ: لَا يُحَدِّثُكُمْوهُ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[۶۷۸۸] ۱۰- (۲۶۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيُنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

فائدہ: اب کثرت سے لوگوں کو قتل کرنے کے ہتھیار وجود میں آچکے ہیں۔ ان میں کچھ کثرت سے استعمال بھی ہو رہے ہیں۔ خود ساختہ جنگوں کے ذریعے سے ملکوں اور معاشرہ کو تباہ کرنے کے لیے لاکھوں لوگ قتل کیے جا رہے ہیں۔

[6789] سفیان اور زائدہ نے (سلیمان) اعمش سے اور

انھوں نے (ابوداؤد) شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عبد اللہ (بن مسعود) اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبج اور ابن نمیر کی حدیث کے مانند۔

[۶۷۸۹] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ

ابْنُ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ وَكَيْعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

[6790] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق

سے، انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۶۷۹۰] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6791] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوداؤد سے

روایت کی، کہا: میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[۶۷۹۱] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6792] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں

[۶۷۹۲] ۱۱- (۱۵۷) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ

نے کہا: مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ باہم قریب ہو جائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہو محسوس ہوگا)، علم اٹھایا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔“ صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قتل و غارت گری۔“

[6793] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبد الرحمن زہری نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا۔“ پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[6794] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھایا جائے گا۔“ پھر ان دونوں (یونس اور شعیب) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[6795] علاء کے والد عبد الرحمن، سالم، ہمام بن منبہ اور ابو یونس سب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے، جس طرح زہری نے حمید سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی مگر انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ”اور (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا۔“

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّعْ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ». (راجع: ۳۹۶)

[۶۷۹۳] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[۶۷۹۴] ۱۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا.

[۶۷۹۵] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: «وَيُلْقَى الشَّعْ».

[6796] جریر نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینے ہوئے نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھالے گا حتیٰ کہ جب وہ (لوگوں میں) کسی عالم کو (باقی) نہیں چھوڑے گا تو لوگ (دین کے معاملات میں بھی) جاہلوں کو اپنے سربراہ بنالیں گے۔ ان سے (دین کے بارے میں) سوال کیے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

[6797] حماد بن زید، عباد بن عباد، ابو معاویہ، وکیع، ابن اوریس، ابواسامہ، ابن نمیر، عبدہ، سفیان (بن عیینہ)، یحییٰ بن سعید، عمر بن علی اور شعبہ بن حجاج، سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے جریر کی روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کی اور عمر بن علی کی حدیث میں مزید یہ ہے: پھر میں ایک سال بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث مجھے دوبارہ اسی طرح سنائی جیسے (پہلے) بیان کی تھی۔ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔

[۶۷۹۶] ۱۳- (۲۶۷۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْرُكْ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جَهْلًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

[۶۷۹۷] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ابْنُ الْحَجَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

[6798] جعفر نے عمر بن حکم سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشام بن عروہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[۶۷۹۸] (...). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي، جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[6799] عبد اللہ بن وہب نے کہا: مجھے ابو شریح نے حدیث بیان کی کہ انھیں ابو اسود نے عروہ بن زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: بھانجے! مجھے خبر ملی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں (مدینہ) سے گزر کر کج پر جانے والے ہیں۔ تم ان سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ انھوں نے نبی ﷺ سے بڑا علم حاصل کر کے محفوظ کر رکھا ہے۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی چیزوں کے بارے میں، جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، ان سے پوچھا۔

[۶۷۹۹] ۱۴- (...) حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الثَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أَخْتِي! بَلِّغْنِي: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَارًا بِنَا إِلَى الْحَجِّ، فَالْقُهُ فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا، قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

عروہ نے کہا: انھوں نے جو کچھ بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یک نخت چھین نہیں لے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھالے گا اور ان کے ساتھ علم کو بھی اٹھالے گا۔ اور لوگوں میں جاہل سربراہوں کو باقی چھوڑ دے گا جو علم کے بغیر لوگوں کو فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور (لوگوں کو بھی) گمراہ کریں گے۔“

قَالَ عُرْوَةُ: فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَرِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ، وَيَبْقَى فِي النَّاسِ رُؤْسَاءُ جُهَالًا، يُفْتَنُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ».

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اسے ایک بہت بڑی بات سمجھا اور

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ، أَغْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَتَكَرَّتْهُ، قَالَتْ: أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟

اس کو غیر معروف (نا قابل قبول) قرار دیا۔ اور فرمایا: کیا انھوں نے تمہیں بتایا تھا کہ انھوں نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے یہ بات کہی تھی؟

عروہ نے کہا: یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو انھوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے ان سے کہا: (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) آگئے ہیں، ان سے ملو، ان کے ساتھ بات چیت کا آغاز کرو، یہاں تک کہ ان سے اسی حدیث کے بارے میں پوچھو جو انھوں نے علم کے حوالے سے تمہیں بیان کی تھی۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث میرے سامنے (بالکل) اسی طرح بیان کر دی جس طرح پہلی بار بیان کی تھی۔

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ انھوں نے سچ کہا، میں دیکھ رہی ہوں کہ انھوں نے اس میں نہ کوئی چیز بڑھائی ہے نہ کم کی ہے۔

قَالَ عُرْوَةُ: حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ، قَالَتْ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ، فَأَلْقَهُ، ثُمَّ فَأَتَيْتُهُ حَتَّى تَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ، قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ، فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى.

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ، قَالَتْ: مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، أَرَأَيْتَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

باب: 6۔ وہ شخص جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ شروع کیا اور جس نے ہدایت کی طرف یا برائی کی طرف بلایا

(المعجم ۶) (بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً، وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ) (التحفة ۶)

[6800] جریر بن عبدالحمید نے اعمش سے، انھوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید اور (مسلم) ابوشحیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عسّی سے اور انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، انھوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے ان کی بد حالی دیکھی کہ وہ ضرورت مند اور محتاج ہو گئے تھے تو آپ نے لوگوں کو (ان کے لیے) صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس میں سستی

[۶۸۰۰] ۱۵- (۱۰۱۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَسِّيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَلُوا

سے کام لیا، حتیٰ کہ یہ بات آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہونے لگی۔

عَنْهُ، حَتَّى رُؤِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

کہا: پھر انصار میں سے ایک شخص چاندی (کے سکوں) درہموں کی ایک تھیلی لے کر آگیا، پھر دوسرا آیا، پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (صدقات لے کر) آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرہ انور پر مسرت جھلکنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا، اس کے لیے (ہر) عمل کرنے والے (کے اجر) جتنا اجر لکھا جاتا رہے گا۔ اور ان (بعد میں عمل کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو اس پر اس (برے کام) پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ان کے گناہوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔“

قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَرَقٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرٌ، ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ الشَّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ».

[راجع: ۲۳۵۱]

[6801] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے (ابو یحییٰ) مسلم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال سے اور انھوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خطبہ دے کر صدقے کی ترغیب دلائی۔ آگے جریر (بن عبدالمہدی) کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[۶۸۰۱] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ. بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[6802] محمد بن ابی اسماعیل نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن ہلال عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ بھی کسی نیک کام کا آغاز کرے جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔“ پھر پوری حدیث بیان کی۔

[۶۸۰۲] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ» ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

[6803] عبد الملک بن عمیر اور عون بن ابی جحیفہ نے

[۶۸۰۳] (...) حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ سے، انھوں نے اپنے والد (جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

الْفَوَارِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمْوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَمْرِو، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[6804] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

[۶۸۰۴] ۱۶- (۲۶۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنُونَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا».



ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا

اَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام

اس کی تسبیح کرتے رہو۔“ (الأحزاب 33: 41, 42)

اذکار، دعائیں اور ان کے فضائل و آداب

یہ انسان کے لیے بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہو، اس کی صفات حسنہ کو پہچانتا ہو، اس کی نعمتوں، مہربانیوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم کا احساس رکھتا ہو اور پورے عجز اور محبت سے اس کو یاد کرتا ہو۔ اللہ نے انسان کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ کی مہربانیوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر اس کا دل مردہ نہیں ہوا تو وہ بے اختیار اس کو یاد کرتا ہے۔ یہ یاد اسے دل کا مکمل اطمینان، احساس تحفظ، سچی خوشی اور بے حساب لذت و حلاوت عطا کرتی ہے۔ اللہ کا بندہ اسے یاد کرے تو وہ اس سے بڑھ کر خوش ہوتا ہے۔ بندہ اس کی یاد کے ذریعے سے اس کے قریب آئے تو وہ بندے سے بڑھ کر اس کے قریب آتا ہے۔

اللہ کے نانوے خوبصورت نام ہیں۔ بندہ جس نام سے چاہے اللہ کو یاد کر سکتا ہے، پکار سکتا ہے، دعا کر سکتا ہے، بندے کی زندگی کا کوئی پہلو اور اس کی کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کے لیے وہ اللہ کو پکارنا چاہے اور اس کی ضرورت کے مطابق اسے مناسب ترین نام نہ ملے۔ پیاریوں کے لیے وہ شافی ہے، بھوکوں نگوں کے لیے وہ رزاق ہے، گناہ گاروں کے لیے وہ غفار و مغفور ہے، محروموں کے لیے وہ منتقم ہے، کمزوروں کے لیے وہ قوی ہے، دھکے مارے ہوؤں کے لیے وہ دود ہے، رحیم ہے، علیٰ ہذا القیاس۔ اسے پسند ہے کہ اس کا بندہ اصرار کر کے اس سے مانگے، پورے یقین کے ساتھ کہ اسے مل کر رہے گا۔ اسے سخت ناپسند ہے کہ کوئی اس سے مایوس ہو۔ جس کے لیے زندگی ناقابل برداشت ہو جائے اور وہ موت مانگنے لگے تو اس بات کو اللہ کی رحمت سے وابستہ کرے۔ جو موت کے وقت اللہ سے ملاقات کا متنی ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے، وہ بندے کے اچھے گمان کو بھی رد نہیں کرتا چاہتا۔ گناہوں پر پشیمانی ہو تو بھی دنیا میں سزا پانے کے بجائے دنیا اور آخرت دونوں میں اس سے اچھائی اور اس کی رحمت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ کو تنہائی میں بھی یاد کرنا چاہیے اور دوسرے مومنوں کے ساتھ مل کر بھی۔ تنہائی میں زیادہ یاد کرنے والے بازی لے جاتے ہیں۔ صبح و شام، سوتے جاگتے، دن کی مصروفیتوں اور رات کی تنہائیوں میں اسے یاد کرنے والا عظیم ترین انعام کا حق دار ہے جو قرب الہی ہے، لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب قرآن پڑھنا پڑھانا ہو، اللہ کے احسان یاد کرنے، سننے اور بیان کرنے ہوں اور مزید مانگنے ہوں تو اس کی یاد کی مجلسیں مناسب ہیں، اللہ ان مجلسوں پر سکینت نازل فرماتا ہے، شریک ہونے والوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دیتا ہے، فرشتے ان کے ارد گرد گھیرا بندھ لیتے ہیں (حدیث: 6853) اللہ ان یاد کرنے والوں کو ان کی مجلس سے بہت اونچی مجلس میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث: 6839، 6855) جو تنہائی میں بیٹھ کر اس کی یاد میں مستغرق ہو جاتا ہے، اللہ اسے اپنے دل

میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث: 6805) یاد رہے کہ ذکر کے حوالے سے اوپر بیان کی جانے والی ساری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہیں۔ ان میں تنہا اور مل کر دونوں طرح سے اللہ کی یاد کی تفصیلات موجود ہیں۔ ان میں کہیں بھی کوئی ایسا طریقہ مذکور نہیں جو آج کل کے اصحاب طریقت نے ایجاد کر رکھے ہیں۔ یہ طریقے اپنے اپنے ایجاد کرنے والوں ہی کے نام سے موسوم ہیں۔ طریقہ شاذلیہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقہ قادریہ وغیرہ، یہ طریقے اچھی نیت سے تربیت کے حوالے سے اپنے اپنے تجربوں کی روشنی میں شروع کیے گئے ہوں گے لیکن یہ سب طریقے آپس میں ایک دوسرے سے بھی مختلف ہیں اور طریقہ نبویہ ﷺ سے بھی مختلف ہیں۔

طریقہ نبویہ کے مطابق اولین اور ناگزیر طریقہ ذکر نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ ”میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔“ (طہ: 20: 14) اللہ نے خود رسالت مآب ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ الشَّمْسِ إِلَى عَسْقِ الْآيِلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ وَ مِنَ الْآيِلِ فَتَهَيَّجْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَكَامًا مَفْضُوًّا ۝﴾ ”نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کا قرآن (پڑھ۔) بلاشبہ فجر کا قرآن ہمیشہ سے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے اور رات کے کچھ حصے میں، پھر اس کے ساتھ بیدار رہ، اس حال میں کہ تیرے لیے اضافی ہے۔ قریب ہے کہ حیران بے قرار تجھے مقام محمود پر فائز کرے گا۔“ (بنی اسرائیل: 78: 79) ابتدائی دور میں رات کی نماز کا خصوصی اہتمام تھا۔ آپ ﷺ کو حکم تھا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الْقَلِيلُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قَسَقَ ۝ أَوْ انْقَضَ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ رُذِّ عَلَيْهِ وَرَثِلَ الْقُرْآنُ تَوَيْتِلًا ۝﴾ ”اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کو قیام کر مگر تھوڑا۔ آدمی رات (قیام کر) یا اس سے تھوڑا سا کم کر لے یا اس سے زیادہ کر لے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔“ (المزمل: 1-4) گویا آپ کو آدمی رات یا اس سے کم یا زیادہ قیام کا حکم تھا جس میں آپ کو ترتیل سے قرآن پڑھنا تھا۔ قرآن، خصوصاً جب نماز میں توجہ سے پڑھا جائے تو سب سے اعلیٰ اور سب سے مکمل ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ”الذکر“ کہا ہے۔ ﴿إِنَّا نَخْنُكَ الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ ”بلاشبہ ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ (الحجر: 9: 15) اس سے اللہ کی یاد، اس کی عبادت اور انسان کی تربیت کے تمام تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے جو شمن عطا ہوا، رات کے قیام کو اس کی تکمیل کی پوری تیاری اور اللہ کے پیغام کو انسانی قلوب و اذہان تک پہنچانے کا کامیاب ذریعہ قرار دیا گیا: ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝﴾ ”بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔“ (المزمل: 6: 73)

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد کے اذکار، صبح و شام کے اذکار، سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار، غرض ہر مرحلے اور ہر کام کے وقت کے اذکار سکھائے اور مسلمان کی پوری زندگی کو ذکر الہی سے وابستہ کر دیا۔ یہ طریقہ نبویہ ہے جو پوری انسانی زندگی کو منور کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اذکار اور دعائیں ایسی ہیں کہ ان سے بہتر دعاؤں کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ آج کل کے اصحاب طریقت میں ان چیزوں کا کوئی خاص اہتمام نظر نہیں آتا۔ قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ حصہ یاد کرنے، اس کو اچھی طرح سمجھنے اور رات کا قیام کر کے اس میں توجہ اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی تلقین طریقت کا حصہ نظر نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ کے اذکار اور آپ کی تلقین کردہ دعائیں یاد کرنے اور ان کے مفہوم کو ذہن نشین کرانے کا بھی کوئی اہتمام نہیں۔ مرشدین

طریقت خود بھی رسول اللہ ﷺ کے معمولات کے اتباع حتیٰ کہ آپ کے سکھائے ہوئے اذکار اور دعاؤں سے بے بہرہ نظر آتے ہیں۔ تزکیہ قلب کے لیے قرآن نے جو طریقہ بتایا ہے وہ فرض زکاۃ اور کثرت سے صدقات کے ذریعے سے مال خرچ کرنا ہے تاکہ دل سے مال کی محبت ختم ہو جائے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ ”ان کے مالوں سے صدقہ لیں، اس کے ساتھ آپ انہیں پاک کریں گے اور انہیں صاف کریں گے۔“ (التوبہ 103:9) اور ایک مثالی مومن کا تعارف کرواتے ہوئے کہا گیا: ﴿الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝﴾ ”وہ جو اپنا مال (اس لیے) دیتا ہے کہ پاک ہو جائے۔“ (اللیل 18:92) لیکن آج کل کے زیادہ تر اصحاب طریقت تزکیہ حاصل کرنے کے بجائے النافذات کی صورت میں لوگوں کے مال کا میل کچیل اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح کے اس حصے میں صحیح احادیث کے ذریعے سے طریقہ نبویہ کے خدوخال واضح کیے ہیں۔ اس میں اذکار ہیں، ان کے فضائل ہیں، دعائیں ہیں اور ان کے آداب ہیں۔

۴۸ - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار

ذکر الہی، دعا، توبہ اور استغفار

(النعم ۱) (بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ
تَعَالَى) (التحفة ۱)

باب: 1۔ ذکر الہی کی ترغیب

[6805] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (بھری) مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان کی مجلس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔“

[۶۸۰۵] ۲ - (۲۶۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِي، أَتَيْتُهُ هَرُولَةً». [انظر: ۶۸۲۹، ۶۹۵۲]

نوائد و مسائل: ① بندہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید لگاتا ہے تو اللہ اس بندے کے پاس ہوتا ہے کہ مغفرت عطا فرمائے۔ جب وہ دعا قبول ہونے کا امکان رکھتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرنے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کی پناہ مل جانے کا گمان کرتا ہے تو وہ اسے اپنی پناہ میں لینے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے مانگو

اور تمہیں یقین ہو کہ تمہیں ملے گا۔“ (جامع الترمذی، حدیث: 3479) (۲) یہ تمام قاصدے اور دوڑ کر جانا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا، ہم ان کی کیفیت نہیں جان سکتے لیکن ان پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری عاجزانہ طلب اور ہمارے عاجزانہ شوق کے مقابلے میں اس کی اجابت، اس کی قبولیت اور اس کی قربت اس کے شایانِ شان ہے۔ (۳) باع یا یورع سے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے سے سینے اور کندھوں سمیت جو فاصلہ بنتا ہے، وہ مراد ہے۔

[6806] ابو معاذ یہ نے اعش سے اسی سند کے ساتھ

حدیث بیان کی، اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ ”اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں۔“

[6807] ہمیں معمر نے ہام بن منہ سے حدیث بیان

کی، کہا: یہ احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بندہ ایک بالشت (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر بڑھ کر میرے پاس آتا ہے تو میں اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہوں۔“

[6808] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک راستے پر چلے جا رہے تھے کہ آپ کا ایک پہاڑ کے قریب سے گزر ہوا جس کو جمدان کہا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ”چلتے رہو، یہ جمدان ہے۔ مغزودن (لوگوں سے الگ ہو کر تنہا ہو جانے والے) بازی لے گئے۔“ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! مغزودن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ”کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے (مرد) اور اللہ کو یاد کرنے والی (عورتیں)۔“

[۶۸۰۶] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا».

[۶۸۰۷] ۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدٌ بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، حَشْتُهُ أَنْتَبُهُ بِأَسْرَعٍ».

[۶۸۰۸] ۴- (۲۶۷۶) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ

الْعُيْنِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُحْدَانُ، فَقَالَ: «سِيرُوا، هَذَا جُحْدَانُ، سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ» قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا، وَالذَّاكِرَاتُ».

(المعجم ۲) (بَاب: فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى،
وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا) (التحفة ۲)

باب: 2۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور ان کو یاد
کرنے (ان کا ذکر کرنے) کی فضیلت

[6809] عمرو ناقد، زُہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے
ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی۔ الفاظ عمرو کے ہیں۔
انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابو زناد سے
حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس
نے ان کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ
وتر (طاق) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے۔“ اور ابن ابی عمر کی
روایت میں ہے: ”جس نے ان کو شمار کیا۔“

[۶۸۰۹] ۵- (۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ
سُفْيَانَ - وَاللَّفْظُ لِعُمَرَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةَ
وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاللَّهُ
وِتَرٌ، يُحِبُّ الْوِتَرَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ:
«مَنْ أَحْصَاهَا».

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ناموں کی حفاظت اور یاد رکھنے کا مطلب ہے ان کو سمجھنا، ذکر اور دعا میں ان کو دہرانا، ایک ایک کر کے
بطور تہرک اخلاص کے ساتھ پڑھنا اور خود کو ان سے متصف کرنا۔ اللہ تعالیٰ طاق ہے، اس لیے اس نے اپنے ننانوے نام بتائے ہیں
جو طاق عدد ہے اور ان کا ذکر کرنے والا وتر یا طاق ہی کا ذکر کرے گا۔

[6810] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے
ابن سیرین سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، نیز (ایوب نے)
ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور
انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جس نے ان
(سب) کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

[۶۸۱۰] ۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ،
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُنْبِهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ
لِلَّهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ
أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

اور ہمام نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مزید یہ بیان کیا: ”بے
شک وہ (اللہ) طاق ہے، طاق ہی کو پسند کرتا ہے۔“

وَرَأَى هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:
«إِنَّهُ وَتَرٌ، يُحِبُّ الْوِتَرَ».

باب: 3۔ عزم اور پختگی کے ساتھ دعا کرنا اور وہ
(انسان) یہ نہ کہے: (اے اللہ!) اگر تو چاہے

(المعجم ۳) (بَابُ الْعَزْمِ بِالْدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ
إِنْ شِئْتَ) (التحفة ۳)

[6811] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو قطعیت کے ساتھ (اصرار کرتے ہوئے) دعا کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔“

[۶۸۱۱] ۷- (۲۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرُحْبَرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ: اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ».

فائدہ: اصرار مانگنے کی شدت اور الحاح و زاری کا مظہر ہے، مجبور کر سکنے کا کوئی تصور اس میں موجود نہیں۔

[6812] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ وہ پچھلی اور اصرار سے سوال کرے اور بڑی رغبت کا اظہار کرے، کیونکہ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔“

[۶۸۱۲] ۸- (۲۶۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنُونَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، وَلَكِنْ لِيَعِزِّمْ الْمَسْأَلَةَ، وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَغْطَاهُ».

[6813] عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ وہ دعا میں پچھلی اور قطعیت سے کام لے کیونکہ اللہ جو چاہے وہی کرتا ہے، کوئی نہیں جو اسے مجبور کر سکے۔“

[۶۸۱۳] ۹- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ! ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعُ مَا شَاءَ، لَا مُكْرِهَ لَهُ».

فائدہ: جب انسان کہتا ہے کہ تو چاہے تو عطا کر دے تو گویا وہ یہ کہہ رہا ہے میں تمھیں مجبور نہیں کرتا۔ حالانکہ کوئی بھی اس کو مجبور کرنے والا نہیں اور جو الحاح اور قطعیت کے ساتھ مانگتا ہے وہ بھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ کو مجبور کر سکتا ہے۔

(المعجم ۴) (بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ،
لِضَرْ نُزُولِ بِهِ) (التحفة ۴)

باب: 4- کسی نقصان یا مصیبت کے نازل ہونے پر
موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے

[6814] عبد العزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کسی نقصان (مصیبت) کی وجہ سے، جو اس پر نازل ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر اس نے لامحالہ موت مانگنی بھی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے وفات دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔“

[6815] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: ”کسی نقصان کی وجہ سے جو اسے پہنچے۔“ (نازل ہو نہیں کہا۔)

[6816] عاصم نے ہمیں نصر بن انس سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان دنوں زندہ تھے۔ (نصر نے) کہا: انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر نبی ﷺ نے فرمایا نہ ہوتا: ”تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے“ تو میں موت کی تمنا کرتا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ حکمرانوں کے رویوں، خصوصاً اوقات نماز میں سستی، تاخیر اور دیگر بے اعتدالیوں کی وجہ سے انتہائی پریشان رہتے تھے۔

[6817] عبد اللہ بن ادريس نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت ان

[۶۸۱۴] ۱۰- (۲۶۸۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزْلُ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! أَحْبِبْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيَ، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيَ».

[۶۸۱۵] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ ضَرِّ أَصَابَهُ».

[۶۸۱۶] ۱۱- (...) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٍ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ.

[۶۸۱۷] ۱۲- (۲۶۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي

کے پیٹ پر (علاج کے لیے) سات جگہ (تپتی ہوئی دھات سے) داغ لگائے گئے تھے۔ انھوں نے کہا: اگر یہ نہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا سے منع فرمایا تھا، تو میں اس (موت) کی دعا کرتا۔

[6818] سفیان بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید، وکیع، عبد اللہ بن نمیر، معتمر بن سلیمان اور ابوالاسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت کی۔

حَارِمٌ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى سَنَعُ كِتَابٍ فِي بَطْنِهِ، فَقَالَ: لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ، لَدَعَوْتُ بِهِ.

[٦٨١٨] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُيْنُدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُتُبُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6819] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، نہ موت آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص مر گیا تو اس کا عمل منقطع ہو گیا (مزید عمل کی مہلت ختم ہو گئی) اور مومن کی عمر اس کی بھلائی ہی میں اضافہ کرتی ہے۔“

[٦٨١٩] ١٣- (٢٦٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَرِيدُ الْمُؤْمِنُ عُمُرَهُ إِلَّا خَيْرًا».

باب: 5۔ جسے اللہ کی ملاقات محبوب ہو اللہ کو بھی اس سے ملنا محبوب ہوتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے

(المعجم ٥) (بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ) (التحفة ٥)

[6820] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملنے کو

[٦٨٢٠] ١٤- (٢٦٨٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ نَبِيَّ

محبوب رکھے، اللہ اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔“

[6821] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6822] خالد بن حارث نخعی نے کہا: ہمیں سعید نے

قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! کیا اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد ہے؟ ہم میں سے ہر شخص (طبعاً) موت کو ناپسند کرتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا مندی اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس (ناشکرے اور شکبر) سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“

[6823] محمد بن بکر نے کہا: ہمیں سعید نے قتادہ سے اسی

سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[6824] علی بن مسہر نے زکریا سے، انھوں نے شعبی

سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

اللہ ﷻ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ».

[۶۸۲۱] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[۶۸۲۲] ۱۵- (۲۶۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

الْهَجِيمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

زُرَّارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ

اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ

اللَّهُ لِقَاءَهُ» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَكْرَاهِيَّةُ

الْمَوْتِ؟ فَكَلَّمْنَا نَكَرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: «لَيْسَ

كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ

وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، فَأَحَبَّ اللَّهُ

لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ

وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ».

[۶۸۲۳] (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۶۸۲۴] ۱۶- (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكْرِيَّا، عَنْ

الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ عَائِشَةَ

فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔“ (ملاقات کا معاملہ اس کے بعد آئے گا۔)

[6825] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں ذکر یا نے عامر (شعبی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے شریح بن ہانی نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (گزشتہ روایت) کے مانند۔

[6826] عبث نے مطرف سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ (شریح بن ہانی نے) کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: ام المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اگر وہ اسی طرح ہے (جس طرح وہ بیان کرتے ہیں) تو ہم ہلاک ہو گئے۔ تو انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہلاک ہونے والا واقعی وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قول سے ہلاک ہوا، (بتاؤ) وہ کیا حدیث ہے؟ (میں نے عرض کی:) انھوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، تو حضرت ہم میں ایسا کوئی نہیں جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو، تو حضرت

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ».

[۶۸۲۵] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِيٍّ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[۶۸۲۶] ۱۷- (۲۶۸۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبَثٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا، فَقَالَتْ: إِنْ أَلْهَاكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ بِكَرِهَةِ الْمَوْتِ، فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ، وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ، وَخَشَرَجَ الصَّدْرُ، وَاقْشَعَرَ الْجِلْدُ، وَتَشَجَّتِ الْأَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ، مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ،

كَرَّهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا، لیکن (مفہوم کے اعتبار سے) جس طرف تم گئے ہو وہ بات اس طرح نہیں بلکہ (وہ اس طرح ہے کہ) جب نگاہ اوپر کی طرف اٹھ جاتی ہے اور سینے میں سانس اکھڑ رہی ہوتی ہے اور جلد پر روگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انگلیاں ٹیزھی ہو کر اکڑ جاتی ہیں تو اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو (اس وقت) اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

[6827] جریر نے مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبث

کی حدیث کے مانند خبر دی۔

[۶۸۲۷] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ.

[6828] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے

روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔“

[۶۸۲۸] ۱۸- (۲۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ».

باب: 6- ذکر، دعاء، اللہ کے قرب اور اس کے بارے میں اچھے گمان کی فضیلت

(المعجم ۶) (بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ، وَالِدُّعَاءِ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهِ) (الصفحة ۶)

[6829] یزید بن اہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے، میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

[۶۸۲۹] ۱۹- (۲۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي».

(6830) یحییٰ بن سعید اور ابن ابی عدی نے سلیمان بنی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔“

(6831) معمر نے اپنے والد (سلیمان بنی) سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ”جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں“ ذکر نہیں کیا۔

(6832) ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے تو میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان لوگوں کی مجلس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں پھیلے ہوئے دونوں ہاتھوں کی لمبائی جتنا (فاصلہ) اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔“

(6833) کعب نے کہا: ہمیں اعمش نے معمر بن سُوید

[۶۸۳۰] ۲۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوْعًا - وَإِذَا أَتَانِي يَمْسِي، أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً».

[۶۸۳۱] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَنَسِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِذَا أَتَانِي يَمْسِي، أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً».

[۶۸۳۲] ۲۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَبْرًا، اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِي، أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً».

[۶۸۳۳] ۲۲- (۲۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے، اسے اس جیسی دس ملتی ہیں اور میں بڑھا (بھی) دیتا ہوں اور جو شخص برائی لے کر آتا ہے تو اس کا بدلہ اسی جیسی ایک برائی ہے یا (چاہوں تو) معاف کر دیتا ہوں، جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں اور جو مجھ سے پوری زمین کی وسعت بھر گناہوں کے ساتھ ملاقات کرتا ہے (اور) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔“

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم نے کہا: ہم سے حسن بن بشر نے، ان کو کعب نے یہی حدیث بیان کی۔

[6834] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ”اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ملتی ہیں، یا میں (اس سے بھی) زیادہ دیتا ہوں۔“

فائدہ: پچھلی حدیث میں ”اور زیادہ دیتا ہوں“ ہے، اس میں ”یا زیادہ دیتا ہوں“ کے الفاظ ہیں۔

باب: 7۔ دنیا ہی میں جلد سزا مل جانے کی دعا کرو

ہے

[6835] محمد بن ابوعدی نے حمید سے، انھوں نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو لاغر ہو کر چوڑے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ، فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَني بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً».

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[۶۸۳۴] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُهُ».

(المعجم ۷) بَابُ تَحَرُّهِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ

الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا (التحفة ۷)

[۶۸۳۵] ۲۳- (۲۶۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ

اس سے فرمایا: ”کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا اس سے کچھ مانگتے تھے؟“ اس نے کہا: جی ہاں، میں کہتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے ابھی دنیا ہی میں دے دے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک ہے! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ یا (فرمایا): تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرمادی۔

[6836] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں حمید نے اسی سند کے ساتھ دعا کے ان الفاظ تک حدیث بیان کی: ”ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا“ اور اس سے اضافی بات بیان نہیں کی۔

[6837] حماد نے کہا: ثابت نے ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ چوزے کی طرح (لاغر) ہو گیا تھا، اس کے بعد حمید کی حدیث کے ہم معنی ہے، مگر انھوں نے اس طرح کہا: ”تم میں اللہ کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں“ انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرمادی۔

[6838] قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

خَفَّتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. كُنْتُ أَقُولُ: اللَّهُمَّ! مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا تُطِيقُهُ - أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ - أَفَلَا قُلْتَ: اللَّهُمَّ! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ لَهُ، فَشَفَّاهُ.

[٦٨٣٦] (...) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: «وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ.

[٦٨٣٧] ٢٤- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَمُودُهُ، وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ» وَلَمْ يَذْكُرْ: فَدَعَا اللَّهَ لَهُ: فَشَفَّاهُ.

[٦٨٣٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[۶۸۳۹] ۲۵- (۲۶۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حَاتِمٍ بْنُ مِثْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ:

حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً

سَيَّارَةً، فَضُلَا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذَّكْرِ، فَإِذَا

وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَخَفَّ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ

وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا

وَصَعَدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟

فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ،

يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ

وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونَنِي؟ قَالُوا:

يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟

قَالُوا: لَا، أَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا

جَنَّتِي! قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ، قَالَ: وَمِمَّ

يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ! قَالَ:

وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ

رَأَوْا نَارِي! قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ، قَالَ:

فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا

وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ: يَقُولُونَ:

رَبِّ! فِيهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ

مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمْ الْقَوْمُ

لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

[6839] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت

کی کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں

جو (اللہ کی زمین میں) چکر لگاتے رہتے ہیں، وہ اللہ کے ذکر

کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں

جس میں (اللہ کا) ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے

ہیں، وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے اس طرح ڈھانپ

لیتے ہیں کہ اپنے اور دنیا کے آسمان کے درمیان (کی وسعت

کو) بھر دیتے ہیں۔ جب (مجلس میں شریک ہونے والے)

لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے) بھی اوپر کی طرف جاتے

ہیں اور آسمان پر چلے جاتے ہیں، کہا: تو اللہ عزوجل ان سے

پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں سب سے زیادہ

جاننے والا ہے۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین

میں (رہنے والے) تیرے بندوں کی طرف سے (ہو کر)

آئے ہیں جو تیری پاکیزگی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی کہہ

رہے تھے اور صرف اور صرف تیرے ہی معبود ہونے کا اقرار

کر رہے تھے اور تیری حمد و ثنا کر رہے تھے اور تجھی سے مانگ

رہے تھے، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ انھوں نے

کہا: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا: کیا

انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: پروردگار!

(انھوں نے) نہیں (دیکھی)، فرمایا: اگر انھوں نے میری جنت

دیکھی ہوتی کیا ہوتا! (کس الحاج اور زاری سے مانگتے!) وہ

کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ کس چیز

سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ انھوں نے کہا: تیری آگ

(جہنم) سے، اے رب! فرمایا: کیا انھوں نے میری آگ (جہنم)

دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: اے رب! نہیں (دیکھی)، فرمایا:

اگر وہ میری جہنم دیکھ لیتے تو (ان کا کیا حال ہوتا!) وہ کہتے

ہیں: وہ تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگ رہے تھے، تو وہ فرماتا

ہے: میں نے ان کے گناہ بخش دیے اور انھوں نے جو مانگا

میں نے انھیں عطا کر دیا اور انھوں نے جس سے پناہ مانگی
میں نے انھیں پناہ دے دی۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: وہ
(فرشتے) کہتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں شخص بھی موجود
تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے
ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا: تو اللہ ارشاد فرماتا
ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی
وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔“

باب: 9۔ اس دعا کی فضیلت: ”اے اللہ! ہمیں دنیا
میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا
فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

(المعجم ۹) (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِاللَّهِمَّ آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ) (التحفة ۹)

[6840] عبد العزیز بن صہیب نے کہا: قتادہ نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا کثرت
سے مانگا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ
کثرت سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی کہ آپ کہتے:
”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما، آخرت میں بھی
اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“

کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب کوئی ایک دعا مانگنا چاہتے تو
ایسی دعا مانگتے اور جب بڑی دعا مانگنا چاہتے تو اس میں یہ دعا
بھی مانگتے۔

[6841] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول اللہ ﷺ (دعا فرماتے ہوئے یہ) کہا کرتے تھے:
”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور
آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب
سے بچا۔“

[۶۸۴۰] ۲۶- (۲۶۹۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَغْنِي بْنِ عُلَيْتَةَ، عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلَ قَتَادَةُ
أَنَسًا: أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ؟
قَالَ: كَانَ أَكْثَرَ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ: «اللَّهُمَّ!
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ».

قَالَ: وَكَانَ أَنَسٌ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ
بِدَعْوَةٍ، دَعَا بِهَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ،
دَعَا بِهَا فِيهِ.

[۶۸۴۱] ۲۷- (...) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ
مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ،
عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ».

(المعجم ۱۰) (بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ
وَالدُّعَاءِ) (التحفة ۱۰)

باب: 10 - لا اله الا الله اور سبحان الله کہنے اور دعا
کرنے کی فضیلت

[6842] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق
نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت
اسی کی ہے، حمد صرف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر
ہے“ کہے اس شخص کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا
ہے، اس کے لیے سونکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے سونگناہ مٹا
دیے جاتے ہیں اور یہ کلمات شام تک پورا دن شیطان سے
اس کی حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور کوئی شخص اس سے
زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا، سوائے اس شخص کے جو اس سے
بھی زیادہ مرتبہ یہی عمل کرے اور جس شخص نے ایک دن میں
سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ کہا تو اس کے تمام گناہ
معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے
برابر ہوں۔“

[6843] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جب صبح کرے اور جب
شام کرے تو سو بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ کہے تو
قیامت کے روز کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے
گا، سوائے اس کے جو اتنی بار (یہ کلمات) کہے یا اس سے
زیادہ بار کہے۔“

[6844] ابوالفتح نے عمرو بن میمون سے روایت کی، کہا:

[۶۸۴۲] ۲۸- (۲۶۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمْعٍ، عَنْ
أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عِدَلُ عَشْرِ
رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيتَ عَنْهُ
مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِزْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ،
يَوْمَهُ ذَلِكَ، حَتَّى يُمِيسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ
بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي
يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[۶۸۴۳] ۲۹- (۲۶۹۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
الْمُخْتَارِ عَنْ شُهَيْلٍ، عَنْ سَمْعٍ، عَنْ أَبِي
صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُضْبِحُ وَحِينَ
يُمِيسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ
يَأْتِ أَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ،
إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ».

[۶۸۴۴] ۳۰- (۲۶۹۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

جس شخص نے دس بار: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے چار غلام آزاد کیے ہوں۔

عَبِيدُ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عُمَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَارٍ، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

[6845] شععی نے ربیع بن جثیم سے اسی کے مانند روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ربیع سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: عمرو بن میمون سے، پھر میں عمرو بن میمون کے پاس آیا، ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰ سے، کہا: تو میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

[٦٨٤٥] وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جُثَيْمٍ، بِمِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عُمَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عُمَرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

فائدہ: ربیع بن جثیم علم حدیث، زہد، ورع اور تقویٰ کے اعتبار سے اونچے درجے پر فائز، انتہائی ممتاز تابعی تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھتے تو تم سے محبت فرماتے۔ ان سے یہ حدیث امام شعیبی نے روایت کی۔ وہ بھی انتہائی بلند پایہ محدث ہیں۔ انھوں نے اپنی حدیث کی تحقیق اور اس کی سب سے عالی سند حاصل کرنے کے لیے یہ خوبصورت طریقہ اختیار کیا کہ ربیع سے یہ حدیث سننے کے بعد ان کے استاد عمرو بن میمون کے پاس پہنچے اور ان سے براہ راست بھی حدیث سنی، پھر ان کے استاد ابن ابی لیلیٰ کے پاس جا کر ان سے بھی براہ راست حدیث سنی اور توثیق کی۔ انھوں نے یہ حدیث حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنی تھی اور انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس کو بیان کیا تھا۔ اس طرح شععی اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سند میں محض دو واسطے باقی رہ گئے، ایک تابعی کا اور ایک صحابی کا۔

[6846] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور اللہ کو بہت محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ اللہ ہر

[٦٨٤٦] ٣١- (٢٦٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ النَّبْجِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں اور سب حمد اسی کو سزاوار ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں اور عظمت کی ہر صفت سے متصف ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ».

[6847] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات کہ میں ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہوں، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“

[۶۸۴۷] ۳۲- (۲۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ! وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ».

[6848] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن مسرور اور ابن نمیر نے موسیٰ جہنی سے حدیث بیان کی، اور ہمیں محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بھی یہی حدیث بیان کی۔ الفاظ انہی کے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں موسیٰ جہنی نے مصعب بن سعد سے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کچھ کلمات سکھائیے جنہیں میں (بطور ذکر) کہا کروں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کہا کرو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ“ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بڑائی میں سب سے بڑا ہے اور بے حد و حساب تعریف اللہ کی ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں، وہ سارے جہانوں کا پالنے والا

[۶۸۴۸] ۳۳- (۲۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلَّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ» - قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي».

ہے، کسی میں برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر صرف اور صرف اللہ کی دی ہوئی جو سب پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔“

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔“

موسیٰ نے کہا: جہاں تک عافینی ”مجھے عافیت عطا کر“ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مجھے تھوڑا سا دہم ہے اور مجھے یقین نہیں ہے، اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں موسیٰ کا یہ قول نقل نہیں کیا۔

[6849] عبد الواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد (طارق بن اشجیم اشجعی رضی اللہ عنہ) سے حدیث بیان کی، کہا: جو شخص اسلام قبول کرتا، رسول اللہ ﷺ اس کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ”اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔“

[6850] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

[6851] یزید بن ہارون نے کہا: ابو مالک نے ہمیں اپنے والد سے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، (اس

قَالَ مُوسَى: اَمَّا عَافِي، فَاَنَا اَتَوَهُمْ وَمَا اَدْرِي، وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

[٦٨٤٩] ٣٤- (٢٦٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بَعْنِي ابْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ».

[٦٨٥٠] ٣٥- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ».

[٦٨٥١] ٣٦- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ

وقت) ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”تم کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاعْفِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ ساتھ ہی آپ انگوٹھے کے سوا (ایک ایک کر کے) ساری انگلیاں بند کرتے گئے (اور فرمایا: ”یہ کلمات تمہارے لیے تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کو جمع کر دیں گے۔“

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاعْفِنِيْ وَارْزُقْنِيْ» وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ: «فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ».

فائدہ: اس طرح تم دنیا اور آخرت کی ہر چیز مانگ لو گے۔

[6852] مصعب بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟“ آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ سو بار سبحان اللہ کہے۔ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے۔“

[۶۸۵۲] [۳۷- (۲۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَيَحْطُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ».

باب: ۱۱- قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو سننے
سنانے کے لیے اکٹھے ہونے کی فضیلت

(المعجم ۱۱) (بَابُ فَضْلِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى
تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَعَلَى الذِّكْرِ) (التحفة ۱۱)

[6853] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس

[۶۸۵۳] [۳۸- (۲۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا نہیں ہوتا، وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس و تدریس کرتے ہیں مگر ان پر سکینت (اطمینان و سکون قلب) کا نزول ہوتا ہے اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے حیر نہیں کر سکتا۔“

[6854] عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس طرح ابومعاویہ کی حدیث ہے، مگر ابواسامہ کی حدیث میں تنگدست کے لیے آسانی کرنے کا ذکر نہیں۔

[6855] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابواسحاق کو ابو مسلم اغر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دیتا ہوں،

ذکر الہی، دعا، توبہ اور استغفار
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَرَّ مُسْلِمًا سَرَّهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَذَكَّرُونََهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ».

[٦٨٥٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي . وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَمُنُّ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

[٦٨٥٥] ٣٩- (٢٧٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ”جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینان قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

[6856] عبد الرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (دالوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمہیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمہارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ”تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟“ انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دی، بلکہ

علیٰ ابی ہریرۃ و ابی سعید الخدری: اُنھما شہدا علی النبی ﷺ اَنَّهُ قَالَ: «لَا یُعْزِدُ فَوْمٌ یَذْکُرُونَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَغُشِبَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ، وَذَکَّرَهُمُ اللہُ فِیْمَنْ عِنْدَهُ».

[۶۸۵۶] (...) وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِیْ هَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۶۸۵۷] ۴۰- (۲۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللہَ، قَالَ: اللّٰهُ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «اللّٰهُ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَّكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ».

میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔“

باب 12۔ استغفار کرنا اور کثرت سے کرنا مستحب ہے

(المعجم ۱۲) (بَابُ اسْتِغْفَارِ الْاِسْتِغْفَارِ مِنْهُ) (التحفة ۱۲)

[6858] ثابت نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت اغر مزیٰ رضی اللہ عنہ سے، جنھیں شرف صحبت حاصل تھا، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر غبار سا چھا جاتا ہے تو میں (اس کیفیت کے ازالے کے لیے) ایک دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔“

[6859] غندر نے شعبہ سے، انھوں نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابو بردہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت اغر مزیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو کیونکہ میں اللہ سے۔ ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔“

[6860] عبید اللہ کے والد معاذ، ابو داؤد اور عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند سے (یکہی) روایت کی۔

[6861] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو

[۶۸۵۸] ۴۱- (۲۷۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ الْأَعْرَ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ».

[۶۸۵۹] ۴۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْرَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ - فِي الْيَوْمِ - مِائَةَ مَرَّةٍ».

[۶۸۶۰] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كُلُّهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[۶۸۶۱] ۴۳- (۲۷۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَغْنِي سُلَيْمَانَ بْنُ حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

قبول فرمائے گا۔“

أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ».

باب: 13۔ ذکر میں آواز دھیمی رکھنا مستحب ہے، سوائے ان مقامات کے جہاں شریعت میں اس کے لیے آواز بلند کرنے کا حکم وارد ہوا ہے، مثلاً: تلبیہ (حج) وغیرہ اور ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کثرت سے کہنا مستحب ہے

(المعجم ۱۳) (بَابُ اسْتِخْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ فِيهَا كَالْتَلْبِيَةِ وَغَيْرِهَا وَاسْتِخْبَابِ التَّكْوِينِ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ) (التحفة ۱۳)

[6862] محمد بن فضیل اور ابو معاذیہ نے عاصم سے، انھوں نے ابو عثمان سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ لوگ بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر کہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، نہ غائب کو، تم اس کو پکار رہے ہو جو ہر وقت خوب سننے والا ہے، قریب ہے اور تمھارے ساتھ ہے۔“ اس وقت میں آپ کے پیچھے تھا اور یہ کہہ رہا تھا: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ”گناہوں سے بچنے اور نیکی کی قوت صرف اور صرف اللہ سے ملتی ہے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ نے

[۶۸۶۲] ۴۴- (۲۷۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْوِينِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! ارْزِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ» قَالَ: وَأَنَا خَلْفُهُ، وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثَرٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

فرمایا: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کہا کرو۔"

[6863] حفص بن غیاث نے عاصم سے اسی سند کے

ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[۶۸۶۳] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ، جَمِيعًا عَنْ
حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
نَحْوَهُ.

[6864] یزید بن زریج نے کہا: ہمیں (سلیمان) نجی

نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے

تھے، کہا: ایک آدمی جب بھی اونچائی پر چڑھتا زور سے پکارنا

شروع کردیتا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" (ابوموسیٰ رضی اللہ

نے) کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ کسی بہرے کو یا اسے

جو غائب ہو، نہیں پکار رہے۔" کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ابوموسیٰ! یا (فرمایا: عبد اللہ بن قیس! کیا تمہیں ایسا کلمہ نہ

بتاؤں جو جنت کے خزانے میں سے ہے؟" میں نے عرض کی:

اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ "گناہوں سے بچنے کی) کوئی کوشش اور (مکمل

کرنے کی) کوئی قوت اللہ کے سوا کسی سے حاصل نہیں ہوتی۔"

[۶۸۶۴] ۴۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ

فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ،

حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى

أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُمْ يَضْعَدُونَ

فِي نَبْتَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ، كَلَمًا عَلَا نَبْتَةً،

نَادَى: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَالَ

نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا

غَائِبًا قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ

اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كَثَرِ

الْحِجَّةِ؟» قُلْتُ: مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:

«لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

[۶۸۶۵] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا
أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[۶۸۶۶] (...) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ

وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ
عَاصِمٍ.

[6867] خالد حذاء نے ابو عثمان سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں کہا: (آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جس کو پکار رہے ہو وہ تم میں سے کسی کی اونٹنی کی گردن کی نسبت بھی اس کے زیادہ قریب ہے۔“ اور ان (خالد حذاء) کی حدیث میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کا ذکر نہیں ہے۔

[6868] عثمان بن غیاث نے کہا: ہمیں ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟“۔ یا فرمایا:۔ ”جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور بتائیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

[۶۸۶۷] ۴۶- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: «وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ»، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

[۶۸۶۸] ۴۷- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ - أَوْ قَالَ - عَلَى كَنْزٍ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

(المعجم ۱۴) (بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ)
(التحفة ۱۴)

باب: 14۔ دعائیں اور اللہ کی پناہ میں آنا

[6869] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُح نے کہا: ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو الخیر سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے اور انھوں نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے۔“ قتیبہ نے (اپنی روایت میں) کہا: بہت ظلم کیا۔ اور تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا، تو اپنی طرف سے (رحمت کرتے ہوئے) میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو بہت بخشنے

[۶۸۶۹] ۴۸- (۲۷۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلَّمْنِي دُعَاءَ أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: كَبِيرًا - وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ

الرَّحِيمِ»۔

والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔“

[6870] عبد اللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ایک آدمی نے جس کا انھوں نے نام لیا اور عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی اور انھوں نے ابوالخیر سے روایت کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جس کو میں اپنی نماز میں بھی مانگا کروں اور اپنے گھر میں بھی مانگا کروں..... پھر لیث کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر انھوں نے (بغیر شک کے) ”ظُلُمًا كَثِيرًا“ (بہت ظلم کیا) کہا۔

[6871] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (اللہ تعالیٰ سے) یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور غنا کی آزمائش کے شر سے اور فقر کی آزمائش کے شر سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں جھوٹے مسیح کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں (کے پانی) سے دھو دے، اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ڈال دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالا ہے۔ اے اللہ! میں سستی، عاجز کر دینے والے بڑھا پے، گناہ اور قرض (کے غلبے) سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

[۶۸۷۰] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَاءُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلَّمَنِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «ظُلُمًا كَثِيرًا»

[۶۸۷۱] ۴۹- (۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ: «اللَّهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغُيِّ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ النَّلَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ». (راجع: ۱۳۲۵)

[6872] ابومعاویہ اور کعب نے ہمیں ہشام سے اسی سند

[۶۸۷۲] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ .

(المعجم ۱) (بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ) (الصفحة ۱۵)

باب: 15- (نیکی کے کاموں سے) عاجز رہ جانے
اور سستی وغیرہ سے (اللہ کی) پناہ مانگنا

[6873] ابن علیؓ نے کہا: ہمیں سلیمان بھی نے خبر دی،
انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے
اللہ! میں عاجز ہونے، سستی، بزدلی، بزدھاپے اور بخل سے
تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں قبر کے عذاب اور زندگی اور
موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

[6874] یزید بن زریع اور معتمر دونوں نے بھی سے،
انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے
اسی کے مانند روایت کی، البتہ یزید کی حدیث میں آپ ﷺ
کا قول: ”اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے (میں تیری
پناہ میں آتا ہوں)“ مذکور نہیں۔

[6875] ابن مبارک نے سلیمان بھی سے، انھوں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے
روایت کی کہ آپ ﷺ نے کئی اشیاء سے، جن کا انھوں نے
ذکر کیا اور بخل سے اللہ کی پناہ طلب کی۔

[6876] شعیب بن جبحاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ نبی ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: ”اے
اللہ! میں بخل، سستی، ذلیل ترین عمر، قبر کے عذاب اور زندگی

[۶۸۷۳] ۵۰- (۲۷۰۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنَا
سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ،
وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[۶۸۷۴] (...). وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ
التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ
أَنْ يَزِيدُ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ: «وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[۶۸۷۵] ۵۱- (...). حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا،
وَالْبُخْلِ.

[۶۸۷۶] ۵۲- (...). حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ
نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ:
حَدَّثَنَا هُرُونُ الْأَعْوَرُ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

الْحَبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَزْدَلِ الْعُمَرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

باب: 16۔ اپنے حق میں برے فیصلے اور بدبختی کے
آلینے وغیرہ سے پناہ مانگنا

(المعجم ۱۶) (بَابُ: فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ
الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ۱۶)

[6877] عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ انسان کے حق میں برا ثابت ہونے والے فیصلے، بدبختی کے آلینے، اپنی تکلیف پر دشمنوں کے خوش ہونے اور عاجز کر دینے والی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

عمرو نے اپنی حدیث (کی سند) میں کہا: سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (شاید) میں نے ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بڑھادی ہے۔

[۶۸۷۷] ۵۳- (۲۷۰۷) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي سُمَيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ، وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ، وَمِنْ شِمَاتِ الْأَعْدَاءِ، وَمِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ.

قَالَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ: قَالَ سُفْيَانُ: أَشْكُ أَنِّي رَدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا.

[6878] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور انھوں نے حارث بن یعقوب سے روایت کی کہ یعقوب بن عبد اللہ نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے بسر بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، میں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی (بھی) منزل پر اترا اور اس نے یہ کلمات کہے: میں اللہ (سے اس) کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، تو اس شخص کو اس منزل سے چلے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں

[۶۸۷۸] ۵۴- (۲۷۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمِ السَّلَمِيَّةِ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ».

پہنچائے گی۔“

مَنْزِلِهِ ذَلِكَ۔

[6879] عبد اللہ بن وہب نے کہا: ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ یزید بن ابی حبیب اور حارث بن یعقوب نے انھیں یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے حدیث بیان کی، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی شخص جب کسی منزل پر پہنچے تو یہ کلمات کہے:“ میں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، اس کے مکمل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس طرح وہاں سے کوچ کر جانے تک کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

[6880] یعقوب نے کہا: قعقاع بن حکیم نے ذکوان سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیجئے: میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں تو وہ (بچھو) تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔“

[6881] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے جعفر سے، انھوں نے یعقوب سے روایت کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ غطفان کے آزاد کردہ غلام ابوصالح نے انھیں بتایا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بچھو نے کاٹ لیا۔ (آگے)

[۶۸۷۹] ۵۵- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُودُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُوُونَ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. قَالَ : وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنَزِلًا فَلْيَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ» .

[۶۸۸۰] (۲۷۰۹) قَالَ يَعْقُوبُ : وَقَالَ الْقُعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقَرٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ ! قَالَ : «أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أُمْسَيْتَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ تَضُرْكُ» .

[۶۸۸۱] (...) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ : أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ ؛ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غُطَفَانَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ !

ابن وہب کی حدیث کے مانند ہے۔

لَدَغْنَنِي عَفْرَبٌ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

باب: 17۔ سوتے وقت کی دعا

(المعجم ۱۷) (بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ) (النحفة ۱۷)

[6882] منصور نے سعد بن عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اپنی نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹو، پھر یہ کہو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر نکا دی، یہ سب تجھ سے امید اور تیرے خوف کے ساتھ کیا۔ تیرے سوا تجھ سے نہ کہیں پناہ مل سکتی ہے، نہ نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔ ان کلمات کو تم (اپنی زبان سے ادا ہونے والے) آخری کلمات بنا لو (ان کے بعد اور کچھ نہ بولو) تو اس رات اگر تمہیں موت آگئی تو فطرت پر موت آئے گی۔“

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لیے انھیں دہرایا تو کہا: ”میں تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(یوں) کہو: میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔“

[6883] حصین نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی، مگر منصور نے زیادہ مکمل حدیث بیان کی اور حصین کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ”اگر یہ (کہنے والا) صبح کرے گا تو خیر حاصل کرے گا۔“

[۶۸۸۲] ۵۶- (۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ، فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ، مِتُّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ».

قَالَ: فَرَدَدْتُهِنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ: آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: «قُلْ: آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ».

[۶۸۸۳] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَمَّمْ حَدِيثًا، وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ: «وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا».

[6884] محمد بن ثنیٰ نے ابو داؤد سے اور ابن بشار نے عبد الرحمن اور ابو داؤد دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ رات کو اپنی خواب گاہ میں جانے لگے تو (دعا کرتے ہوئے) یہ کہے: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر ٹکا دی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، یہ سب تجھی سے امید کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے کیا۔ تجھ سے خود تیرے سوا نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے نہ نجات کی۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا، پھر اگر (اس رات) اسے موت آگئی تو فطرت پر موت آئے گی۔“ ابن بشار نے اپنی حدیث میں: ”رات کے وقت“ (بستر پر جانے لگے) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: اس باب کی پہلی حدیث زیادہ مفصل ہے اور اس کے الفاظ بہت احتیاط سے نقل کیے گئے ہیں۔ اس حدیث میں سعد بن عبیدہ سے نیچے کسی راوی نے وَبَنِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کے بجائے، جو اصل الفاظ ہیں: ”وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“ کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ یہ الفاظ جب حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس طرح دہرائے تو آپ نے ان کی اصلاح فرمائی اور ”وَبَنِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“ کہنے کی تلقین فرمائی۔ اصل الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔

[6885] ابواحوص نے ابوالخلیفہ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹے لگو.....“ اس کے بعد عمرو بن مرہ کی حدیث کے مانند ہے۔ (مگر ابواحوص نے منصور کی روایت کی طرح) یہ الفاظ کہے: ”(اور میں ایمان لایا) تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا، پھر اگر تم

[۶۸۸۴] ۵۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ! أَسَلَّمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْبَسْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: مِنَ اللَّيْلِ.

[۶۸۸۵] ۵۸- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَبَنِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلِكَ

اس رات مر گئے تو (عین) فطرت پر مرو گئے اور اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کر لی تو خیر (وبھلائی) حاصل کرو گے۔“

[6886] شعبہ نے ابوالخلی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اسی کے مانند، اور انھوں نے ”اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کی تو خیر حاصل کرو گے“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[6887] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: ”اے اللہ! میں تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام سے وفات پاؤں گا“ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ”اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں وفات دینے کے بعد زندہ کر دیا اور اسی کی طرف (قیامت کے روز) زندہ ہو کر جانا ہے۔“

[6888] عقبہ بن مکرم اور ابوبکر بن نافع نے کہا: ہمیں غندر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن حارث کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے ایک شخص سے کہا کہ جب وہ اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا کرے: ”اے اللہ! میری جان کو تو نے پیدا کیا اور تو ہی اس کو موت دے گا، اس جان کی موت بھی اور زندگی بھی تیرے ہی لیے ہے، اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اس کو موت دے تو اس کی مغفرت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔“ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ان سے

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَتْ خَيْرًا“.

[٦٨٨٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَتْ خَيْرًا“.

[٦٨٨٧] ٥٩- (٢٧١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ! بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ»، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ“.

[٦٨٨٨] ٦٠- (٢٧١٢) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعُمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ! خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَاتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَاقِبَةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

جو حضرت عمر سے بہت زیادہ افضل ہیں (میں نے یہ حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سنی ہے۔)

ابن نافع نے اپنی روایت میں کہا: عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے، یہ نہیں کہا: میں نے سنا۔

[6889] جریر نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: (میرے والد) ابوصالح ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر دائیں کروٹ لیٹے، پھر دعا کرے: ”اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گھلیوں کو چیر (کر پودے اور درخت اگا) دینے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں ہے، اے اللہ! تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے پیچھے کوئی شے نہیں ہے، ہماری طرف سے (ہمارا) قرض ادا کر اور ہمیں فقر سے غنا عطا کر۔“ وہ اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ (آگے) اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

[6890] خالد طحان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یہ دعا کریں، جریر کی حدیث کے مانند (اور خالد طحان نے ”ہر اس چیز کے شر سے“ کے بجائے) کہا: ”ہر اس جاندار کے شر سے (تیری پناہ چاہتا ہوں) جسے تو نے اس کی پیشانی سے پکڑا ہوا ہے۔“

[6891] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رَوَاتِيهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

[۶۸۸۹] ۶۱- (۲۷۱۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ، أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ! أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، أَفْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ» وَكَانَ يَزُودُ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۶۸۹۰] ۶۲- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَّانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَحَدُنَا مَضَاجِعَنَا أَنْ نَقُولَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ: «مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا».

[۶۸۹۱] ۶۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس ایک خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ ﷺ نے (جواب میں) ان سے کہا: ”(بی بی!) تم کہا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب!“ جس طرح سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے روایت کی۔

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ ﷺ تُسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: «قُولِي: اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ».

[6892] انس بن عیاض نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنا چاہے تو اپنے تہبند کا اندرونی حصہ لے کر اس سے اپنے بستر کو جھاڑے، پھر بسم اللہ کہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس (کے اٹھ جانے) کے بعد اس کے بستر پر (مخلوقات میں سے) کون آیا؟ پھر جب لیٹنا چاہے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹے اور کہے: ”میرے پروردگار! تو (ہر ناشایان بات سے) پاک ہے، میں نے تیرے (حکم) سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی حکم سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو (اپنے پاس) روک لیا تو اس کی مغفرت کر دینا اور اگر تو نے اسے (واپس) بھیج دیا تو اس کی اسی طرح حفاظت فرماتا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

[۶۸۹۲] ۶۴- (۲۷۱۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، فَلْيُفَضِّضْ بِهَا فِرَاشَهُ، وَلْيُسَمِّ اللَّهَ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

فائدہ: نیند آج تک ایک عجوبہ ہے۔ تمام تر سائنسی تحقیقات کے باوجود انسان اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعاؤں میں بار بار اسے موت سے تشبیہ دی ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا کہ انسان اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے تو وہ درحقیقت اسی بات کی سچائی کی گواہ ہوگی جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی۔ نیند کے دوران کی بے خبری اور ارد گرد کے ماحول سے کٹ کر کسی اور ہی دنیا میں پہنچ جانا اس تشبیہ کی خوبصورتی کو واضح کرتا ہے، اس کیفیت کے حوالے سے جو دعا رسول اللہ ﷺ نے سکھائی وہ انسان کے دل کو چھو لینے والی دعا ہے۔

[6893] عہدہ نے عبد اللہ بن عمر سے اسی سند کے ساتھ
 ایک حدیث روایت کی اور کہا: ”پھر وہ یہ کہے: تیرے نام سے
 اے میرے پروردگار! میں نے اپنا پہلو ٹکایا، اگر تو نے میری
 جان کو زندہ کیا تو اس پر رحمت فرماتا۔“

[6894] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تو فرماتے: ”اللہ تعالیٰ کی حمد ہے
 جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، (ہر طرح سے) کافی ہوا اور ہمیں
 ٹھکانا دیا۔ کتنے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے
 نہ ٹھکانا دینے والا۔“

[۶۸۹۳] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
 عَبْدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
 وَقَالَ: «ثُمَّ لَيْقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ
 جَنْبِي، فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا».

[۶۸۹۴] ۶۴- (۲۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
 سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَأَوَانَا، فَكَمْ
 مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي».

باب: 18 - مختلف دعائیں

[6895] منصور نے ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن
 نوفل اشجعی سے روایت کی، کہا: میں نے ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا
 دعائیں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ
 دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! جو میں نے کیا اس کے شر سے
 اور جو میں نے نہیں کیا، اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا
 ہوں۔“

فائدہ: یہ ایک انتہائی جامع دعا ہے۔ انسان جو کرتا ہے اس کے برے نتیجے سے اللہ کی پناہ ضروری ہے اور جو کرنا تھا اور نہ کیا
 اس کا نتیجہ بھی مراد ہو سکتا ہے، اس سے بھی پناہ ضروری ہے اور جو خود نہ کیا، بلکہ کسی اور نے کیا اس کا شر بھی انسان کو پہنچ سکتا ہے۔
 حکمرانوں کے کرتوتوں کے شر سے تو ملکوں کی پوری رعایا عذاب میں پڑ جاتی ہے، اس شر سے بھی اللہ ہی پناہ دے سکتا ہے۔

[6896] عبد اللہ بن ادریس نے حصین سے، انھوں نے
 ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کی، کہا:
 میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ
 کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ یہ
 دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں،

[۶۸۹۶] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
 شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ
 نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو
 بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے، ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6897] ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے اور انھوں نے حصین سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر محمد بن جعفر کی حدیث میں (وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ کے بجائے) وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ہے۔

[۶۸۹۷] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَغْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: «وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6898] عبدہ بن ابولبابہ نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے فروہ بن نوفل سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے: ”اے اللہ! میں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے اور ان کے شر سے جو نہیں کیے، تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

[۶۸۹۸] ۶۶- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6899] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیرے لیے فرمانبردار ہو گیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (کفر کے ساتھ) خلاصت کی۔ اے اللہ! میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ کہ تو مجھے سیدھی راہ سے ہٹا دے۔ تو ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس کو موت نہیں آسکتی اور جن دُعاؤں میں سب مر جائیں گے۔“

[۶۸۹۹] ۶۷- (۲۷۱۷) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! لَكَ أَشْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَتَيْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ - لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَيُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

جب کسی سفر میں ہوتے اور سحر کے وقت اٹھتے تو فرماتے: ”(ہماری طرف سے) اللہ کی حمد اور اس کے انعام کی خوبصورتی (کے اعتراف) کا سننے والا یہ بات دوسروں کو بھی سنا دے۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ، ہم پر احسان کر، میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا کر رہا ہوں۔“

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ، يَقُولُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بِلَايِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ».

فائدہ: حسن بلاء کا ترجمہ انعام کی خوبصورتی کیا گیا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک بلاء کا اصل معنی عطا ہے۔ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جو چیز دی جائے وہ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور انتہائی اذیت ناک بھی۔ بلاء کا معنی آزمائش ہی کیا جائے تو آزمائش کامیاب کرنے اور بچالے جانے کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور ناکام کر کے تباہ کرنے کی غرض سے بھی ہو سکتی ہے۔

[6901] معاذ غزیری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوالخلی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میری خطا، میری لاعلمی، اپنے (کسی) معاملے میں میرا حد سے آگے یا پیچھے رہ جانا اور وہ سب کچھ جو میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے سب معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے وہ سب کام جو (مجھے پسند نہ آئے ہوں) میں نے سنجیدگی سے کیے ہوں یا مزاحاً کیے ہوں، بھول چوک کر کیے ہوں یا جان بوجھ کر کیے ہوں اور یہ سب مجھ سے ہوئے ہیں، ان کو بخش دے۔ اے اللہ! میری وہ باتیں (جو مجھے پسند نہیں آئیں) بخش دے جو میں نے پہلے کیں یا جو میں نے بعد میں کیں، اکیلے میں کیں یا جو میں نے سب کے سامنے کیں اور جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی (جسے چاہے اپنی رحمت کی طرف) آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

[۶۹۰۱] ۷۰- (۲۷۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي، وَخَطْئِي وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»

[6902] عبد الملك بن صباح مسمعی نے کہا: ہمیں شعبہ

نے اسی سند سے (میں) حدیث بیان کی۔

[۶۹۰۲] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِصْمَعِيُّ:

[6903] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے، جو میرے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور میری وفات کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔“

[۶۹۰۳] [۷۱- (۲۷۲۰)] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ، عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ».

[6904] محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو اسحق سے حدیث سنائی، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامن، اور (دل کا) غنا مانگتا ہوں۔“

[۶۹۰۴] [۷۲- (۲۷۲۱)] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى».

[6905] محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں عبدالرحمن نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ ابن ثنیٰ نے اپنی روایت میں (عَفَاف کے بجائے) ”عَفَتْ“ کا لفظ کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[۶۹۰۵] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ: «وَالْعِفَّةَ».

[6906] عبداللہ بن حارث اور ابو عثمان نہدی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمھیں اسی طرح بتاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، آپ فرماتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، عاجز ہو جانے، سستی، بزدلی، بخل، سخت بڑھاپے اور قبر کے

[۶۹۰۶] [۷۳- (۲۷۲۲)] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عذاب سے۔ اے اللہ! میرے دل کو تقویٰ دے، اس کو پاکیزہ کر دے، تو ہی اس (دل) کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا رکھوالا اور اس کا مددگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو کوئی فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو (تیرے آگے) جھک کر مطمئن نہ ہوتا ہو اور ایسے من سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے شرف قبولیت نصیب نہ ہو۔“

الْحَارِثُ، وَعَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اللَّهُمَّ! آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكَّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا».

[6907] عبدالواحد بن زیاد نے حسن بن عبید اللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نخعی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: ”ہم نے شام کی اور سارا ملک (شام کے وقت بھی) اللہ کا ہوا، سب شکر اور تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا (مالک معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔“

[۶۹۰۷] [۷۴- (۲۷۲۳)] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ».

حسن (بن عبید اللہ) نے کہا: مجھے زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اس (دعا) میں (یہ حصہ) ابراہیم (نخعی) سے (سن کر) حفظ کیا: ”اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور تجھ سے اس رات کی اور اس کے بعد (کے ہر لمحے) کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میں کسل مندی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی

قَالَ الْحَسَنُ: فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا: «لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَشَوِّ الْكِبَرِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ».

بھی قسم کے عذاب سے۔“

[6908] جریر نے حسن بن عبید اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ جب شام کرتے تو (دعا کرتے ہوئے) فرماتے: ”ہم اور سارا ملک شام کے وقت بھی اللہ کا ہوا، سب حمد اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔“ (حسن بن عبید اللہ نے) کہا: میں دیکھتا ہوں کہ انھوں (ابراہیم نخعی) نے ان کلمات میں یہ بھی کہا: ”ساری بادشاہت اسی کی ہے، (ہر نعمت پر) ساری تعریف بھی اسی کو سزاوار ہے، وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار! جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اس کی برائی سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کسل مندی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی بھی قسم کے عذاب سے۔“ اور جب آپ ﷺ صبح کرتے تو (بالکل اسی طرح) فرماتے: ہم اور ساری بادشاہت اور اختیار صبح کو (بھی) اللہ کے ہوئے۔“

[6909] زائدہ نے حسن بن عبید اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ شام کے وقت (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: ”ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کے (حکم و فرمان کی پابندی کے) لیے شام کی۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا

[۶۹۰۸] ۷۵- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ»، قَالَ: أَرَاهُ قَالَ فِيهِ: «لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ»، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ».

[۶۹۰۹] ۷۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: «أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور اس میں موجود ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے اور اس میں موجود ہر شر سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی طاری ہو جانے سے اور عمر (کے حد سے) بڑھ جانے سے اور بڑھاپے کی خرابی سے اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔“

حسن بن عبید اللہ نے کہا: زبید نے مجھے ابراہیم بن سويد (نحی) سے، انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے مزید یہ بتایا کہ آپ ﷺ (جب شام کرتے تو) یہ فرماتے: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، سب تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔“

[6910] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی نصرت کی، اکیلا وہ تمام جماعتوں پر غالب آیا، (وہی آخر ہے) اس کے بعد کچھ نہیں۔“

[6911] ابو کریب محمد بن علاء نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) بن اوریس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انھوں نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”(دعا کرتے ہوئے یہ) کہو: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر چلا، اور (اے علی!) ہدایت (کا نام لیتے ہوئے اس) سے صحیح راستے پر چلنے کو ذہن میں رکھو اور سیدھا

مِنْ خَيْرٍ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ“

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللّٰهُ: وَرَاَدَنِيْ فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَهُ؛ اَنَّهُ قَالَ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ».

[۶۹۱۰] ۷۷- (۲۷۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخَدَهُ، اَعَزُّ جُنْدُهُ، وَنَصَرُ عَبْدُهُ، وَغَلَبَ الْاَخْزَابَ وَخَدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ».

[۶۹۱۱] ۷۸- (۲۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِذْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ، وَاذْكُرْ بِالْهَدٰى هِدَايَتِكَ الطَّرِيْقَ، وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ».

رہنے سے تیر جیسی سدھائی مراد لو (مانگتے ہوئے ہدایت اور صواب کا کمال طلب کرو۔)“

[6912] ابن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے

حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن کلیب نے اسی سند کے ساتھ خبر دی (کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”(اے علی! یہ) کہو: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں۔“ پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[۶۹۱۲] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلِ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

باب: 19- دن کے آغاز اور سوتے وقت تسبیح کرنا

(المعجم ۱۹) (بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ) (التحفة ۱۹)

[6913] کُزَيب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور

انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے باہر تشریف لے گئے، اس وقت وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو وہ (اسی طرح) بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اب تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟“ انھوں نے عرض کی: جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے (ہاں سے جانے کے) بعد میں نے چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر ان کو ان کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ ان سے وزن میں بڑھ جائیں: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ»“ پاکیزگی ہے اللہ کی اور اس کی تعریف کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی کتنی ہے اور جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اس کے عرش کا وزن اور جتنی اس کے کلمات کی سیاحت ہے۔“

[۶۹۱۳] ۷۹- (۲۷۲۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُزَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: «مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ قُلْتَ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتَ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ».

[6914] البورشدین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ گزرتے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے۔ پھر اس (پچھلی حدیث) کے مطابق بیان کیا۔ مگر انھوں نے (اپنے کلموں کو اس طرح) بیان کیا: ”میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی مخلوقات کی گنتی ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی رضا ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاحت ہے۔“

[6915] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے جو زحمت برداشت کرنی پڑی اس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں تکلیف ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ آپ کی طرف گئیں، لیکن آپ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملیں اور انھیں (اپنی تکلیف کے بارے میں) بتایا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ان (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے اپنے پاس آنے کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ہم اپنے اپنے بستر میں جا چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دونوں اپنی اپنی جگہ پر رہو۔“ آپ ہم دونوں کے درمیان (والی جگہ پر) بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نے جو مجھ سے مانگا ہے میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ سکھاؤں؟ جب تم دونوں اپنے اپنے بستر میں جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس

[۶۹۱۴] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ، عَنْ مُسْعِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى الْعَدَاةَ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْعَدَاةَ - فَذَكَرَ نَحْوَهُ - غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ».

[۶۹۱۵] ۸۰-(۲۷۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشَارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ: أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا، وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبِي، فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، وَلَقِيتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتَهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا - وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا - فَدَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى مَكَانِكُمَا» فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، أَنْ تَكْبِرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو، یہ (عمل) تم دونوں کے لیے ایک خادم (مل جانے) سے بہتر ہے۔“

[6916] وکیع، معاذ اور ابن ابی عدی سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور معاذ کی حدیث میں ہے: ”جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستر میں چلے جاؤ۔“

[۶۹۱۶] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ: «إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ».

[6917] عبید اللہ بن ابی یزید اور عطاء بن ابی رباح نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح حکم نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ انھوں نے حدیث میں مزید یہ بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی میں نے کبھی اسے ترک نہیں کیا۔ ان سے پوچھا گیا: جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا؟ انھوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (اسے نہیں چھوڑا)۔

[۶۹۱۷] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ: مَا تَرَكْتُهُ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ.

عطاء نے جو حدیث مجاہد سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی، انھوں (ابن ابی لیلیٰ) نے کہا: میں نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کی: صفین کی رات بھی نہ چھوڑا؟

وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ؟

[6918] روح بن قاسم نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک خدمت گزار (کنیز) مانگنے کے لیے نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے کام کی

[۶۹۱۸] ۸۱- (۲۷۲۸) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَّعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَهْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ أُمِّ النَّبِيِّ ﷺ

شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ”تمہیں خدمت گزار تو ہمارے ہاں نہیں ملا۔“ (ہمارے گھر میں بھی موجود نہیں)، فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خدمت گزار سے بہت بہتر ہے؟ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔“

تَسْأَلُهُ خَادِمًا، وَشَكَتِ الْعَمَلُ، فَقَالَ: «مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا» قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكَ».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے گھر کے لیے گزران کا وہی طریقہ پسند فرمایا جو آپ نے اپنے گھر میں اختیار فرمایا تھا اور اسی طرز زندگی کے مطابق جو نبی آخر الزمان ﷺ کے شایان شان تھا، انھیں بھی حمد و ثناء اور تسبیح و تکبیر کی تلقین فرمائی۔

[6919] ذہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[۶۹۱۹] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

باب: 20- مرغ کی باگ کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے

(المعجم ۲۰) (بَابُ اسْتِخْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صَبَاحِ الذِّكْرِ) (التحفة ۲۰)

[6920] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی باگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ (اس وقت) اس نے ایک فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“

[۶۹۲۰] ۸۲- (۲۷۲۹) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صَبَاحَ الذِّكْرِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا».

فائدہ: سننے، دیکھنے اور دیگر محسوسات کے حوالے سے جانوروں کو انسانوں کی نسبت مختلف حیات دی گئی ہے۔ جیسے جنگل کے جانوروں حتیٰ کہ پرندوں تک کو کسی خطرناک درندے کی بہت دور سے آمد کا پتہ چل جاتا ہے۔ بعض کو زمین میں آنے والی بڑی تبدیلیوں، زلزلوں وغیرہ کا پہلے سے احساس ہو جاتا ہے۔

باب: 21- کرب (شدید تکلیف دہ مصیبت کی کیفیت) کے لیے دعا

(المعجم ۲۱) (بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ) (التحفة ۲۱)

[6921] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد نے قنادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ کرب کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو سب سے عظیم ہے، سب سے زیادہ حلم والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمینوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

[6922] وکیع نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[6923] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قنادہ سے روایت کی، ابو عالیہ ریاچی نے انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے، پھر وہی کلمات ذکر کیے جو معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے اور انھوں نے قنادہ سے روایت کیے، مگر انھوں نے ”رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ“ کے بجائے ”رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ“ کہا۔

[6924] حماد بن سلمہ نے کہا: مجھے یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ابو عالیہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو جب کوئی سخت مشکل اور تکلیف دہ معاملہ درپیش ہوتا تو آپ فرماتے، پھر اسی طرح بیان کیا جس طرح معاذ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی ہے اور ان کلمات کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ

[۶۹۲۱] ۸۳- (۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

[۶۹۲۲] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَكْمَلُ.

[۶۹۲۳] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُهُمْ عِنْدَ الْكَرْبِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَنَادَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ».

[۶۹۲۴] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ، قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَرَادَ مَعَهُنَّ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ».

الحلیم“ کے بعد) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“
مزید بیان کیا۔

(المعجم ۲۲) (بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ) (التحفة ۲۲)

باب: 22۔ سبحان اللہ و بحمدہ (کے ذکر) کی فضیلت

[6925] وہیب نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابو عبد اللہ
جرری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن صامت سے اور
انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول
اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: (اللہ کے ذکر کے لیے) کون سا
کلمہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ نے اپنے
فرشتوں کے لیے یا (ان سمیت) اپنے تمام بندوں کے لیے
منتخب فرمایا ہے: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ»“ (میں ہر نعمت
کے لیے) اللہ کی حمد کے ساتھ ہر ناشایان چیز سے اس کی
پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

[6926] شعبہ نے جریری سے، انھوں نے ابو عبد اللہ
جرری سے جو عذرہ قبیلے سے تھے، انھوں نے عبد اللہ بن
صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ
بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟“ میں نے
کہا: اللہ کے رسول! مجھے وہ کلمہ بتائیے جو اللہ تعالیٰ کو سب
سے زیادہ محبوب ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو
سب سے زیادہ محبوب کلمہ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔“

باب: 23۔ مسلمانوں کے لیے ان کی عدم موجودگی
میں دعا کرنے کی فضیلت

[6927] فضیل نے طلحہ بن عبید اللہ بن کریم سے، انھوں

[۶۹۲۵] ۸۴- (۲۷۳۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ:
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
الْجَسْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:
«مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ لِمَلَايِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ».

[۶۹۲۶] ۸۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ،
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ
عَنْزَةِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ
الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أُخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: «إِنَّ
أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ».

(المعجم ۲۳) (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ
بِظَهْرِ الْغَيْبِ) (التحفة ۲۳)

[۶۹۲۷] ۸۶- (۲۷۳۲) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

نے ام درداء سے اور انھوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے، مگر ایک فرشتہ (ہے جو) کہتا ہے: تمہیں بھی اس کے مانند ملے۔“

عُمَرَ بْنِ حَفْصِ الْوَكَيْعِيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ». [انظر: ٦٩٣٠]

[6928] موسیٰ بن سردان معلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے طلحہ بن عبید اللہ بن کریز نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہا: میرے آقا (خاندن) نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کی تو جو فرشتہ اس کے ساتھ مقرر ہے وہ کہتا ہے: آمین اور تمہیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔“

[٦٩٢٨] ٨٧- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ: حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ».

[6929] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں عبد الملک بن ابی سلیمان نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن صفوان کے بیٹے صفوان سے روایت کی، (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی) درداء ان (صفوان) کی زوجیت میں تھی، وہ کہتے ہیں: اور میں شام آیا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کے گھر گیا، وہ نہیں ملے، میں حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملا تو انھوں نے کہا: کیا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ہمارے لیے خیر کی دعا کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ اس پر کہتا ہے: آمین، اور تمہیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔“

[٦٩٢٩] ٨٨-(٢٧٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ، الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ، مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ».

[6930] (صفوان نے) کہا: میں بازار کی طرف نکلا تو

[٦٩٣٠] (٢٧٣٢) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی میری ملاقات ہوئی، انھوں نے بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے وہی کچھ کہا: (جوان کی بیوی حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا۔)

[6931] یزید بن ہارون نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے روایت ہے۔

السُّوقِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۶۹۲۷]

[۶۹۳۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ.

باب: ۲۴- کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا مستحب ہے

(المعجم ۲۴) (بَابُ اسْتِخْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ) (التحفة ۲۴)

[6932] ابواسامہ اور محمد بن بشر نے زکریا بن ابی زائدہ سے، انھوں نے سعید بن ابی ہرودہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بات پر (اپنے) بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک کھانا کھائے اور اس پر اللہ کی حمد کرے یا پینے کی کوئی چیز (پانی، دودھ وغیرہ) پیے اور اس پر اللہ کی حمد کرے۔“

[۶۹۳۲] ۸۹- (۲۷۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا».

☆ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے پر حمد کرنے کی جو دعائیں سکھائیں ہیں، ان میں سے ایک معروف دعا یہ ہے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا» ”سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا نظام بھی بنا دیا۔“ (سنن ابی داؤد: 3851)

[6933] اسحق بن یوسف ازرق نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے سعید بن ابی ہرودہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (آگے) اسی کے مانند (ہے۔)

[۶۹۳۳] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَنَحْوِهِ.

(المعجم ۲۵) (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ
لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ: دَعَوْتُ فَلَمْ
يُسْتَجَبْ لِي) (التحفة ۲۵)

باب: 25۔ دعا مانگنے والے کی دعا پوری ہوتی ہے اگر
وہ جلد بازی کرتے ہوئے نہ کہے: میں نے دعا کی
لیکن قبول نہیں ہوئی

[۶۹۳۴] ۹۰- (۲۷۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ: قَدْ
دَعَوْتُ فَلَا - أَوْ فَلَمْ - يُسْتَجَبْ لِي».

[6934] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے
ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید سے اور انھوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی
ہے جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا: میں نے
دعا کی، لیکن میرے حق میں قبول نہیں ہوئی۔ یا نہیں ہوئی۔“

[۶۹۳۵] ۹۱- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
شُعَيْبٍ بْنُ لَيْثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي:
حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ - وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ وَأَهْلِ الْفَقْهِ - قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، فَيَقُولْ: قَدْ
دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي».

[6935] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی،
انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام
ابو عبید نے حدیث بیان کی۔ اور وہ قراء اور اہل فقہ میں سے
ہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا،
وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی بھی
شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے
اور یہ (نہ) کہے: میں نے اپنے رب سے دعا کی تو اس نے
مجھے میری دعا کا جواب نہیں دیا (میری دعا قبول نہیں کی)۔“

[۶۹۳۶] ۹۲- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ
صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
قَالَ: «لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمِّ
أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِمَ، مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ» قِيلَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ
دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَبْ لِي».

[6936] ابودریس خولانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا:
”جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور قبولیت
کے معاملے میں جلد بازی نہ کرے، اس کی دعا قبول ہوتی
رہتی ہے۔“ عرض کی گئی: اللہ کے رسول! جلد بازی کرنا کیا
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کہے: میں نے دعا کی اور میں
نے دعا کی اور مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ میرے حق میں قبول
کرے گا، پھر اس مرحلے میں (ماپوس ہو کر) تھک جائے اور

فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ، وَيَدْعُ الدُّعَاءَ. دعا کرنا چھوڑ دے۔“

فائدہ: انسان مستقبل اور اپنے حقیقی فائدے سے بے خبر اور جلد باز ہے۔ وہ جو دعائے مانگا ہے اللہ اسے مانگی ہوئی چیز ایسے وقت میں دینا چاہتا ہے جو مناسب ترین اور محفوظ ہو، لیکن وہ بے خبر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اللہ سے مانگنے والا تعلق ہی توڑ لیتا ہے یا اللہ اس کو مانگی ہوئی چیز سے بدرجہا عنایت کرنا چاہتا ہے۔ وہ صرف یہ دیکھ کر کہ جو کچھ اس نے مانگا بعید وہی ملنے کے آثار نظر نہیں آرہے یا وہ چیز کسی اور کو مل گئی ہے، اللہ کی بے پایاں رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ مانگنے والا تعلق توڑ بیٹھتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مانگو تو اس یقین کے ساتھ مانگو کہ ملے گا اور ضرور ملے گا۔ (جامع الترمذی، حدیث: 3479) اللہ کا بندہ اپنے اللہ سے جو امید وابستہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اسے کبھی نہیں توڑتا، بندہ خود ہی مایوسی کا شکار ہو کر، جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اس وابستگی کو توڑ لیتا ہے۔

باب: 26۔ اہل جنت میں اکثریت فقراء کی اور اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہوگی اور عورتوں کے ذریعے آزمائش ہوتی ہے

(المعجم ۲۶) (بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ، وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ، وَبَيَانُ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ۲۶)

[6937] حماد بن سلمہ، معاذ بن معاذ غزیری، معتبر، جریر اور یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سلیمان جی نے ابو عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو زیادہ تر لوگ جو اس میں داخل ہوئے، مسکین تھے اور میں نے دیکھا کہ مال و متاع والے (جنتی) باہر روکے ہوئے تھے، سوائے (مالدار) دوزخیوں کے، انھیں جہنم میں ڈالنے کا حکم (خواری) صادر کر دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں بیشتر عورتیں تھیں۔“

[۶۹۳۷] [۹۳-۲۷۳۶] حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا غَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَخْبُوشُونَ، إِلَّا أَصْحَابُ النَّارِ، فَقَدْ أَمَرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ، فَإِذَا غَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا النِّسَاءُ».

ﷺ فائدہ: رسول اللہ ﷺ ازراہ شفقت بار بار عورتوں کو اس بات پر خبردار فرماتے تھے کہ بہت سی قبیح باتوں کو وہ انتہائی معمولی سمجھتے ہوئے مسلسل ان کا ارتکاب کرتی رہتی ہیں اور وہ جمع ہو کر اتنا بڑا بوجھ بن جاتی ہیں جو آخر کار انہیں جہنم میں لے جاتا ہے۔ آپ نے ازراہ رحمت عورتوں کو بہت سی اظہار معمولی نیکیوں کی تلقین فرمائی ہے جو خاص طور پر ان کے لیے آخرت کا بہت بڑا خزانہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان میں چھوٹے بڑے صدقات بھی شامل ہیں۔ ان کا اپنی ہی اولاد، خصوصاً بچوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ بھی شامل ہے اگر وہ اللہ کی رضا کے لیے رواد رکھا جائے۔

[6938] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے، انھوں

نے ابورجاء عطار دی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت کے اندر جھانک کر دیکھا تو میں نے اہل جنت میں اکثریت فقراء کی دیکھی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دوزخ میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔“

[6939] (عبدالوہاب) ثقفی نے بتایا: ایوب نے ہمیں

اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[6940] ابوشہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

ابورجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے آگ (جہنم) میں جھانک کر دیکھا..... پھر ایوب کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[6941] سعید بن ابی عروبہ سے روایت ہے، انھوں نے

ابورجاء سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کے مانند ذکر کیا۔

[6942] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے

حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مطرف بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک بیوی کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا: تم فلاں عورت (دوسری بیوی کا نام لیا) کے پاس سے

[6938] ۹۴- (۲۷۳۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ».

[6939] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6940] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ:

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّجَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَطَّلَعَ فِي النَّارِ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَيُّوبَ.

[6941] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6942] ۹۵- (۲۷۳۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ، فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتِ الْأُخْرَى: جِئْتُ مِنْ

آئے ہو؟ انھوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے (بھی ہو کر) آیا ہوں اور انھوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم تعداد عورتوں کی ہے۔“

[6943] ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث سنا، کہا: میں نے مطرف کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی دو بیویاں تھیں..... (آگے) معاذ کی حدیث کے ہم معنی (روایت کی۔)

[6944] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ تھی: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔“

[6945] سعید بن منصور نے کہا: ہمیں سفیان اور معتمر بن سلیمان نے سلیمان بنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے بعد کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی ہو۔“

[6946] عبد اللہ بن معاذ غمری، مؤید بن سعید اور محمد بن عبد الاعلیٰ نے ہمیں معتمر سے حدیث بیان کی۔ ابن معاذ نے کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: ہمیں ابو عثمان نے حضرت اسامہ

عند فُلَانَةٍ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَقْلَ سَائِكِي الْجَنَّةِ النِّسَاءَ».

[۶۹۴۳] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[۶۹۴۴] ۹۶- (۲۷۳۹) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ».

[۶۹۴۵] ۹۷- (۲۷۴۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً، هِيَ أَضَرُّ، عَلَى الرَّجَالِ، مِنَ النِّسَاءِ».

[۶۹۴۶] ۹۸- (۲۷۴۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، جَمِيعًا عَنْ الْمُعْتَمِرِ. قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ

بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد لوگوں میں کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا ہو۔“

[6947] ابو خالد احمر، ہشیم اور جریر سب نے سلیمان بنی سے، اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[6948] محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ دنیا بہت بیشمی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھیں (تم سے پہلے والوں کا) جانئیں بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہذا تم دنیا (میں کھو جانے سے) بچتے رہنا اور عورتوں (کے فتنے میں مبتلا ہونے سے) بچ کر رہنا، اس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں (کے معاملے) میں تھا۔“

اور بشار کی حدیث میں ہے: ”تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔“

أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً، أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

[6947] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6948] [٦٩٤٨] ٩٩- (٢٧٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ».

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ: «لَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ».

فائدہ: عورتوں کو جمال، نزاکت، نرمی اور مردوں کے لیے جاذبیت عطا کی گئی ہے۔ اگر وہ انھیں گھر بنانے، گھر کو ایمان اور دین کا مرکز بنانے کے لیے استعمال کریں تو وہ اس میں محیر العقول کامیابیاں حاصل کر سکتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر رشتے سے اللہ کی بہت بڑی نعمت، انتہائی قابل قدر اور قابل احترام ہیں لیکن چونکہ ان کی یہ خصوصیات بہت زیادہ مؤثر ہیں، اس لیے شیطان بھی اس

بات کی سر توڑ کوشش کرتا ہے کہ عورتوں کو فریب دے کر انھیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرے۔ بعض اوقات عورت کا اپنا ارادہ اس میں شامل نہیں ہوتا، اس کے باوجود شیطان اس کی جاذبیت کے حوالے سے بہت بڑے فتنے کھڑے کر دیتا ہے اور بد قسمتی سے اگر عورت بھی اسی طرح شیطان کے فریب کا شکار ہو جائے جس طرح کمزور مرد بھی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے تو اس کے ذریعے سے ایمان، بھلائی، صلہ رحمی، شرم و حیا وغیرہ کے حوالے سے بہت سنگین تباہی آ سکتی ہے۔ وہ عورتیں بھی، جو بڑے فتنوں سے بچتی ہیں، اللہ کی عبادت گزار بھی ہوتی ہے، بظاہر چھوٹی اور بے ضرر نظر آنے والی باتوں میں بے پروائی برتی ہیں۔ غیرت، دنیاوی معاملات میں دوسروں کی ریس، حسد، ناشکرا پن ایسی برائیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی عورتوں کے نامہ اعمال کو بھی سیاہ کر سکتی ہیں۔ پردے کا حکم، عورتوں کو اپنی من مانی سے روکنے کے احکام، مردوں سے بڑھ کر حیا داری کے تقاضے نبھانے کی تلقین اور اس کے ساتھ جغلی، حسد اور ناشکرے پن سے پرہیز کا حکم اسی لیے ہے کہ وہ اپنی مؤثر صلاحیتوں کے ذریعے سے اپنے گھر، خاندان بلکہ پورے معاشرے کو خوبیوں سے آراستہ کریں۔ یہی ان کی حقیقی خوبی ہے۔

(المعجم ۲۷) (بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ
الثَّلَاثَةِ، وَالتَّوْبَةِ، وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ) (التحفة
التوبة: ۱)

باب: 27۔ غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ
اور نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کرنا

[6949] انس بن عیاض ابو صمرہ نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”تین آدمی پیدل چلے جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا، انھوں نے پہاڑ میں ایک غار کی پناہ لی، تو (اچانک) ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان آگری اور ان کے اوپر آکر انھیں ڈھا تک دیا، انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو تم نے (صرف اور صرف) اللہ کے لیے کیے ہوں اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید وہ اس بندش اور قید سے تمھیں آزاد کر دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین، بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کی میں نگہداشت کرتا ہوں۔ جب شام کو میں اپنے جانور (چرانے کے بعد انھیں) ان کے پاس واپس لاتا، ان کا دودھ

[۶۹۴۹] ۱۰۰- (۲۷۴۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبَا صَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتَمَشُّونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوْوُوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى قَمَرِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا، لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ! إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَامْرَأَتِي، وَلِي صَبِيَّةٌ صَغَارٌ أَرْضَعِي عَلَيْهِمْ، فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ، حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيْي فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيي، وَإِنِّي نَأَى بِذَاتِ

دوہتا تو آغاز اپنے والدین سے کرتا اور اپنے بچوں سے پہلے انہیں پلاتا تھا۔ ایک دن (موسیٰوں کے چرنے کے قابل) درختوں کی تلاش مجھے بہت دور لے گئی، میں رات سے پہلے گھر نہ پہنچ سکا۔ میں نے انہیں پایا کہ وہ دونوں سوچکے ہیں۔ میں جس طرح (ہر روز) دودھ نکالا کرتا تھا نکالا اور وہ دوہا ہوا دودھ لے کر ان کے سر ہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھے یہ بھی ناپسند تھا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور یہ بھی گوارا نہ تھا کہ ان سے پہلے بچوں کو پلاؤں، بچے بھوک کی شدت سے ہلکتے ہوئے میرے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، میں اسی حال میں (کھڑا) رہا اور وہ بھی اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس (غار کے بند منہ) میں اتنا سوراخ کر دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ اللہ نے اس میں ایک سوراخ کر دیا کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

اور دوسرا (ساتھی) کہنے لگا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی، میں اس سے وہی شدید محبت کرتا تھا جو ایک مرد عورت سے کرتا ہے۔ میں نے اس سے اپنے لیے (خود) اسی کو مانگا۔ اس نے اس وقت تک (میری بات ماننے سے) انکار کر دیا، یہاں تک کہ میں اسے (سونے کے) سودینار لاکر دوں۔ میں انہیں حاصل کرنے میں لگ گیا یہاں تک کہ سودینار اکٹھے کر لیے، پھر جب میں اس کے دونوں قدموں کے درمیان پہنچا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور حق (نکاح) کے بغیر مہر (بکارت) نہ توڑ۔ تو (تیرا نام سن کر) میں اس سے (الگ ہو کر) کھڑا ہو گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو اس میں (اور زیادہ) سوراخ کر دے (اللہ نے) ان کے لیے (اور زیادہ) سوراخ کر دیا۔

اور تیسرے نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو چاولوں کے ایک فرق (تین صاع، تقریباً

یَوْمَ الشَّجَرِ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَشْفِيَ الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا، وَالصَّبِيَّةَ بَنَصَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَائِيهِمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَّجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً، فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةٌ عَمَّ اُحْبَبْتُهَا كَاَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ، وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَاَبَتْ حَتَّى اَتَيْتَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَعَبَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَجِئْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اَتَقِي اللَّهَ، وَلَا تَفْتَحُ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا، فَقُمْتُ عَنْهَا، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، فَفَرَّجَ لَّهُمْ.

وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيرًا بِفَرْقٍ اَزْرٍ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ:

ساڑھے سات کلو گرام) کی اجرت کے عوض کام پر لگایا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق (اجرت) ادا کرو۔ میں نے اسے اس کا فرق (تین صاع چاول) پیش کیا۔ وہ (اسے کم قرار دیتے ہوئے) اس کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میں مسلسل اس (تین صاع چاولوں) کو کاشت کرنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس (کی آمدنی) سے گائے (کے بہت سے ریوڑ) اور ان کو چرانے والے (غلام) اکٹھے کر لیے۔ پھر (مدت بعد) وہ میرے پاس (واپس) آیا اور کہا: اللہ سے ڈرو، میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کرو۔ میں نے کہا: ان گایوں (کے ریوڑوں) اور انھیں چرانے والے (غلاموں) کی طرف جاؤ اور انھیں لے لو۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو! میرے ساتھ مذاق تو نہ کرو۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب گائیں اور ان کو چرانے والے (غلام) لے جاؤ، وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو جو حصہ باقی رہ گیا ہے، اسے بھی کھول دے۔ اللہ نے باقی حصہ بھی کھول دیا (اور وہ آزاد ہو کر غار سے باہر نکل آئے۔)

أَعْطَيْنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرِغْتُ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي، قُلْتُ: أَذْهَبُ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرِعَاءَهَا، فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرِجْ لَنَا مَا بَقِيَ، فَمَرَجَّ اللَّهُ مَا بَقِيَ.

[6950] موسیٰ بن عقبہ، عبید اللہ، فضیل، رقبہ بن مسقلہ اور صالح بن کیسان سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابو ضمہ کی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی روایت کی اور انھوں نے ان کی حدیث میں (پیدل چلے جا رہے تھے کے ساتھ) ”اور وہ پیدل چلتے ہوئے نکلے“ کے الفاظ بڑھائے اور عبید اللہ کی روایت کو چھوڑ کر صالح کی حدیث میں ”وہ مل کر پیدل چلے“ کے الفاظ ہیں جبکہ ان (عبید اللہ) کی حدیث میں ”اور وہ نکلے“ کا لفظ ہے اور انھوں نے اس کے بعد (پیدل چلتے ہوئے وغیرہ) کا کچھ ذکر نہیں کیا۔

[۶۹۵۰] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ الْجَلِيلِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَرَقْبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ بْنُ الْحُلَوَائِيِّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي صَمْرَةَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَقَبَةَ، وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ: «وَخَرَجُوا يَمْشُونَ»، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ «يَتَمَاشُونَ» إِلَّا عُيِّنَ اللَّهُ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ «وَخَرَجُوا» وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

[۶۹۵۱] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ - قَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ مَمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَتَّى آوَاهُمُ الْمَيْتُ إِلَى غَارٍ» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: «اللَّهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَبَحَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا»، وَقَالَ: «فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عَشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ»، وَقَالَ: «فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَارْتَعَجَتْ». وَقَالَ: «فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ».

[6951] سالم بن عبد اللہ (بن عمر) نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص (کسی غرض سے) روانہ ہوئے، حتیٰ کہ رات گزارنے کی ضرورت انھیں ایک غار کی پناہ گاہ میں لے آئی“ پھر انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع کی روایت کے مطابق واقعہ بیان کیا مگر کہا: ”اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے، میں رات کے وقت ان دونوں سے پہلے نہ گھر والوں کو دودھ پلاتا تھا، نہ مال کو (اپنی ملکیت کے غلاموں یا مویشیوں کے ان بچوں کو جن کی اپنی مائیں نہ تھیں) دودھ پلاتا تھا۔“ اور (یہ بھی) کہا: ”(میری عم زاد) مجھ سے دوڑ رہی یہاں تک کہ ایک قحط سالی کا شکار ہو گئی، وہ میرے پاس آئی تو میں نے اسے (سو کے بجائے جو اس نے مانگے تھے) ایک سو بیس دینار دیے۔“ اور (تیسرے شخص کے واقعے میں) اس نے کہا: ”میں نے اس کی اجرت کو (کا شکاری اور تجارت کے ذریعے) خوب بار آور بنایا، یہاں تک کہ ایسا کرنے سے مال موٹی بہت بڑھ گئے اور پھیل گئے۔“ اور آخر میں کہا: ”تو وہ چلتے ہوئے غار سے باہر آ گئے۔“



ارشاد باری تعالیٰ

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ﴿٣١﴾

”اور سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

(النور 31:24)

توبہ اور اس کی قبولیت

توبہ کا باب درحقیقت اللہ کی بے پایاں رحمت، اس کے بے کراں عفو اور اپنی مخلوق سے اس کی حد درجہ محبت کا باب ہے۔ انسان اللہ کی عطا کردہ رہنمائی سے ہٹ کر گناہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہر گناہ اور نافرمانی کا وبال بہت شدید ہے۔ جب گناہگار پچھتاتا ہے اور اپنے اسی رب واحد کی طرف رجوع کرتا ہے جس کی اس نے نافرمانی کی ہوتی ہے تو وہ اسے اس کے گناہ کے وبال سے اور اس کی اپنی بد عملی کے برے نتیجے سے بچا لیتا ہے، پھر عجیب یہ کہ بندے کے اس بچ جانے پر سب سے زیادہ خوش، بلکہ خود عذاب سے بچ جانے والے بندے سے بھی بڑھ کر اس کا رب خوش ہوتا ہے جو اسے بچاتا ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ نے اپنے ہر گناہگار بندے کو یہ بھی سکھایا ہے کہ وہ پشیمانی کے موقع پر اسی سے عفو و مغفرت، یعنی نامہ اعمال سے گناہوں کو مٹا دینے کے ساتھ رحمت بھی طلب کرے۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ رحمت و نعمت کا مطالبہ اچھا کام کرنے کے بعد ہونا چاہیے لیکن اللہ ایسا رحیم ہے کہ وہ گناہ کرنے والے کو پچھتانے کے موقع پر عفو و مغفرت کے ذریعے سے رحمت طلب کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

اس نے ساری کائنات میں جتنی رحمت پیدا فرمائی ہے اس کا ہر کہیں ہر وقت مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، مائیں، انسانوں کی ہوں یا جانوروں، درندوں اور پرندوں کی، ہر وقت ہر جگہ اپنے بچوں پر رحمت و شفقت لٹا رہی ہوتی ہیں۔ انسانوں میں دوسرے رشتوں کے نتیجے میں بھی رحمت و شفقت کا مظاہرہ ہو رہا ہوتا ہے یہ رحمت و شفقت نہ ہو تو کائنات بستی نہ رہے اور ایک لمحے میں اجڑ جائے۔ یہ ساری رحمت اللہ کی رحمت کا سواں (1/100) حصہ ہے۔ ننانوے حصے اس کے پاس ہیں، وہ اپنی مخلوق کے لیے انھی کو لٹاتا ہے اور جب فیصلے کا دن آئے گا تو مخلوقات کو عطا کردہ رحمت کے اس حصے کو بھی اپنی رحمت میں شامل کر دے گا اور فیصلہ اس کی بنیاد پر کرے گا، اس نے ابتدائے آفرینش ہی میں فیصلہ کرتے ہوئے اپنے بارے میں اپنا فیصلہ لکھ کر رکھ لیا ہے: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي ”میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔“

توبہ کے حوالے سے بنیادی شرط اللہ اور اس کی بے پایاں رحمت پر پختہ یقین، اس کی ناراضی کے خوف کے ساتھ پشیمانی کا احساس اور صرف اور صرف اللہ کی طرف رجوع ہے۔ بلکہ اگر خوف کے عالم میں اللہ کی ناراضی سے بچنے کی نیت سے کوئی ایسا کام بھی کر لیا جو بجائے خود گناہ ہے، اگرچہ وہ نہیں جانتا کہ یہ گناہ ہے، تو اللہ اسے بھی توبہ کے مترادف قرار دیتے ہوئے نہ صرف اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے بلکہ اس کے آخری گناہ ہی کو اس کی بخشش کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ یہی سلوک اس شخص کے ساتھ ہوگا جس

نے صرف اور صرف اللہ کے خوف کی بنا پر اپنے وارثوں کو پابند کیا کہ وہ اس کی لاش کو جلا کر رکھ ہواؤں میں اڑا دیں اور سمندروں میں بہا دیں۔ یہ دسعتیں صرف اللہ کی رحمت کے شایان شان ہیں کہ توبہ کر کے پھر گناہ کا ارتکاب کرنے والا اور بار بار گناہ کر کے توبہ کے لیے آکھڑا ہونے والا دھتکار دیے جانے اور غضب اور ملامت کے سلوک کے بجائے ارحم الراحمین کی طرف سے اس نوید کا سزاوارٹھہرا دیا جاتا ہے کہ توبہ بات جان کر کہ تیرا ایک ہی رب ہے جو گناہ پر پکڑ بھی لیتا ہے اور توبہ کرنے پر ہمیشہ بخش بھی دیتا ہے، بار بار جو میرے پاس بخشش کے لیے آئے گا توجا: «إِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ» ”جو چاہے کرتا پھر میں نے تمہیں بخش دیا۔“ (حدیث: 6986) لیکن رحمت گناہوں کی حوصلہ افزائی نہیں مبنی چاہیے۔ اللہ انتہائی غیور ہے، اس لیے اسے بخش کام پسند نہیں، اس کے سامنے گناہ پر اصرار اور اکڑتے ہوئے نہیں آنا چاہیے۔ توبہ پر اصرار اور عاجزانہ اس کی مدح، تعریف اور حمد کرتے ہوئے آنا چاہیے۔

یہ بھی اللہ کی رحمت کا ایک انداز ہے کہ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد انسان نیک کام کرے، خصوصاً دل سے اللہ کی عبادت کرے، نماز ادا کرے تو اسے پتہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بخشا جا چکا ہوتا ہے: ﴿إِنَّ الْفَصْلَ يُدْهِنُ الشَّيْءَاتِ﴾ گناہ جتنا بڑا بھی ہو اگر گناہگار سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ کی بخشش اس کی دست گیری کرتی ہے۔ سچی توبہ کے لیے نکلنے والے سو آدمیوں کے قاتل کی بھی بخشش کر دی جاتی ہے۔ گناہ پر پشیمانی اور اللہ کا خوف بعض اوقات اتنا شدید ہوتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے ہی دنیا میں ملنے والی سزا کو قبول کر لیتا ہے۔ یہ بہت بڑی توبہ ہے۔ جن لوگوں نے حبیبہ رسول، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر جھوٹا الزام لگایا ان کا جرم صرف قذف نہ تھا، رسول اللہ ﷺ کا دل دکھایا، آپ کی عزت پر حملہ کیا، بیت نبوت پر چھینٹے پھینکے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سخت آزمائش کا جس انداز میں سامنا فرمایا وہ ہر مسلمان کے لیے مشعل راہ ہے۔ جب حقیقت حال کی وضاحت کے لیے وحی آنے میں دیر ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا: ”اگر تم بری ہو تو اللہ غریب تمہاری براءت واضح کر دے گا۔ اگر ذرہ برابر بھی گناہ ہوا ہے تو اللہ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتا ہے۔“ آپ ﷺ نے یہ فرما کر گناہگار بندوں کے لیے جو اللہ کا پیغام ہے وہ پہنچایا۔ حضرت عائشہؓ جتنا تو ظاہرہ تھیں، اللہ نے ان کی براءت نازل بھی فرمادی لیکن توبہ کی قبولیت کا اعلان ایک بار پھر ساری امت کے سامنے آ گیا۔ وحی میں تاخیر کی حکمت یہ تھی کہ الزام تراشی کرنے والے اپنا الزام ثابت کرنے کے لیے پورا زور لگائیں، پورا وقت ملنے کے باوجود وہ ادنیٰ سی شہادت یا کوئی قرینہ بھی پیش نہ کر سکیں اور سب کے سامنے واضح ہو جائے کہ یہ ایک بے بنیاد الزام تھا۔ اس کے بعد اللہ کی طرف سے براءت بھی، بہتان تراشنے والوں کی سزا کا بھی اہتمام ہوا اور جس پاکباز ہستی پر جھوٹا الزام لگا کر اس کا دل دکھایا گیا اس کی عزت بھی دوبالا ہو جائے۔ اگر الزام لگتے ہی اللہ کی طرف سے براءت آ جاتی تو شیطان کی طرف سے فتنہ انگیزی جاری رہتی اور وہ سب مقاصد حاصل نہ ہو سکتے جو نزول وحی کے ذریعے سے حاصل ہوئے۔ اس باب کی آخری حدیث میں بیت نبوت کی حفاظت کے حوالے سے ایک معجزانہ پہلو بیان کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیت نبوت پر الزام لگانے والوں کا جھوٹ ہر صورت میں کھل جاتا ہے اور بیت نبوت سے منسلک ہر فرد کی عزت و حرمت کی شہادت قدرت خود فراہم کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک ام ولد (کنیز جو آپ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں) پر کسی شخص کے حوالے سے اسی طرح کا الزام عائد کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو

عالمِ کوئی غیر مسلم غلام تھا، یہ فیصلہ فرما دیا کہ حضرت علی بیٹہ جا کر اس کو قتل کر دیں۔ حضرت علی تشریف لے گئے۔ وہ ایک کم گہرے کنویں کے پانی میں خود کو ٹھنڈا کر رہا تھا۔ حضرت علی نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ اس کو خوبہ سہا بنانے کے لیے اس کا عضو کاٹا ہوا تھا۔ حضرت علی نے اس کو چھوڑ دیا اور آ کر گواہی دی کہ جس شخص کو ملوث قرار دیا گیا تھا وہ سرے سے اس قابل ہی نہ تھا۔ شیطان اور اس کے چیلے اس بار بھی جھوٹے ٹکٹے اور رسوا ہوئے۔

۴۹ - کِتَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کا بیان

(المعجم ۱) (بَابُ: فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ
وَالْفَرَحِ بِهَا) (التحفة ۲)

باب: 1۔ توبہ کی تلقین اور اس پر (اللہ عزوجل کی) خوشی

[6952] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے میرے بارے میں میرے بندے کا جو گمان ہو میں اس کے ساتھ (مطابق ہوتا) ہوں اور وہ مجھے جہاں (بھی) یاد کرے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے ایسے آدمی کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے چٹیل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری (سامان سمیت واپس) مل جاتی ہے۔ (میرا) جو بندہ ایک باشت میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے، میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چلتا ہوا میری طرف آتا ہے، میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔“

[۶۹۵۲] ۱- (۲۶۷۵) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ». [راجع: ۶۸۰۵]

[6953] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یقیناً تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں

[۶۹۵۳] ۲- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْتَبِ الْقَعْنَبِيِّ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَغْنِي [ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ] الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

سے کوئی شخص اپنی گم شدہ سواری (واپس) پا کر خوش ہوتا ہے۔“

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ، مَنْ أَحَدِكُمْ يَصَالَتِي، إِذَا وَجَدَهَا».

[6954] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور

انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[6954] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.

[6955] جریر نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ بن عمیر

سے اور انھوں نے حارث بن سُوید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے ہاں حاضر ہوا، اس وقت وہ بیمار تھے، انھوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ آدمی (خوش ہوتا ہے) جو ہلاکت خیز سنسان اور بے آب و گیاہ میدان میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، اس (سواری) پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہوا ہو، وہ (تھکا ہارا کچھ دیر کے لیے) سو جائے اور جب جاگے تو سواری جاچکی ہو۔ وہ ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے: میں جہاں پر تھا، اسی جگہ واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ (اس نیند کے عالم میں) مجھے موت آجائے۔ وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لیے لیٹ جائے اور (اچانک) اس کی آنکھ کھلے تو اس کی وہ سواری جس پر اس کا زادراہ، کھانا اور پانی تھا اس کے پاس کھڑی ہو۔ تو اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ آدمی اپنی سواری اور زادراہ سے خوش ہوتا ہے۔“

[6955] ۳-(۲۷۴۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ؛ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أُعَوِّدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ: حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَإِنَّمَا فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَإِنَّمَا حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، قَالَ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ».

فائدہ: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ بات بیان نہیں کی گئی جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی تھی۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی روایت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ ایک بلند و بالا پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ وہ اس کے اوپر گر جائے گا اور کافراں طرح دیکھتا ہے جیسے ایک کھسی اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اس کو ہاتھ سے ہٹا دیا۔ (صحیح البخاری، حدیث: 6308، وجامع

الترمذی، حدیث: 2498، 2497)

[6956] قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ”اس آدمی کی نسبت (زیادہ خوش ہوتا ہے) جو زمین کے سنان بے آب و گیاہ صحرا میں ہو۔“ (دَوَّیۃ کے بجائے دَاوِیۃ کا لفظ بولا، معنی ایک ہی ہے۔)

[6957] ابواسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عمارہ بن عیسر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حارث بن سدید سے سنا، کہا: مجھے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک رسول اللہ ﷺ سے (نقل کرتے ہوئے) اور دوسری اپنی طرف سے، چنانچہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے (اس آدمی کی نسبت) زیادہ خوش ہوتا ہے۔۔۔۔۔“ (آگے) جریر کی حدیث کے مانند۔

[6958] ابویونس نے ساک سے روایت کی، کہا: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (آپ ﷺ کا فرمان) بیان کیا: ”اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنا زور اور اپنی پانی کی بڑی مشک کو اونٹ پر لادنا، پھر (سفر پر) چل پڑا، یہاں تک کہ جب وہ ایک چیل زمین پر تھا تو اسے دو پہر کی نیند نے بے بس کر دیا، وہ اترا اور ایک درخت کے نیچے دو پہر کے آرام کے لیے لیٹ گیا، اس کی آنکھ لگ گئی اور اس کا اونٹ کسی طرف کو نکل گیا، پھر وہ جاگا تو کوشش کر کے ایک

[۶۹۵۶] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «مِنْ رَجُلٍ يَدَاوِيَّةٌ مِنَ الْأَرْضِ».

[۶۹۵۷] ۴- (۔۔۔) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَمَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ ابْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[۶۹۵۸] ۵- (۲۷۴۵) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: خَطَبَ الثَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ، ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَذْرَكَهُ الْفَاتِلَةُ، فَتَزَلَّ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ، فَاسْتَبَقَطَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ سَعَى شَرَفًا

نیلے پر چڑھا (ہر طرف دیکھا) لیکن اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ مشقت اٹھا کر دوسرے نیلے پر چڑھا، اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر (مزید) مشقت سے تیسرے نیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ آیا، اسی جگہ پہنچا جہاں دو پہر کا آرام کیا تھا، وہ (اس جگہ) بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا اونٹ چلتا ہوا (واپس) آگیا اور اپنی مہار (کیل سے بندھی ہوئی رسی) اس آدمی کے ہاتھ پر گرا دی۔ (اسے اٹھ کر مہار پکڑنے کی زحمت بھی نہ کرنی پڑی) تو اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جب یہ آدمی اپنی سواری کو اس کی اصل حالت میں (زاوہ اور پانی سمیت صحیح سالم) پالیتا ہے۔“

سماک نے کہا: تو شععی نے سمجھا کہ حضرت نعمان (بن بشیر ؓ) نے یہ بات مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کی ہے، لیکن میں نے ان کو (مرفوع بیان کرتے) نہیں سنا۔

[6959] یحییٰ بن یحییٰ اور جعفر بن حمید نے ہمیں عبید اللہ بن زیاد بن لقیط سے، انھوں نے زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی ایسی بے آب و گیاہ زمین میں، جہاں کھانے کی کوئی چیز ہونہ پینے کی، اپنی کیل کی رسی کھینچتی ہوئی (کسی طرف) نکل گئی۔ اس کا کھانا اور پانی بھی اسی پر تھا۔ اس شخص نے اسے (بہت) ڈھونڈا حتیٰ کہ تھک کر ہار گیا، پھر وہ (اونٹنی چلتے چلتے) ایک درخت کے نڈ منڈ تنے کے پاس سے گزری تو اس کی کیل کی رسی اس کے ساتھ ۲ نک گئی اور اس شخص نے اس (اونٹنی) کو اس (تنے) کے ساتھ لگی کھڑی پالیا؟“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! (اس شخص کی خوشی) بے پناہ ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ شخص اپنی سواری کو پاکر ہوتا ہے۔“

ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمِشِي، حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ، فَلَلَّهُ أَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ، مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ.

قَالَ سِمَاكٌ: فَرَعَمَ الشَّعْعِيُّ، أَنَّ التُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعَهُ.

[۶۹۵۹] ۶- (۲۷۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ جَعْفَرُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِدَادٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا، فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟» قُلْنَا: شَدِيدًا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا، إِنَّهُ وَاللَّهِ! لَلَّهُ أَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ، مِنْ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ».

قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسَادٍ عَنْ أَبِيهِ.

جعفر نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن ایاد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی۔

[۶۹۶۰] ۷- (۲۷۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَهُوَ عَمُّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ، فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشِرَابُهُ، فَأَيَسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا، قَائِمَةٌ عِنْدَهُ، فَاخَذَ بِخَطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللَّهُمَّ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ».

[6960] اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) ان کے چچا ہیں، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر، جب وہ (بندہ) اس کی طرف توبہ کرتا ہے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں اپنی سواری پر (سفر کر رہا) تھا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل (کرگم ہو) گئی، اس کا کھانا اور پانی اسی (سواری) پر ہے۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری (ملنے) سے ناامید ہو چکا تھا۔ وہ اسی عالم میں ہے کہ اچانک وہ (آدمی) اس کے پاس ہے، وہ (اونٹنی) اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کو ٹیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے غلطی کر گیا۔“

فقہ: راوی اسحاق کے والد عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ دونوں کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں۔

[۶۹۶۱] ۸- (...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَبَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ، قَدْ أَصْلَهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ».

[6961] ہداب بن خالد نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے جب چنیل صحرا میں اس کے (اس) اونٹ (کے آنے) پر اس کی آنکھ کھلتی ہے جسے وہ صحرا میں گم کر چکا ہوتا ہے۔“

[۶۹۶۲] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

[6962] حبان نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی،

کہا: ہمیں قادیان نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: 2۔ استغفار اور توبہ سے گناہوں کا زائل ہو جانا

(المعجم ۲) (بَابُ سُقُوطِ الذُّنُوبِ
بِالِاسْتِغْفَارِ، وَالتَّوْبَةِ) (التحفة ۳)

[6963] عمر بن عبدالعزیز کے قصہ گو محمد بن قیس نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا رکھی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ”اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو (تمہاری جگہ) اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا فرما دے جو گناہ کریں (پھر اللہ سے توبہ کریں اور) وہ ان کی مغفرت فرما دے۔“

[۶۹۶۳] ۹- (۲۷۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ لَا أَنَّكُمْ تُذِيبُونَ لِخَلْقِ اللَّهِ خَلْقًا يُذِيبُونَ، يَغْفِرُ لَهُمْ».

[6964] محمد بن کعب قرظی نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ایسے ہوتے کہ تمہارے (نامہ اعمال میں کچھ بھی) گناہ نہ ہوتے جن کی اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بخشش فرماتا تو وہ ایسی قوم کو (اس دنیا میں) لے آتا جن کے گناہ ہوتے اور وہ ان کے لیے ان (گناہوں) کی مغفرت فرماتا۔“

[۶۹۶۴] ۱۰- (...) حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيُّ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدٍ ابْنُ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ، يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ، لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ، يَغْفِرُهَا لَهُمْ».

[6965] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو (اس دنیا سے) لے جائے اور (تمہارے بدلے

[۶۹۶۵] ۱۱- (۲۷۴۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي

میں) ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔“

نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ لَمْ تُذْبِحُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

باب: 3۔ ہمیشہ ذکر، امور آخرت کی فکر اور (اپنے اعمال کی) نگرانی میں لگے رہنا اور بعض اوقات ان کو چھوڑ کر دنیا کے کام کاج کرنے کا جواز

(المعجم ۳) (بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا) (التحفة ۴)

[6966] جعفر بن سلیمان نے سعید بن ایاس جزیری سے، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حظلہ (بن ربیع) اُسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کاموں میں سے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت کیا: حظلہ! آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: حظلہ منافق ہو گیا ہے، (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں حتیٰ کہ ایسے لگتا ہے گویا ہم (انھیں) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کھیتی باڑی (اور دوسرے کام کاج) کو سنبھالنے میں لگ جاتے ہیں اور بہت سی چیزیں بھول بھلا جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہی کچھ ہمیں بھی پیش آتا ہے، پھر میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حظلہ منافق ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیا معاملہ ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں، تو

[۶۹۶۶] ۱۲- (۲۷۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَطَرُ بْنُ نُسَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِي، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ: - وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافِقٌ حَنْظَلَةُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّ رَأْيِي عَيْنٌ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيِّعَاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ! إِنَّا نَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: نَافِقٌ حَنْظَلَةُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ، تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّ رَأْيِي عَيْنٌ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ

حالت یہ ہوتی ہے گویا ہم (جنت اور دوزخ کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم آپ کے ہاں سے باہر نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کام کاج کی دیکھ بھال میں لگ جاتے ہیں۔ ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس طرح میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں لگے رہو تو تمہارے بچھونوں پر اور تمہارے راستوں میں فرشتے (آکر) تمہارے ساتھ مصافحے کریں، لیکن اے حظلہ! کوئی گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور کوئی گھڑی کسی (اور) طرح۔“

[6967] عبد الصمد کے والد (عبدالوارث بن سعید) نے کہا: ہمیں سعید بخزیری نے ابوعثمان نہدی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے ہمیں وعظ فرمایا اور دوزخ کی یاد دلائی۔ کہا: پھر میں گھرایا تو بچوں کے ساتھ کسی مذاق کیا اور بیوی سے خوش طبعی کی، پھر میں باہر نکلا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے یہی بات ان کو بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے بھی یہی کیا ہے جس طرح تم نے ذکر کیا ہے، پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حظلہ منافق ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا بات ہے؟“ تو میں نے پوری بات آپ سے عرض کر دی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس طرح انھوں نے کیا ہے، میں نے بھی بالکل یہی کیا ہے (گھر جا کر بیوی بچوں کے ساتھ مشغول ہو گیا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حظلہ (یہ) گھڑی گھڑی کا معاملہ ہے (ایک گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور دوسری کسی اور طرح)۔ اگر تمہارے دل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے تذکیر و تلقین کے وقت ہوتے ہیں تو تمہارے ساتھ فرشتے مصافحے کریں حتیٰ کہ راستوں

عِنْدَكَ، غَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ - نَسِينَا كَثِيرًا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَذَوُّمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ، وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[۶۹۶۷] ۱۳- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَعظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَصَاحَكْتُ الصَّبِيَّانَ وَلَا عِشْتُ الْمَرْأَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكَّرُ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ، فَقَالَ: «مَهْ!؟» فَحَدَّثَنِي بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً، لَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ، لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ، حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ».

میں تم کو سلام کہیں۔“

[6968] سفیان نے سعید جریری سے، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حنظلہ تمیمی اُسیدی کا تب (رسول ﷺ) سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے پھر ان دونوں (جعفر بن سلیمان اور عبد الوارث بن سعید) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[۶۹۶۸] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

باب: 4۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے غضب پر غالب ہے

(المعجم ۴) (بَابُ: فِي سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَأَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ) (التحفة ۵)

[6969] مغیرہ حزامی نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا اور وہ (کتاب) عرش کے اوپر اس کے پاس ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔“

[۶۹۶۹] ۱۴- (۲۷۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى الْحَزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي».

[6970] سفیان بن عیینہ نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔“

[۶۹۷۰] ۱۵- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي».

[6971] عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کے بارے میں فیصلہ فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے لکھ دیا، وہ اس کے پاس رکھی ہوئی ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب

[۶۹۷۱] ۱۶- (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسْرَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ،

توبہ کا بیان
فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ رَجْعِي“

[6972] سعید بن مسیب نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کیے، ننانوے حصے اپنے پاس روک کر رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اسی ایک حصے میں سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ ایک چوپایہ اس ڈر سے اپنا اسم اپنے بچے سے اوپر اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اس کو لگ نہ جائے۔“

[6973] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، اس نے ایک رحمت اپنی مخلوق میں رکھی اور ایک کم سو رحمتیں (آئندہ کے لیے) اپنے پاس چھپا کر رکھ لیں۔“

[6974] عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے جن دانس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل فرمادی، اسی (ایک حصے کے ذریعے) سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، آپس میں رحمت کا برتاؤ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں موزع کر کے رکھ لی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔“

[6975] معاذ نے کہا: ہمیں سلیمان تمہی نے حدیث

[۶۹۷۲] ۱۷- (۲۷۵۲) حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ نِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلَائِقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ».

[۶۹۷۳] ۱۸- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ مِائَةً رَحْمَةً، فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ، وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً».

[۶۹۷۴] ۱۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةً رَحْمَةً، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْحَيِّ وَالْإِنْسِ، وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاخَمُونَ، وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللَّهُ نِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۶۹۷۵] ۲۰- (۲۷۵۳) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ

بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو عثمان نے نبی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت ہے جس کے ذریعے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے (رحمتیں) قیامت کے دن کے لیے (محفوظ) ہیں۔“

[6976] معمر نے اپنے والد (سلمان تھکی) سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[6977] داود بن ابی ہند نے ابو عثمان سے اور انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن اس نے سورتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمانوں اور زمین کے درمیان کی وسعت کے برابر ہے، اس نے ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی، اسی رحمت کی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحمت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا سلوک کرتے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر پوری (سو) کرے گا (اور بندوں کے ساتھ سو فیصد رحمت کا سلوک فرمائے گا)۔“

[6978] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی، اچانک قیدیوں میں سے اس کو ایک بچہ مل گیا، اس نے بچے کو اٹھا کر پیٹ سے چمٹایا اور اس کو دودھ پلانے لگی، تب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟“ ہم نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس کے بس میں ہو کہ اسے نہ پھینکے (تو ہرگز نہیں پھینکے گی)۔

موسى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِي عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[۶۹۷۶] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۶۹۷۷] ۲۱- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، مِائَةَ رَحْمَةٍ، كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٍ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً، فِيهَا تَغْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ».

[۶۹۷۸] ۲۲- (۲۷۵۴) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُومٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَسْبِي، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا اس عورت کو اپنے بچے کے ساتھ ہے۔“

«أَتَرُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟»
قُلْنَا: لَا، وَاللَّهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا».

[6979] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مومن کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سزا کیا ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کی امید ہی نہ رکھے، اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس رحمت کس قدر ہے تو کوئی ایک بھی اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔“

[6979] ۲۳- (۲۷۵۵) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُثُوبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ».

[6980] اخرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے گھر والوں سے کہا: جب وہ مرے تو اسے جلادیں، پھر اس کا آدھا حصہ (ہواؤں میں اڑا کر) خشکی پر بکھیر دیں اور آدھا حصہ سمندر میں بہا دیں، کیونکہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسے قابو کر لیا تو اس کو ضرور بالضرور ایسا عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہیں دے گا، چنانچہ جب وہ آدمی مر گیا تو انھوں نے وہی کیا جس کا اس نے حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا، اس شخص کا جو بھی حصہ اس (خشکی) میں تھا اس نے اس کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم تو جو کچھ اس میں تھا اس نے اکٹھا کر دیا، پھر (اللہ نے) اس سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے ڈر سے (ایسا کیا تھا) اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے (کہ میری بات سچ ہے) تو اللہ نے (اس سچی خشیت کی بنا پر) اسے بخش دیا۔“

[6980] ۲۴- (۲۷۵۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ ابْنُ بَنِي مَهْدِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ، لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ، لِأَهْلِهِ: إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ، ثُمَّ أَذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ! لَيُنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ، فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، يَا رَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ».

[6981] معمر نے کہا: زہری نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پھر) زہری نے کہا: مجھے حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے اپنے آپ پر ہر قسم کی زیادتی کی (ہر گناہ کا ارتکاب کر کے خود کو مجرم بنایا۔) تو جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا، پھر مجھے ہوا میں، سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے قابو کر لیا تو مجھے یقیناً ایسا عذاب دے گا جو کسی اور کو نہ دیا ہوگا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ تو اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا پورا واپس کر، تو وہ (پورے کا پورا سامنے) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کیا اس پر تمہیں کس چیز نے اکسایا؟ اس نے کہا: میرے پروردگار! تیری خشیت نے۔ یا کہا: تیرے خوف نے، تو اسی (بات) کی بنا پر اس (اللہ) نے اسے بخش دیا۔“

[6982] زہری نے کہا: اور حمید نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت ملی کے معاملے میں جہنم میں ڈال دی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا۔ اس نے نہ اس کو کھلایا، نہ اسے چھوڑا ہی کہ زمین کے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی، وہ لاغر ہو کر مر گئی۔“

زہری نے کہا: یہ اس لیے (فرمایا گیا): ہے کہ کوئی شخص نہ صرف (رحمت پر) بھروسہ کر لے اور نہ صرف مایوسی ہی کو اپنالے۔

فائدہ: دونوں حدیثوں پر غور کریں تو دل کے دو عمل ہیں جن کی بنا پر جنت اور جہنم میں بھیجے کا فیصلہ ہو گیا۔ دل کی خشیت یا خوف نے نیکیوں سے تہی دامن شخص کو جنت میں پہنچا دیا اور دل کی قسادت اور بے رحمی اس عورت کو جہنم میں لے گئی۔

[6983] زبیدی نے مجھے حدیث سنائی کہ زہری نے کہا:

[۶۹۸۱] ۲۵- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ: أَلَا أَحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بِنَبِيهِ فَقَالَ: «إِذَا أَنَا مُتٌ فَأَخْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ! لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي، لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، قَالَ: فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَذِي مَا أَخَذْتَ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ، يَا رَبِّ! - أَوْ قَالَ - مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ».

[۶۹۸۲] (۲۶۱۹) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتَّى مَاتَتْ هَرًّا».

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذَلِكَ، لِئَلَّا يَتَكَلَّفَ رَجُلٌ، وَلَا يَتَأَسَّرَ رَجُلٌ. (راجع: ۶۶۷۹)

[۶۹۸۳] ۲۶- (۲۷۵۶) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ

مجھے حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ایک بندے نے اپنے آپ پر ہر طرح کی زیادتی کی۔“ (آگے) معمر کی حدیث کی طرح ہے، اس قول تک: ”پس اللہ نے اسے بخش دیا۔“

سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ» يَنْحُو حَدِيثَ مَعْمَرٍ، إِلَى قَوْلِهِ: «فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ».

وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهَرَّةِ.

اور انھوں نے ملی کے واقعے (کے بارے) میں عورت والی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

اور زبیدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ہر شے سے، جس نے اس (جلائے جانے والے شخص) کی کوئی بھی چیز لی تھی، فرمایا: اس کا جو حصہ تیرے پاس ہے پورا واپس کر۔“

وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: «فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا: أَدُّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ».

[6984] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عقبہ بن عبد الغفار کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے: ”تم سے پہلے کے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ اس نے اپنے بچوں سے کہا: ہر صورت وہی کچھ کر دو گے جس کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں، یا میں اپنا ورثہ دوسروں کے سپرد کر دوں گا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو۔ اور مجھے زیادہ یہ لگتا ہے کہ قتادہ نے کہا۔ پھر مجھے کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دو، پھر مجھے ہوا میں اڑا دو کیونکہ میں نے اللہ کے ہاں کوئی اچھائی ذخیرہ نہیں کی۔ اللہ مجھ پر پوری قدرت رکھتا ہے کہ مجھے عذاب دے۔ کہا: اس نے ان (اپنی اولاد) سے پختہ عہد و پیمان لیا، تو میرے رب کی قسم! انھوں نے اس کے ساتھ وہی کیا (جو اس نے کہا تھا)۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمہیں کس نے اکسایا؟ اس نے کہا: حیرے خوف نے۔ فرمایا: پھر اسے اس کے سوا (جو وہ بھگت چکا تھا، یعنی لاش کا

[٦٩٨٤] ٢٧- (٢٧٥٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ؛ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَاثِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَقَالَ لِوَلَدِهِ: لَتَفْعَلَنَّ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ، أَوْ لَأُولِّينَ مِيرَاثِي غَيْرَكَ، إِذَا أَنَا مُتُّ، فَأَخْرِقُونِي - وَأَكْثَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ - ثُمَّ اسْحَقُونِي، فَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ، فَإِنِّي لَمْ أَتَبَهَّرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا، وَإِنَّ اللَّهَ يُقَدِّرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي، قَالَ: فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا، فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ، وَرَبِّي! فَقَالَ اللَّهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ، قَالَ: فَمَا تَلَا فَا هُ غَيْرُهَا».

جلنا اور اللہ کے سامنے پیشی وغیرہ) اور کوئی عذاب نہ ہوا۔“

[6985] سلیمان، شیبان بن عبد الرحمن اور ابو عوانہ سب نے قتادہ سے شعبہ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ شیبان اور ابو عوانہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال اور اولاد سے نوازا۔“

اور تمہیں کی حدیث میں ہے: ”اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی جمع نہ کرائی“ کہا کہ قتادہ نے اس کی یہ تشریح کی: اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی ذخیرہ نہ کی۔ اور شیبان کی حدیث میں ہے: ”بے شک اس نے، اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں کوئی نیکی محفوظ نہ کرائی۔“ اور ابو عوانہ کی حدیث میں ہے: ”اس نے کچھ جمع نہ کیا“ (امتنان) میم کے ساتھ (یہ سب بولنے میں بھی ملتے جلتے الفاظ ہیں اور معنی میں بھی)۔

باب: 5۔ گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے، چاہے گناہ بار بار (سرزد) ہوں اور توبہ بھی بار بار ہو

[6986] عبد الاعلیٰ بن حماد نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے حدیث سنائی، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”ایک بندے نے گناہ کیا، اس نے کہا:

[۶۹۸۵] ۲۸- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادٍ شُعْبَةَ نَحْوُ حَدِيثِهِ، وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ: «أَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا».

وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ: «فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا» قَالَ فَسَرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَذْخُرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا، وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ: «فَإِنَّهُ، وَاللَّهِ! مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا» وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «مَا امْتَأَرَ بِالْمِيمِ».

(المعجم ۵) (بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ) (النحفة ۶)

[۶۹۸۶] ۲۹- (۲۷۵۸) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، قَالَ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ

اے اللہ! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے، اس کو پتہ ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، اس بندے نے پھر گناہ کیا تو کہا: میرے رب! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ ہے، اس نے گناہ کیا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑتا ہے۔ اس بندے نے پھر سے وہی کیا، گناہ کیا اور کہا: میرے رب! میرے لیے میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑ لیتا ہے، (میرے بندے! اب تو) جو چاہے کر، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔“

عبدالاعلیٰ نے کہا: مجھے (پوری طرح) معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار: ”جو چاہے کر۔“

فائدہ: اس سے وہ عام گناہ مراد ہیں جو اللہ کا بندہ (اللہ پر ایمان رکھنے والا) بھول چوک یا کمزوریوں کی بنا پر کر بیٹھتا ہے، پھر ہر بار پشیمان ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر ان پر اصرار نہیں کرتا، جو نبی گناہ کرتا ہے پشیمان ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے۔ اللہ کو ایسے بندے کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ گناہ کر کے ہر بار پشیمان بھی ہوگا اور توبہ بھی کرے گا، اس وجہ سے وہ پہلے سے اس کے بارے میں فیصلہ فرما دیتا ہے کہ یہ دل سے بخشش مانگے گا، اس لیے میں نے اسے پیشگی بخش دیا۔ یہ اللہ کی بے پایاں رحمت ہے۔ اس رحیم و کریم رب کے ساتھ ہر مسلمان کو دل سے سچی محبت ہونی چاہیے۔

[6987] محمد بن زنجویہ قشیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد زری نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[6988] ہمام نے کہا: ہمیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مدینہ میں ایک واعظ تھا جسے عبدالرحمن بن ابی عمرہ کہا جاتا تھا، میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”یقیناً

وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، اَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ“

قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَذْرِي أَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: «اَعْمَلْ مَا شِئْتَ».

[٦٩٨٧] (...) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُسَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ النَّزَّاسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[٦٩٨٨] ٣٠- (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصِرٌ يَقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ

ایک بندے نے گناہ کیا“ (آگے) حماد بن سلمہ کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس نے ”گناہ کیا“ (کے الفاظ) تین بار کہے اور تیسری دفعہ کے بعد کہا: ”میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، لہذا جو چاہے کرے۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا» بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَفِي الثَّالِثَةِ: «قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

[6989] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو عبیدہ کو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ عز وجل رات کو اپنا دست (رحمت بندوں کی طرف) پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا دست (رحمت) پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس وقت تک یہی کرتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“

[۶۹۸۹] ۳۱- (۲۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ، لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ، لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا».

[6990] ابو داؤد نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۶۹۹۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

باب 6: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان، نیز بے حیائی کے کام حرام ہیں

(المعجم ۶) (بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ) (التحفة ۷)

[6991] جریر نے اعش سے، انھوں نے ابو داؤد (شقیق) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں جسے مدح (اس کی رحمت و عنایت کا اقرار اور اس پر اس کی تعریف) پسند ہو، اسی لیے اس نے خود اپنی مدح فرمائی ہے اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اسی لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں

[۶۹۹۱] ۳۲- (۲۷۶۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ

ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ . اور جو پوشیدہ ہیں، حرام کر دیے ہیں۔“

[6992] عبد اللہ بن نمیر اور ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے، اسی لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں حرام کر دیے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جسے مدح زیادہ پسند ہو۔“

[٦٩٩٢] ٣٣- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى».

[6993] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے ابو داؤد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے۔ (عمرو بن مرہ نے) کہا: میں نے ان (ابو داؤد) سے کہا: کیا آپ نے خود عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اور انھوں نے اسے مرفوعاً بیان کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے تمام کھلی اور پوشیدہ فواحش (بے حیائی کی باتیں) حرام کر دیں اور اللہ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں (کیونکہ حقیقت میں وہی مدح کا حقدار ہے)، اسی لیے اس نے اپنی مدح فرمائی ہے۔“

[٦٩٩٣] ٣٤- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ - قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَرَفَعَهُ - أَنَّهُ قَالَ: «لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ».

[6994] عبد الرحمن بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر مدح پسند ہو، اسی بنا پر اس نے اپنی مدح فرمائی اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اسی بنا پر اس نے تمام فواحش حرام کر دیں اور کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر (بندوں کا اس سے) معذرت کرنا پسند ہو، اسی بنا پر اس نے کتاب نازل فرمائی اور پیغمبروں کو بھیجا۔“

[٦٩٩٤] ٣٥- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْعُدْرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ.

[6995] حجاج بن ابی عثمان نے کہا: یحییٰ (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور بے شک مومن بھی غیرت کرتا ہے۔ اللہ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن ایسے کام کا ارتکاب کرے جو اس نے اس پر حرام کیا ہے۔“

[۶۹۹۵] ۳۶- (۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُكَيْتٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرُهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ». [انظر: ۶۹۹۹]

[6996] یحییٰ نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بیان کیا، انھیں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی نہیں جو اللہ عز و جل سے زیادہ غیرت مند ہو۔“

[۶۹۹۶] (۲۷۶۲) قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ۶۹۹۸]

[6997] ابان بن یزید اور حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حجاج کی روایت کے مانند صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

[۶۹۹۷] (۲۷۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ، حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ.

[6998] ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز و جل سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے۔“

[۶۹۹۸] ۳۷- (۲۷۶۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». (راجع: ۶۹۹۶)

[6999] عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمن) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن (دوسرے) مومن کے لیے غیرت کرتا ہے (کہ اس کی حرمت پامال نہ کی جائے) اور اللہ تعالیٰ تو غیرت میں اس سے بڑھ کر ہے۔“

[7000] شعبہ نے کہا: میں نے علاء کو اسی سند کے ساتھ (مکی حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا۔

[۶۹۹۹] ۳۸- (۲۷۶۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ، وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا». (راجع: ۶۹۹۵)

[۷۰۰۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

باب: 7- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں“

(المعجم ۷) (بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (التحفة ۸)

[7001] یزید نے کہا: ہمیں تمہی نے ابو عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا، (پھر) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعے کا ذکر کیا، تب (یہ آیت) نازل ہوئی: ”دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم رکھو، بے شک نیکیاں بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ یاد دہانی ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔“ اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (بشارت) صرف میرے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے جو بھی (گناہوں سے پاک ہونے کے لیے) اس پر عمل کرے۔“

[۷۰۰۱] ۳۹- (۲۷۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا الثَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: فَتَرَكْتُ: ﴿أَقْبِرِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ أَيْلٍ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرٌ لِلذَّكْرِينَ﴾ [مرد: ۱۱۴] قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذِهِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي».

[7002] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تمیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو عثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

[۷۰۰۲] ۴۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا

سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے ذکر کیا کہ اس نے ایک عورت کو بوسہ دیا ہے یا اس کو ہاتھ سے مس کیا ہے یا (ایسا) کوئی اور کام کیا ہے، گویا کہ وہ اس کے کفارے کے متعلق سوال کر رہا ہے، کہا: جب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، پھر یزید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

أَبُو عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ، إِثْمًا قُبْلَةً، أَوْ مَسًّا يَبِيدُ، أَوْ شَيْئًا، كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ.

[7003] جریر نے سلیمان بنی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا سے کم درجے کا کوئی کام کیا۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے اس کے سامنے اس کو بہت بڑا گناہ قرار دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے بھی اس کے لیے اس کو بہت بڑی بات قرار دیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، (آگے) یزید اور معتمر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۷۰۰۳] ۴۱- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ.

[7004] ابواحوص نے سماک سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ اور اسود سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری حصے میں ایک عورت کو قابو کر لیا اور اس کے علاوہ کہ میں اس سے جماع کروں میں نے اس سے اور سب کچھ حاصل کر لیا۔ تو (اب) میں آپ کے سامنے حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے تمہارا پردہ رکھا، کاش! تم خود بھی اپنا پردہ رکھتے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ تو (کچھ دیر بعد) وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: ”دن کے دنوں

[۷۰۰۴] ۴۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى ؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَفْصَى الْمَدِينَةِ، وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا، فَأَنَا هَذَا، فَأَقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ، لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَاظْتَلَعَ، فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاءً، وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذَا الْفَلَكَ لَطَفَتْ طَرَفِي النَّهَارِ

حصول اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر دو، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے یاد دہانی ہے جو اچھی بات کو یاد رکھنے والے ہیں۔“ اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔“

[7005] شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو اپنے ماموں اسود سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابواحوص کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے یا عمومی طور پر ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔“

[7006] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے حد (لگنے والے کام) کا ارتکاب کر لیا ہے، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (جب) نماز کا وقت آگیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ لی تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، میرے بارے میں اللہ کی کتاب کا (جو) فیصلہ (ہے اسے) نافذ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوا؟“ اس نے عرض کی: ہاں، فرمایا: ”تیرا گناہ بخش دیا گیا ہے۔“

وَزَلْفًا مِّنْ أَيْلٍ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّكْرِيِّ ﴿١١٤﴾ [معد: 114] فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً».

[۷۰۰۵] ۴۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا لِهَذَا خَاصَّةٌ، أَوْ لَنَا عَامَّةٌ؟ قَالَ: «بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ».

[۷۰۰۶] ۴۴- (۲۷۶۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَحَضَرْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ، قَالَ: «هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدُغِفِرَ لَكَ».

فائدہ: شارحین حدیث کہتے ہیں کہ اس نے جو گناہ کیا تھا وہ اس کے خیال میں حد کے قابل تھا، اس لیے اس نے حد قائم کرنے کی بات کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس نے گناہ کا نام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے بھی اس بات کا یقین کرنے کے لیے کہ وہ گناہ واقعی قابل حد تھا یا نہیں، اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور نماز سے گناہ کی بخشش کی نوید سنائی۔ جس طرح اس بات کا امکان ہے کہ حقیقتاً اس کا گناہ قابل حد نہ ہو، اسی طرح اتنا ہی اس بات کا امکان ہے کہ وہ گناہ قابل حد ہو۔ جس شخص نے

رسول اللہ ﷺ کے سامنے باقاعدہ وضاحت سے زنا کا ارتکاب کرنے کا اعتراف کیا، اس کے بارے میں بھی آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس کے گناہ کی پردہ پوشی ہو جاتی اور وہ استغفار کرتا رہتا تو بہتر تھا۔ (صحیح مسلم، حدیث: 4431 (1695))

[7007] شداد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کر دیا ہے، لہذا آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اس نے دوبارہ کہا: اللہ کے رسول! میں حد کا مستحق ہو گیا ہوں، آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ نبی ﷺ خاموش رہے، اس نے تیسری بار (یہی) کہا تو (اس وقت) نماز کی اقامت کہہ دی گئی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے تو وہ شخص آپ کے پیچھے چل پڑا، میں (بھی) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑا کہ دیکھوں آپ ﷺ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”ذرا دیکھو: جب تم اپنے گھر سے نکلے تھے تو تم نے وضو کیا تھا اور اچھی طرح وضو کیا تھا؟“ اس نے عرض کی: ہاں، اللہ کے رسول! (اچھی طرح وضو کیا تھا۔) فرمایا: ”اس کے بعد تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟“ اس نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا: ”تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد۔ یا فرمایا۔ تمہارے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔“

[۷۰۰۷] ۴۵- (۲۷۶۵) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ فُعُودٌ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً، وَأُقِمَّتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْظَرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ، فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ، أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَخْسَنْتَ الْوُضُوءَ؟» قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ، - أَوْ قَالَ - ذَنْبَكَ.»

باب: 8- قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے، خواہ اس نے بہت سے قتل کیے ہوں

(المعجم ۸) (بَابُ قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ، وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ) (التحفة ۹)

[7008] ہشام نے قنادہ سے، انھوں نے ابوصدیق

سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا اس نے نانوے قتل کیے، پھر اس نے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کون ہے۔) اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے نانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کی کوئی سبیل) ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس (کے قتل) سے سو قتل پورے کر لیے۔ اس نے پھر اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ تو اس نے (جا کر) کہا: اس نے سو قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کا امکان) ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں سرزمین پر چلے جاؤ، وہاں (ایسے) لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ اور اپنی سرزمین پر واپس نہ آؤ، یہ بُری (باتوں سے بھری ہوئی) سرزمین ہے۔ وہ چل پڑا، یہاں تک کہ جب آدھا راستہ طے کر لیا تو اسے موت نے آیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا تھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا۔ تو ایک فرشتہ آدمی کے روپ میں ان کے پاس آیا، انھوں نے اسے اپنے درمیان (ثالث) مقرر کر لیا۔ اس نے کہا: دونوں زمینوں کے درمیان فاصلہ ماپ لو، وہ دونوں میں سے جس زمین کے زیادہ قریب ہو تو وہ اسی (زمین کے لوگوں) میں سے ہوگا۔ انھوں نے مسافت کو ماپا تو اسے اس زمین کے

توبہ کا بیان [۷۰۰۸] ۴۶- (۲۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَذَلَّ عَلَى رَاهِبٍ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَذَلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةً نَفْسٍ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَأَعْبُدِ اللَّهَ تَعَالَى مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوَاءٍ، فَاَنْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: فَيَسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَأَلَى أَيْتِهِمَا كَانَ أَذْنَى، فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ».

قریب تر پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔“

قنادہ نے کہا: حسن (بھری) نے کہا: (اس حدیث میں) ہمیں بتایا گیا کہ جب اسے موت نے آلیا تھا تو اس نے اپنے سینے سے (گھٹ کر) خود کو (گناہوں بھری زمین سے) دور کر لیا تھا۔

[7009] معاذ بن معاذ عنہری نے کہا: ہمیں شعبہ نے قنادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو صدیق ناجی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی: ”ایک شخص نے ننانوے انسان قتل کیے، پھر اس نے یہ پوچھنا شروع کر دیا: کیا اس کی توبہ (کی کوئی سبیل) ہو سکتی ہے؟ وہ ایک راہب کے پاس آیا، اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔ اس نے اس راہب کو (بھی) قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے پھر سے (توبہ کے متعلق) پوچھنا شروع کر دیا، پھر ایک بستی سے (دوسری) بستی کی طرف نکل پڑا جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ وہ راستے کے کسی حصے میں تھا کہ اسے موت نے آن لیا، وہ (اس وقت) اپنے سینے کے ذریعے سے (بچھلی گناہوں بھری بستی سے) دور ہوا، پھر مر گیا۔ تو اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا۔ تو وہ شخص ایک بالشت برابر نیک بستی کی طرف قریب تھا، اسے اس بستی کے لوگوں میں سے (نمار) کر لیا گیا۔“

[7010] شعبہ نے ہمیں قنادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح معاذ بن معاذ کی حدیث ہے اور اس میں مزید یہ کہا: ”تو اللہ نے اس (گناہگاروں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو قریب ہو جا۔“

قَالَ قَنَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذَكِّرْ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ تَأَى بِصَدْرِهِ.

[۷۰۰۹] ۴۷- (...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصَّدِّيقِ النَّاجِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأُتِيَ رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ، فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ. فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ، فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا».

[۷۰۱۰] ۴۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ. وَزَادَ فِيهِ: «فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي».

(المعجم ۱۰۰) (فِي سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَفِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرٍ مِّنَ النَّارِ) (التحفة ۱۰۰)

باب :- مومنوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت اور دوزخ سے نجات کے لیے ہر مسلمان کے عوض ایک کافر کا فدیہ

[7011] طلحہ بن یحییٰ نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ (ایک مرحلے پر) ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی عطا کر دے گا، پھر فرمائے گا: یہ جہنم سے تمھارے لیے چھٹکارے کا ذریعہ بنے گا۔“

[۷۰۱۱] ۴۹- (۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُولُ: هَذَا فِكَائُكَ مِنَ النَّارِ».

فائدہ: اس کا مفہوم یہ نہیں کہ ایک مسلم جن گناہوں کی بنا پر جہنم میں جانے والا ہوگا، وہ بلا سبب کافر پر ڈال دیے جائیں گے۔ یہ اللہ کے فرمان: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی“ (الزمر 7:39) کے خلاف ہے۔ ہاں اس کافر نے دھوکے سے یا جبر کر کے اس مسلمان سے غلط کام کرایا ہوگا تو اپنے علاوہ مسلمان کے غلط کام کی ذمہ داری بھی اس پر ڈالی جائے گی: ﴿لِيُحْمَلُوا أَوْزَارُهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزِدُّونَ﴾ ”تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے بھی جنھیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔ سن لو! برا ہے جو بوجھ وہ اٹھا رہے ہیں۔“ (النحل 25:16) اس کا یہ بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ دوزخ میں جانے والوں کی تعداد متعین ہے۔ گناہ گار مومنوں کو بھی معاف کر کے جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد کافروں سے وہ تعداد پوری ہو جائے گی جو جہنم کے لیے مقرر ہے۔ اس حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

[7012] عفان بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام نے قتادہ سے حدیث بیان کی کہ عون (بن عبد اللہ) اور سعید بن ابی بردہ نے انھیں حدیث بیان کی، وہ دونوں ابو بردہ کے سامنے موجود تھے جب وہ حضرت عمر بن عبد العزیز کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا ایک نصرانی کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔“ کہا: عمر بن عبد العزیز نے

[۷۰۱۲] ۵۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ، النَّارَ، يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا» قَالَ: فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ!

حضرت ابو بردہ کو تین بار اس اللہ کی قسم دی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ واقعی ان کے والد نے انھیں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ انھوں نے ان (عمر بن عبدالعزیز) کے سامنے قسم کھائی۔ (قنادہ نے) کہا: سعید نے مجھ سے یہ بیان نہیں کیا کہ انھوں نے ان سے قسم لی اور نہ انھوں نے عمن کی (بتائی ہوئی) بات پر کوئی اعتراض کیا۔

فقہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا حضرت ابو بردہ کو تین بار قسم دے کر پوچھنا کہ واقعی انھوں نے یہ حدیث اپنے والد گرامی سے سنی ہے، کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ مزید تاکید کے لیے تھا کیونکہ اس حدیث میں تمام اہل اسلام کو جو عظیم بشارت دی گئی ہے، اس سے ان کو بہت طمانیت اور مسرت حاصل ہوئی تھی، پھر حضرت ابو بردہ کو اگر اس حدیث میں کوئی شک ہوتا یا نسیان اور خطا کا خدشہ ہوتا تو وہ کبھی اس پر قسم نہ کھاتے۔ جب انھوں نے قسم کھالی تو اس قسم کے تمام امور کی نفی ہو گئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان (مومنین) کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے بدلے میں ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کر دے گا۔ (شرح صحیح مسلم للنووی: 134/17)

[7013] عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، کہا: ہمیں تمام نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں قنادہ نے اسی سند کے ساتھ عفان کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور (عمن بن عبداللہ کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے) کہا: عمن بن عتبہ۔

[7014] (ابو روح) حرمی بن عمارہ نے کہا: ہمیں شداد ابوطلحہ راسی نے غیلان بن جریر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو بردہ سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ) سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں جیسے (بڑے بڑے) گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہ گناہ بخش دے گا، اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں، وہ ان (گناہوں) کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔“

[7013] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَجْمَعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَنَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ، وَقَالَ: عَوْنُ بْنُ عُثْبَةَ.

[7014] (...) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ، أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ، وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى» فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا.

قَالَ أَبُو رَوْحٍ: لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشُّكُّ. ابو روح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ شک کس (راوی) کی طرف سے ہے۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. حضرت ابو بردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی، انھوں نے کہا: کیا تمھارے والد نے تمھیں یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی تھی؟ میں نے کہا: ہاں۔

فائدہ: اس روایت میں ایک راوی کو ان الفاظ کے بارے میں شک ہے کہ ”اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا۔“ حدیث: 7012 میں، جو کسی شک کے بغیر بیان کی گئی، اس طرح کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس میں مومنوں کو جہنم سے نجات کی وجہ سے وہاں خالی ہونے والی جگہوں کو کافروں سے بھرنے کی بات ہے۔ یہی درست الفاظ ہیں جو قرآن کی آیت مبارکہ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی“ (الزمر: 7:39) سے متصادم نہیں۔

[7015] قتادہ نے صفوان بن محرز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ سے نبوی (مومن سے اللہ کی سرکوشی) کے متعلق کس طرح سنا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مومن کو قیامت کے دن اس کے رب عزوجل کے قریب کیا جائے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا (تاکہ کوئی اور اس کے راز پر مطلع نہ ہو)، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے دنیا میں تم پر (رحم کرتے ہوئے) ان گناہوں کو چھپا لیا تھا اور آج (تم پر رحم کرتے ہوئے) تمھارے لیے ان سب کو معاف کرتا ہوں، پھر اسے (محض) اس کی نیکیوں کا صحیفہ پکڑا دیا جائے گا اور رہے کفار اور منافقین تو ساری مخلوقات کے سامنے بلند آواز سے انھیں کہا جائے گا: یہی ہیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔“

[۷۰۱۵] ۵۲- (۲۷۶۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلْأَبْنِ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي التَّجْوِي؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيْدِنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، فَيَقْرُرَهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَعْرِفُ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ.

باب: 9- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ

(المعجم ۹) (بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ) (التحفة ۱۰)

[7016] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: پھر رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک لڑنے گئے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے عرب نصرائیوں کا مقابلہ کرنے کا تھا۔

ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب حضرت کعب بن جحش کے نایاب ہونے کے بعد حضرت کعب بن جحش کے بیٹوں میں سے وہی حضرت کعب بن جحش کا ہاتھ پکڑنے اور انھیں (ہر ضرورت کے لیے) لانے لے جانے والے تھے۔ کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک بن جحش سے ان کی وہ حدیث سنی تھی جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک بن جحش نے کہا: میں غزوہ تبوک کے سوا کسی جنگ میں جو آپ ﷺ نے کی، کبھی رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ (ہاں) مگر میں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا (کیونکہ آپ ﷺ سب کو ساتھ لے کر تشریف نہیں لے گئے تھے اس لیے) آپ ﷺ نے کسی شخص پر، جو اس جنگ میں شریک نہیں ہوا، عتاب نہیں فرمایا تھا۔ (بدر کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے تجارتی قافلے (کا سامنا کرنے) کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے طے شدہ وقت کے بغیر ان کی اور ان کے دشمنوں کی مذبذب کروادی۔ میں بیعت عقبہ کی رات میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل تھا جب ہم سب نے اسلام قبول کرنے پر (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) معاہدہ کیا تھا۔ مجھے اس (اعزاز) کے عوض بدر میں شمولیت (کا اعزاز بھی) زیادہ محبوب نہیں، اگرچہ لوگوں میں بدر کا تذکرہ اس (بیعت) کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ میں جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا تھا تو میرے احوال یہ

[7016] ۵۳- (۲۷۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سَرْجٍ، مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ثُمَّ عَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ، مِنْ بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ عَزَاهَا قَطُّ، إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَذْرٍ، وَلَمْ يَعَايِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ، عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ، حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَذْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَذْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، وَكَانَ مِنْ خَبَرِي، حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهُ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاجِلَتَيْنِ قَطُّ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَعَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرْ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا،

تھے کہ میں اس وقت کی نسبت، جب میں اس جنگ سے پیچھے رہا تھا، کبھی (جسمانی طور پر) زیادہ قوی اور (مالی اعتبار سے) زیادہ خوش حال نہیں رہا تھا۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، یہاں تک کہ اس غزوے کے موقع پر ہی میں نے دو سواریاں اکٹھی رکھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ غزوہ سخت گرمی میں کیا تھا، آپ کو بہت دور کے چٹیل صحرا کا سفر درپیش تھا اور آپ کو بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا کرنا تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے سامنے اس معاملے کو (جو انھیں درپیش تھا) اچھی طرح واضح فرما دیا تھا تاکہ وہ اپنی جنگ کی (پوری) تیاری کر لیں۔ آپ ﷺ نے انھیں ان کی سمت سے بھی آگاہ فرما دیا تھا جدھر سے آپ جانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کثیر تعداد میں مسلمان تھے۔ کسی محفوظ رکھنے والے کی کتاب میں ان کے نام جمع (اکٹھے لکھے ہوئے) نہیں تھے۔ ان کی مراد و جہت سے تھی۔۔۔

حضرت کعب بن جراح نے کہا: ایسے لوگ کم تھے جو غائب رہنا چاہتے تھے، جو سمجھتے تھے کہ ان کی یہ بات اس وقت تک مخفی رہے گی جب تک ان کے بارے میں اللہ عزوجل کی وحی نازل نہیں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور (درختوں پر پتے زیادہ ہو جانے کی بنا پر) سائے اچھے ہو گئے تھے۔ (ہر آدمی کا دل چاہتا تھا کہ آرام سے گھر میں رہے، دن کو سائے کے نیچے آرام کرے اور تازہ پھل کھائے۔) میرا بھی دل اسی طرف زیادہ مائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان (جہاد کی) تیاری میں لگ گئے۔ میں صبح کو نکلتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں اور واپس آتا تو میں نے کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں دل میں کہتا: میں چاہوں تو اس کی بھرپور تیاری کر سکتا ہوں، یہی کیفیت مجھے مسلسل آگے سے آگے کرتی گئی اور لوگ مسلسل سنجیدہ سے

وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لَيْتَاءُ مَبُوءَا أَهْبَةِ عَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ - يُرِيدُ، بِذَلِكَ، الدِّيُونَ - .

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَّعِيبَ، يَطْنُ أَنْ ذَلِكَ سَبَخَفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ، فَأَنَا إِلَيْهَا أَضَعُرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَطَفِئَتْ أَغْدُو لِكِنِّي أَنْتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي

سجیدہ ہوتے گئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ صبح سویرے روانہ ہو گئے، مسلمان آپ کے ہمراہ تھے اور میں اپنی کوئی بھی تیاری مکمل نہ کر پایا تھا۔ میں پھر صبح کے وقت نکلا اور واپس آیا تو بھی کچھ نہ کر پایا تھا اور میری یہی کیفیت تسلسل سے آگے چلتی رہی، یہاں تک کہ (تیاری میں پیچھے رہ جانے والے) مسلمان جلد از جلد جانے لگے اور جنھوں نے جنگ میں حصہ لینا تھا وہ بہت آگے نکل گئے، اس پر میں نے ارادہ کیا کہ نکل پڑوں اور لوگوں سے جا ملوں۔ اے کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ (بھی) میرے مقدر میں نہ ہوا اور میری یہ حالت ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے بعد جب میں لوگوں میں نکلا تو میں اس بات پر سخت غمگین ہوتا کہ مجھے (اپنے لیے اپنے جیسے کسی شخص کی) کوئی مثال نہ ملتی (جس کے نمونے پر میں نے عمل کیا ہو)، سوائے کسی ایسے انسان کے جس پر نفاق کی تہمت تھی یا ضعفاء میں کوئی شخص جسے اللہ کی طرف سے معذور قرار دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک میرا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچے تو آپ نے، جب آپ لوگوں کے ساتھ تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: ”کعب بن مالک نے کیا کیا؟“ تو بنو سلمہ کے ایک شخص نے کہا: اسے اس کی دو (خوبصورت) چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے (کے کام) نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم ان کے بارے میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرما لیا۔ آپ اسی کیفیت میں تھے کہ آپ نے سفید لباس میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا جس کے (چلنے کے) سبب سے (صحرا میں نظر آنے والا) سراب ٹوٹا جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے ابو ضحیمہ (انصاری) ہونا چاہیے۔“ تو وہ ابو ضحیمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے ایک صاع

حَتَّىٰ أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْعَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَذِرَ كَهْمُ، فَبَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذَلِكَ لِي، فَطَفِئْتُ، إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ، بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَخْزُنِي أَنِّي لَا أَرَىٰ لِي أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَّغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي الثَّقَاقِ، أَوْ رَجُلًا مَّمْنٌ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضَّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟» قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِشْنِ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَىٰ ذَلِكَ رَأَىٰ رَجُلًا مَبِيضًا يَرُؤُ بِهِ السَّرَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُنْ أَبَا حَيْثِمَةَ!»، فَإِذَا هُوَ أَبُو حَيْثِمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُتَافِقُونَ.

کعبہ کا صدقہ دیا تھا جب منافقوں نے انھیں طعنہ دیا تھا (اور کہا تھا: اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں۔)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا رخ فرمایا ہے تو مجھے میرے غم اور افسوس نے (شدت سے) آلیا، میں جھوٹے عذر سوچنے اور (دل میں) کہنے لگا: میں کل کو آپ کی ناراضی سے کیسے نکلوں گا؟ میں اپنے گھر والوں میں سے ہر رائے رکھنے والے فرد سے (بھی) مدد لینے لگا۔ جب مجھ سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ پہنچنے والے ہیں تو باطل (بہانے تراشنے) کا خیال میرے دل سے زائل ہو گیا، یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ میں کسی چیز کے ذریعے سے آپ (کی ناراضی) سے نہیں بچ سکتا تو میں نے آپ کے سامنے سچ کہنے کا تہیہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری صبح کے وقت ہوئی۔ آپ ﷺ جب سفر سے آتے تو مسجد سے آغاز فرماتے، اس میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں (سے ملاقات) کے لیے بیٹھ جاتے۔ جب آپ نے ایسا کر لیا تو پیچھے رہ جانے والے آپ کے پاس آنے لگے۔ انھوں نے (آکر) عذر پیش کرنا اور آپ کے سامنے قسمیں کھانا شروع کر دیں، وہ اسی سے کچھ زائد آدمی تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہر (کیے گئے عذروں) کو قبول فرمایا، ان سے آئندہ (اطاعت) کی بیعت لی، اللہ سے ان کی مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے حوالے کر دیا، یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ اس طرح مسکرائے جیسے آپ کو غصہ دلایا گیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: ”آؤ۔“ میں چلتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آپ کے سامنے (آکر) بیٹھ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”تمہیں کس بات نے پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری حاصل کر نہیں لی تھی؟“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بے شک، اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا پوری

فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ، حَضَرَنِي بَنِي، فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمِ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، يَدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخْلَفُونَ، فَطَفِقُوا يَتَذَكَّرُونَ إِلَيْهِ، وَيَخْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضَعَةٍ وَتَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِلَالِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَعْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، حَتَّى جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ، تَبَسَّمَ تَبَسُّمُ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: «تَعَالِ» فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتِغَيْتَ ظَهْرَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي، وَاللَّهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي، وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ، لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي

دنیا میں سے کسی بھی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں دیکھ لیتا (ایسا عذر تراش لیتا) کہ میں جلد ہی اس کی ناراضی سے نکل جاتا، مجھے (اپنے حق میں) دلیلیں دینے کا ملکہ ملا ہے، لیکن اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ آج اگر میں آپ سے کوئی جھوٹی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں تو جلد ہی اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں تو کل مجھے اس میں اللہ کی طرف سے اچھے انجام کی پوری امید ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس (پیچھے رہ جانے کا) کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ کا ساتھ دینے سے پیچھے رہا ہوں تو اس سے پہلے کبھی (جسمانی طور پر) اس سے بڑھ کر قوی اور (مالی طور پر) اس سے زیادہ خوش حال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص ہے جس نے سچ کہا ہے، (اب) تم اٹھ جاؤ (اور انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ تمہارے بارے میں فیصلہ فرما دے۔“ میں اٹھ گیا، بنو سلمہ کے کچھ لوگ بھی جوش میں کھڑے ہو کر میرے پیچھے آئے اور مجھ سے کہنے لگے: تمہارے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے، کیا تم اس سے بھی عاجز رہ گئے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عذر پیش کر دیتے جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والے لوگوں نے عذر پیش کیے ہیں۔ تمہارے گناہ کے معاملے میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار فرمانا کافی ہو جاتا۔

(حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھ سے سخت ناراضی کا اظہار اور ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤں اور خود کو جھٹلا دوں۔ کہا: پھر میں نے ان سے کہا: کیا میرے ساتھ کسی اور نے بھی اس صورت حال کا سامنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، تمہارے ساتھ دو آدمیوں نے

لَا زُجُو فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ، وَاللَّهُ! مَا كَانَ لِي عُذْرٌ، وَاللَّهُ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا هَذَا، فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ» فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ! مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اغْتَدَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِمَا اغْتَدَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ، فَقَدْ كَانَ كَأَيْتِكَ ذَنْبُكَ، اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكَ.

قَالَ: فَوَاللَّهِ! مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَتهَ مَعَكَ رَجُلَانِ، قَالَ: مِثْلُ مَا قُلْتُ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مَرَاةُ بَنِي رَبِيعَةَ

بھی اسی صورت حال کا سامنا کیا ہے، ان سے بھی وہی کہا گیا ہے جو تم سے کہا گیا ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ انھوں نے میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان (دونوں کی صورت) میں ایک قابل عمل نمونہ موجود تھا۔ کہا: جب انھوں نے میرے سامنے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں (رسول اللہ ﷺ) کے پاس واپس جانے کے بجائے اسی پر ڈٹا رہا۔

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے سب مسلمانوں کو ہم سے بات کرنے سے منع فرمادیا۔

کہا: لوگ ہم سے اجتناب برتنے لگے، یا کہا: وہ ہمارے لیے (بالکل ہی) بدل گئے، یہاں تک کہ میرے دل (کے خیال) میں یہ زمین میرے لیے اجنبی بن گئی، یہ اب وہ زمین نہ رہی تھی جسے میں پہچانتا تھا۔ ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے۔ جہاں تک میرے دونوں ساتھیوں کا تعلق ہے تو وہ دونوں بے بس ہو کر روتے ہوئے گھروں میں بیٹھ گئے۔ میں ان دونوں کی نسبت زیادہ جوان اور دلیر تھا، اس لیے میں (گھر سے) نکلتا، نماز میں شامل ہوتا اور بازاروں میں گھومتا اور مجھ سے بات کوئی نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی، جب آپ نماز کے بعد مجلس میں ہوتے، آتا اور سلام کرتا۔ میں اپنے دل میں سوچتا: کیا آپ نے سلام کے جواب میں لب مبارک ہلائے تھے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب (کھڑے ہو کر) نماز پڑھتا اور چور نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا، جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ سے رخ مبارک پھیر لیتے، یہاں تک کہ جب میرے ساتھ مسلمانوں کی بے اعتنائی (کی مدت) طویل ہو

الْعَامِرِيُّ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ ضَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا إِسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوا هُمَا لِي.

قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ.

قَالَ: فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ، أَوْ قَالَ، تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ، فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِسْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ، وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ، أَمْ لَا؟ ثُمَّ أَصْلِي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ، وَإِذَا التَفْتُ نَسِيتُ، أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا

فَتَادَةُ! أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ! هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَتَأَشَدُّهُ، فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَتَأَشَدُّهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ، حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

گئی تو (ایک دن) میں چل پڑا اور (جا کر) ابوقادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگی (اور باغ میں چلا گیا)۔ اور وہ میرے چچا کا بیٹا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اللہ کی قسم! اس نے مجھے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے اس سے کہا: ابوقادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا (ہوں اور پوچھتا ہوں): تم جانتے ہو نا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ کہا: وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا اور اسے اللہ کا واسطہ دیا تو (پھر بھی) وہ خاموش رہے۔ میں نے (تیسری بار) پھر سے پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا تو انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں واپس مڑا، یہاں تک کہ (پھر سے) دیوار پھلانگی (اور باغ سے نکل گیا)۔

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سَوَاقِ الْمَدِينَةِ، إِذَا نَبْطِيٌّ مِّنْ نَّبَطِ أَهْلِ الشَّامِ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ، يَقُولُ: مَنْ يَذُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ، حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ عَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا، فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ، حِينَ قَرَأْتُهَا: وَهَذِهِ أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَأَمَمْتُ بِهَا التُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ، وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ، إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَ أُنْكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَطَلَّقَهَا أَمْ مَاذَا

ایک روز میں مدینہ کے بازار میں چلا جا رہا تھا تو میں نے اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی (سامی از مدیندار) کو، جو کھانے کی اجناس لے کر بیچنے کے لیے مدینہ آیا ہوا تھا، دیکھا، وہ کہتا پھر رہا تھا: کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ لوگوں نے اس کے سامنے میری طرف اشارے کرنے شروع کر دیے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہ عسان کا ایک خط میرے حوالے کر دیا۔ میں لکھنا (پڑھنا) جانتا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں لکھا تھا: سلام کے بعد، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے اور اللہ نے تمہیں ذلت اٹھانے اور ضائع ہو جانے والی جگہ میں (محبوس کر کے) نہیں رکھ دیا، لہذا تم ہمارے ساتھ آلو، ہم تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے، کہا: جب میں نے وہ خط پڑھا تو (دل میں) کہا: یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے اسے لے کر ایک تندور کا رخ کیا اور اس خط کو اس

میں جلا دیا، یہاں تک کہ پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں اور وحی موخر ہو گئی تو اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا قاصد آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ۔ کہا: میں نے پوچھا: کیا اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بس الگ رہو۔ اس کے قریب نہ جاؤ، کہا: آپ ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا۔ کہا: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور اس وقت تک انھی کے ساتھ رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ فرما دے۔ کہا: ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ اپنا خیال نہ رکھ سکے والا بوڑھا انسان ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ فرمایا: ”نہیں، لیکن وہ تمہارے ساتھ قربت ہرگز اختیار نہ کرے۔“ انھوں نے کہا: اللہ جانتا ہے وہ تو کسی چیز کی طرف حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے اس روز سے آج تک مسلسل روتے ہی رہتے ہیں۔

کہا: میرے گھر والوں میں سے بعض نے مجھ سے کہا: (اچھا ہو) اگر تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لو، آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت دے دی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہیں۔ کہا: میں نے جواب دیا: میں اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں اس کے بارے میں آپ سے اجازت کی درخواست کروں تو آپ کیا فرمائیں، میں ایک جوان آدمی ہوں، (اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں) کہا: میں دس راتیں اسی عالم میں رہا اور جب سے ہمارے ساتھ بات چیت کو ممنوع قرار دیا گیا

أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا، فَلَا تَقْرَبْهَا، قَالَ: فَأَرْسَلْتُ إِلَى صَاحِبَتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي: الْحَقِيقِي بِأَهْلِكَ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَنِخٌ ضَائِعٌ لِسَ لِهْ خَادِمٍ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكَ» فَقَالَتْ: إِنَّهُ، وَاللَّهِ! مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَوَاللَّهِ! مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، إِلَى يَوْمِهِ هَذَا.

قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ؟ فَقَدْ أَذِنَ لِمَرْأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَمَا يُدْرِيَنِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اسْتَأْذَنْتَهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، فَكَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِّنْ حِينِ نُهِيَ عَن كَلَامِنَا، قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا

اس وقت سے پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔ کہا: پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور میں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری جس حالت کا ذکر فرمایا، اسی حالت میں کہ مجھ پر زمین اپنی دستوں کے باوجود تنگ تھی اور میرا دل بھی مجھ پر تنگ پڑ چکا تھا، بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کوہِ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں کہہ رہا تھا: کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ کہا: میں (اسی وقت) سجدے میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ (تنگی کے بعد) کشادگی (کی نوید) آگئی ہے۔

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے لوگوں میں ہم پر اللہ کی توجہ اور عنایت (توبہ قبول کرنے) کا اعلان فرما دیا۔ لوگ ہمیں خوش خبری سنانے کے لیے چل پڑے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری سنانے والے روانہ ہو گئے اور میری طرف (آنے کے لیے) ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور (میرے قبیلے) اسلم میں سے ایک شخص نے خود میری طرف دوڑ لگائی اور پہاڑ پر چڑھ گیا، تو آواز گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھی (پہلے پہنچ گئی) جب وہ شخص میرے پاس پہنچا جس کی خوش خبری دینے کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کی خوش خبری کے بدلے اسے پہنا دیے۔ اللہ کی قسم! اس دن دو کپڑوں کے سوا میری ملکیت میں (پہننے کی) اور کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے دو کپڑے عاریتاً لے کر انھیں پہن لیا اور رسول اللہ ﷺ (سے ملاقات) کا قصد کر کے چل پڑا، لوگ گردہ در گردہ مجھ سے ملتے تھے، توبہ (قبول ہونے) پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے: تم پر اللہ کی نظر عنایت تمھیں مبارک ہو! یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو (دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے، (ان میں سے) طلحہ بن عبید اللہ جیٹھا اٹھ

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ، يَا أَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ! أَبَشِّرْ، قَالَ: فَخَرَزْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ.

قَالَ: وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قَبْلِي، وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ، وَاللَّهُ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا مُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ: لِيَهْنِئَكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْزِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَائِي، وَاللَّهُ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ.

کر میری طرف لپک، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی اور (میرے استقبال کے لیے اس طرح) نہ اٹھا۔

(عبداللہ بن کعب نے) کہا: کعب رضی اللہ عنہما طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کبھی نہ بھولتے تھے (انھوں نے اس کو ہمیشہ یاد رکھا۔)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا، جبکہ آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: ”ماں کے پیٹ سے جنم لینے کے وقت سے جو بہترین دن تم پر گزر رہا ہے، تمہیں اس کی خوش خبری ہو!“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (یہ بشارت) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔“ اور جب رسول اللہ ﷺ کو بہت خوشی حاصل ہوتی تو آپ کا چہرہ مبارک اس طرح چمک اٹھتا تھا جیسے آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ایک ٹکڑا ہو۔ کہا: اور ہمیں یہ بات اچھی طرح معلوم تھی۔

کہا: جب میں آپ کے روبرو بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے صدقہ پیش کرنے کے لیے اپنے پورے مال سے دستبردار ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو، یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔“ میں نے عرض کی: تو میں اپنا وہ حصہ جو مجھے خیر سے ملا، اپنے پاس رکھ لیتا ہوں (حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض: اللہ کے رسول! اللہ نے مجھے صرف اور صرف سچائی کی بنا پر نجات عطا فرمائی اور یہ بات بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ جب تک میری زندگی ہے، سچ کے بغیر کبھی

قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَسْتَاہَا إِلَّا طَلْحَةُ.

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ: «أَبَشِّرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ، قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ.

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أُنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ، قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أُنْجَانِي بِالصَّدَقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ، مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ

کوئی بات نہیں کہوں گا۔ کہا: اللہ کی قسم! میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جسے اس وقت سے لے کر، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا تھا، آج تک اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر انداز میں نوازا ہو، جس طرح مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی، اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک جھوٹ بولنے کا ارادہ تک نہیں کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی میں بھی اللہ مجھے (جھوٹ سے) محفوظ رکھے گا۔

کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں: ”اللہ تعالیٰ نے نظر عنایت فرمائی نبی ﷺ اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں آپ کا اتباع کیا“ حتیٰ کہ آپ یہاں پہنچ گئے: ”بے شک وہ انتہائی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور ان تین (افراد) پر بھی جو پیچھے کر دیے گئے تھے یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی تھی اور خود ان کے اپنے دل ان پر تنگ پڑ گئے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اللہ سے پناہ ملے گی، اس کے اپنے سوا، کہیں اور جگہ نہ تھی، پھر اس نے ان کی طرف نظر عنایت کی کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوں، یقیناً اللہ ہی ہے بہت نظر عنایت کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا“ سے لے کر اس کلمے تک: ”اے ایمان والو! اللہ کے سامنے تقویٰ اختیار کرو اور سچ بولنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔“

حضرت کعب بن جحش نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کا راستہ دکھانے کے بعد، مجھ پر کبھی کوئی ایسا انعام نہیں کیا جس کی میرے دل میں اس سچ سے زیادہ قدر ہو جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بولا تھا، (یعنی) اس بات کی کہ میرے ساتھ ایسا نہ ہوا کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بولا اور ان لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاتا جنہوں نے جھوٹ بولا

اللہ ﷻ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا، اَحْسَنَ مِمَّا اُبْلَانِیَ اللّٰهُ بِہٖ، وَوَاللّٰہُ! مَا تَعَمَّدْتُ کَذِبًا مُّثَدُّ قُلْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا، وَاِنِّیْ لَازْجُوْ اَنْ یَّحْفَظَنِیَ اللّٰہُ فِیْمَا بَقِیَ۔

قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰہُ غَرْ وَاَجَلَ: ﴿لَقَدْ نَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْمُنَاسَرَةِ﴾ حَتّٰی بَلَغَ ﴿اِنَّہٗ بِہِمَّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ وَعَلٰی الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ خَلَفُوْا حَتّٰی اِذَا صَافَتْ عَلَیْہِمُ الْاَرْضُ یَمَّا رَحِمَتْ وَصَافَتْ عَلَیْہِمُ اَنْفُسُہُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَا مَلْحَا مِنْ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ثُمَّ نَابَ عَلَیْہِمُ لِیَسْتَوْبُوْا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الثَّوَابُ الرَّحِیْمُ﴾ (التوبۃ: ۱۱۷ و ۱۱۸) حَتّٰی بَلَغَ: ﴿یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (التوبۃ: ۱۱۹)۔

قَالَ کَعْبٌ: وَاللّٰہُ! مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ نُّعْمَةٍ قَطُّ، بَعْدَ اِذْ هَدَانِیَ اللّٰہُ لِاِسْلَامِ، اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ، مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، اَنْ لَا اُکُوْنَ کَذِبًا فَاُھْلِکَ کَمَا هَلَکَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا، اِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِلَّذِیْنَ کَذَبُوْا، حِیْنَ اَنْزَلَ التَّوْحِیْدَ، سَرًّا مَا قَالَ لِاَحَدٍ، وَقَالَ اللّٰہُ: یَسْتَحِبُّوْنَ بِاللّٰہِ

تھا۔ جن لوگوں نے جھوٹ بولا تھا، اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جتنی (کبھی) کسی شخص کی مذمت کی، ان کی اس سے کہیں زیادہ مذمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ لوگ جب تم (مدینہ میں) ان کے پاس واپس پہنچو گے تو ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے صرف نظر کر لو، لہذا تم ان سے رخ پھیر لو، یہ (سرتاپا) گندگی ہیں اور جو کچھ یہ کرتے رہے اس کی جزا کے طور پر ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم لوگ ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ (ان) فاسق لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔“

حضرت کعب بن علقمہؓ نے کہا: ہم تینوں کو مخاطب کر کے، ہمیں ان لوگوں کے معاملے سے پیچھے (موخر) کر دیا گیا تھا جنہوں نے قسمیں کھائی تھیں اور (بظاہر) وہ قسمیں قبول کر لی گئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے (تجدید) بیعت فرمائی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی کی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ موخر فرما دیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا، اسی کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اور ان تینوں پر بھی نظر عنایت فرمائی جن کو پیچھے (موخر) کر دیا گیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے کر دیے جانے کے بارے میں جو فرمایا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہ جانا نہ تھا بلکہ اس شخص کی نسبت ہمیں (ہمارا معاملہ) موخر کر دینا اور ہمارے معاملے کے فیصلے کو بعد میں کرنا مراد تھا کہ جس نے آپ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی، معذرت کی تو آپ نے اس سے قبول کر لی۔

[7017] عقیل نے ابن شہاب سے یونس کی سند کے ساتھ زہری سے بالکل اسی طرح روایت کی۔

لَكُمْ إِذَا أَنتَقَضُوا إِلَيْهِمْ لِيُغَرَضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسُوا وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ. يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِيَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿[التوبة: ۹۵، ۹۶]۔

قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلَفَاءَ، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، عَنْ أَمْرِ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا﴾. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِفْنَا، تَخَلَّفْنَا عَنِ الْعَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا، وَإِزْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

[۷۰۱۷] (....) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ سَوَاءً.

[7018] زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے ہمیں اپنے چچا محمد بن مسلم زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک نے، اور وہ حضرت کعب بن لؤی کے نایینا ہونے کے بعد ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے، کہا: میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اپنی حدیث (اپنا واقعہ) بیان کرتے تھے جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے، پھر انھوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں یونس کی روایت پر مزید یہ کہا: رسول اللہ ﷺ کم ہی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تھے مگر عملاً اس جنگ کے ہونے تک، کسی اور (مہم) کی جہت ظاہر فرماتے حتیٰ کہ یہ غزوہ (بھی اسی منہج پر) ہوا۔

اور انھوں نے زہری کے بھتیجے کی حدیث میں ابوضیمہ کا اور ان کے نبی ﷺ سے جاننے کا ذکر نہیں کیا۔

[7019] معقل بن عبید اللہ نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے چچا عبید اللہ بن کعب سے روایت کی اور جب حضرت کعب بن لؤی کی آنکھیں جاتی رہیں تو وہی ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم میں سب سے بڑے عالم اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی احادیث کے سب سے بڑے حافظ تھے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ وہ دو غزووں کو چھوڑ کر کبھی کسی غزوے میں جو رسول اللہ ﷺ نے لڑا، آپ سے پیچھے نہیں رہے۔ انھوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: ”رسول اللہ ﷺ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ، جو دس ہزار سے زیادہ

[۷۰۱۸] ۵۴- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ. ابْنُ أُجَيِّ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ، مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ جَيْنَ عَمِّي قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ، جَيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَزَادَ فِيهِ، عَلَى يُونُسَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ.

وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أُجَيِّ الرَّهْرِيِّ، أَبَا حَنِيمَةَ وَلُحُوفَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

[۷۰۱۹] ۵۵- (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أُعَيْنٍ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ، جَيْنَ أُصِيبَ بَصَرُهُ، وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ، غَيْرَ غَزَوَتَيْنِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنَاسٍ كَثِيرٍ يُرِيدُونَ عَلَى عَشْرَةِ آلَافٍ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ.

تھے اور کسی محفوظ رکھنے والے کے دیوان (رجسٹر) میں ان سب کے نام درج نہ تھے، اس جنگ کے لیے نکلے۔

باب 10۔ جھوٹی تہمت (افک) کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کی قبولیت

(المعجم ۱۰) (بَابُ: فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ، وَقَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاضِي) (التحفة ۱۱)

[7020] حبان بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن یزید ایللی نے خبر دی، نیز ہمیں اسحق بن ابراہیم، محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے بھی (سبکی) حدیث بیان کی۔ ابن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی اور دیگر نے کہا: ہمیں خبر دی۔ انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی، اور (حدیث کا) پچھلا حصہ معمر کی حدیث کا ہے جو عبد (بن حمید) اور (محمد) ابن رافع سے روایت کی گئی ہے، یونس اور معمر دونوں نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے بارے میں خبر دی جب بہتان تراشنے والوں نے اس حوالے سے جو کچھ کہا، وہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے کی گئی باتوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت فرمادی۔ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض کو دوسرے بعض لوگوں کی نسبت ان (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کی حدیث زیادہ یاد تھی۔ میں نے ان میں سے ہر ایک سے اس کی بیان کی ہوئی حدیث اچھی طرح حفظ کر لی۔ ان کی حدیث کے اجزاء ایک دوسرے کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں۔ ان سب نے یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی

[۷۰۲۰] ۵۶- (۲۷۷۰) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْأَخْرَاقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ وَابْنِ رَافِعٍ، قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثَبْتُ أَفْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَتَتْهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ.

سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے، ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا، رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے کر (سفر پر) نکلتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک جنگ میں جو آپ نے لڑی، (غزوہ بنی مصطلق مراد ہے جس کا دوسرا نام غزوہ نمرسیع ہے۔ یہ 5ھ میں لڑی گئی) قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پورے سفر میں مجھے ہودج (کجاوے) میں ہی اٹھایا (اور اونٹ کی پیٹھ پر بٹھایا) جاتا تھا اور ہودج ہی میں (بیچے) اتارا جاتا تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے غزوے سے فارغ ہو گئے اور واپس روانہ ہوئے اور ہم مدینہ سے قریب پہنچ گئے تو آپ نے (رات کا کچھ حصہ آرام کرنے کے بعد) رات ہی کو سفر کا اعلان فرما دیا۔ جب ان سب لوگوں نے سفر کا اعلان کر دیا تو میں انھی، (پہلے) چل کر لشکر سے باہر نکلی اور جب ضرورت سے فارغ ہو گئی تو کجاوے کی طرف آئی۔ اس وقت میں نے اپنی گردن کے نیچے ہاتھ لگایا تو (بیمن کے شہر) ظفار کے (سفید و سیاہ) پتھروں کا میرا ہار ٹوٹ (کر گر) چکا تھا۔ میں واپس ہوئی اور اپنا ہار ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اس کی تلاش نے مجھے (کافی دیر کے لیے وہیں) روک رکھا۔ (اتنے میں) وہ لوگ، جو اونٹ کی پشت پر میرا کجاوا باندھا کرتے تھے، آئے، کجاوا اٹھایا اور میرے اس اونٹ پر باندھ دیا جس پر میں سفر کیا کرتی تھی۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ میں اس (کجاوے) کے اندر موجود ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، موٹی نہیں ہوتی تھیں، نہ ان پر گوشت چڑھا ہوتا تھا، وہ سانس کی زوری بندھی رہنے کے بقدر کھانا کھاتی تھیں۔ ان لوگوں نے جب میرے کجاوے کو اٹھایا اور اونچا

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَذَلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، مَسِيرَنَا، حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ، وَقَفَلْ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّجِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّجِيلِ، فَمَسَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ.

قَالَتْ: وَكَانَتِ السَّاءُ إِذْ ذَٰكَ خِفَافًا، لَمْ يَهَيَّلْنَ وَلَمْ يَعْشِهِنَّ اللَّعْمُ. إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ بَقْلَ الْهُودَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةً

کیا تو اس کے وزن میں کوئی تبدیلی محسوس نہ کی۔ میں (اس وقت) کم عمر لڑکی ہی تھی۔ انھوں نے اونٹ کو کھڑا کیا اور چل پڑے۔ مجھے اپنا ہار لشکر روانہ ہونے کے بعد ہی ملا تھا۔ میں ان کی رات گزارنے کی جگہوں پر آئی تو وہاں نہ کوئی کسی کو بلانے والا تھا، نہ جواب دینے والا، میں نے اسی جگہ کا رخ کیا جہاں (رات کو اپنے خیمے میں) ٹھہری تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے (کجاوے میں) نہ پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے، میں اپنی اسی منزل پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ بنو سلیم کے بطن بنو ذکوان سے تعلق رکھنے والے صفوان بن معطل نے رات کے وقت لشکر کے پیچھے قیام کیا تھا۔ وہ رات کے آخری حصے میں روانہ ہوئے اور صبح کے وقت میری منزل کے پاس آئے تو انھیں کسی سوئے ہوئے انسان کا سایہ سا نظر آیا، وہ میرے قریب آئے تو مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ انھوں نے مجھ پر حجاب فرض ہونے سے پہلے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ انھوں نے مجھے پہچاننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں جاگ گئی۔ میں نے اپنی پردے کی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا، اللہ کی قسم! وہ مجھ سے ایک کلمہ تک نہیں کہہ رہے تھے اور نہ ہی انا للہ کے علاوہ میں نے ان کے منہ سے کوئی بات سنی یہاں تک کہ انھوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا۔ وہ اونٹنی کے اگلے پاؤں پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے (تاکہ وہ بل نہ سکے) تو میں اس اونٹنی پر سوار ہو گئی اور وہ مجھے اونٹنی پر بٹھا کر اس کی ٹیکل کی رسی پکڑ کر چل پڑے، یہاں تک کہ جب لوگ دوپہر کی شدید گرمی کے سامنے بے حال ہو کر اتر گئے تو اس کے بعد ہم لشکر میں پہنچے۔ تو میری حالت کے بارے میں جس نے بلاکت میں پڑنا تھا، وہ بلاکت میں پڑا اور جو شخص اس بہتان تراشی کے سب سے بڑے حصے کا ذمہ دار تھا وہ (نہیں المنا فقین) عبد اللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ ہم مدینہ آ گئے۔ مدینہ آتے ہی میں

السَّيِّئَاتِ، فَبَعَثُوا الْجَمَلِ وَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَقَّمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَقْعِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي غَلَبَنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيُّ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ، قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادْلَجَ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي، وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ، فَاسْتَبَقَطْتُ بِاسْتِزْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَحَمَرْتُ وَجْهِي بِحِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ! مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِزْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئْتُ عَلَى يَدِهَا فَارْكَبْتُهَا، فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ، بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهْرِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. فَاسْتَكْنَيْتُ، حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يُرِيئِي فِي وَجْعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْ رُسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّطْفُ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكْنَيْتُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ رُسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ بَيْتُكُمْ؟» فَذَاكَ يُرِيئِي، وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا تَقَهَّتُ وَخَرَجْتُ مَعِيَ أَمْ مَسْطَحَ قَبْلِ الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ مُتَبَرِّئَانَا.

ایک مہینہ بیمار رہی۔ لوگ بہتان باندھنے والوں کی باتوں میں باتیں ملاتے رہے جبکہ مجھے اپنی بیماری کی وجہ سے ان میں سے کسی بات کا شعور تک نہ تھا۔ میری بیماری کے دوران میں جو بات مجھے کھلتی تھی وہ یہ تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ لطف و کرم میسر نہ تھا جو میں اپنی بیماری کے دوران میں ہمیشہ دیکھا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اندر آتے، سلام کہتے اور کہتے: ”آپ لوگ کیسی ہو؟“ بس یہی بات مجھے کھلتی تھی لیکن اصل (شر) کا مجھے پتہ نہ چلتا تھا۔ یہاں تک کہ میں بہت نقاہت کے بعد باہر نکلی، میں مسطح کی ماں کے ہمراہ (مدینہ سے باہر) مناصع کی طرف نکلی، وہیں ہمارا ضرورت کے لیے باہر جانے کا علاقہ تھا اور ہم ایک رات کے بعد دوسری رات ہی تو باہر نکلتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں کے قریب (حوانج ضروریہ کے لیے) پردہ دار جگہیں بنائی تھیں اور ضروریات سے فراغت کے معاملے میں ہمارا طریقہ ابتدائی عربوں کا سا تھا، ہمیں پردہ دار جگہیں اپنے گھروں (ربائشی حجروں) کے پاس بنانے سے اذیت ہوتی تھی۔ میں اور مسطح کی ماں چل پڑیں۔ وہ ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ اور ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کا بیٹا تھا۔ میں اور ابو رہم کی بیٹی (مسطح کی والدہ) اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر میرے گھر کی طرف آئیں تو ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی موٹی اونٹنی چادر میں (الجھیں اور) پھسل کر گر پڑیں۔ اور کہنے لگیں: (اللہ کرے) مسطح منہ کے بل گر کر ہلاک ہو! میں نے ان سے کہا: آپ نے بہت بری بات کہی ہے۔ آپ ایسے شخص کو بدو عادیہ رہی ہیں جو بدر میں شامل تھا۔ وہ کہنے لگیں: اے بھولی عورت! تم نے نہیں سنا، اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو

وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفَّ فَرِيًّا مِّنْ بِيُوتِنَا، وَأَمَرْنَا أَمْرَ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّنْزِهِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُفِّ أَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ بِيُوتِنَا، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَاتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قَبْلَ بَنِيي، حِينَ فَرَعْنَا مِنْ شَأِنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَظِهَا، فَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحُ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتُ، أَتَسِيئِينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَذْرًا، قَالَتْ: أَنَّى هَتَاةُ! أَوْ لَمْ تَسْمِعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ، فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، فَارْذَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرْضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَنِيي، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ بَيْكُم؟» قُلْتُ: أَتَأَذُّنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبُوتِي؟ قَالَتْ: وَأَنَا حَبِيبُ أُرِيدُ أَنْ أَتِمَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَحِجْتُ أَبُوتِي فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوْنِي عَلَيْكَ، فَوَاللَّهِ! لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِئَتْهُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا صَرَائِرُ، إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَكَيْفَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقُّ لِي دُمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بَنُومٌ. ثُمَّ أَصْبَحْتُ

انہوں نے مجھے بہتان تراشوں کی بات بتائی اور میری (پہلی) بیماری میں (دوسری سخت ترین) بیماری کا اضافہ ہو گیا۔ میں جب واپس اپنے گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے، سلام کہا، پھر پوچھا: ”تم لوگ کیسی ہو؟“ (تو) میں نے کہا: کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں اس وقت یہ چاہتی تھی کہ ان دونوں (والدین) کی طرف سے خبر کے بارے میں یقین حاصل کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں آ گئی اور اپنی والدہ سے کہا: امی! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: بیٹی اس معاملے کو اپنے لیے مزید تکلیف کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اللہ کی قسم! ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی مرد۔۔۔ ہاں کوئی خوبصورت بیوی ہو، وہ اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں تو عورتیں اس پر بڑھا کر باتیں نہ کریں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا لوگ اس طرح کی باتیں (بھی) کر رہے ہیں؟ اس رات صبح ہونے تک میں مسلسل روتی رہی، نہ آنسو رکھتے تھے، نہ آنکھوں میں سرے جتنی (قلیل ترین مقدار میں) غیند محسوس کرتی تھی، پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب وحی کی آمد میں تاخیر محسوس کی تو علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی سے جدائی کے بارے میں مشورے کے لیے بلایا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے تو اسی طرف اشارہ کیا جو وہ آپ ﷺ کی اہلیہ کی براءت اور ان کی (آپس کی) محبت کے بارے میں جانتے تھے۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ آپ کی گھر والی ہیں اور ہم اچھائی کے سوا اور کوئی بات جانتے تک نہیں۔ رہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی تنگی میں نہیں رکھا ہوا، ان کے علاوہ بھی عورتیں بہت

اُپکھی، وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيَ، يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصُدُقُكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: «أَيُّ بَرِيرَةَ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيكَ مِنْ عَائِشَةَ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِضُهُ عَلَيْهَا، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجَبِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَأْكُلُهُ. قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يُغْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزَرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنْ اجْتَهَلَتْهُ

ہیں۔ اگر آپ خادمہ سے پوچھیں تو آپ کو وہ سچ بتائے گی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز) کو بلایا اور فرمایا: ”بریرہ! تم نے (کبھی) کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے تمہیں عائشہ کے بارے میں شک ہوا ہو؟“ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان کے خلاف میں نے اس سے زیادہ کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کا میں ان پر عیب لگاؤں کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آغا گندھا چھوڑ کر سوجاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا لیتی ہے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے (خلاف کارروائی کے) بارے میں معذرت طلب فرمائی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”اے مسلمانوں کی جماعت! (تم میں سے کون) کون شخص مجھے اس آدمی کے خلاف (کارروائی کے) حوالے سے معذور سمجھتا ہے جس کی اذیت رسانی کا سلسلہ میرے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بھی میں خیر اور بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آیا ہے ہمیشہ میرے ہی ساتھ آیا ہے۔“ تو سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں اس کے بارے میں آپ کا عذر مانتا ہوں۔ اگر وہ اوس میں سے ہوتا تو ہم اس کی گردن مار دیتے اور اگر وہ ہمارے برادر قبیلے خزرج میں سے ہے تو آپ ہمیں حکم دیں گے اور ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، وہ خزرج کے سردار تھے اور نیک انسان تھے، لیکن انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت

الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللَّهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللَّهِ! لَنَقْتُلَنَّكَ، فَإِنَّكَ مُتَأَفِّقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُتَأَفِّقِينَ، فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَشَتَّلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمُنْبَرِ، فَلَمَّ يَزُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْفَضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ، لَا يَزِقُّ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بَنُومَ، ثُمَّ بَكَيتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةِ، لَا يَزِقُّ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بَنُومَ، وَأَبَوَايَ يَنْظُرَانِ أَنَّ الْبُكَاءَ قَالِقٌ كَيْدِي، فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، إِسْتَأْذَنْتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي. قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحَى إِلَيَّ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتَ بِرَبِيتَةٍ فَسَيِّرْكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَتَهُ، فَلَصَّ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَحِبَّ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ

کے دور میں گھسٹ لیا۔ انھوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: بقائے الہی کی قسم! تم نے جھوٹ کہا۔ نہ تم اسے قتل کرو گے، نہ ہی تم میں اس کے قتل کی ہمت ہے۔ اس پر انسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد تھے۔ انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے جھوٹ کہا ہے، بقائے الہی کی قسم! ہم اسے ضرور بالضرور قتل کریں گے۔ تم منافق ہو اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتے ہو۔ اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے جوش میں آ گئے، یہاں تک کہ آپس میں لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر ہی پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ مسلسل انھیں دھیمہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں وہ سارا دن روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی۔ پھر اگلی رات بھی میں روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ میں آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی (سرے کے برابر نیند محسوس کر سکتی تھی)۔ میرے ماں باپ یہ سمجھتے تھے کہ یہ رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے تھے اور میں روئے جاری تھی کہ انصار کی ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے اسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئے، سلام کہا، پھر بیٹھ گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب سے میرے بارے جو کہا گیا تھا، اس کے بعد آپ میرے پاس (آ کر کبھی) نہیں بیٹھے تھے۔ اور آپ ایک مہینہ (انتظار میں رہے)، آپ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے شہادتین پڑھیں، پھر فرمایا: ”اس کے بعد، عائشہ! مجھے تمہارے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بری ہو تو

اللہ ﷻ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ، وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السَّنَ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي، وَاللَّهِ! لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَفَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ، فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدَّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَتُصَدَّقُونِي، وَإِنِّي، وَاللَّهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: ﴿فَصَبِّرْ حَبِيلًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾.

عنقریب اللہ تعالیٰ خود تمھاری براءت فرما دے گا اور اگر تم کسی گناہ کے قریب (بھی) ہوئی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔“

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو رک گئے، یہاں تک کہ مجھے اپنی آنکھ میں ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا جواب دیں جو انھوں نے کہی ہے، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں، پھر میں نے اپنی ماں سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دین۔ انھوں نے (بھی وہی) کہا: واللہ! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ تو میں نے، جبکہ اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی، زیادہ قرآن مجید یاد نہیں تھا (خود جواب دیتے ہوئے) کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات جان لی ہے کہ آپ لوگوں نے اس بات کو (بار بار) سنا ہے اور یہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھنے لگے ہیں۔ اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں (گناہ سے بالکل) بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ لوگ اس بات میں مجھے سچا نہیں مانو گے اور اگر میں آپ لوگوں کے سامنے اس معاملے کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرو گے۔ مجھے اپنے اور آپ لوگوں کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے قول کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں ملتی: ”صبر جمیل (سے کام لینا ہے) اور جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں، اس پر اللہ ہے جس سے مدد مانگنی ہے۔“

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر میں اپنا رخ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، انھوں نے کہا: اور میں اللہ کی قسم! اس

قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا، وَاللَّهِ! حَبِيْبٌ اَعْلَمُ اَنِّي

وقت جانتی تھی کہ میں بری ہوں اور (یہ بھی جانتی تھی کہ) اللہ بری ہونے کی وجہ سے (خود) مجھے بری فرمائے گا لیکن اللہ گواہ ہے، مجھے یہ گمان نہ تھا کہ وہ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت ہوا کرے گی میری نظر میں میرا مقام اس سے بہت حقیر تھا کہ اللہ عزوجل میرے بارے میں خود کلام فرمائے گا جس کی تلاوت ہوگی لیکن میں یہ امید ضرور رکھتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سوتے ہوئے کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے سے اللہ مجھے بری فرما دے گا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے، نہ ابھی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمادی۔ وحی کے وقت آپ جس طرح پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے آپ پر وہی کیفیت طاری ہوگئی، یہاں تک کہ سرد دن میں بھی نازل کی جانے والی وحی کے بوجھ سے پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے جسم سے گرا کرتا تھا۔ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ سے یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے اور پہلا جملہ جو آپ نے کہا، یہ تھا: ”عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ نے تمہیں بری فرما دیا ہے۔“ میری ماں نے مجھ سے کہا: کھڑی ہو کر ان کے پاس جاؤ۔ تو میں نے کہا: نہ میں کھڑی ہو کر آپ کی طرف جاؤں گی، نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر ادا کروں گی، وہی ہے جس نے میری براءت نازل فرمائی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ اللہ عزوجل نے دس آیات نازل فرمائیں: ”جو لوگ بہتان لے کر آئے وہ تمہی میں سے ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔“ اللہ عزوجل نے یہ (دس) آیات میری براءت میں نازل فرمائیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وہ مسطح پر اپنے ساتھ اس کی قرابت اور اس کے فقر کی بنا پر خرچ کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! اس نے عائشہ کے

بَرِيَّتَهُ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بَرَاءَتِي، وَلَكِنْ، وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَخَيِّ يُثْلَى. وَلَشَأْنِي كَانَ أَحَقَّرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرِ يُثْلَى، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا. قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ أَحَدٌ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ عِنْدَ الْوُحْيِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ، فِي الْيَوْمِ الشَّامِيِّ، مِنْ يَقُولِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ. قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «أَبْشِرِي، يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأَكَ» فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ، هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ [النور: ١١]. عَشْرَ آيَاتٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي. قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ يُتَّقَى عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقَرِهِ: وَاللَّهِ! لَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتِلْ أُولَؤُلَافِ الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى﴾ [النور: ١٢٢]. إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

بارے میں جو کہا ہے، اس کے بعد میں اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری: ”تم میں سے فضیلت اور استطاعت رکھنے والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں کو (خرچ) نہ دیا کریں گے“ اپنے فرمان: ”کیا تم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے؟“ تک۔

حسان بن موسیٰ نے کہا: عبد اللہ بن مبارک کا قول ہے: یہ اللہ کی کتاب کی سب سے زیادہ امید افزا آیت ہے۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یقیناً یہ بات پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے، چنانچہ وہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو خرچ دیا کرتے تھے، دوبارہ دینے لگے اور کہا: میں یہ (خرچ) اس سے کبھی نہیں چھینوں گا (ہمیشہ دیتا رہوں گا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملے کے بارے میں دریافت کیا جو نبی ﷺ کی بیوی تھی: ”تم کیا جانتی ہو یا (فرمایا: تم نے کیا دیکھا؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتی ہوں (کہ میں اپنے کانوں کی طرف جھوٹی بات سننے کو اور اپنی آنکھوں کی طرف جھوٹ دیکھنے کو منسوب کروں) اللہ کی قسم! میں (ان کے کردار میں) بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔

حضرت عائشہ نے کہا: اور یہی تھیں جو نبی ﷺ کی بیویوں میں سے (مرتبے اور قرب کے معاملے میں) میرے مد مقابل آتی تھیں، لیکن خدا غوثی کی بنا پر اللہ نے ان کو (غلط بات کہنے سے) محفوظ رکھا، جبکہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے لڑائی شروع کر دی اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں۔ (قدف دہشتان کے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھیں۔)

زہری نے کہا: یہ (واقعہ) ہے جو ان سب (بیان کرنے والوں) کی طرف سے ہم تک پہنچا۔

قَالَ حِثَّانُ بْنُ مُوسَى: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ النَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا أَنْزِعْهَا مِنْهُ أَبَدًا.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: «مَا عَلِمْتَ؟ أَوْ مَا رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ.

وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: اخْتَمَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ. یونس کی حدیث میں (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ہے: ان (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کو (قبائلی) حمیت نے اکسا دیا۔

خلفہ فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام مطمح نے مناصح سے واپسی کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی، لیکن ہشام بن عروہ سے مروی بخاری کی روایت (حدیث: 4757) میں ہے کہ جاتے ہوئے ام مطمح تین بار پھسل کر گر گئیں اور مطمح کو بدو عادی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہر بار انھیں ٹوکا تو تیسری بار انھوں نے مختصر سے انداز میں واقعہ اُٹھ کر اس میں مطمح کے کردار کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فوراً گھر واپس آ گئیں۔ اس روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: «فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا» ”میں گھر کی طرف پلٹی جیسے وہ ضرورت، جس کے لیے میں نکلی تھی، مجھے زیادہ یا کم ذرہ برابر محسوس نہیں ہو رہی تھی۔“ ابن اسحاق اور ابن ابی اویس کی روایات بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔ شارحین نے اس کو لا غل اختلاف قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے جو متعدد روایات کو سامنے رکھ کر خود ان کو مفصل واقعے کے طور پر بیان کیا ہے ان کے سامنے یا تو ہشام بن عروہ اور ابن اسحاق وغیرہ کی روایات موجود نہ تھیں یا پھر انھوں نے اپنے طور پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ واپسی کے وقت کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ امام زہری مختلف تفصیلات کی تشریح میں اپنی رائے استعمال کر لیتے ہیں، اس لیے ترجیح بخاری کی روایت کو حاصل ہے جس کی تائید دیگر قوی روایات سے ہوتی ہے۔ ② سند بزار میں حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ وضاحت ہے کہ وہ لشکر سے پیچھے رہا کرتے تھے اور لوگ اپنی جو چیزیں بھول جاتے، وہ صبح کو انھیں اکٹھا کر کے لشکر میں لے آتے۔ (مسند البزار: 14/335، 334)

[7021] ابوریع عسکری نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں فتح بن سلیمان نے حدیث سنائی، نیز ہمیں حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے صالح بن کیمان سے حدیث سنائی، ان دونوں (فتح بن سلیمان اور صالح بن کیمان) نے زہری سے یونس اور معمر کی روایت کے مطابق انھی کی سند کے ساتھ (یعنی) حدیث بیان کی۔

[7021] ۵۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَسْكَرِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا.

فلح کی حدیث میں اسی طرح ہے جیسے معمر نے بیان کیا: انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت (کے دور) میں گھسیٹ لیا۔

وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ: اجْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

اور صالح کی حدیث میں یونس کے قول کی طرح ہے:

وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: اخْتَمَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ

انھیں (قبائلی) حیت نے اکسا دیا۔ اور صالح کی حدیث میں مزید یہ ہے: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ حسان (بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو ان کے سامنے برا بھلا کہا جائے۔ وہ فرماتی تھیں: انھوں نے یہ (عظیم شعر) کہا ہے: ”بے شک میرا باپ اور اس کا باپ اور میری عزت، تم لوگوں سے محمد ﷺ کی آبرو کی حفاظت کے لیے ذوالحال ہیں۔“

اور انھوں نے مزید بھی کہا: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس شخص کے بارے میں وہ ساری باتیں، جو گھڑی گئی تھیں، وہ کہتا تھا: سبحان اللہ! (یہ کیسی باتیں ہیں) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے کبھی کسی عورت کے حملہ عروسی (تک کا) پردہ بھی نہیں اٹھایا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر بعد میں وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہو گیا۔

اور یعقوب بن ابراہیم کی حدیث میں مؤعیرین فی نَحْرِ الظَّهْرِ (لوگ دوپہر کے وقت بے سایہ بنجر راستے میں سفر سے بے حال ہو گئے تھے۔)

عبدالرزاق نے مؤعیرین (گرمی کی شدت سے بے حال ہوئے) کہا ہے۔

عبد بن حمید نے کہا: میں نے عبدالرزاق سے پوچھا: ”مؤعیرین“ کا مطلب کیا ہے؟ کہا: اَلْوَعْرَةُ گرمی کی شدت ہوتی ہے۔

فائدہ: حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں 19 ھ میں غزوہ آرمینیا کے دوران میں ہوئی۔

[7022] ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب میرے معاملے میں وہ

يُؤْتَسِرُ . وَرَأَدَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ : قَالَ عُرْوَةُ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَانُ . وَتَقُولُ : إِنَّهُ قَالَ :

فَلِإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَفَاءُ

وَرَأَدَ أَيْضًا : قَالَ عُرْوَةُ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَاللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! مَا كَشَفْتُ عَنْ كَتَفِ أَنْثَى قَطُّ ، قَالَتْ : ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدًا .

وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : مُوَعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهْرِ .

وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : مُوَعِرِينَ .

قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ : مَا قَوْلُهُ مُوَعِرِينَ ؟ قَالَ : الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ .

[7022] ۵۸- (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ

باتیں کہی گئیں جو کبھی گئیں اور مجھے اس معاملے کا علم نہ تھا، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ شہادتین پڑھیں، اللہ کی حمد و ثنا کی جو اس کے شایانِ شان ہے، پھر فرمایا: ”اس (حمد و ثنا) کے بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر بہتان لگایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میری اہلیہ کے خلاف کبھی کوئی برائی میرے علم میں نہیں آئی۔ وہ (صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) جس کے بارے میں انہوں نے تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں کسی برائی کا علم نہیں، وہ کبھی میرے گھر نہیں آیا مگر اس وقت جب میں موجود تھا اور میں کبھی سفر کی وجہ سے (مدینہ سے) غیر حاضر نہیں رہا مگر وہ بھی (اس سفر میں) میرے ساتھ (مدینہ سے) غیر حاضر تھا۔“ اور پورے واقعے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں یہ (بھی) ہے: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے اور میری خادمہ سے پوچھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان میں کوئی ایک عیب بھی نہیں جانتی، اس کے سوا کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر آتی اور ان کا آٹا یا کہا: ان کا خمیر (جو آٹے میں ملایا جاتا ہے) کھا جاتی۔ ہشام کو شک ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ کے ایک ساتھی نے جھڑکیاں دیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ کو بالکل سچ بتاؤ، حتیٰ کہ اس معاملے میں ان لوگوں نے اسے تحقیر آمیز باتیں کہیں تو اس نے جواب میں کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں بالکل اسی طرح جانتی ہوں جس طرح سارے خالص سونے کو جانتا ہے۔ (ان میں ذرہ برابر کھوٹ نہیں، وہ خالص سونا ہیں۔)

اور یہ معاملہ اس شخص تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی تھی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی عورت کی غلط گاہ کا پردہ بھی نہیں اٹھایا۔

قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسٍ أَبْتَوِا أَهْلِي، وَإِنَّمِ اللَّهُ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَأَبْتَوْهُمْ، بِمَنْ، وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ»، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ. وَفِيهِ: وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيتِي، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا، إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْفُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاءُ فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا، أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا - شَكَّ هِشَامٌ - فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اضْطَرِّبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى نِيرِ الذَّهَبِ الْأَخْمَرِ.

وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أَنْثَى قَطُّ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل
ہو کر شہید ہو گیا۔

وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ: وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا
بِهِ مُنْطَحًا وَحَمَنَةً وَحَسَانًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوِشِيهِ
وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ، وَحَمَنَةً.

اور اس حدیث میں مزید یہ بات بھی ہے کہ جن لوگوں
نے (بہتان پر مبنی) باتیں کی تھیں ان میں منط، حمنہ اور حسان
(بن ثابت) رضی اللہ عنہ تھے۔ اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ شخص تھا جو
(سیدھے سادے واقعے کے اندر سے) جھوٹے الزام نکالتا
تھا اور (بہتان کی جھوٹی کہانی کی صورت میں) انھیں یکجا کرتا
تھا۔ اسی نے اس بہتان تراشی میں سب سے بڑا کردار سنبھالا
اور (اس کے بعد) حمنہ رضی اللہ عنہ تھی۔

فائدہ: اس معاملے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ سے سخت ترین تفتیش کی گئی۔ یہ تفتیش رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ (المعجم الكبير للطبراني: 113/23)

(المعجم ۱۱) (بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ
مِنَ الرِّيَّةِ) (التحفة ۱.۲)

باب: 11- حرم نبوی ﷺ کی ہر شک سے براءت

[7023] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد (آپ کے فرزند کی والدہ) کے
ساتھ متهم کیا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے کہا: جاؤ اور اس کی گردن اڑا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے
پاس گئے تو وہ ایک اٹھلے (کم گہرے) کنویں میں ٹھنڈک کے
لیے غسل کر رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نکلو، اور
(سہارا دینے کے لیے) اسے اپنا ہاتھ پکڑایا اور اسے باہر نکالا
تو دیکھا کہ وہ ہجرا ہے، اس کا عضو مخصوص تھا ہی نہیں۔ اس پر
حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس کو قتل کرنے سے) رُک گئے اور نبی ﷺ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو
ہجرا ہے، اس کا عضو مخصوص ہے ہی نہیں۔

[۷۰۲۳] ۵۹- (۲۷۷۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ:
أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَتَّهَمُ بِأَمٍّ
وَلَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِعَلِيِّ: اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَإِنَّا هُوَ عَلَيَّ فَإِذَا
هُوَ فِي رَكْبِي يَتَبَرَّدُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ: اخْرُجْ،
فَنَاولَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ، فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ
ذَكَرٌ، فَكَفَّ عَلِيُّ عَنْهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ، مَا لَهُ
ذَكَرٌ.

منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

ایمان انسانی فطرت کی خالص اور صحت مند حالت ہے۔ اس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے حقیقی رشتے اور وعدے پر قائم ہوتا ہے۔ کفر اس رشتے اور اللہ سے کیے گئے وعدے کا انکار ہے۔ نفاق دل کی ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے اصل رشتے اور اس رشتے کے تحفظ کے لیے اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو بھی توڑ چکا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شدید تذبذب اور بے یقینی کے مرض میں بھی گرفتار ہوتا ہے۔ جو شخص پکا منافق ہو وہ کافر ہوتا ہے لیکن اپنی زندگی کفر کے مطابق گزارنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا۔ جدھر سے مفاد زیادہ حاصل ہو خود کو اس کیپ سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح جس طرف اسے دنیاوی مفاد کی امید زیادہ ہوتی ہے وہ اسی طرف کا رخ کرتا ہے۔ مومن کی امید اور خوف دونوں کا محور اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ عموماً کفر و نفاق ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ کسی میں نفاق کا پہلو غالب ہوتا ہے، وہ منافق کہلاتا اور کسی میں کفر کا، اس کو کافر کہا جاتا ہے۔ نفاق کی کچھ خصوصیات اس میں بھی ضرور موجود ہوتی ہیں، اس لیے اللہ نے کئی جگہوں پر کافروں اور منافقوں اور ان کی مشترکہ بری خصلتوں کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے (سورہ توبہ 73-87)

رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بکرؓ اپنی قوم کے مجبور کرنے سے مارے باندھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک بھی ہوا لیکن اندر سے سفر کی ہر تکلیف پر کڑھتا بھی رہا اور یہ کوشش بھی کرتا رہا کہ اس کی قوم رسول اللہ ﷺ کی حمایت سے دستکش ہو جائے۔ مفاد پرست انسان میں بزدلی اور رذالت دونوں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نفاق کفر کے ساتھ ساتھ ان دونوں اور اس طرح کی دوسری گندی صفات کا مجموعہ ہوتا ہے، اس لیے منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے کا مستحق ہوتا ہے۔

نفاق کا یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں سامنے آیا، جب اہل مدینہ کی اکثریت ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں ایک منظم قوت بننا شروع ہوئی۔ بعد کے دوسرے معرکوں میں مسلمانوں کی فتح کے بعد بعض دوسرے عرب قبائل کے ہاں بھی نفاق نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ کون کون لوگ منافق ہیں۔ ان کے نفاق کی شدت کا بھی آپ کو پتہ تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے بارے میں تحمل اور برداشت کی پالیسی پر عمل فرمایا۔ ہمیشہ ان کی ظاہری باتوں کے مطابق ان سے سلوک کیا۔ یہ لوگ جہاد میں شریک نہ ہوتے اور جھوٹے عذر پیش کرتے تو آپ ﷺ ان کے جھوٹ سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کے عذر تسلیم فرما لیتے بلکہ ان کے ساتھ تجدید بیعت بھی فرماتے اور مغفرت کی دعا بھی کرتے۔ اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ اہم ترین یہ ہیں کہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے سے آگاہ کر دیا جاتا تھا کہ کون سچا

مومن ہے اور کون منافق لیکن آپ کے بعد ایسا ممکن نہ تھا۔ آپ ﷺ کا ان لوگوں سے تعامل قیامت تک کے لیے نمونہ عمل تھا، اس لیے ہمیشہ ظاہری حالت کے مطابق سلوک کرنا ضروری تھا۔ ② آپ خواہش اور امید رکھتے تھے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح صحیح طور پر اسلام سے وابستہ ہو جائیں، اس لیے ان کو ذلیل دینی ضروری تھی۔ ③ ان کے ساتھ سختی کرنے سے ان کے دوسرے رشتہ دار پرانی قبائلی عصبیت کی بنا پر ان کے ہمدرد بن جاتے اور خطرہ تھا کہ اس طرح وہ دین کے حوالے سے فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ④ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طرح سب کے انتہائی قریبی رشتہ دار غلط مومن تھے۔ انھیں جذباتی صدموں سے محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ ⑤ یہ لوگ عموماً مالدار، اپنے اپنے قبائل میں باحیثیت، شکل و ہیئت اور طرز زندگی کے اعتبار سے مؤثر اور بارسوخ لوگ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ﴿وَلِذَا رَأَوْهُمْ تَبَهِجُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَان يَقُولُوا نَسْنِخْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَانُكُمْ خَشِيبٌ مُّسْتَنْدَكٌ ۖ يَخَصِّبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ فَتَنَّهُمُ اللَّهُ ۚ أَتَىٰ يَوْمُكُمُونَ ۝﴾ ”جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو اچھے لگیں گے، اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سنیں گے، ایسے (اکڑے ہوئے) ہیں جیسے سہارے سے کھڑے کیے ہوئے لکڑی کے مہتیر ہوں (لیکن اندر سے یہ حال ہے کہ) اگر کوئی بھی جیج بلند ہو تو سمجھتے ہیں انھی پر بلا آئی ہے۔ یہی دشمن ہیں، ان سے بچ کر رہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے! یہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔“ (المنافقون: 4:63) ان کو کھلی دشمنی کی طرف دھکیلنے کے بجائے ان کے شر کو کم از کم سطح پر رکھنا بہتر حکمت عملی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تحمل سے کام لیتے ہوئے ان سے صرف نظر بھی کرتے تھے اور ایک حد سے آگے نکلنے سے خوفزدہ بھی رکھتے تھے، نیز ان کے مومن لواحقین سے اچھا سلوک کر کے منافقین کو غلط کاموں میں اپنوں کی حمایت سے محروم بھی رکھا جاتا تھا۔

یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام دشمنوں کی مشترکہ خصوصیت ہے کہ وہ بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں۔ کافر جو کفر اپنی زبانوں سے ظاہر کرتے ہیں، اس پر بھی انھیں پختہ یقین نہیں ہوتا۔ ابو جہل نے جب اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہا: ﴿اللَّهُمَّ إِنَّا كَانُوا هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ آَلِيمٍ ۝﴾ ”اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔“ (الانفال: 32) تو اس وقت بھی ان کو یقین نہ تھا کہ ’نعوذ باللہ‘ قرآن اللہ کا پیغام نہیں، رسول اللہ ﷺ کا گھڑا ہوا ہے، اس لیے چپکے چپکے استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔

یہی حال یہود کا تھا۔ انھیں معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں، وہ آپ کے پاس آ کر ایسی باتیں بھی کہتے تھے جو ایک رسول کے سامنے کہی جاسکتی ہیں، جن میں آپ کے پیغام کی تصدیق کا پہلو یا آپ سے اپنی کتاب اور اپنے دین کی کسی بات کی تصدیق جانے کا پہلو موجود ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ آپ پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ یہود آپ کی خدمت میں آ کر آخرت کے حوالے سے جو باتیں کہتے تھے وہ آپ کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی ہوتی تھیں۔ روح کے بارے میں انھوں نے جو پوچھا اس میں اگرچہ ان کی فتنہ انگیزی کی خواہش شامل تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے جواب میں وہی بات فرمائی جو تورات میں موجود تھی۔

یہود کے بعد قریش کی ان جیسی صفات کا تذکرہ ہے۔ خفیہ استغفار کے علاوہ قحط سے نجات کے لیے مشرکین کے سردار ابوسفیان مکہ سے چل کر رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کے لیے آئے لیکن اس وقت بھی ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ جن مشرکین نے خود کسی بڑے معجزے کا مطالبہ کیا تھا وہ شق قرع جیسا معجزہ دیکھ کر اور اچھی طرح اس کا مشاہدہ کر کے بھی ایمان نہ لائے حالانکہ ان

کے دل و دماغ رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی شہادت دے رہے تھے مگر یقین کی مطلوبہ سطح پر نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قریش کے ساتھ بھی تحمل کا معاملہ فرمایا اور انھیں زیادہ سے زیادہ مہلت دی تا آنکہ مفتوح اور بے بس ہو جانے کے بعد بالآخر یہ بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تالیفِ قلوب کے بے مثال مظاہروں نے ان کو اسلام کا سچا پیروکار بھی بنا دیا۔ اس طرح یہ نجات حاصل کرنے کے قابل ہو گئے، ورنہ قیامت کے روز کفر پر اٹھتے تو دنیا و مافیہا دے کر بھی نجات حاصل نہ کر پاتے، منافقوں اور کافروں کی ظاہری دنیوی حالت اچھی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ نہیں کہ جس طرح وہ سمجھتے ہیں یا دوسرے نادان خیال کرتے ہیں کہ ان پر اللہ کا بہت فضل ہے بلکہ انھیں دنیا ہی میں سب کچھ دے دیا جاتا ہے، یہاں وہ عیش و آرام کی زندگی گزارتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی کی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مومن دنیا ہی میں مشکلات برداشت کر لیتا ہے اور آخرت میں دائمی نعمتوں سے شاد کام ہوتا ہے۔ دنیا کی نعمتیں اتنی بے وقعت اور عارضی ہیں کہ کافر کو عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں کی یاد تک سے محو کر دے گی جبکہ مومن کو نعمتوں کے جہاں میں داخل ہوتے ہی یاد بھی نہ رہے گا کہ دنیا میں کبھی مشقت اٹھائی تھی یا نہیں۔ مومن دنیا میں مشقتیں اٹھا کر بھی ہمیشہ خیر پھیلاتا رہا اس کا اسے بے حساب اجر ملے گا۔ یہ اس پر اللہ کی خصوصی رحمت ہوگی اور نجات حقیقت میں رحمت ہی سے حاصل ہوتی ہے، اس کے لیے انسان کے اپنے اعمال کافی نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب نجات اللہ کی عطا کردہ توفیق اور اس کی رحمت پر منحصر ہے تو کسی انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ دوسروں کی ہدایت کا سارا انحصار اس کی کوششوں پر ہے، اس لیے وہ دن رات وعظ و نصیحت میں نہ لگا رہے۔ اس کا اثر الٹا یہ ہو سکتا ہے کہ سننے والے اکتاہٹ کا شکار ہو کر ہدایت قبول کرنے سے مزید دور ہو سکتے ہیں۔

۵۰ - کتاب صفات المنافقین

وَأَحْكَامِهِمْ

منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

(المعجم ۰۰۰) (بَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ
وَأَحْكَامِهِمْ) (الصفحة ۱۳)

باب: منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں
احکام

[7024] ہمیں زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوالخنی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، اس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، جب تک آپ ﷺ سے الگ نہ ہو جائیں، ان پر کچھ خرچ نہ کرو (مہاجرین سے تعاون بند کرو۔)

زہیر نے کہا: اور یہ اس کی قراءت ہے جس نے حَوْلَهُ کو زیر کے ساتھ (مِنْ حَوْلِهِ) پڑھا۔

اور اس نے (یہ بھی) کہا: اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے تو جو عزت والے ہیں وہ وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتادی، آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا اور اس سے (اس بات کے متعلق) پوچھا، اس نے بہت کچی قسم کھائی کہ اس نے ایسا نہیں کہا اور کہا: زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا ہے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے)

[۷۰۲۴] ۱- (۲۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي لُصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِي قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ.

وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةً، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْذِيقِي: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾.

کہا: میرے دل کو ان لوگوں کی اس بات سے بہت تکلیف پہنچی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ”جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں“ پھر نبی ﷺ نے ان کے استغفار کے لیے ان کو بلوایا تو انھوں نے (تمسخر سے) اپنے سر ٹیڑھے کر لیے۔“ اور (اس آیت میں) اللہ تعالیٰ کے قول: ”گویا وہ سہارے سے کھڑے ہوئے شہتیر ہیں“ (سے مراد) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ ہے کہ) یہ لوگ (جسمانی اعتبار سے سیدھے، لمبے اور دیکھنے میں) بہت خوبصورت تھے۔

فائدہ: مصنف عثمانی میں حَوْلَهُ يَأْمِنُ حَوْلَهُ کے الفاظ موجود نہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نسخے میں تھے اور اسے دونوں طرح پڑھنا ممکن تھا لیکن یہ حقیقت میں تفسیر کے لیے ایک اضافہ تھا۔ جو زید بن ارقم کی روایت میں ہے وہ محض ایک قول کی حکایت ہے۔

[7025] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے، اس کو قبر سے نکال کر اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک چھڑکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، (ایسا کیوں کیا؟) اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

[۷۰۲۵] ۲- (۲۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي، فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رُفِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[7026] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس کو اس کے گڑھے میں داخل کر دیے جانے کے بعد آئے، پھر سفیان کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۷۰۲۶] (۰۰۰) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي، بَعْدَمَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[7027] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر نے نافع

[۷۰۲۷] ۳- (۲۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے سوال کیا کہ آپ اپنی قیص اس کو عطا فرمائیں، جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دیں تو آپ نے (وہ قیص) ان کو عطا کی، پھر آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور (التمنا کرنے کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے (کے ایک کنارے) کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے، اس نے فرمایا ہے: ”آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ کریں، خواہ آپ ان کے لیے ستر مرتبہ استغفار کریں“ اور میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔“ (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: یقیناً وہ منافق ہے، (مگر) رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، اس پر اللہ عزوجل نے (واضح حکم) نازل فرمایا: ”اور ان (منافقین) میں سے جو شخص مرجائے آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ، جَاءَ ابْنُهُ، عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَيْصَهُ يَكْفِنُ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِنُوبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً، وَسَازِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ» قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَى أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة: ۸۴].

فوائد ومسائل: ① واضح حکم کی تاخیر حکمت سے خالی نہ تھی۔ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ہشام ایک مخلص مسلمان تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ پیش کر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے باپ عبداللہ بن ابی کے قتل کا فیصلہ فرمائیں تو اس پر علمدار آمد کے لیے انہی کو حکم دیں، رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اپنے دل میں جو شفقت محسوس فرماتے تھے، آپ نے اسی کے تقاضے پورے فرمائے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے مرنے کے موقع پر اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ کی دونوں خواہشیں مان لیں۔ انھیں اپنی قیص عطا فرمائی اور جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توجہ دلائی کہ قرآن کی جو آیات نازل ہو چکی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کو منافقین کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا جواب یہ تھا کہ اللہ نے آپ کو بالصرحہ جنازہ پڑھنے سے نہیں روکا۔ آپ اس ساری گفتگو کے بعد تشریف لے گئے تو وہاں عبداللہ بن ابی کو قبر میں اتارا جا چکا تھا۔ اس کے اہل قبیلہ کو معلوم

نہ تھا کہ عبداللہ بن عبداللہؓ اس غرض سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں کہ آپ سے آپ کی قیص مانگیں اور جنازے کے لیے بلا لائیں۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو ابن ابی کے بیٹے کو قبر سے نکال کر آپ ﷺ کے گھنٹوں پر رکھ دیا گیا اور آپ نے اس کے بیٹے سے کیا گیا وعدہ پورا فرما دیا۔ اس واقعے کے بعد اللہ کی طرف سے یہ واضح حکم آ گیا: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ قَاتًا أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ ”اور ان میں سے جو کوئی مر جائے، اس کا کبھی جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔“ (التوبة: 84-9)

[7028] یحییٰ قطان نے عبید اللہ (بن عمر بن حفص) سے

اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ ترک کر دی۔

[۷۰۲۸] ۴- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

[2729] محمد بن ابی عمر کی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

ہمیں سفیان نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابو عمر سے اور انھوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی، کہا: تین آدمی بیت اللہ کے پاس اکٹھے ہوئے، (ان میں سے) دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا، یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا، ان کے دلوں کا فہم کم تھا، ان کے پیڑوں کی چربی بہت تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں، اللہ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم اونچی آواز سے بات کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر ہم اونچا بولیں تو وہ سنتا ہے تو پھر ہم آہستہ بولیں تو بھی سنتا ہے۔ اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیتیں) نازل فرمائیں: ”تم اس لیے (اپنی باتیں) نہیں چھپا رہے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان گواہی دیں گے اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھالیں۔“

[۷۰۲۹] ۵- (۲۷۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

عَمَرَ الْمَكِّي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، قُرَيْشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَيْشِيٌّ، قَلِيلٌ فَبَقِيَ قُلُوبُهُمْ، كَثِيرٌ سَخِمَ بَطُونُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ، إِنْ جَهَرْنَا، وَلَا يَسْمَعُ، إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ، إِذَا جَهَرْنَا، فَهَوَّ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَشِيرُونَ﴾ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ﴿الْآيَةُ [فصلت: ۲۲].

فائدہ: امام مسلمؒ نے یہ حدیث، جس میں مشرکین کا حال بیان کیا گیا ہے، اس لیے منافقین کی صفات کے ضمن میں یہاں ذکر کی ہے کہ ان منافقین کا بھی بالکل یہی خیال تھا جو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ منافق بھی اسی گمان میں مارے گئے کہ ان کی باتوں کا اللہ کو علم نہیں ہوتا۔

[7030] ابوبکر بن خلد ابلی نے مجھے حدیث بیان کی،

کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان

[۷۰۳۰] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ

الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سلیمان نے عمارہ بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی، نیز ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث سنائی، کہا: مجھے منصور نے مجاہد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عمر سے اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی۔

[7031] معاذ غبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن یزید کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ (جنگ کے لیے) احد کی جانب روانہ ہوئے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ واپس آگئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ان کے بارے میں دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض نے کہا: ہم انھیں قتل کر دیں اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو (یہ آیت) نازل ہوئی: ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے ہو۔“

[7032] یحییٰ بن سعید اور غدریوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[7033] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کچھ منافقین ایسے تھے کہ جب نبی ﷺ کسی جنگ کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں اپنے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے، اور جب نبی ﷺ واپس آتے تو آپ کے سامنے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے اور چاہتے کہ لوگ ان کاموں پر ان کی تعریف کریں جو انھوں نے نہیں کیے تھے، اس پر یہ (آیت نازل) ہوئی: ”ان لوگوں کے متعلق گمان نہ

سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رِبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ.

[۷۰۳۱] (۲۷۷۶) حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ، فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرَقَتَيْنِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقُلْنَهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا، فَتَرَلَّتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ۸۸].

[۷۰۳۲] (۷۰۳۲) (۷۰۳۲) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عُثَيْرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۷۰۳۳] (۲۷۷۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُحَلَّبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْعَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرَحُوا بِمَقْعِدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا، ان کے متعلق یہ گمان بھی نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچنے والے مقام پر ہوں گے۔“

﴿الْعَذَابُ﴾ (ال عمران: ۱۸۸)۔

[7034] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھیں محمد بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: ”رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر یہ بات ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور ہر ایک جو یہ پسند کرتا ہے کہ جو اس نے نہیں کیا، اس پر اس کی تعریف کی جائے، اس کو عذاب ہوگا تو ہم سب ہی ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں کا اس آیت سے کیا تعلق (بنتا) ہے؟ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں اتری تھی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اس سے پہلے) یہ آیت پڑھی: ”اور جب اللہ نے ان لوگوں کا، جنہیں کتاب دی گئی تھی، عہد لیا کہ تم اسے لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرو گے اور اس کو چھپاؤ گے نہیں۔“ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اس کے بعد والی) آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا۔“ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے ان سے (ان کی کتاب میں لکھی ہوئی) کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے آپ سے وہ چیز چھپالی اور (اس کے بجائے) ایک دوسری بات بتادی اور وہ اس طرح نکلے کہ انھوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ آپ ﷺ نے ان سے جو پوچھا تھا، انھوں نے آپ ﷺ سے کوئی بتا دیا ہے اور اس بات پر انھوں نے آپ ﷺ سے

فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ، وَحَلَفُوا، وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَتَرَلَّتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (ال عمران: ۱۸۸)۔

[۷۰۳۴] ۸- (۲۷۷۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَاللَّفْظُ لِرُحْمَنِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ: اذْهَبْ، يَا رَافِعُ! - لِيَوَايِهِ - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَيْتَنِي كَانَ كُلُّ امْرَأَةٍ مِمَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى، وَأَحَبُّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، مُعَذَّبًا، لَتُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ؟ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (ال عمران: ۱۸۷) هَذِهِ الْآيَةُ. وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ (ال عمران: ۱۸۸)۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِلَّا هَ، وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ، فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ، فَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ، وَفَرَحُوا بِمَا أَتَوْا، مِنْ كِتَابِهِمْ إِلَّا هَ، مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ.

تعریف بھی بڑی چاہی اور جو بات آپ نے ان سے پوچھی وہ بات چھپا کر انھوں نے جو کچھ کیا تھا اس پر (اپنے دلوں میں) خوش بھی ہوئے۔

فائدہ: یہ آیت ان دھوکے بازوں کے بارے میں ہے جو غلط کام کرتے ہیں، پھر دھوکے سے اسے بہت اچھا کام ظاہر کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ اور جو کام کرنا چاہیے تھا اسے نہ کر کے اپنے فریب پر تعریف بڑھانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں منافقین بھی شامل تھے اور یہودی بھی۔ یہ آیت ان عام لوگوں کے بارے میں نہیں جو اچھا کام کریں تو خوش ہوتے ہیں اور کوئی برا کام ترک کر دیتے ہیں تو اس کی بنا پر کئی تعریف کو پسند کرتے ہیں۔

[7035] اسود بن عامر نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے قنادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے قیس (بن عباد) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے اپنے اس کام پر غور کیا جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملے میں کیا ہے (ان کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور ان کے مخالفین سے جنگ تک کی ہے) یہ آپ کے اپنے غور و فکر سے اختیار کی ہوئی آپ کی رائے تھی یا ایسی چیز تھی جس کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ نے آپ لوگوں کے سپرد کی تھی؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسی ذمہ داری ہمارے سپرد نہیں کی جو انھوں نے تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی ﷺ سے خبر دی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے ساتھیوں میں سے بارہ افراد منافق ہیں، ان میں سے آٹھ ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (کبھی داخل نہیں ہوں گے)، ان میں آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے نجات کے لیے ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہونے والا سرخ) پھوڑا تمھاری نجات کے لیے تمھیں کفایت کرے گا۔ اور چار۔“ (آگے کا حصہ) مجھے (اسود بن عامر کو) یاد نہیں کہ شعبہ نے ان (چار) کے بارے میں کیا کہا تھا۔

[۷۰۳۵] ۹- (۲۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمَارٍ: أَرَأَيْتُمْ صَنِّعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ، أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَبَّنا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَّنا لَمْ يَنْعَهْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَلَكِنْ حُذِّفَتْهُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا، فِيهِمْ ثَمَانِيَّةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَّةٌ مِنْهُمْ تُكْفِيكُمُ الذِّبْلَةَ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ.

فائدہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک تو یہ بات واضح کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو انسانیت کے لیے جو پیغام دیا

آپ نے وہ سب تک پہنچایا، کسی کو کسی دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

[7036] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے

قائدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو نضرہ سے اور انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عمارؓ سے کہا: آپ (حضرت علیؓ کی حمایت میں) اپنی جنگ کو کیسے دیکھتے ہیں، کیا یہ ایک رائے ہے جو آپ نے غور و فکر سے اختیار کی ہے؟ تو رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، یا کوئی ذمہ داری ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے سپرد کی تھی؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی (خصوصی) ذمہ داری نہیں دی تھی جو تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بے شک میری امت میں.....“

[۷۰۳۶] ۱۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ، أَرَأَيْتَ رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، أَوْ عَهْدًا عَلَيْهِ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهْدٌ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَغْهَظْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي أُمَّتِي».

شعبہ نے کہا: اور میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے کہا تھا: مجھے حذیفہؓ نے (یہ) حدیث سنائی۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبِسَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ.

اور غندر نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ انھوں نے کہا: ”میری امت میں بارہ منافق ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے بچاؤ کے لیے) تمھاری کفایت ایک ایسا پھوڑا کرے گا جو آگ کے جلتے ہوئے دیے کی طرح (اوپر سے سرخ) ہوگا، ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کے سینوں سے نکل آئے گا۔“

وَقَالَ غُنْدَرٌ: أَرَاهُ قَالَ: «فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا، حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ، سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ، حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُذُورِهِمْ».

فائدہ: بارہ منافقوں کا یہ گروہ انتہائی شریر لوگوں پر مشتمل تھا جس طرح اگلی حدیث کے الفاظ ہیں: «حَزَبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامِ الْأَشْهَادُ» ان لوگوں کی زندگی کا مقصود اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دنیا میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنا تھا اور قیامت کے روز بھی یہ اپنے عناد کے موقف پر قائم رہیں گے۔ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند (453/5) میں حضرت ابوطیفلؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے راستے میں واقع عقبہ (تنگ گھاٹی) کی طرف سے جا رہے ہیں، کوئی اور یہ

راستہ اختیار نہ کرے جس طرح اگلی حدیث میں ہے۔ مقصود غالباً یہ تھا کہ آپ واپسی کے راستے والے کم پانی کے چشمے پر باقی سارے لشکر سے پہلے پہنچ کر اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور آپ کے پیچھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ اچانک پیچھے سے ڈھالے باندھے ہوئے سواروں کا ایک گروہ آیا۔ وہ اس ٹھک راستے پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دھوکا دے کر ان سے آگے نکلنا اور اچانک رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کی ساریوں کے منہ پر مارنے اور انھیں پیچھے رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اونٹ کی مہار کو کھینچو، اسے تیز چلاؤ۔“ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ گھائی کی اترائی پر پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر سواری سے اتر گئے۔ اتنے میں عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”عمار! کیا تم نے ان لوگوں کو پہچانا؟“ انھوں نے کہا: میں نے عام سواروں کو پہچانا، ان لوگوں نے، جو ان پر سوار تھے، ڈھالے باندھ رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں پتہ چلا کہ وہ کیا چاہتے تھے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا ارادہ یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف کوئی چال چلیں۔“

اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ منافقوں کے اس گروہ نے اس منصوبے میں ناکام ہونے کے بعد، پانی کے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی جس کا اعلان کیا گیا تھا، چنانچہ یہ گھائی سے واپس ہو کر تیز رفتاری کے ساتھ آپ سے پہلے اس پانی پر پہنچ گئے۔ اعلان نہ سننے والے تین اور لوگ بھی بے خبری میں ان کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، ان سب نے جا کر پانی استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی کرنے والوں کی کل تعداد پندرہ ہو گئی۔ ان میں سے تین کا عذر قبول کر لیا گیا جو بے خبری میں وہاں پہنچے تھے اور باقی بارہ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔ وہ کچے منافق تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ناموں سے آگاہ فرما دیا تھا اور ساتھ ہی انھیں صیغہ راز میں رکھنے کی ہدایت بھی فرمادی تھی۔

[7037] ولید بن مُحْجَج نے کہا: ہمیں ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عقبہ والوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان (اس طرح کا) جھگڑا ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہو جاتا ہے۔ (گفتگو کے دوران میں) انھوں نے (اس شخص سے) کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ عقبہ والوں کی تعداد کتنی تھی؟ (حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگوں نے اس سے کہا: جب وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو انھیں بتاؤ۔ (پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے) کہا: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ لوگ تھے اور اگر تم بھی ان میں شامل تھے تو

[۷۰۳۷] ۱۱۔ (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَّيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حَذِيفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أُنْشِدُكَ بِاللَّهِ! كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ، قَالَ: كُنَّا نُخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ. فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةً عَشَرَ، وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

وہ کل چندرہ لوگ تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ دنیا کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ میں تھے اور (آخرت میں بھی) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے ان تین لوگوں کا عذر قبول فرمایا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کا اعلان نہیں سنا تھا اور اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے جبکہ آپ ﷺ اس وقت حرہ میں تھے، آپ چل پڑے اور فرمایا: ”پانی کم ہے، اس لیے مجھ سے پہلے وہاں کوئی نہ پہنچے۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے (وہاں پہنچ کر) دیکھا کہ کچھ لوگ آپ سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہیں تو آپ نے اس روز ان پر لعنت کی۔

فائدہ: تبوک کی طرف جاتے ہوئے بھی ایک کم پانی والے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا اعلان فرمایا تھا۔ وہاں صرف دو آدمی آپ سے پہلے پہنچے تھے، آپ ﷺ نے ان پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا تھا (حدیث: 5947) تبوک سے واپس آتے ہوئے راستے پر موجود ایک چھوٹے سے چشمے کے حوالے سے بھی ایسا ہی اعلان کیا گیا۔ ان منافقین نے اعلان کو حکم عدولی اور شرانگیزی کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کا نادر موقع سمجھا اور گھائی کے اندر اپنی شرارت میں ناکام ہونے کے بعد اس حکم عدولی کا ارتکاب کر ڈالا۔

[7038] معاذ غنیری نے کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے ابوزہیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو اس گھائی (یعنی مراکی گھائی پر چڑھے گا! بے شک اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑ جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑ گئے تھے۔“

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو سب سے پہلے جو اس گھائی پر چڑھے وہ ہمارے بنو خزرج کے گھوڑے تھے، پھر لوگوں کا تانا بندا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سب وہ ہو جن کے گناہ بخش دیے گئے، سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔“ ہم اس کے پاس آئے اور (اس سے) کہا: آؤ،

[7038] [7038] ۱۲- (۲۷۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ، ثِيْبَةَ الْمَرَارِ، فَإِنَّهُ يُحْطُ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ».

قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا، خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَنَامَ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ، إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرَ» فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: تَعَالَ، يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَيْتَ

أَجِدَ صَلَاتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تمھارے لیے بھی استغفار فرمائیں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی کم شدہ چیز پالوں تو یہ بات مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ تمھارا صاحب میرے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَلَالَةَ لَهُ. (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ آدمی اس وقت اپنی کسی کم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کے لیے آوازیں لگا رہا تھا۔

فوائد ومسائل: ① مَرَار کی گھاٹی حدیبیہ کے قریب تھی۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان جسمانی ورزش کے ذریعے سے تیاری کے عالم میں رہیں اور اوپر جانے والے پہرے داری کے فرائض بھی سرانجام دیں۔ ② ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر اسلام قبول کرنے والوں میں سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے نزدیک ایمان اور آخرت میں نجات کی اتنی بھی حیثیت نہ تھی جتنی عام استعمال کی کسی کم شدہ چیز کی ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کے دل متاع دنیا کی محبت سے اس طرح بھرے ہوئے ہوں، ان کے دلوں میں ایمان کی گنجائش ہی باقی نہیں ہوتی، محض زبانی دعویٰ ہوتا ہے اور یہی نفاق ہے۔

[۷۰۳۹] ۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا بَنِي حَبِيبِ الْحَارِثِيِّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَضَعُ نَيْبَةَ الْمُرَارِ أَوْ الْمَرَارِ بِمَنْطَلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَإِذَا هُوَ أَغْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَلَالَةَ لَهُ.» [7039] یحییٰ بن حبیب حارثی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو مَرَار یا مَرَار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔“ (آگے) معاذ غبری کی حدیث کے مانند، البتہ (اس حدیث میں) انھوں نے کہا: اور وہ ایک اعرابی تھا جو اپنی کم شدہ چیز ڈھونڈنے کے لیے اعلان کرنے کے لیے آیا تھا۔

[۷۰۴۰] ۱۴- (۲۷۸۱) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ، قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَجِيَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ، قَالَ: فَرَفَعُوهُ، قَالُوا: هَذَا قَدْ كَانَ

[7040] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم بنو نجار میں سے ایک شخص تھا، اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی (یاد کی) ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ بھاگ کر چلا گیا اور اہل کتاب کے ساتھ شامل ہو گیا، انھوں نے اس کو بہت اونچا اٹھایا اور کہا: یہ ہے جو محمد (ﷺ) کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ اس کے آنے سے بہت خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی دن گزرے کہ اللہ تعالیٰ

نے ان کے بیچ میں (ہوتے ہوئے) اس کی گردن توڑ دی۔ انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے اپنی سطح کے اوپر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے دوبارہ وہی کیا، اس کی قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے پھر (تیسری بار) اسی طرح کیا، اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا، صبح کو زمین نے اسے پھر باہر پھینک دیا ہوا تھا تو انھوں نے اسے اسی طرح پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔

فائدہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منافق چاہے قرآن کی لمبی سورتیں یاد کر لے، کاتب بن جائے، اس کے اندر کا کفر جوں کا توں موجود رہتا ہے اور جب وہ کھلی بغاوت کرتا ہے تو اسی دنیا میں بھی اس کا انجام عبرت ناک ہو سکتا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ النَّفَاقِ وَاَهْلِهِ۔

[7041] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب تھے تو اتنے زور کی آندھی چلی کہ قریب تھا وہ سوار کو بھی (ریت میں) دفن کر دے گی۔ تو وہ (جابر رضی اللہ عنہ) یقین سے کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے“ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

[۷۰۴۱] ۱۵- (۲۷۸۲) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِقَ الرَّاكِبَ، فَرَعِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ» فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ، مِّنَ الْمُنَافِقِينَ، قَدْ مَاتَ.

فائدہ: ایک منافق پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ اتنا بڑا طوفان بھیج سکتا ہے اور ساتھ ہی اتنے بڑے طوفان کے درمیان میں باقی سب لوگوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام فرما دیتا ہے۔

[7042] ایاس (بن سلمہ بن اکوع) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی، جسے بخار چڑھا ہوا تھا، عیادت کی، کہا: میں نے اس (کے جسم) پر اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح

[۷۰۴۲] ۱۶- (۲۷۸۳) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُوسَى الَيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا إِيَّاسُ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: عَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مَّوْعُوًّا، قَالَ:

کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ تپ رہا ہو۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ بتتے ہوؤں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ دونوں شخص جو (افلوں پر) سوار ہیں، اپنے منہ دوسری طرف کیے ہوئے ہیں۔“ (آپ نے یہ بات) دو آدمیوں کے بارے میں (فرمائی) جو اس وقت (طاہری طور) آپ کے ساتھیوں میں (شمار ہوتے) تھے۔

[7043] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو بکریوں کے دویڑوں کے درمیان میناتی ہوئی بھاگی پھرتی ہے، کبھی بھاگ کر اس ریڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس طرف جاتی ہے (کسی بھی ایک ریڑ کا حصہ نہیں ہوتی)۔“

[7044] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: ”پلٹ کر ایک بار اس (ریڑ) میں آتی ہے اور دوسری بار اس میں۔“

باب: قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

[7045] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ایک بہت بڑا (اور) موٹا آدمی آئے گا، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے

فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا زَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفَّيْنِ» لِرَجُلَيْنِ حَبِثَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

[۷۰۴۳] ۱۷- (۲۷۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، تَعْبُرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً، وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً».

[۷۰۴۴] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «تَكْرُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً، وَفِي هَذِهِ مَرَّةً».

(المعجم ۰۰۰) (بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ) (الصفحة ۱۴)

[۷۰۴۵] ۱۸- (۲۷۸۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يُعْنِي الْحَزَامِي عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ

نزدیک وہ (وزن میں) پتھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا، (یہ آیت) پڑھ لو: ”پس ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔“

[7046] فضیل بن عیاض نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبیدہ سلمانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! یا کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر ان کو ہلائے گا اور فرمائے گا: ”بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے بنے، پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ”انھوں نے اس طرح اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ ساری زمین اور سب کے سب آسمان قیامت کے دن اس کے دائیں ہاتھ میں لیے ہوئے ہوں گے۔ وہ (ہر اس چیز کی شراکت سے) پاک اور بلند ہے جنہیں وہ (اس کے ساتھ) شریک کرتے ہیں۔“

[7047] جریر نے منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: یہودی میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، فضیل کی حدیث کے مانند، اور اس میں یہ بیان نہیں کیا: ”وہ (اللہ) ان (انگلیوں) کو ہلائے گا۔“

اور (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اس بات پر تعجب سے اس کی

الْأَعْرَجَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَرَى جَنَاحَ بَعُوضَةٍ عِنْدَ اللَّهِ. اقْرَأُوا: ﴿فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَنًا﴾ (الكهف: ١٧٥).

[٧٠٤٦] ١٩- (٢٧٨٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالْثَرَى عَلَى إَصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إَصْبَعٍ، ثُمَّ يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ، تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (الزمر: ١٧).

[٧٠٤٧] ٢٠- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ: عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ فَضِيلٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ يَهْزُهُنَّ.

وَقَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَحَّكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ: تَصْدِيقًا

تصدیق کرتے ہوئے (اس طرح) ہنسے کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے (اس طرح) اللہ کی قدر نہیں کی (جس طرح) اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔“ اور (پوری) آیت تلاوت فرمائی۔

[7048] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو کہتے ہوئے سنا: میں نے علقمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر فرمائے گا: ”بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔“ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے (اس آیت کی) تلاوت کی: ”انھوں نے اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) قدر نہیں پہچانی جس طرح قدر پہچاننے کا حق ہے۔“

[7049] ابومعاویہ، عیسیٰ بن یونس اور جریر سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر ان سب کی روایتوں میں ہے: ”اور درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر تھام لے گا“ اور جریر کی حدیث میں یہ نہیں ہے: ”اور مخلوق کو ایک انگلی پر تھامے گا“ لیکن اس کی حدیث میں یہ ہے: ”اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر تھام لے گا“ اور انھوں نے جریری کی حدیث میں مزید یہ کہا: ”اس کی بات کی تصدیق اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے (آپ ہنسے۔)“

لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ وَتَلَا الْآيَةَ.

[۷۰۴۸] ۲۱- (...) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالنَّارِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، قَالَ: فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

[۷۰۴۹] ۲۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالنَّارِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ: وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لَّمَّا قَالَ.

[7050] ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ”بادشاہ میں ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

[7051] سالم بن عبد اللہ نے کہا: مجھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لے گا اور فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں۔ (آج دوسروں پر) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ”بادشاہ میں ہوں، (آج) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟“

[7052] یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا: مجھے ابو حازم نے عبد اللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ (حدیث بیان کرتے ہوئے عملاً) کس طرح رسول اللہ ﷺ کی طرح کر کے دکھاتے ہیں۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ”اللہ عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا ”میں اللہ، میں بادشاہ ہوں۔“ اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے منبر کو دیکھا، وہ اپنے نچلے حصے سے (لے کر اوپر کے حصے تک) اٹل رہا تھا، یہاں تک کہ میں نے کہا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر جائے گا؟

مناقضین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام۔

[۷۰۵۰] ۲۳- (۲۷۸۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ».

[۷۰۵۱] ۲۴- (۲۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَشَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَطْوِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُھُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟“

[۷۰۵۲] ۲۵- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ؛ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ، فَيَقُولُ: أَنَا اللَّهُ- وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَسْطُهَا - أَنَا الْمَلِكُ» حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمُنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ﷺ فائدہ: ابن مقسم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے خطاب کی کیفیت بیان کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس اشارے سے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی عظمت جلال اور ہیبت کا تصور اور زیادہ واضح ہو گیا کیونکہ انھوں نے صرف کانوں سے نہیں سنا بلکہ آنکھوں سے بھی اس کا ادراک کیا۔

[7053] عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا: مجھے میرے والد نے عبید اللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جب آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”(اللہ) جبار عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لے گا۔“ پھر یعقوب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[۷۰۵۳] ۲۶- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ، عِزَّ وَجَلٍّ، سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

باب: 1- مخلوقات (کی تخلیق) کی ابتدا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق

(المعجم ۱) (بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ، وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) (التحفة ۱۵)

[7054] مُرْجِ بن یونس اور ہارون بن عبداللہ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ابن جریر نے کہا: مجھے اسماعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مٹی (زمین) کو مٹھنے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پھیلا دیا اور سب مخلوقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد سے لے کر رات تک کے درمیان جمعہ (کے دن) کی آخری ساعتوں میں سے کسی ساعت میں پیدا فرمایا۔“

[۷۰۵۴] ۲۷- (۲۷۸۹) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ، عِزَّ وَجَلٍّ، التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّنَتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ الثَّوَرِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ، فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ».

جلودی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شاکر دبراہیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین بن علی بسطامی، سہل بن عمار، حفص کے نواسے ابراہیم اور دوسروں نے حجاج سے یہی حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا الْجُلُودِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْبِسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَنِي حَفْصٍ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

فائدہ: اللہ کے دن اسی کے دن ہیں، ہمارے وقت سے ماوراء اور ہمارے ادراک و شعور سے بہت طویل اور مختلف ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: * جسے تراب (زمین) کہا گیا ہے، اس میں مٹی اور پانی وغیرہ سب شامل ہے۔ * پھر مکروہ ارض میں جو تبدیلیاں ہوئیں ان کے دوران میں پہاڑ وجود میں آئے۔ * اس کے بعد سبزے اور درختوں کی باری آئی۔ * جسے مکروہ کہا گیا ہے وہ زندگی کی ابتدائی صورت کی مخلوق ہو سکتی ہے، مثلاً: جراثیم، وائرس، فنگس وغیرہ یا اس سے وہ غیر مرئی مخلوق مراد ہو سکتی ہے جو ضرر کا باعث ہے، نیز اندھیرے اور بیماریاں بھی اس سے مراد ہیں۔ * نور سے مراد روشنی کا مستقل اور منضبط نظام ہو سکتا ہے جو مختلف گیہوں کو آخری شکل ملنے کے بعد وجود میں آیا۔ * حیوانات کی تخلیق ان کے بعد ہوئی۔ * آخر میں زمین کی افضل ترین مخلوق حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، پانی اور مٹی سے ان کی تخلیق مکمل ہو گئی اور انھیں جنت میں بسا دیا گیا، پھر وہ زمین پر بھیجے گئے کیونکہ ان کی دنیوی زندگی کا دائرہ یہیں مکمل ہوتا تھا: ﴿وَمِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾ ”ہم نے تم سب کو اسی (زمین) سے پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور ایک بار پھر اسی میں سے تم کو نکالیں گے۔“ (طہ 20:55)

باب: 2۔ انسانوں کی دوبارہ بعثت، ان کا اکٹھا اور قیامت کے روز زمین کی کیفیت

(المعجم ۲) (بَابُ: فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ، وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة ۱۶)

[7055] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کو غبار کی رنگت ملی، سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا، جیسے چھنے ہوئے آنے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی حفص کے لیے کوئی علامت موجود نہیں ہوگی۔“

[۷۰۵۵] ۲۸- (۲۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخَشِّرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ، عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ الشَّمْسِ، لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لَأَحَدٍ».

فائدہ: بالکل چٹیل اور بے نشان زمین ہوگی۔ سب ایک ہی طرح ایک جیسی جگہ پر اللہ کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔

[7056] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

[۷۰۵۶] ۲۹- (۲۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق سوال کیا: ”جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان، (بھی بدل دیا جائے گا)“ تو اللہ کے رسول! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(پل) صراط پر۔“

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ ذَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ غَائِثَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ﴾ [إبراهيم: ۴۸]، فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ».

باب: 3- اہل جنت کی ضیافت

[7057] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن یہ زمین ایک ہی روٹی بن جائے گی جبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی مہمانی کے لیے اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر روٹی کی طرح بنا دے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔“ (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری نے) کہا: اتنے میں یہودیوں میں سے ایک شخص آگیا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمن آپ پر برکت نازل فرمائے! کیا میں آپ کو قیامت کے روز اہل جنت کی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیوں نہیں! (بتاؤ)“ اس نے کہا: زمین ایک (بڑی سی) روٹی بن جائے گی۔ جس طرح (اس کی آمد سے قبل خود) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس نے (پھر) کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں! (بتاؤ)“ اس نے کہا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیل اور مچھلی۔ اس کے جگر کے چھوٹے سے

(المعجم ۳) (بَابُ نُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ) (الصحفة ۱۷)

[۷۰۵۷] ۳۰- (۲۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَكْفُوهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ، كَمَا يَكْفُو أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ، نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». قَالَ: فَأَتَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ، أَبَا الْقَاسِمِ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً - كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - قَالَ: فَتَنْظَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحَكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَ: إِذَا مَهُمْ بِالْأَمِّ وَتَوْنٌ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: «تَوْرٌ وَتَوْنٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا».

اضافی حصے کو (جو اصل جگر کے ساتھ ایک طرف موجود ہوتا ہے) ستر ہزار لوگ کھائیں گے۔“

فائدہ: بعض شارحین کی رائے ہے کہ یہ ستر ہزار امت محمدیہ علیہم السلام میں سے وہی لوگ ہوں گے جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ شارحین نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ستر ہزار سے مراد معینہ تعداد نہیں بلکہ اس سے کثیر تعداد مراد ہے جو ستر ہزار سے بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ بالام کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ بنتا ہے جس سے نیل یا نیل ستر ہزار سے مراد ہے۔

[7058] محمد بن سیرین نے ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر دس (بڑے) یہودی (عالم) میری پیروی کر لیتے تو روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا مگر مسلمان ہو جاتا۔“

[7058] (۷۰۵۸) [۳۱- (۲۷۹۳)] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَابَعَنِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ».

فائدہ: ان کے علماء کو پوری طرح یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی برحق آخری نبی ہیں۔ اگر وہ ایمان لے آتے تو باقی یہودی بھی اسلام میں داخل ہو جاتے، لیکن وہ علماء عناد اور اپنی نسلی برتری کے زعم میں گمراہی پر ڈٹے رہے۔

باب: 4۔ یہودیوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے متعلق سوال اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں“

(المعجم ۴) (بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ“ (الآية) (التحفة ۱۸)

[7059] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم نے علقمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت میں چلا جا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لے (کر چلے) رہے تھے کہ آپ کا یہود کے چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان

[7059] [۳۲- (۲۷۹۴)] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ، إِذْ مَرَّ بِنَقِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْتُمْ إِيَّاهُ؟ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْزُهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ، قَالَ: فَأَسْكَنْتُ

کے بارے میں تمھیں شک کس بات کا ہے؟ ایسا نہ ہو کہ وہ آگے سے ایسی بات کہہ دیں جو تمھیں بری لگے، پھر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر آپ کے پاس آگیا اور آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا، (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ (تھوڑی دیر کے لیے) خاموش ہو گئے اور ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، کہا: میں بھی اپنی جگہ پر (رک کر) کھڑا ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے (یہ پڑھتے ہوئے) فرمایا: ”یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم (انسانوں) کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔“

خ فائدہ: تورات میں موجود ہے کہ روح کی حقیقت کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ انھوں نے سوال اس لیے کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ روح کی کوئی تشریح و تفسیر کریں تو وہ اپنے لوگوں کے سامنے کہہ سکیں کہ تورات کی رو سے ’نعوذ باللہ‘ آپ نبی نہیں ہو سکتے لیکن آپ پر نزول وحی اور تورات کی تصدیق کرنے والے صحیح جواب سے ان پر اتمام حجت ہو گیا اور دل میں ان کو اور زیادہ یقین ہو گیا کہ آپ وہی آخری رسول ہیں جن کا انتظار تھا، لیکن ان کی بد بخئی ان پر غالب رہی، انھیں ایمان لانے کی توفیق نہ مل سکی۔

[7060] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید خدری نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں کعب نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں اسحق بن ابراہیم حنظلی اور علی بن خشرم نے بھی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی۔ ان دونوں (کعب اور عیسیٰ) نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک (اجڑے ہوئے) کھیت میں جا رہا تھا، حفص کی حدیث کے مانند، مگر کعب کی حدیث میں ہے: ﴿وَمَا أَوْيَيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ”اور تم لوگوں کو علم کا تھوڑا حصہ ہی دیا گیا ہے۔“ (جس طرح قرآن کی مشہور متواتر قراءت ہے۔) اور عیسیٰ بن یونس کی اس روایت میں جو ان سے (علی بن خشرم نے بیان کی ہے: ﴿وَمَا أَوْيُوا﴾

[۷۰۶۰] ۳۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ أُمْسِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَزْبٍ بِالْمَدِينَةِ، يَنْحَوِ حَدِيثَ حَفْصٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكَيْعٍ: وَمَا أَوْيَيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ: وَمَا أَوْيُوا، مِنْ رَوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ.

”انھیں نہیں دیا گیا“ کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: صحیح بخاری کی روایت میں بھی ”وَمَا أُوتُوا“ اور انھیں نہیں دیا گیا“ کے الفاظ ہیں۔ یہ شاذ روایت ہے لیکن مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[۷۰۶۱] ۳۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: وَمَا أُوتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا.

[7061] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبد اللہ بن ادریس سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے اعمش سے سنا، وہ اس روایت کو عبد اللہ بن مرہ سے اور وہ مسروق سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کجور کے درختوں میں (کجور کی) ایک شاخ کا سہارا لیے ہوئے (چلے جا رہے) تھے، پھر اعمش سے ان سب کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور انھوں نے (بھی) اپنی روایت میں (مشہور اور متواتر قراءت کے مطابق) ﴿وَمَا أُوتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾ بیان کیا۔

فائدہ: ان روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرث (کھیت) اور نخل (کجور کے درختوں) کے درمیان جا رہے تھے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں حرث ہے۔ (حدیث: 4721) جبکہ دوسری روایت میں ”خرب“ (اجاز جگہ) ہے۔ (حدیث: 125) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھیت، جس میں آپ ﷺ چلے جا رہے تھے، مدینہ کے عام کھیتوں کی طرح کجور کے باغ میں تھا اور اب اس میں کچھ کاشت نہیں ہو رہا تھا۔ اجڑا ہوا اور ناہموار ہونے کی وجہ سے آپ اس کے اندر کجور کی شاخ کا سہارا لے کر چل رہے تھے۔ جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روح کے متعلق یہودیوں سے پوچھ کر قریش مکہ نے بھی سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے ان کو بھی یہی جواب دیا تھا۔ (جامع الترمذی، حدیث: 3140) مدینہ میں جب یہود نے خود سوال کیا تو چونکہ وہ اہل کتاب تھے اس لیے یہ امکان تھا کہ ان کی کتاب میں یہی بات کسی اور رنگ میں کہی گئی ہو اور وہ انداز کے اس اختلاف کو اپنے لیے دلیل بنانے کی کوشش کریں، اس لیے جواب دینے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے توقف کیا اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وہی جواب وحی فرمادیا جو تورات کے عین مطابق تھا اور یہود کو اپنے لیے آپ کی رسالت سے انکار کا کوئی عذر نہ مل سکا۔

[۷۰۶۲] ۳۵- (۲۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَا، فَقَالَ لِي: لَنْ أَقْضِيكَ

[7062] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوخی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت خباب (بن ارت رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میرا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا۔ میں اس سے قرض کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں اس وقت تک تمھیں ادائیگی نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم ’نعوذ باللہ‘

پتھر برسائے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ۔ تو اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: ”اللہ تعالیٰ اس وقت ان پر (اس طرح) عذاب بھیجے والا نہ تھا جبکہ آپ بھی ان میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ (علیحدگی میں) استغفار کیے جا رہے تھے اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے جبکہ وہ (ایمان لانے والوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں۔“ آیت کے آخر تک۔

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمِطْ عَلَيْنَا حِجَابَةَ مَنْ السَّمَاءِ أَوْ اِثْنَا بِعَذَابِ أَلِيمٍ، فَتَرَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [النمل: ۲۳، ۲۴] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

فائدہ: دل سے ابوجہل بھی جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے ہیں، لیکن ضد اور عناد میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے لوگوں کو آپ پر ایمان لانے سے روکنے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا۔ لوگوں کے سامنے کی جانے والی چالاکی پر مبنی یہ دعا بھی ایسا ہی ایک حربہ تھا۔ مکہ میں اللہ کے رسول ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے موجود تھے، نیز بیت اللہ تھا جو تمام اہل ایمان کا قبلہ تھا، اسے اور مکہ کو ساری دنیا کے لیے مرکز ہدایت و نور بنا تھا۔ ابوجہل کو معلوم تھا کہ اس صورت میں مکہ پر اللہ تعالیٰ پتھر نہیں برسائے گا، بیت اللہ کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آنے والے اصحاب فیل کو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے برباد کر چکا تھا۔ اس کی چالاکی یہ تھی کہ اللہ یہاں عذاب نہیں بھیجے گا اور اس کی تعلق قائم رہے گی۔ اس کے باوجود مشرکین کے دلوں میں خوف بھی موجود تھا، اس لیے چھپ چھپ کر یہ لوگ استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس راز کا پردہ چاک فرمایا کہ اپنے دلوں میں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو سچا سمجھتے ہیں، اس لیے چھپ کر استغفار بھی کرتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مکہ پر عمومی عذاب نازل نہ کرنے کے باوجود جو بڑے دشمن ہیں وہ ان کو اپنے طریقے سے عذاب ضرور دے گا، چنانچہ جب وہ لوگ مکہ سے باہر نکل کر رسول اللہ ﷺ کے مد مقابل آئے تو وہاں ان پر انوکھا عذاب نازل کر دیا گیا۔ اللہ نے مٹھی بھر نہتے مسلمانوں کے ہاتھوں سے ان کے ستر اساطین کفر کو قتل کر دیا اور ستر قید کر لیے گئے۔

باب: 6۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”يَهْدِيْنَا اِنْسَانَ سَرَكَشِي كَرْتَا ہے، اس لیے کہ خود کو مستغنی سمجھتا ہے“

(المعجم ۶) (بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ الْإِنْسَانُ لَبِظْفَىٰ أَنْ رَوَّاهُ اسْتَغْنَى﴾ (التحفة ۲۰)

[7065] عبید اللہ بن معاذ اور محمد بن عبدالاعلیٰ قیس نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے نعیم بن ابی ہند نے ابو حازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ابوجہل نے کہا: کیا محمد تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا:

[۷۰۶۵] ۳۸- (۲۷۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ

تو کہا گیا: ہاں، چنانچہ اس نے کہا: لات اور عزی کی قسم! اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ان کی گردن کو روندوں گا یا ان کے چہرے کو مٹی میں ملاؤں گا (العیاذ باللہ!) کہا: پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، وہ آپ کے پاس آیا اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کو روندے، (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ انھیں اچانک ایڑیوں کے بل پلٹتا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھوں (کو آگے کر کے ان) سے اپنا بچاؤ کرتا ہوا نظر آیا۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو اس سے کہا گیا: تمہیں کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: میرے اور اس کے درمیان آگ کی ایک خندق اور سخت ہول (پیدا کرنے والی مخلوق) اور بہت سے پر تھے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ایک ایک عضو کو اچک لیتے۔“

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:۔ (ابو حازم نے کہا: ہمیں معلوم نہیں کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی (رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی) اپنی حدیث ہے، یا انھیں (کسی کی طرف سے) پہنچی ہے۔ (وہ آیات یہ تھیں): ”اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ انسان ہر صورت میں سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ہے کہ وہ ہر ایک سے مستغنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (اسے) آپ کے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ آپ نے اسے دیکھا جو روکتا ہے۔ (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ (اللہ کا بندہ) ہدایت پر ہو اور تقویٰ کا حکم دیتا ہو (تو روکنے والے کا کیا بنے گا؟) کیا آپ نے دیکھا کہ اگر اس، یعنی ابو جہل نے جھٹلایا ہے اور ہدایت سے منہ پھیرا ہے (تو) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم (اسے) پیشانی سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ (اس کی) جھوٹی گناہ کرنے والی پیشانی سے، پھر وہ اپنی مجلس کو (مدد

وَالْعُرَى! لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَّانٌ عَلَى رَقَبَتِهِ، أَوْ لَأَعْفَرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، زَعَمَ لِبَطْأًا عَلَى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَجَنَّهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَتَكَبَّرُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بَيْنَيْهِ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتُهُ الْمَلَائِكَةُ غُضُوءًا غُضُوءًا».

قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - لَا تَذَرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ شَيْءٍ بَلَّغَهُ -: ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ. إِنَّ رَأَاهُ اسْتَفْتَى. إِنَّ إِلَيْنَا أَرْجَعُهُ. أَرْهَيْتَ الَّذِي بَنَى. عَبْدًا إِذَا صَلَّى. أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى. أَوْ أَمَرَ بِالْقَوَى. أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى. يَنْصَبُ أَبَا جَهْلٍ، ﴿أَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَمَنٌ إِنَّ اللَّهَ بَرٌّ. كَلَّا لَهُنَّ آزِنَةٌ. لَنَنْصَبَنَّ بِالْأَنفُسِ. نَاصِيَةً كَذِبِهِ خَاطِرًا. فَلْيَنْدُبْ نَادِيَهُ. سَتَدْعُ الزَّانِيَةَ. كَلَّا لَا نُلْقِيهِ﴾ [العلق: ۶-۱۹].

کے لیے) پکارے، ہم عذاب دینے والے فرشتوں کو بلائیں گے۔ برگز نہیں! آپ اس کی (کوئی بات بھی) نہ مانیں۔“

عبید اللہ (بن معاذ) نے اپنی حدیث میں مزید کہا: (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے ”أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى“ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: اور اس بات کا حکم دیتا ہوں جس کا اس (اللہ) نے اسے حکم دیا ہے۔

اور (محمد) بن عبدالاعلیٰ نے مزید یہ کہا: ”وہ اپنی مجلس کو پکارے“ یعنی اپنی قوم کو۔

زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ.

وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: فَلْيَذْغُ نَادِيَهُ، يَغْنِي: قَوْمَهُ.

باب 7۔ دھویں کا بیان

[7066] منصور نے ابوشعی (مسلم بن صلیح) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان (اپنے بستر یا بچھونے پر) لیٹے ہوئے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ابو عبدالرحمان! ابواب کندہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں ایک قصہ گو (واعظ) آیا ہوا ہے، وہ وعظ کر رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دھویں والی (اللہ کی) نشانی آئے گی اور (یہ دھواں) کافروں کی رو میں قبض کر لے گا اور مومنوں کو یہ زکام جیسی کیفیت سے دو چار کرے گا۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا اور وہ غصے کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ گئے، لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جو شخص کوئی چیز جانتا ہو، وہ اتنی ہی بیان کرے جتنی جانتا ہو اور جو نہیں جانتا، وہ کہے: اللہ زیادہ جانتے والا ہے۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) تم میں سے اس کو (بھی) زیادہ جانتے والا ہے جو اس بات کے بارے میں جو وہ نہیں جانتا، یہ کہتا ہے: اللہ زیادہ جانتے والا ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ”کہہ دیجیے: میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں

(المعجم ۷) (بَابُ الدُّخَانِ) (التحفة ۲۱)

[۷۰۶۶] ۳۹- (۲۷۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا، فَأَنَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ قَاصًا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَحِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ، وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ، وَجَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللَّهَ، مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَخْبَرَكُمْ أَن يَقُولَ، لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (ص: ۸۶). إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! سَبِّحْ كَسْبَعِ يُونُسَ» قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ

سے ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی دین سے روگردانی دیکھی تو آپ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ”اے اللہ! (ان پر) یوسف علیہ السلام کے سات سالوں جیسے سات سال (بھیج دے۔)“ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو انھیں (قحط کے) ایک سال نے آیا جس نے ہر چیز کا صفایا کر دیا، یہاں تک کہ ان (مشرک) لوگوں نے بھوک سے چڑے اور مردار تک کھائے۔ ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے دھوئیں کے جھمی ایک چیز چھائی ہوئی نظر آتی، چنانچہ یوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ آئے ہیں، اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم (قحط اور بھوک سے) ہلاک ہو رہی ہے، ان کے لیے اللہ سے دعا کریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ”آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان ایک نظر آنے والے دھوئیں کو لے آئے گا۔ (اور وہ) لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا“ سے لے کر اس کے فرمان: ”بے شک تم (کفر میں) لوٹ جانے والے ہو گے“ تک۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: کیا آخرت کا عذاب ہٹایا جائے گا؟ ”جس دن ہم تم پر بڑی گرفت کریں گے، (اس دن) ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔“ وہ گرفت بدر کے دن تھی۔ اب تک دھوئیں کی نشانی، گرفت اور چٹ جانے والا عذاب (بدر میں شکست فاش اور قتل) اور روم (کی فتح) کی نشانی (سب) آ کر گزر چکی ہیں۔

[7067] ابومعاویہ، کعب اور جریر نے اعمش سے، انھوں نے مسلم بن صلیح سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں مسجد میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آ رہا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرتا ہے وہ (قرآن کی) آیت: ”جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا“ کی تفسیر کرتا

مِنْ الْجُوعِ، وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَاذْعُ اللَّهُ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ . يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان: ۱۰، ۱۱] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ .

قَالَ: أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ؟ ﴿يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْقِمُونَ﴾ [الدخان: ۱۶]. قَالَ بَطْشَةُ يَوْمَ بَذْرٍ، وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللَّزَامُ، وَآيَةُ الرُّومِ.

[۷۰۶۷] ۴۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ: أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَا: أَخْبَرَنَا

ہے، کہتا ہے: ”قیامت کے دن لوگوں کے پاس ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کی سانسوں کو گرفت میں لے لے گا، یہاں تک کہ لوگوں کو زکام جیسی کیفیت (جس میں سانس لینا مشکل ہو جاتی ہے) درپیش ہوگی، تو حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کے پاس علم ہو وہ اس کے مطابق بات کہے اور جو نہ جانتا ہو، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ بات انسان کے فہم (دین) کا حصہ ہے کہ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اس (دھواں) کی حقیقت یہ تھی کہ قریش نے جب نبی ﷺ کے خلاف سخت نافرمانی سے کام لیا تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام (کے زمانے والے) قحط کے سالوں جیسی قحط سالی کی دعا کی۔ انھیں قحط اور جنگ دستی نے آلیا یہاں تک کہ (ان میں سے) کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھنے لگتا تو بھوک کی شدت سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا چھایا ہوا نظر آتا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (بھوک کی شدت سے) ہڈیاں تک کھائیں، چنانچہ (ان میں سے) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ (قبیلہ) مضر کے لیے بخشش طلب فرمائیں، وہ ہلاکت کا شکار ہیں، تو آپ نے فرمایا: ”مضر کے لیے؟ تو بہت جرأت والا ہے (کہ اللہ سے شرک اور اس کے رسول سے بغض کے باوجود درخواست کر رہا ہے کہ میں تمہارے لیے اللہ سے دعا کروں)“ کہا: آپ ﷺ نے (پھر بھی) ان کے حق میں دعا فرمادی۔ اس پر اللہ عزوجل نے (آیت) نازل فرمائی: ”ہم (تم سے) تھوڑے عرصے کے لیے عذاب بنادیتے ہیں۔ تم (پھر کفری میں) لوٹنے والے ہو۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان پر بارش برسائی گئی۔ انھیں خوشحالی مل گئی، کہا: (تو پھر) وہ اپنی اسی روش پر لوٹ گئے جس پر پہلے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ حصہ) نازل فرمایا: ”آپ انتظار کیجیے جب آسمان ظاہر

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفْسِرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ، يُفْسِرُ هَذِهِ الْآيَةَ: (يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ، حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ، لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ: اللَّهُ أَعْلَمُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا، أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَنْصَحَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجُحْدٌ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُحْدِ، وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَقَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ» قَالَ: قَدْ دَعَا اللَّهُ لَهُمْ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ [الدخان: ١٥].

قَالَ: فَمُطِرُوا، فَلَمَّا أَصَابَهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، قَالَ: عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَارْتَبِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ. يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان: ١٦].

﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان: ١٦]. قَالَ: يَغْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

دھواں لے آئے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا۔ (پھر یہ آیت نازل فرمائی) جس دن ہم بڑی گرفت میں لیں گے، ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔“ کہا: یعنی جنگ بدر کو۔

[7068] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحنیفہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: پانچ (نشانیوں) گزر چکی ہیں: دھواں، چٹ جانے والا عذاب (بدر کے دن ٹھکست اور ہلاکتیں)، روم کی فتح، (بدر کے دن ستر مشرکوں کی گرفتاری) سخت گرفت اور چاند (کا دو ٹکڑے ہونا)۔

[7069] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[7070] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے غزہ سے، انھوں نے حسن عرنی سے، انھوں نے یحییٰ بن جزار سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان: ”اور بڑے عذاب سے پہلے ہم انھیں قریب کا (چھوٹا) عذاب چکھائیں گے۔“ (کی تفسیر) کے بارے میں روایت کی، انھوں نے کہا (اسی) دنیا میں پیش آنے والے مصائب، روم کی فتح، گرفت (جنگ بدر) یا دھواں (مراد) ہیں۔ گرفت اور دھواں کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ (ان سے اوپر کے راویوں نے یقین سے بتایا۔ شعبہ نے کہا: انھیں شک ہوا ہے۔)

[۷۰۶۸] ۴۱- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: الدُّخَانُ، وَاللَّزَامُ، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، وَالْقَمَرُ.

[۷۰۶۹] (...) حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۷۰۷۰] ۴۲- (۲۷۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ غَزْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَنَذِقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَلَدِّ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ﴾ [السجدة: ۲۱]. قَالَ: مَصَائِبُ الدُّنْيَا، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، أَوِ الدُّخَانُ - شُعْبَةُ الشَّائِكُ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ -.

(المعجم ۸) (بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ) (النصفۃ ۲۲)

باب: 8- چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

[۷۰۷۱] ۴۳- (۲۸۰۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَقَّتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7071] مجاہد نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(لوگو! اس کو دیکھ لو اور) گواہ بن جاؤ۔“

[۷۰۷۲] ۴۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى، إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ، فَكَانَتْ فِلْقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةً دُونَهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7072] ابومعاویہ، حفص بن غیاث اور (علی) ابن مسہر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم (ثخنی) سے، انھوں نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”(اس کے) گواہ بن جاؤ۔“

[۷۰۷۳] ۴۵- (...) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ، فَسَرَّ الْجَبَلُ فِلْقَةً، وَكَانَتْ فِلْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اشْهَدْ».

[7073] شعبہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا (اس پہاڑ کے پیچھے نظر آتا تھا) اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! تو گواہ رہ۔“

فائدہ: اے اللہ! تو بھی گواہ بن جا کہ تیری مخلوق نے تیرا دیا ہوا یہ معجزہ دیکھ لیا اور اب ان کے پاس ایمان نہ لانے کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

[۷۰۷۴] (۲۸۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَمِنْ ذَلِكَ.

[7074] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۷۰۷۵] (...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، بِكِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ: فَقَالَ: «اشْهَدُوا، اشْهَدُوا».

[7075] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ سے، شعبہ سے ابن معاذ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر ابن ابی عدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے) گواہ بن جاؤ، گواہ بن جاؤ۔“

[۷۰۷۶] ۴۶- (۲۸۰۲) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ، مَرَّتَيْنِ.

[7076] شیبان نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں (اپنی نبوت کی سچائی کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دوبار دکھایا۔

فائدہ: وہ اتنا عظیم معجزہ دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوئے۔ انھیں یقین نہ آیا، کچھ نے اسے اپنا وہم سمجھا ہوگا، لہذا انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ایک دوسرے سے تصدیق چاہی، سب نے آنکھیں مل کر دوبارہ زیادہ غور سے دیکھا تو چاند اسی طرح واضح طور پر الگ الگ دو ٹکڑوں میں ان کے سامنے تھا۔ ایک پہاڑ کی طرف اونچا تھا اور دوسرا پہاڑ کی دوسری طرف اس سے ذرا نیچے نظر آ رہا تھا۔ اب ان کے پاس خود اپنے سامنے بھی اسے وہم قرار دینے کی کوشش گنجائش باقی نہ تھی۔

[۷۰۷۷] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[7077] معمر نے ہمیں قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[۷۰۷۸] ۴۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ؛

[7078] یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر اور ابو داؤد، سب نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

سے روایت کی، کہا: چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔

ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ.

اور ابو داود (طیالسی) کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[7079] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا۔

[۷۰۷۹] ۴۸- (۲۸۰۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرٍّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب: 9- کافروں کے بارے میں (اللہ عزوجل کا تحمل)

(المعجم ۹) (بَابُ فِي الْكُفَّارِ)
(التحفة ۲۳)

[7080] ابو بکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو معاویہ اور ابواسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تکلیف وہ باتیں سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں، اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کی اولاد بنائی جاتی ہے، پھر بھی وہ انھیں عافیت میں رکھتا ہے اور انھیں رزق عطا کرتا ہے۔“

[۷۰۸۰] ۴۹- (۲۸۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَحَدٌ أَضَبُّ عَلَى أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ، وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ، ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ».

[7081] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، سوائے آپ ﷺ کے اس قول

[۷۰۸۱] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ثُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِ قَالََا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى

کے: ”اور اس کی اولاد بتائی جاتی ہے“ انھوں نے اس (قول) کو بیان نہیں کیا۔

[7082] عبید اللہ بن سعید نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابوعبدالرحمن سلمیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نہیں جو تکلیف دہ باتوں پر، جنھیں وہ سنتا ہے، اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا ہو، لوگ (دوسروں کو) اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کی اولاد بناتے ہیں اور وہ اس (سب کچھ) کے باوجود انھیں رزق دیتا ہے، عافیت بخشتا ہے اور (جو مانگتے ہیں) عطا کرتا ہے۔“

باب: 10۔ کافر کا اپنے چھٹکارے کے لیے زمین بھر سونے کو طلب کرنا

[7083] معاذ غزیری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران جوئی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص سے، جسے اہل جہنم میں سب سے کم عذاب ہوگا، فرمائے گا: اگر پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، تمھارے پاس ہو تو (عذاب سے چھوٹ جانے کے لیے) اسے بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے تم سے اس وقت جب تم آدم ﷺ کی پشت میں تھے، اس کی نسبت بہت کم کا مطالبہ کیا تھا کہ تم شرک نہ کرنا۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (آگے یہ) فرمایا۔ اور میں تمھیں آگ میں نہیں ڈالوں گا، مگر تم نے شرک (کرنے) کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا۔“

[7084] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِهِ، إِلَّا قَوْلُهُ: «وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ» فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

[۷۰۸۲] ۵۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَضْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا، وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا، وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ».

(المعجم ۱۰) (بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِثْلِ الْأَرْضِ ذَهَبًا) (التحفة ۲۴)

[۷۰۸۳] ۵۱۔ (۲۸۰۵) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، أَكُنْتَ مُقْتَدِيًا بِهَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ - أَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَا أَذْخِلَكَ النَّارَ، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ».

[۷۰۸۴] (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے، اسی کے مانند، سوائے (اللہ تعالیٰ کے) اس قول کے: ”اور میں تمہیں آگ میں نہیں ڈالوں گا“ انھوں نے اسے بیان نہیں کیا۔

[7085] ہشام (دستواری) نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر تمہارے پاس زمین (کی مقدار) بھر سونا موجود ہو تو کیا تم (جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے) اس کو بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو اس سے کہا جائے گا: تم سے تو اس سے بہت آسان مطالبہ کیا گیا تھا۔“

[7086] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: ”تو اس سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، تم سے تو اس سے بہت آسان (بات کا) مطالبہ کیا گیا تھا۔“

باب: 11۔ کافر کو میدان حشر میں منہ کے بل لایا جائے گا

[7087] شیبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کے روز کافر کو کس طرح منہ کے بل میدان حشر میں لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَلَا أَذْخِلُكَ النَّارَ» فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

[7085] ۷۰۸۵ [۷۰۸۵] - (۵۲) ... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِنْ الْأَرْضِ ذَهَبًا، أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقَالُ لَهُ: قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ».

[7086] ۷۰۸۶ [۷۰۸۶] - (۵۳) ... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَيَقَالُ لَهُ: كَذَبْتَ، قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ».

(المعجم ۱) (بَابُ يُخْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ) (التحفة ۲۵)

[7087] ۷۰۸۷ [۷۰۸۷] - (۵۴) - (۲۸۰۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِرُزَّائِمٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّبَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟»

”کیا جس نے اس کو دنیا میں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے؟“

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى، وَعِزَّةُ رَبَّنَا! قَتَادَةُ نے (حدیث سنانے کے بعد) کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ قادر ہے۔)

فائدہ: منہ کے بل چلانے کا یہ انداز کافر کی تذلیل اور تعذیب کے لیے اختیار کیا جائے گا (العیاذ باللہ)۔

باب: 12۔ دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں والے کو جہنم میں ایک ڈبکی لگانا اور ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے کو جنت (کی نہروں) میں ایک غوطہ لگانا

(المعجم ۱۲) (بَابُ صَنِيعِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ، وَصَنِيعِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ) (التحفة ۲۶)

[7088] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں کے مالک، جہنم کے ایک مستحق کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ایک ڈبکی دی جائے گی، پھر کہا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: اے پروردگار! اللہ کی قسم! کبھی نہیں، اور دنیا میں سب سے زیادہ اذیتیں سہنے والے، جنت کے مستحق کو لایا جائے گا اور اسے جنت (کی کسی نہر) میں ایک غوطہ لگوایا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ کیا کوئی سختی تمہیں چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے پروردگار! مجھے کبھی کوئی اذیت نہیں اٹھانی پڑی اور میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی۔“

[۷۰۸۸] ۵۵- (۲۸۰۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ! يَا رَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ».

فائدہ: اللہ کے عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں سے حاصل ہونے والی لذتوں کے کسی احساس کی یاد تک کو باقی نہیں رہنے

منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام دے گی، اسی طرح اس کی رضا کے انعام، یعنی جنت کے اندر گزرے ہوئے چند لمحوں سے دنیا کی بڑی بڑی اذیتوں کے احساس کی یاد تک محو ہو جائے گی۔

باب: 13۔ مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دینا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ فوری طور پر دنیا ہی میں مل جاتا ہے

(المعجم ۱۳) (بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا) (الصفحة ۲۷)

[7089] امام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ ایک نیکی کے معاملے میں بھی ظلم نہیں فرماتا۔ اس کے بدلے میں اسے دنیا میں بھی عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی جزا دی جاتی ہے، رہا کافر، اسے ان نیکیوں کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں اللہ کے لیے کی ہوتی ہیں، اسی دنیا میں کھلا (پلا) دیا جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی جس کی اسے جزا دی جائے۔“

[7090] معمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی: ”بلاشبہ ایک کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے دنیا کے کھانوں (نعتوں) میں سے ایک لقمہ (نعت کی صورت میں) کھلا دیتا ہے اور مومن، اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کا ذخیرہ آخرت میں کرتا جاتا ہے اور اس کی اطاعت شعاری پر دنیا میں (بھی) اسے رزق عطا فرماتا ہے۔“

[7091] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان دونوں (امام اور سلیمان) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۷۰۸۹] ۵۶- (۲۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا».

[۷۰۹۰] ۵۷- (...) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ السَّيِّئِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْطِيهِ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا، عَلَى طَاعَتِهِ».

[۷۰۹۱] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

(المعجم ۴) (بَابُ مِثْلِ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ،
وَالْمُنَافِقِ وَالْكَافِرِ كَالْأَرْزِ) (النحفة ۲۸)

باب: 14- مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے اور کافرو
منافق کی دیودار درخت کی طرح ہے

[7092] عبد اللہ اعلیٰ نے ہمیں معمر سے حدیث بیان کی،
انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید سے اور انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے، ہوا مسلسل اس کو
(ایک یا دوسری طرف) جھکاتی رہتی ہے، اور مومن پر مسلسل
مصیبتیں آتی رہتی ہیں، اور منافق کی مثال دیودار درخت کی
طرح ہے (جس کا تنا ہواؤں میں بھی تن کر کھڑا رہتا ہے)،
ہلتا نہیں حتیٰ کہ (ایک ہی بار) اسے کاٹ کر گر ادیا جاتا ہے۔“

فائدہ: مومن دنیا میں کمزور کھیتی کی طرح ہوتا ہے۔ اسے دنیا کے مصائب کبھی ایک طرف سے جھکاتے ہیں کبھی دوسری طرف
سے۔ وہ ہر طرف سے جو مصیبت اٹھاتا ہے، وہ اس دنیا میں اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنی عمر پوری کرتا
ہے اور اس کا پھل تیار ہو جاتا ہے جبکہ کافر دنیا میں بہت اونچے شاندار اور مضبوط درخت (دیودار) کی طرح ہوتا ہے۔ بھوک،
تنگدستی، احتیاج، فاقے وغیرہ کی آندھیاں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، اسے محسوس تک نہیں ہوتیں، دنیا میں کافر معاشرے اور
تہذیب کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے جس میں مسلسل اس کی آن بان اور شان کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، پھر جب وقت آتا ہے تو وہ لمبا اونچا
درخت ایک ہی بار جڑوں سے اکھڑ کر گر جاتا ہے یا کاٹ دیا جاتا ہے اور اگر اللہ کے عذاب کا طوفان سخت ہو تو اسے درمیان سے توڑ
دیتا ہے۔ دنیا اس کا ساز و سامان اور اس کی قوت کفر کے لیے ہے، پھر اس کے بعد آگ ہے اور دنیا کی مصیبتیں مومنوں کے لیے ہیں
اور اس کے بعد لازوال اور دائمی نعمتیں اس کی ہیں۔

[7093] عبد الرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے زہری سے
اسی سند کے ساتھ خبر دی مگر عبد الرزاق کی حدیث میں
آپ ﷺ کے فرمان: ”اسے جھکاتی رہتی ہے“ کے بجائے
”اسے موڑتی رہتی ہے“ کے الفاظ ہیں۔

[7094] زکریا بن ابی زائدہ نے سعد بن ابراہیم سے
روایت کی، انہوں نے کہا: مجھے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے
نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کے باریک

[۷۰۹۳] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ - مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ - «تُصَيِّهُ».

[۷۰۹۴] ۵۹- (۲۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ

تلی جیسے تنے کی ہے۔ ہوا سے موڑ دیتی، ایک مرتبہ زمین پر لٹا دیتی ہے اور دوسری مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ پیلا ہو کر خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال دیودار درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر تن کر کھڑا ہوتا ہے، اسے کوئی چیز موڑ نہیں سکتی، یہاں تک کہ اس کا اکھڑا کرنا ایک ہی بار ہوتا ہے۔“

[7095] زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن سری اور عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کے تلی نمازم تنے کی سی ہے جس کو ہوا موڑتی رہتی ہے، کبھی اس کو لٹا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، حتیٰ کہ اس (کے پک کر کٹنے) کا وقت آ جاتا ہے، اور منافق کی مثال دیودار کے مضبوط جڑوں والے درخت کی طرح ہے، اس پر (ایسی) کوئی مشکل نہیں آتی، حتیٰ کہ ایک ہی دفعہ وہ جڑوں سے اکھڑ (کر گر) جاتا ہے۔“

[7096] محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان نے مجھے یہی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں بشر بن سری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، مگر محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: ”کافر کی مثال دیودار کے درخت کی طرح ہے۔“ اور ابن حاتم نے ”منافق کی مثال“ کہا، جس طرح زہیر نے کہا ہے۔

فائدہ: کافر اور منافق اس معاملے میں ایک جیسے ہیں کہ ان پر دنیا کی مشکلات زیادہ اثر نہیں کرتیں، جبکہ مسلمان مسلسل ان مشکلات کا سامنا کرتا رہتا ہے اور وہ مشکلات اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہیں۔

أَبِيهِ، كَغَبِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفِيئُهَا الرِّيحُ، تَضُرُّهَا مَرَّةٌ وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى، حَتَّى تَهْبِجَ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأُرْزَةِ الْمُجَذَّبَةِ عَلَى أَصْلِهَا، لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

[7095] [٧٠٩٥] ٦٠- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفِيئُهَا الرِّيحُ، تَضُرُّهَا مَرَّةٌ وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأُرْزَةِ الْمُجَذَّبَةِ، الَّتِي لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

[7096] [٧٠٩٦] ٦١- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بَشَرٍ: «وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأُرْزَةِ» وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ» كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ.

[7097] محمد بن بشار اور عبد اللہ بن ہاشم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے سفیان سے، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی۔ ابن ہاشم نے کہا: عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن بشار نے کہا: ابن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے۔ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، جیسے ان سب کی حدیث ہے۔ اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں کہا: یحییٰ سے روایت ہے۔ ”اور کافر کی مثال دیودار کے درخت جیسی ہے۔“

فائدہ: سابقہ احادیث میں دنیا کی مصیبتیں بہنے کے حوالے سے مومن کو پتے نرم تنے والی کھیتی سے تشبیہ دی گئی اور آئندہ احادیث میں ایمان، اعمال صالحہ، صلہ رحمی اور دوسروں کے کام آنے کے حوالے سے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جو سدا بہار ہوتا ہے، جس کے خوبصورت بزرے کبھی خزاں کا شکار ہو کر نہیں گرتے اور اس کا پھل نہایت عمدہ ہوتا ہے اور پورا سال کام آتا ہے۔

باب: 15- مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے

(المعجم ۱۵) (بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلِ النَّخْلَةِ) (الصفحة ۲۹)

[7098] عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں چھڑتے اور وہ درخت مسلمان کی طرح ہے، لہذا مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟“ تو لوگوں کا دھیان جھگل کے مختلف درختوں کی طرف گیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھگ گیا، پھر وہ (لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ بتائیے کہ وہ کون سا (درخت)

[7098] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَقَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ».

ہے؟ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“
(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: تو میں نے یہ (بات اپنے
والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے کہا: اگر تم نے کہہ
دیا ہوتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو میرے نزدیک یہ (جواب)
فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[7099] ابوخلیل ضعی نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے
اپنے صحابہ سے فرمایا: ”مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ
جس کی مثال مومن جیسی ہے۔“ تو لوگ جنگلوں کے درختوں
میں سے کوئی (نہ کوئی) درخت بتانے لگے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اور میرے دل میں یا (کہا: میرے
ذہن میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں ارادہ
کرنے لگا کہ بتا دوں، لیکن (وہاں) قوم کے معمر لوگ موجود
تھے تو میں ان کی ہیبت سے متاثر ہو کر بولنے سے رک گیا۔
جب وہ سب خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ
کھجور کا درخت ہے۔“

[7100] ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کی، کہا:
میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا، میں نے
انھیں ایک حدیث کے سوار رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان
کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ
کے پاس تھے تو آپ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا
گیا، پھر ان دونوں (ابوخلیل ضعی اور عبداللہ بن دینار) کی
حدیث کی طرح بیان کیا۔

[7101] سیف نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے
کہا: میں نے مجاہد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ، قَالَ: لَأَنْ
تَكُونَ قُلْتُ: هِيَ النَّخْلَةُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا
وَكَذَا.

[۷۰۹۹] ۶۴- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدِ الْعُبَيْرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ الضَّبْعِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ
لَأَصْحَابِهِ: «أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ، مِثْلُهَا مِثْلُ
الْمُؤْمِنِ» فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ
الْبَوَادِي.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأُلْقِيَ فِي نَفْسِي أَوْ رُوِيَ
أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا، فَإِذَا
أَسْتَأْنُ الْقَوْمَ، فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَلَمَّا
سَكَتُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ».

[۷۱۰۰] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:
صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَا سَمِعْتُهُ
يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا،
قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَانِي بِجَمَّارٍ، فَذَكَرَ
بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

[۷۱۰۱] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا
أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا گیا، پھر ان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أَتَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِجُمَارٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[7102] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: ”مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو ایک مسلمان آدمی سے مشابہ یا (فرمایا): کی طرح ہے، اس کے پتے نہیں جھڑتے۔“

[۷۱۰۲] (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبَّهَ، أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، لَا يَتَحَاتَّ وَرَقُهَا».

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم (بن سفیان) نے کہا: غالباً (ہمارے شیخ) امام مسلم نے ”اور وہ (درخت) اپنا پھل دیتا ہے“ کہا ہوگا (لیکن میرے پاس ”نہیں دیتا“ لکھا ہے) اور میں نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہاں بھی (ان کے نسخوں میں) یہی پایا ہے: اور وہ ہر وقت اپنا پھل نہیں دیتا۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِي أَكْلَهَا، وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا: وَلَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تھے تو میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں بولوں اور کچھ کہوں، چنانچہ (میری بات سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے زیادہ پسند ہوتا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ. وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ، فَكَّرْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

فائدہ: ابراہیم کا خیال تھا کہ امام مسلم نے کہا ہوگا: وہ درخت ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے لیکن میرے پاس ”نہیں دیتا“ لکھا ہے اور میں نے دوسرے ساتھیوں کے نسخوں میں بھی جو اسی مجلس میں لکھ رہے تھے ”نہیں دیتا“ لکھا پایا، اس لیے اس طرح لکھ رہا ہوں۔ ان کے خیال میں ”ہر وقت پھل دیتا ہے“ کا جملہ درست ہے۔ امام مسلم یہی بولے ہوں گے، غلطی ہم لوگوں سے ہوئی جو سن کر لکھ رہے تھے۔ صحیح بخاری کی روایات میں بھی ”لا“ کے بغیر تُوْتِي اُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ کے الفاظ ہیں۔ (صحيح البخاري، حديث: 6144 و 4698) سنوی وغیرہ شارحین مسلم نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ یہاں متعدد جملے تھے: نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں، نہ سایہ ختم ہوتا ہے، نہ پھل سے خالی ہوتا ہے، ہر وقت اپنا پھل دیتا رہتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت (4698) میں انھیں لا کے تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ روایت کرنے والوں نے اختصار کرتے ہوئے لفظ ”لا“ کے تکرار والے کچھ جملے چھوڑ دیے اور اس طرح

بیان کیا: نہ پتے جھڑتے ہیں اور نہ اپنا پھل ہر وقت دیتا ہے۔ یہاں لا (نہ) کے بعد والا اصل جملہ محذوف ہے اور اس کے بعد نیا جملہ بغیر لا کے تُوْنِی اُکْلَهَا کُلَّ حَیْن ”ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے“ شروع ہو رہا تھا۔ عربی زبان کے اسلوب کے مطابق یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ کھجور کے درخت کے بارے میں دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ وہ پھل تو سال میں ایک دفعہ دیتا ہے۔ ہر وقت تازہ پھل نہیں دیتا رہتا، لیکن اگر اس کے خوشے کاٹ نہ لیے جائیں درخت پر موجود رہیں تو وہ کھجوریں خشک ہو جاتی ہیں اور مالک سارا سارا سال انھیں اتار کر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ درختوں پر لگا رہنے والا خشک پھل کیڑا لگنے سے بھی محفوظ رہتا ہے لیکن سارا سال اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ عربوں میں یہ طریقہ عام تھا۔ اس لحاظ سے یہ سارا سال پھل دینے والا درخت بھی کہلاتا تھا۔

باب: 16۔ لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکروں کو اکسانا اور ان کو اس کام کے لیے بھیجنا، نیز ہر انسان کے ہمراہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنے والا شیطان موجود رہتا ہے

(المعجم ۱۶) (بَابُ تَخْرِيشِ الشَّيْطَانِ، وَبَعْدِهِ سَرَايَاُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ، وَأَنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَرِيْنًا) (التحفة ۳۰)

[7103] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانے سے (مایوس نہیں ہوا)۔“

[۷۱۰۳] ۶۵- (۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَأَ أَنْ يَغْبُدَ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ».

[7104] دکنج اور ابو معاویہ دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[۷۱۰۴] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[7105] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ابلیس کا تخت سمندر پر ہے،

[۷۱۰۵] ۶۶- (۲۸۱۳) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ

وہ اپنے لشکر روانہ کرتا رہتا ہے تاکہ وہ فتنے برپا کریں۔ اس کے نزدیک (شیطن کے) درجے میں سب سے بڑا وہ ہے جو زیادہ بڑا فتنہ برپا کرے۔“

[7106] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالتا ہے، ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، وہ کہتا ہے: تم نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے اس شخص کو (جس کے ساتھ میں تھا) اس وقت تک نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرادی، کہا: وہ اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: تم سب سے بہتر ہو۔“

اعمش نے کہا: میرا خیال ہے اس (ابوسفیان طلحہ بن نافع) نے کہا: ”پھر وہ اسے اپنے ساتھ لگا لیتا ہے۔“

[7107] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شیطان اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے اور وہ لوگوں کو فتنوں میں ڈالتے ہیں، اس کے نزدیک ان میں سے بڑے مرتبے والا وہ ہوتا ہے جو زیادہ بڑا فتنہ ڈالتا ہے۔“

[7108] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ

الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

[7106] [۷۱۰۶] ۶۷- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْلِيسَ يَضْعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيَذْنِبُ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعَمَ أَنْتَ».

قَالَ الْأَعْمَشُ: أَرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ».

[7107] [۷۱۰۷] ۶۸- (...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

[7108] [۷۱۰۸] ۶۹- (۲۸۱۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ،

نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں مگر اللہ نے اس کے ساتھ جنوں میں سے اس کا ایک ساتھی مقرر کر دیا ہے (جو اسے برائی کی طرف مائل کرتا رہتا ہے۔)“ انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا، اس لیے (اب) وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔“

[7109] سفیان اور عمار بن رزیق دونوں نے منصور سے جریر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر سفیان کی حدیث میں ہے: ”ہر شخص کے لیے ایک ساتھی جنوں میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے مقرر کر دیا ہے۔ (جن اسے برائی کی طرف مائل کرتا ہے اور فرشتہ نیکی کی طرف۔ فیصلہ خود اسی کو کرنا ہوتا ہے۔)“

[7110] عروہ نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل گئے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: مجھے آپ کے معاملے میں شدید غیرت محسوس ہوئی، پھر آپ واپس آئے اور دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں (شدید غصے کے عالم میں ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے، کیا تم غیرت میں مبتلا ہو گئی ہو؟“ میں نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو (جس کی کئی سوتیلیاں ہوں) آپ جیسے مرد پر (جو ایک کو ایک سے بڑھ کر محبوب ہو) غیرت نہ آئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا (اور اس نے تمہیں شک میں مبتلا کیا؟)“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ قَرِينَهُ مِنَ الْجِنِّ» قَالُوا: وَإِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَإِيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ».

[7109] (....) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْنَانَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: «وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينَهُ مِنَ الْجِنِّ»، وَقَرِينَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

[7110] (7110-70) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدَهَا لَيْلًا، قَالَتْ: فَغَزْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ؟ يَا عَائِشَةُ! أَغْزَيْتِ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ؟» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَمَعَكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمْتُ».

نے کہا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن میرے رب نے اس پر (قابو پانے میں) میری مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا ہے۔“

باب: 17۔ محض اپنے عمل سے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا

(المعجم ۱۷) (بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ بِعَمَلِهِ، بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى) (التحفة ۳۱)

[7111] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو محض اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔“ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے اپنی رحمت سے چھپالے، لیکن تم سیدھے راستے پر چلو۔“

[7111] (۷۱۱۱) ۷۱- (۲۸۱۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالَ رَجُلٌ: «وَلَا إِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ!» قَالَ: «وَلَا إِيَّايَ، إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَلَكِنْ سَدُّوْا».

[انظر: ۷۱۲۰]

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو بندگی اور عبودیت کے مکمل آداب سے آگاہ فرمایا۔ سیدھے راستے پر چلنے والوں ہی پر رحمت کی جاتی ہے۔ جو انسان اس دھوکے میں پڑ جائے کہ اس کے اعمال اس کے لیے جنت کے ضامن ہیں تو پھر وہ اپنی بندگی کر رہا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی۔ یہ سوچنا چاہیے کہ انسان کا کون سا عمل ہے جو واقعاً اللہ کے سامنے پیش ہونے اور قبولیت پانے کے شایان شان ہے۔ انسان کا جو بھی عمل نیک قرار پا کر قبولیت حاصل کر لیتا ہے تو یہ صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوتا ہے، ورنہ انسان کے عمل میں تو ہزار کوتاہیاں اور ہزار خامیاں ہیں۔

[7112] عمرو بن حارث نے بکیر بن انج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر (اس میں) کہا: ”اپنی رحمت اور فضل سے“ اور انھوں نے: ”اور لیکن تم سیدھے راستے پر چلو“ بیان نہیں کیا۔

[7112] (۷۱۱۲) (...) وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَلَكِنْ سَدُّوْا».

[7113] ایوب نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[7113] (۷۱۱۳) ۷۲- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت میں چھپالے۔“

[7114] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔“ صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت میں چھپالے۔“

اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے بتایا اور اپنے سر کی طرف (رحمت سے ڈھانپ لینے کا) اشارہ کیا (فرمایا): ”اور مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ مجھے (اس طرح) اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔“

[7115] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔“ انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔“

[7116] حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» فَقِيلَ: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ».

[۷۱۱۴] ۷۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ».

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِدِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ».

[۷۱۱۵] ۷۴- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَذَرَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ».

[۷۱۱۶] ۷۵- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يُدْخَلَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» قَالُوا: وَلَا

أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَّعَمَدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ».

[۷۱۱۷] ۷۶ - (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدُّوا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا أَنْتَ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَّعَمَدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ».

[7117] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(عمل کے اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہنے کی کوشش کرو، صحیح راستہ اختیار کرو اور یقین رکھو کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔“

[۷۱۱۸] (۲۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [انظر: ۷۱۲۱]

[7118] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[7119] جریر نے اعمش سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[۷۱۱۹] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، كِرْوَانِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[7120] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، اور اس میں مزید کہا: ”اور خوش خبری لو“ (کہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے، اچھے عمل قبول ہو جائیں گے۔)

[۷۱۲۰] (۲۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: «وَأَنْبَشِرُوا». [راجع: ۷۱۱۱]

[7121] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نہ جنت میں لے جائے گا، نہ دوزخ

[۷۱۲۱] ۷۷ - (۲۸۱۷) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

سے محفوظ رکھے گا اور نہ مجھے، سوائے اللہ کی طرف سے رحمت کے (جو نجات کا سبب بنے گی۔)“

بِرَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ. [اجع: ۷۱۱۸]

[7122] عبدالعزیز بن محمد اور وہیب نے کہا: ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صحیح عمل کرو، (اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہو اور (اللہ کی رحمت کی) خوش خبری (کی امید) رکھو۔ حقیقت یہی ہے کہ کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، اور جان رکھو کہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، چاہے کم ہو۔“

[7123] عبدالعزیز بن مطلب نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ”خوش خبری (کی امید) رکھو“ ذکر نہیں کیا۔

[۷۱۲۲] ۷۸- (۲۸۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ- وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَدُّوا، وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ».

[۷۱۲۳] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْمُحَلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ «وَأَبْشِرُوا».

باب: 18- زیادہ سے زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں پوری کوشش صرف کرنا

(المعجم ۱۸) (بَابُ إِكْتِنَارِ الْأَعْمَالِ، وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ) (التحفة ۳۲)

[7124] ابو حواریہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اتنی (اتنی لمبی) نمازیں پڑھیں کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے،

[۷۱۲۴] ۷۹- (۲۸۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى

آپ سے کہا گیا کہ آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

حَتَّى انْتَصَحْتُ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: اَتَكْتَلِفُ هَذَا؟ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟».

فائدہ: عبادت دراصل اس کی نعمتوں، خصوصاً ایمان، امانت اور عمل صالح کا شکر ہے۔

[7125] سفیان نے ہمیں زیاد بن علاقہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے اتنا (اتنا لباً) قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے، انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کیوں؟) تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

[۷۱۲۵] ۸۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ: سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ، قَالُوا: قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟».

[7126] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو (بہت لباً) قیام کرتے، یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ ہو جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی (یقین دہانی کرائی) جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

[۷۱۲۶] ۸۱- (۲۸۲۰) حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا صَلَّى، قَامَ حَتَّى تَقَطَّرَتْ رِجْلَاهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُضَنِّعُ هَذَا، وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟».

باب: ۱۹۔ وعظ ونصيحت میں اعتدال

(المعجم ۱۹) (بَابُ الْاِفْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ)
(التحفة ۳۳)

[7127] ابومعاویہ نے اعمش سے اور انھوں نے شقیق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ

[۷۱۲۷] ۸۲- (۲۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا

اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: ان (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہمارے آنے کی اطلاع کر دیں، وہ ان کے پاس گئے تو تھوڑی ہی دیر میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) آگئے اور فرمایا: مجھے تمہارے آنے کی اطلاع کر دی گئی تھی اور مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع تھی کہ میں تمہاری اکتاہت کا سبب نہ بن جاؤں۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے صرف بعض دنوں میں ہی وعظ و نصیحت سے نوازا کرتے تھے۔

[7128] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن اور لیس نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں منجاب بن حارث تمیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن مسہر نے خبر دی، نیز ہمیں اسحق بن ابراہیم اور علی بن خشرم نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، نیز ہمیں ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، ان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

اور منجاب نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا: ابن مسہر سے روایت ہے، اعمش نے کہا: اور مجھے عمرو بن مرہ نے شقیق سے اور انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[7129] منصور نے شقیق ابوداؤد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے تو ایک شخص نے کہا: ابو عبدالرحمن! ہمیں آپ کی باتیں (بہت) پسند ہیں اور ہم ان کی طرف شدید رغبت رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر روز ہمیں احادیث بیان فرمایا کریں۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے علاوہ

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ، فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ، فَقُلْنَا: أَعْلِمُهُ بِمَكَانِنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنِّي أَخْبَرْتُ بِمَكَانِكُمْ، فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.

[۷۱۲۸] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

وَرَادَ مِنْجَابُ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرَّةٍ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، مِثْلَهُ.

[۷۱۲۹] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ حَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ!

تمہیں احادیث بیان کرنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ہم پر اکتاہٹ طاری ہو جائے، کچھ (خاص) دنوں میں ہی ہمیں وعظ و نصیحت سے نوازا کرتے تھے۔

إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَسْتَهِيهِ، وَلَوْ دَدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.



جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

جنت اللہ کی رضا کا بلند ترین مقام ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو اپنی رضا، اپنے قرب اور اپنے جمال کی لذتوں اور دوسری نعمتوں سے سرفراز کرنے کے لیے، جن سے صحیح طور پر لذت یاب ہونا انسان کی موجودہ خلقت کی صلاحیتوں کے بس سے باہر ہے، انسان کو از سر نو خلقت عطا فرمائے گا۔ اللہ کی جو نعمتیں اس کے بندوں کے لیے تیار کی گئی ہیں، موجودہ زندگی میں نہ ان کا ادراک کیا جاسکتا ہے نہ تصور۔ سماعت کے ذریعے سے بھی ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ اس بات کا اندازہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ زندگی میں جو نعمتیں میسر ہیں وہ اتنی گھٹیا، بے وقعت اور عارضی ہیں کہ ان کو جہنم کے راستوں میں بکھیر دیا گیا ہے۔ وہ اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ جو نعمتیں اللہ کی رضا کی بلند ترین منزل میں میسر ہوں گی ان کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ ”کسی انسان کو معلوم نہیں کہ ان کے لیے کیا کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔“ (السجدة 32: 17)

اگر رقبے اور نعمتوں کے حجم ہی کی بات کی جائے تو جنت کی وسعت اور اس کی ہر چیز اتنی بڑی ہے کہ موجودہ زندگی میں انسان اس کے سائز اور حجم کا ادراک نہیں کر سکتا۔ ایک درخت ہی اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے نیچے ایک سو سو سال بھی چلتا رہے تو اس کے سائے کو عبور نہیں کر سکے گا۔

اس دنیا میں خوش حالی کی انتہا بد حالی پر ہوتی ہے اور بد حالی کی خوش حال پر۔ کوئی نعمت ملے تو تھوڑی سی مہلت کے لیے ملتی ہے۔ جنت میں اللہ کی رضا جس سے تمام قسم کی نعمتیں وابستہ مہلتوں اور وقفوں کے دائروں سے باہر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگی، اس کی نعمتیں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گی۔

اہل ایمان کے مراتب اتنے بلند ہوں گے کہ ان کے قرب کی بات تو رہی ایک طرف، ان کو اچھی طرح دیکھنا بھی ممکن نہ ہوگا۔ ایسے نظر آئیں گے جیسے بلندی پہ ستارے نظر آتے ہیں۔ محبوب رب العالمین کے نظارہ جمال کی خاطر اپنے مال اور اپنے اہل و عیال جی قربانی کی قیمت بھی سستی ہوگی۔ تمام اہل جنت کے حسن و جمال میں ہر دم اضافے کی یہ کیفیت ہوگی کہ جنت کے بازار سے واپس آئیں گے تو گھر والوں کو نظر آئے گا کہ ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے اور آنے والوں کو اپنے گھر والے حسین تر نظر آئیں گے۔ سب سے اونچے درجے کے لوگ چاند کی طرح اور ان کے بعد تاروں کی طرح دیکھتے ہوں گے۔ تمام اہل جنت کا جمال روز افزوں، بلکہ ہر گھڑی بڑھنے والا ہوگا۔ اس کیفیت کا دنیا میں تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے جمال کو گہنانے والی کوئی بات ان کے وجود میں نہیں ہوگی، طرح طرح کے ماکولات اور مشروبات کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے لیکن وہ نعمتیں اتنی لطیف ہوں گی

کہ ان کا کوئی حصہ فضلہ نہ بنے گا۔ پیشاب پاخانے کی حاجت نہ ہوگی۔ ایک ڈکار سے سب کچھ جزو بدن بن جائے گا۔ ان کا پسینہ تک کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ یہ ہر اعتبار سے مکمل جمال ہے جس میں کہیں کوئی خامی موجود نہیں۔

معاشرتی زندگی صرف لطف، محبت اور موانست سے عبارت ہوگی، کوئی منفی جذبہ کسی کے دل میں بھی پیدا نہیں ہوگا۔ اللہ کی حمد و ثناء سانسوں کی طرح جسم میں بسی ہوگی۔ یہ ابدی نعمتیں ہوں گی جن کے زوال کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ دنیا میں نیک مومنوں نے مشکلوں بھری زندگی گزاری ہوگی۔ سرکشوں اور ظالموں کے ظلم سے ہوں گے، معمولی درجے کے لوگ ہوں گے۔ اب ان تمام تکلیفوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ان کے جسم حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کی طرح اونچے لمبے چوڑے ہوں گے اور اچھی طرح ہر قسم کی نعمتوں کا لطف اٹھائیں گے۔ دوسری طرف جہنم انسانی تصور و ادراک سے بڑی، عذابوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی گہرائی میں وہ سرکش لوگ داخل ہوں گے جو دنیا میں تکبر، نخوت، جبر اور ظلم کے مجسمے تھے۔ جہنم کی وسعتیں اتنی ہوں گی کہ سارے برے لوگ اس میں ڈال دیے جائیں گے، تب بھی اس کی بھوک نہیں مٹے گی۔ اہل جہنم کا عذاب جہنم میں داخل ہونے سے بھی پہلے شروع ہو چکا ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق میدان حشر میں اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے۔ جن پر رحمت ہو جائے گی ان کی بخش ہو جائے گی۔ اللہ کی رحمت اس کے غضب سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس لیے جہنم میں داخلے کے بعد بھی بہت لوگوں کو اس کی رحمت کا سہارا ملے گا اور جہنم سے نکال کر ان کی حالت درست کر کے ان کو جنت کی طرف بھیجا جائے گا، پھر اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کے سامنے موت کو ختم کر دیا جائے گا اور جو شخص جہاں ہوگا ہمیشہ کے لیے اسی کا مستحق ہو جائے گا۔ جہنم کا عذاب بھی مسلسل برقرار رہے گا۔ بڑے بڑے مشرک جس طرح شرک کی نئی رسمیں نکالنے والا عمرو بن لُحی بن خندف تھا، دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ دنیا میں اپنے حسن کو فتنہ بنانے والی عورتیں جہنم بھر دیں گے۔ ایسی جہنم جس کا تعفن دور دور کے فاصلوں تک پھیلا ہوگا۔ حساب سے پہلے حشر کی ہولناکیاں اور یوم قیامت کے مصائب اور ان سے بھی پہلے قبروں کے اندر نیک لوگوں کا آرام دہ قیام اور کافروں کا خوفناک انتظار اور مختلف شکلوں میں ان پر مسلط عذاب ایسا ہوگا کہ اگر لوگ دنیا کی زندگی میں اس سے آگاہ ہو جائیں تو اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔

کتاب کے آخر میں امام مسلم نے وہ احادیث بیان کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ نجات، جس کی بھی ہوگی، صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے اور اپنے غضب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ دعا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو تلقین فرمائی۔

۵۱ - کتاب النجۃ، وصفۃ نعيمہا وأهلہا

جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

باب :- جنت کی صفات

(المعجم ۰۰۰) (بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ) (التحفة ۱)

[7130] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت گراں امور میں گھری
ہوئی ہے اور دوزخ خواہشات نفسانی میں گھری ہوئی ہے۔“

[۷۱۳۰] ۱- (۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ،
وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ».

[7131] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی
مانند روایت کی۔

[۷۱۳۱] (۲۸۲۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

فائدہ: جنت کو تکالیف اور صعوبتوں سے گھیر دیا گیا ہے، ان سے گزر کر ہی جنت میں داخلہ ممکن ہے اور دوزخ چاروں طرف
سے نفسانی خواہشات سے گھیر دی گئی ہے۔ جو ان کے پیچھے چل پڑتا ہے وہ دوزخ میں جا گرتا ہے۔

[7132] سفیان نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے،

انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

[۷۱۳۲] ۲- (۲۸۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو

الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ زُهَيْرُ: حَدَّثَنَا

سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔“

کتاب اللہ میں اس کا مصداق (یہ آیت) ہے: ”کسی کو معلوم نہیں کہ جو نیک کام وہ کرتے رہے ان کی جزا کے طور پر ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔“

[7133] مالک نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر کے جمع کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان (کے تصور) کا گزر ہوا، (یہ) ان (نعمتوں کے) علاوہ ہے جن کے بارے میں اللہ نے تمہیں مطلع کر دیا ہے۔“

[7134] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر کے جمع کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ان کا کسی بشر کے دل میں خیال گزرا، ان نعمتوں کے علاوہ جن پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مطلع کر دیا ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: ”کسی کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔“

وَقَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا - شُعْبَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ».

مُصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ» [السجدة: ۱۷].

[۷۱۳۳] ۳- (...) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، دُخْرًا، بَلَّغَهُ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ».

[۷۱۳۴] ۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، دُخْرًا، بَلَّغَهُ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ».

ثُمَّ قَرَأَ: «فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ».

[7135] ابو حازم نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر ہوا جس میں آپ نے جنت کی صفت بیان کی حتیٰ کہ آپ نے بات ختم کی، پھر اپنی بات کے آخر میں فرمایا: ”اس (جنت) میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ خوف کے عالم میں اور پوری امید کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہم نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، پس کوئی ذی حیات (انسان) نہیں جانتا کہ جو وہ کرتے ہیں اس کے صلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا (کچھ) چھپا کر رکھا گیا ہے۔“

[۷۱۳۵] ۵- (۲۸۲۵) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ : حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ ؛ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ : سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ : شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ ، حَتَّى انْتَهَى ، ثُمَّ قَالَ [ﷺ] فِي آخِرِ حَدِيثِهِ : «فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ» ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿نَتَجَاوَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ . فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۶ و ۱۷] .

باب: 1- جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اونٹ سوار سو سال بھی چلتا رہے تو ختم نہ ہو

(المعجم ۱) (بَابُ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً ، يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ، لَا يَقْطَعُهَا) (التحفة ۲)

[7136] ابوسعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک اونٹ سو سو سال تک چلتا رہے گا۔“

[۷۱۳۶] ۶- (۲۸۲۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ» .

[7137] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی اور مزید کہا: ”وہ اس (کے سائے) کو طے نہیں کر سکے گا۔“

[۷۱۳۷] ۷- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا الْمُغْبِرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَزَامِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ . وَرَأَى : «لَا يَقْطَعُهَا» .

[7138] ابو حازم نے حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے، ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلا رہے تو بھی اس کو طے نہ کر سکے۔“

[7139] ابو حازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش زرقی کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے (جس کے سائے میں) ایک تیز رفتار چھریرے گھوڑے پر سوار شخص سو سال چلے تو بھی اسے قطع نہ کر سکے۔“

باب: 2۔ اہل جنت پر اللہ کی رضا کا نزول، اس کے بعد وہ ان پر کبھی ناراض نہ ہوگا

[7140] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ کہیں گے: لہیک، اے ہمارے رب! زہے نصیب کہ تیرے سامنے حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ سب کہیں گے: ہم راضی کیوں نہ ہوں؟ اے ہمارے رب! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ وہ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر عطا نہ کروں؟ تو وہ کہیں گے: اے رب! (جو تو نے عطا کر دیا ہے) اس سے افضل کیا ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔“

[۷۱۳۸] ۸- (۲۸۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا».

[۷۱۳۹] (۲۸۲۸) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ الْجَوَادُ الْمُضْمَرُّ السَّرِيعُ، مِائَةَ عَامٍ، مَا يَقْطَعُهَا».

(المعجم ۲) (بَابُ إِخْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا) (التحفة ۳)

[۷۱۴۰] ۹- (۲۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُوفُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَشْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَكَ، رَبَّنَا وَسَعْدُكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدِكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ يَا رَبَّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِمَّنْ خَلَقْتَ. فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلَ

مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَجِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَشْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

فائدہ: انسانوں کے دلوں سے ادنیٰ ترین خدشہ بھی، جو ان کی لذتوں کو گہنا سکتا ہے، نکل جائے گا۔ بے خوفی اور خدشات و فکر سے آزادی ہی نہیں، رضائے الہی کی لذت بذات خود اس وقت تک عطا کی گئی تمام لذتوں سے بڑھ کر ہوگی۔

باب: 3۔ اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھنا جس طرح آسمان میں ستارہ نظر آتا ہے

(المعجم ۳) (بَابُ تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ، كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ)
(التحفة ۴)

[7141] یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے ہمیں ابو حازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت والے جنت کے بالا خانے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہو۔“

[۷۱۴۱] ۱۰- (۲۸۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[7142] (ابو حازم نے) کہا: میں نے یہ روایت نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی افق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔“

[۷۱۴۲] (۲۸۳۱) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ التُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ». [انظر: ۷۱۴۴]

[7143] وہیب نے ابو حازم سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۷۱۴۳] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ يَغْقُوبَ.

[7144] عطاء بن ییار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت فضیلت میں باہمی فرق کی بنا پر اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے

[۷۱۴۴] ۱۱- (۲۸۳۱) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ: ح: وَحَدَّثَنِي هُرُودٌ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ:

مشرقی یا مغربی کنارے میں چمکتے ہوئے تنہا ستارے کو دیکھتے ہوئے انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء کے رہنے کی جگہیں ہوں گی جن تک دوسرا کوئی نہیں پہنچ سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ ایسے مرد ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔“

أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ غَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ، لِيَتَفَاضِلَ مَا بَيْنَهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: «بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ». (راجع:

[۷۱۴۲]

باب: 4- جو اپنے اہل و عیال اور مال کی قربانی دے
کر نبی ﷺ کے دیدار کو پسند کرے گا

(المعجم ۴) (بَابُ: فِيمَنْ يُوَدُّ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ) (التحفة ۵)

[7145] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والوں میں وہ لوگ (بھی) ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے (ہر) ایک یہ چاہتا ہوگا کہ کاش! اپنے اہل و عیال اور مال کی قربانی دے کر مجھے دیکھ لے۔“

[۷۱۴۵] ۱۲- (۲۸۳۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَغْنِي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَشَدَّ أُمْتِي إِلَيَّ حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يُوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ».

باب: 5- جنت کا بازار اور اس میں (اہل جنت کو) جو
نعمتیں اور حسن و جمال حاصل ہوگا

(المعجم ۵) (بَابُ: فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا مِنَ النِّعَمِ وَالْجَمَالِ) (التحفة ۶)

[7146] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں وہ (اہل جنت) ہر جمعہ کو آیا کریں گے، تو (اس روز) شمال کی ایسی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں پر اور ان کے کپڑوں پر

[۷۱۴۶] ۱۳- (۲۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ

پھیل جائے گی، وہ حسن اور زینت میں اور بڑھ جائیں گے، وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ (بھی) حسن و جمال میں اور بڑھ گئے ہوں گے، ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے (ہاں سے جانے کے) بعد تمہارا حسن و جمال اور بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے اور تم بھی، اللہ کی قسم! ہمارے پیچھے تم لوگ بھی اور زیادہ خوبصورت و حسین ہو گئے ہو۔“

لَسَوْفَا، يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ، فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْشُو فِي وَجْهِهِمْ وَيُثَابِهِمْ. فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَزْجَعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ ارْزَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُهُمْ: وَاللَّهِ! لَقَدْ ارْزَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ، وَاللَّهِ! لَقَدْ ارْزَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا.

فائدہ: جنت واقعی اللہ کی رضا کا مقام اور بہت بڑا انعام ہے۔ دنیا میں گھر سے باہر جانے والے تھک ہار کر اجڑی ہوئی حالت میں واپس آتے ہیں اور عموماً گھر والوں کو گھر کی الجھنوں کی بنا پر بیزار اور بری حالت میں پاتے اور کوفت اٹھاتے ہیں۔ جنت میں مکان، بیزاری، کوفت اور بد صورتی کا ذرہ برابر دخل نہیں ہوگا۔ ہر روز ہر بہانے سے حسن و جمال، خوشی، دلچسپی، نئے پن اور لذتوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہی ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے وقفہ عمر کو پوری طرح صرف کر دینا چاہیے۔

باب: 6۔ پہلے زمرے میں جنت میں داخل ہونے والے چودھویں کی رات کے چاند جیسے ہوں گے، ان کے احوال اور ان کی بیویوں کا بیان

(المعجم 6) (بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصَفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ) (النحفة 7)

[7147] اسماعیل بن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے محمد (بن سیرین) سے خبر دی کہ (حصول علم کے لیے جمع ہونے والے مردوں اور عورتوں نے) باہمی اظہارِ تقاریر یا علمی مذاکرہ کرتے ہوئے (اس موضوع پر) بات کی کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابوالقاسم علیہ السلام نے فرمایا نہ تھا: ”پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی اور جو ان کے بعد جائے گی وہ آسمان میں سب سے زیادہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہوگی۔ ان میں سے ہر آدمی کی دو دو بیویاں ہوں گی، (ایسے شفاف اور منور جسم والیں کہ) ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا، (پوری) جنت میں بیوی سے محروم کوئی شخص بھی نہ ہوگا۔“

[7147] ۱۴- (۲۸۳۴) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكُرُوا: الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ ذَرِيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، يُرَى مُخِ سَوْفِيهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَرَبٌ».

[7148] سفیان نے ایوب سے اور انھوں نے (محمد)

ابن سیرین سے روایت کی، کہا: مردوں اور عورتوں میں بحث ہوگئی کہ ان میں سے جنت میں زیادہ کون ہوگا؟ پھر انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، (آگے) ابن علیہ کی حدیث کے مانند۔

[7149] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلا گردہ جو جنت میں داخل ہوگا۔“ اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی۔ الفاظ قتیبہ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں کے چاند کی شکل میں ہوں گے۔ جو ان کے (فورا) بعد جائیں گے وہ آسمان میں سب سے زیادہ روشن چمکتے ہوئے ستارے کی شکل میں ہوں گے، انھیں پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ تھوکیں گے، نہ ناک نکلیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، پسینہ کستوری کا ہوگا، ان کی انگلیٹھیوں میں معطر عود (سُلک) ہوگا، ان کی بیویاں غزال چشم حوریں ہوں گی، ان سب کے اخلاق و عادات ایک ہی آدمی کے خلق کے مطابق ہوں گے۔ اپنے والد آدم علیہ السلام کی شکل پر، (قامت میں) آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ساتھ ہاتھ کے برابر۔“

[7150] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث

بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت

[7148] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصَمَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ: أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ؟ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ. مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[7149] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ» ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْنٍ دُرِّيٍّ، فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبْهَوْنَ، وَلَا يَتَعَوَّطُونَ، وَلَا يَتَفَلَحُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَ مَجَامِيرُهُمُ الْأَلْوَةُ، وَأَرْوَاجُهُمُ الْخُورُ الْعَيْنُ، أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُونَ ذِرَاعًا، فِي السَّمَاءِ».

[7150] ۱۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَأَبُو مُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

میں سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا، جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں انتہائی چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، پھر وہ تدریجاً اپنے اپنے مرتبے کے مطابق ہوں گے، وہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب، ناک نکلیں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، انگلیٹھیاں معطر عود کی اور پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک ہی انسان کے (خوبصورت) اخلاق پر (گئے) ہوں گے، اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی قامت پر (ساتھ ہاتھ (لمبے) ہوں گے۔“

ابن ابی شیبہ نے کہا: ایک ہی آدمی کے اخلاق پر۔ اور ابو کریب نے کہا: ایک ہی آدمی کی خلقت (شکل و صورت، قد و قامت) پر ہوں گے۔ اور ابن ابی شیبہ نے کہا: اپنے والد (حضرت آدم علیہ السلام) کی شکل پر ہوں گے۔

باب: 7۔ جنت اور اہل جنت کی صفات اور اس میں صبح و شام ان کی تسبیحات

[7151] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت کے اندر جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گی۔ وہ اس (جنت) میں نہ تھوکیں گے، نہ ناک نکلیں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگلیٹھیوں میں عود معطر سلگے گا، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں

الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي، عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ، فِي السَّمَاءِ، إِضَاءَةً، ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ، لَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَنْزُقُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، أَخْلَافُهُمْ عَلَى خُلُقِي رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُونَ ذِرَاعًا“.

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَلَى خُلُقِي رَجُلٍ، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عَلَى خُلُقِي رَجُلٍ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ.

(المعجم ۷) (باب: فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا، وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) (التحفة ۸)

[۷۱۵۱] ۱۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ، صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَنْزُقُونَ فِيهَا، آيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مِنْهُنَّ شَوْقُهُمَا

النَّفْسِ»۔
اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کرنا الہام کیا جائے گا جس طرح

انھیں (خود بخود) سانس لینا الہام کیا گیا ہے۔“

فائدہ: سانس لینے سے جس طرح جسم کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اسے زندگی ملتی ہے، اسی طرح روح کے لیے لذت، فرحت اور تازگی خود بخود تسبیح و تحمید سے حاصل ہوگی اور اس لذت کا موجودہ زندگی میں کوئی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ: «طَعَامُهُمْ ذَلِكَ»۔
کہا: اور حجاج کی حدیث میں ہے: ”ان کی (اصل) غذا یہی ہوگی۔“

[7155] یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو بکر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (حدیث) روایت کی مگر انھوں نے کہا: ”اور انھیں تسبیح و تکبیر اسی طرح الہام کی جائے گی جس طرح سانس لینا الہام کیا جاتا ہے۔“

[7155] [۷۱۵۵] ۲۰- (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ»۔

باب: 8۔ اہل جنت کی نعمتیں دائمی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور انھیں پکار کر بتایا جائے گا کہ یہ تمھاری جنت ہے جس کے تم ان (نیک) کاموں کے بدلے میں، جو تم کیا کرتے تھے، وارث بنا دیے گئے ہو“

(المعجم ۸) (بَابُ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَنُودُوا أَنْ تُلْكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ رُفِعُوا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾) (التحفة ۹)

[7156] البوراع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعم میں ہوگا، کبھی تک حال نہ ہوگا، اس کا لباس پرانا ہوگا نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔“

[7156] [۷۱۵۶] ۲۱- (۲۸۳۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُ لَا يَبْئَسُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ»۔

[7157] ثوری نے کہا: مجھے ابو اسحق نے حدیث بیان کی: (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) أَعْرَزَ (بن عبد اللہ) نے انھیں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ

[7157] [۷۱۵۷] ۲۲- (۲۸۳۷) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ: أَنَّ الْأَعْرَزَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي

نے فرمایا: ”ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: یقیناً تمہارے لیے یہ (انعام بھی) ہے کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہ پڑو گے اور یہ بھی تمہارے لیے ہے کہ زندہ رہو گے، کبھی موت کا شکار نہیں ہو گے اور یہ بھی تمہارے لیے ہے کہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ بھی تمہارے لیے ہے کہ ہمیشہ ناز و نعم میں رہو گے، کبھی زحمت نہ دیکھو گے۔“ یہی اللہ عزوجل کا فرمان (واضح کرتا) ہے: ”اور انہیں ندادے کر کہا جائے گا کہ یہی تمہاری جنت ہے جس کے تم ان اعمال کی وجہ سے، جو تم کرتے رہے، وارث بنا دیے گئے ہو۔“

باب: 9- جنت کے خیمے اور ان میں مومنوں کی گھر والیاں

[7158] ابودامہ حارث بن عبید نے ابو عمران جوئی سے، انھوں نے ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا جو ایک پولے چمکتے سفید موتی کا بنا ہوا ہوگا، اس کی لمبائی ستر میل ہوگی۔ اس (خیمے) میں مومن کے بہت سے گھر والے ہوں گے، وہ (باری باری) ان کے ہاں چکر لگائے گا، (لیکن) وہ (اس قدر فاصلے پہ ہوں گے کہ) ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے، (کسی کا بھی دل پریشانی یا حسد کا شکار نہ ہوگا۔)“

[7159] ابوعبد الصمد نے کہا: ہمیں ابو عمران جوئی نے ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں تھوٹے چمکدار سفید موتی کا خیمہ ہوگا، اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی،

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنَعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا» فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَوُودُوا أَنْ يَتْلَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ رُشْتُهَا يَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ» [الأعراف: ۴۳].

(المعجم ۹) (بَابُ: فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ، وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ) (التحفة ۱۰)

[۷۱۵۸] ۲۳- (۲۸۳۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

[۷۱۵۹] ۲۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي

اس کے ہر کونے میں گھر والے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے، مومن ان کے ہاں چکر لگایا کرے گا۔“

الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ.

[7160] ہمام نے ابو عمران جونی سے خبر دی، انھوں نے ابوبکر بن ابوموسیٰ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰؓ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیمہ ایک موتی (کا) ہوگا، اوپر کی طرف اس کی لمبائی (بلندی) ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔“

[7160] ۲۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ، طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ، لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ».

باب: 10۔ دنیا میں جنت کی (طرف سے آئی ہوئی) جو نہریں ہیں

(المعجم ۱۰) (بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ) (التحفة ۱۱)

[7161] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سیحان، بججان، فرات اور نیل سب جنت کی (طرف سے آنے والی) نہریں ہیں۔“

[7161] ۲۶- (۲۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حُجَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّحَانُ وَبَجَجَانُ، وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ، كُلُّ مَنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ».

فائدہ: ان نہروں کا جنت سے تعلق عالم غیب سے تعلق رکھنے والی ایسی حقیقت ہے جس کا ادراک دنیوی زندگی کے حواس کے ذریعے سے نہیں ہو سکتا۔ ہمیں جو بتایا گیا ہے ہمارا اس پر کامل یقین ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر، وہ جس ظاہری صورت میں بھی ہمیں ملے، اس کے شکر گزار ہیں۔

باب: ۱۱ - جنت میں ایسی اقوام ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے

(المعجم ۱۱) (بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتْهُمْ مَثَلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ) (التحفة ۱۲)

[7162] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جنت میں ایسی قومیں (امتیں، جماعتیں) داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“

[۷۱۶۲] ۲۷- (۲۸۴۰) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَغْيِي بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتْهُمْ مَثَلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ».

فائدہ: سخت دل، لوگوں پر جبر کرنے والے سرکش لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ جنت ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دل اللہ کی ہیبت سے لرزاں رہتے ہیں۔

[7163] امام بن منہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی (پسندیدہ) صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب ان کو تخلیق فرمایا تو فرمایا: جائیں اور اُس (سامنے والی) جماعت کو سلام کہیں۔ اور وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح وہ آپ کو سلام کہیں، اسے غور سے سنیں، وہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ فرمایا: وہ گئے اور کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ! انھوں نے (جواب میں) کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللہِ فرمایا: انھوں نے ان (آدم علیہ السلام) کے لیے ”وَرَحْمَةُ اللہِ“ کا اضافہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی (اسی) صورت پر ہوگا اور ان کی قامت (جنت میں) ساٹھ ہاتھ تھی، پھر ان کے بعد آج تک (ان کی اولاد کی) خلقت چھوٹی ہوتی رہی ہے۔“

[۷۱۶۳] ۲۸- (۲۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُتَبِّهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ النَّفَرِ - وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ - فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ بِهِ، فَإِنَّهَا تَحْيِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، قَالَ: فَذْهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَ: فَرَادَوْهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ».

فائدہ: ابتدائی زمانے میں چھوٹے ہونے کی رفتار زیادہ رہی، پھر آہستہ آہستہ یہ رفتار کم ہوتی گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد اس کا سلسلہ رک گیا۔ آج تک سے مراد وہ وقت ہے جب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر انبیاء کے زمانوں کا جو فرق اور نسب ناموں کی جو تفصیل اسرائیلی روایات میں ہے وہ مستند نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا زمانہ عمومی اندازوں سے بہت زیادہ قدیم ہے۔ قرآن مجید نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن انبیاء کے نام ذکر کیے ہیں، یہ انتہائی متاخر دور کے انبیاء ہیں جن کے آثار کسی نہ کسی صورت موجود ہیں، روایات میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔ بعض شارحین کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں جن اقوام کا ذکر ہوا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے قریب کے زمانے سے تعلق رکھتی تھیں، درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے کو بالکل آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اپنے عہد کو قیامت آنے کے وقت سے بالکل جزا ہوا قرار دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا زمین میں ہبوط (جنت سے اتر کر آنے) کا زمانہ بہت زیادہ قدیم تھا۔ سائنسی تحقیقات سے جو اندازے سامنے آ رہے ہیں وہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں، اسرائیلی روایات کی تائید نہیں کرتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(المعجم ۱۲) (بَابُ جَهَنَّمَ أَعَادَنَا اللَّهُ مِنْهَا)
(الصفحة ۱۳)

باب: 12۔ جہنم، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے!

[7164] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔“

[7165] ابو زناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری یہ آگ۔ جس کو ابن آدم روشن کرتا ہے۔ جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصے (کی حرارت) کے برابر ہے۔“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ آگ بھی تو کافی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ابتر حصے زیادہ رکھا گیا ہے، ہر حصہ اس (دنیا کی آگ) کے مانند گرم ہے۔“

[7164] [۲۹-۲۸۴۲] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ، لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُؤُهَا».

[7165] [۳۰-۲۸۴۳] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَائِمِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ هَذِهِ - الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ - جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ». قَالُوا: وَاللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَإِنَّهَا فَضِّلَتْ عَلَيْهَا بِسَبْعَةِ وَسَبْعِينَ جُزْءًا، كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا».

[7166] عمر نے ہمیں جہام بن مغبہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو زناد کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں (عمر) نے کہا: ”وہ سب کے سب اس جیسی حرارت رکھتے ہیں۔“

[۷۱۶۶] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا».

[7167] خلف بن خلیفہ نے کہا: ہمیں یزید بن کسان نے ابو حازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی بہت وزنی چیز کے گرنے کی آواز سنی، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو، یہ کیسی آواز تھی؟“ کہا: ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ایک پتھر تھا جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، یہ اب اس میں گرا ہے، یہاں تک کہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا ہے۔“

[۷۱۶۷] ۳۱-(۲۸۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَثُوبٍ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَتَذَرُونَ مَا هَذَا؟» قَالَ: قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا».

[7168] مردان نے ہمیں یزید بن کسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ”یہ (اب) اس کے نچلے حصے میں گرا ہے اور تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔“

[۷۱۶۸] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا، فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا».

فائدہ: اب سائنسی تحقیق کے آگے بڑھنے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اجرام فلکی میں ٹوٹ پھوٹ جاری ہے اور ان کے بعض ٹکڑے خلا میں بکھرتے ہیں اور سالوں کے فاصلے طے کرنے کے بعد مختلف اجرام تک جا پہنچتے ہیں اور ان میں گر جاتے ہیں۔

[7169] شیبان بن عبد الرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: قتادہ نے کہا: میں نے ابونضرہ کو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ان (جہنمیوں) میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی گردن تک لپٹی ہوگی۔“

[۷۱۶۹] ۳۲-(۲۸۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ قَتَادَةُ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حَنْعَبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ،

[7170] عبد الوہاب بن عطاء نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابو نضرہ کو سنا، وہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں گھٹنوں تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی ہنسی کی ہڈی تک آگ پکڑے گی۔“

[7171] روح نے کہا: ہمیں سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے (کمر پر ازار باندھنے کی جگہ کے لیے) ”حُجْزِيَّةَ“ کے بجائے - حَقْوِيَّةَ کا لفظ استعمال کیا۔

[7170] ۳۳- (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَغْنِي ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْهُمْ مَّنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ كَعْبِيَّتِهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ حُجْزِيَّتِهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ تَرَفُّوَّتِهِ».

[7171] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَجَعَلَ - مَكَانَ «حُجْزِيَّةِ» - حَقْوِيَّةِ.

باب: 13۔ آگ میں سرکش اور جبر کرنے والے لوگ داخل ہوں گے اور جنت میں (اسباب دنیا کے لحاظ سے) کمزور لوگ داخل ہوں گے

(المعجم ۱۳) (بَابُ: النَّارُ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُونَ، وَالْحِجَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ) (التحفة ۱۴)

[7172] سفیان نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا تو اس (دوزخ) نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے۔ اور اس (جنت) نے کہا: میرے اندر (اسباب دنیا کے اعتبار سے) ضعیف اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ عز وجل نے اس (دوزخ) سے کہا: تم میرا عذاب ہو، تمہارے ذریعے سے میں جنھیں چاہوں گا عذاب دوں گا۔ یا شاید فرمایا: جنھیں چاہوں گا جہنم کروں گا۔ اور اس (جنت) سے کہا: تو میری

[7172] ۳۴- (۷۸۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمْرٍ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِخْتَجَّتِ النَّارُ وَالْحِجَّةُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ - وَرُبَّمَا قَالَ: أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ - وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ،

وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمْ مِلْؤُهَا».

رحمت ہے اور تمہارے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم دونوں کے لیے وہ مقدار ہوگی جو اس کو بھر دے گی۔“

[7173] ورقاء نے مجھے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”دوزخ اور جنت نے باہم (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے جبر و تکبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میرے اندر کمزور، خاک نشین اور عاجز و لاچار لوگ ہی داخل ہوں گے؟ اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں گا تیرے ذریعے سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کے لیے اتنی (مخلوق) ہے جس سے تم بھر جاؤ۔ رہی آگ تو وہ پوری طرح سے نہیں بھرے گی، چنانچہ وہ (اللہ) اس کے اوپر اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس بس! اس وقت وہ بھر جائے گی اور باہم سمٹ جائے گی۔“

فائدہ: اللہ کا قدم ہے لیکن اس کی کوئی مثال نہیں۔ ہم اس کی ہیئت اور شکل و صورت کے حوالے سے کچھ نہیں جانتے اور ہمیں صادق و صدوق رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے، اس لیے اس پر ہمارا ایمان ہے۔

[7174] ایوب نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔“ پھر ابو زناد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[7175] معمر نے ہمیں ہمام بن منہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں

[۷۱۷۳] ۳۵- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي زُرَّاقٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِخْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضَعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحِمَتِي، أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمْ مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي، فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ. فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي، وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

[۷۱۷۴] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سُوْفْيَانَ يَغْنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ». وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

[۷۱۷۵] ۳۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے (اپنے اپنے بارے میں) ایک دوسرے کو دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے تکبر اور جبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: میرا کیا حال ہے کہ میرے اندر لوگوں میں سے کمزور، خاک نشیں اور سیدھے سادے لوگ داخل ہوں گے؟ تو اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو سر تا سر میری رحمت ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت سے نوازاؤں گا اور دوزخ سے کہا: تو صرف اور صرف میرا عذاب ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب میں ڈالوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اتنے بندے ہیں جن سے وہ بھر جائے۔ جہاں تک آگ کا تعلق ہے تو وہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ۔ اپنا قدم (اس پر) رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس، اس وقت وہ بھر جائے گی، اس کے بعض حصے بعض کے ساتھ سمٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ (اس کے لیے) ایک مخلوق تیار کر دے گا۔“

[7176] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے ایک دوسرے کے سامنے دلائل دیے۔“ پھر انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح آپ ﷺ کے اس فرمان: ”تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے“ تک بیان کیا اور اس کے بعد کے مزید الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[7177] شبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا:

هَمَّامُ بْنُ مُنْبِهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَيْرُهُمْ؟» فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - رِجْلَهُ، تَقُولُ: قَطُّ قَطُّ قَطُّ. فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي، وَيَرْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلَا يَطْلُمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.

[7176] (۷۱۷۶) [۲۸۴۷] وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ» فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، إِلَى قَوْلِهِ: «وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا»، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

[7177] (۷۱۷۷) [۳۷-۲۸۴۸] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ

ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوزخ مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت۔ تبارک وتعالیٰ۔ اس میں اپنا قدم نکائے گا تو وہ کہے گی: بس بس، تیری عزت کی قسم! (میرا مطالبہ ختم ہو گیا۔) اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سمٹ جائے گا۔“

حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطُ قَطُ، وَعِزَّتِكَ! وَيَزُولُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

[7178] ابان بن یزید عطارد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[۷۱۷۸] (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

فائدہ: اب ڈاکٹر حضرات انسانی معدے کے کچھ حصے کو بھوک کم کرنے کا جو طریقہ اختیار کرتے ہیں، یہ اللہ نے اس طریقے کے مطابق ان کے دل میں ڈالا ہے جو اس نے ہر چیز کی بڑھی ہوئی بھوک کو کم کرنے کے لیے مقرر فرما رکھا ہے اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو آج سے صدیاں پہلے باخبر فرما دیا تھا۔ آگے بڑھتی ہوئی (سائنسی) تحقیقات اللہ کے بنائے ہوئے قوانین فطرت کے فہم میں آگے بڑھتے جانے کا دوسرا نام ہے۔ مسلمانوں کو بھی اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

[7179] عبد الوہاب بن عطاء نے ہمیں اس (اللہ) عزوجل کے اس فرمان: ”جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟“ کے بارے میں حدیث بیان کی، انھوں نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں مسلسل (لوگوں کو) ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا، تو اس کا بعض بعض کی طرف سمٹ جائے گا اور وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس بس، اور جنت میں مسلسل گنجائش رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک خلقت پیدا کر دے گا اور انھیں جنت کی بچی ہوئی جگہ میں بسا دے گا۔“

[۷۱۷۹] ۳۸- (...). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ﴾ [ق: ۳۰] فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَيَنزُولُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطُ قَطُ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا، فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ».

[7180] ثابت نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سے جس حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ باقی بچ جائے وہ باقی بچ جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے، جہاں سے چاہے گا، مخلوق پیدا کر دے گا۔“

[۷۱۸۰] ۳۹- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى، ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ».

[7181] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر رب نے ہمیں حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن موت کو اس طرح لایا جائے گا جیسے وہ سیاہ و سفید مینڈھا ہو۔ ابوبکر رب نے مزید یہ کہا۔ چنانچہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ باقی ماندہ حدیث (کے الفاظ) میں دونوں متفق ہیں۔ تو (اعلان کرنے والا پکار کر) کہے گا: اے جنت والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جہنم والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جنت والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے اور اے جہنم والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے۔“ کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: ”ان کو حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب معاملہ نپٹا دیا جائے گا اور وہ سراسر غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔“ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

[۷۱۸۱] ۴۰- (۲۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحٌ - زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ - فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ - فَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَسْرَتُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالَ: فَيَسْرَتُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ». قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ [مريم: ۳۹] وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

فائدہ: موت کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا جس کو بدلنا اور ایمان نہ لانے کی سزا سے بچنا کسی کے لیے ممکن نہ ہوگا۔

[۷۱۸۲] ۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا: وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

[7182] ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے تو کہا جائے گا: اے اہل جنت!“ اس کے بعد ابومعادیہ کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: ”یہی (اسی کے مطابق) ہے اس (اللہ) عزوجل کا فرمان۔“ اور انھوں نے نہیں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی اور (اسی طرح) انھوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

[۷۱۸۳] ۴۲- (۲۸۵۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُذْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَيُذْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، كُلُّ خَالِدٍ فِيمَا هُوَ فِيهِ».

[7183] نافع نے ہمیں حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہو کر اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے، اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے، ہر شخص جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہنے والا ہے۔“

[۷۱۸۴] ۴۳- (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، أَتِيَ بِالنَّمُوتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ

[7184] ابن وہب نے کہا: مجھے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حدیث بیان کی کہ انھیں ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے

گا: اے جنت والو! (اب) موت نہیں ہے (اور) اے جہنم والو! (اب) موت نہیں ہے۔ اہل جنت کو اپنی خوشی پر مزید خوشی حاصل ہو جائے گی اور جہنم والوں کو اپنے غم پر مزید غم لاحق ہوگا۔“

[7185] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کافر کی داڑھ یا (فرمایا): کافر کا کچلی دانت اُحد پہاڑ جتنا ہو جائے گا اور اس کی کھال کی مونائی تین دن چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی۔“

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ قَرَحًا إِلَى فَرْحِهِمْ، وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

[۷۱۸۵] ۴۴- (۲۸۵۱) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هُرُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ضَرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أَحَدٍ، وَغَلَطُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ»۔

☆ فائدہ: کھال سب سے زیادہ درد اور تکلیف کو محسوس کرتی ہے، داڑھ اور دوسرے دانت بھی کرتے ہیں۔ یہ اتنے بڑے اس لیے کر دیے جائیں گے کہ کافر زیادہ سے زیادہ عذاب کا مزہ چکھے۔

[7186] ابو کریب اور احمد بن عمر وکیعی نے ہمیں

حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے مرفوع بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔“

[۷۱۸۶] ۴۵- (۲۸۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ الْوُكَيْعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «مَا بَيْنَ مُنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ، مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِلرَّاحِبِ الْمُسْرِعِ»۔

وکیعی نے ”جہنم میں“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُكَيْعِيُّ «فِي النَّارِ»۔

[7187] معاذ غزیری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان

کی، انھوں نے کہا: مجھے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر کمزور، جسے کمزور سمجھا

[۷۱۸۷] ۴۶- (۲۸۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ ﷺ: «كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ»۔

جاتا ہے، (مگر ایسا کہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ پر قسم کھا لے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ”ہر اجڑا مال اکٹھا کرنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا اور تکبیر اختیار کرنے والا۔“

[7188] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر اس میں کہا: ”کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟“

[7189] سفیان نے ہمیں معبد بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور جسے کمزور اور لاچار سمجھا جاتا ہے (لیکن ایسا کہ) اگر اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ اسے پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہر مال سمیٹنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا، بداصل، متکبر۔“

[7190] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بسا اوقات پرانگندہ بالوں والا، جسے دروازوں پر سے لوٹا دیا جاتا ہے (ایسا ہوتا ہے) کہ اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ (اللہ) اسے پوری کر دیتا ہے۔“

[7191] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو (حضرت صالح رضی اللہ عنہ کی) اونٹنی

ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ».

[۷۱۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ».

[۷۱۸۹] ۴۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِمِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَاطِ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ».

[۷۱۹۰] ۴۸- (۲۸۵۴) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «زُبْ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَنْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ».

[۷۱۹۱] ۴۹- (۲۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ النَّافَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ: «إِذَا أُتِيعَتْ

کا اور اس کی کونچیں کاٹنے والے شخص کا ذکر فرمایا، پھر آپ نے پڑھا: ”جب اس (قبیلے) کا بد بخت ترین شخص اٹھا“ (آپ نے فرمایا: قبیلہ شموک) سب سے طاقتور، شر پھیلائے والا، جس کو اپنی قوم کا پورا تحفظ حاصل تھا، جس طرح ابو زمعہ (اسود بن مطلب) ہے، (کونچیں کاٹنے کے لیے) اٹھا۔“ پھر آپ ﷺ نے اس سلسلے میں عورتوں کا بھی ذکر کیا، (صحابہ کو) ان کے بارے میں وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو (اس طرح) کوڑے سے مارتا ہے“ — ابو بکر کی روایت میں ہے: ”جس طرح لونڈی کو مارتا ہے“ اور ابو کریم کی روایت میں ہے: ”جس طرح غلام کو مارتا ہے۔“ پھر شاید دن کے آخر میں اسی کے ساتھ ہم بستی کرے گا۔“ پھر ان (صحابہ) کو گوز پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی: ”تم میں سے کوئی کب تک اس کام پر ہنستا رہے گا جسے وہ خود کرتا ہے۔“

فائدہ: آپ معاشرتی برائیوں اور گھٹیا پن کے ازالے کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرماتے اور لوگوں کی اچھی تربیت کرتے تھے۔

[7192] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف، ان بنو کعب والوں کے جدِ اعلیٰ کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔“

[7192] ۵۰- (۲۸۵۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ لُحْيٍ بْنَ قَمْعَةَ بْنِ خَنْدَفٍ، أَبَا بَنِي كَعْبٍ هُوَ لَا، يَجْرُ قُصْبُهُ فِي النَّارِ».

فائدہ: یہ وہ بد بخت ترین شخص ہے جس نے سر زمین مکہ میں بت پرستی کو رواج دیا، نیز یہ بد زبانی، مال سمیٹنے اور شر پھیلانے میں بہت آگے گزر گیا تھا۔

[7193] ابن شہاب نے کہا: میں نے سعید بن مسیب

سے سنا، وہ کہتے ہیں: بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ جھوٹے خداؤں (بتوں) کے چڑھاوے کے لیے دوہنا بند کر دیا جاتا ہے، اس لیے کوئی شخص ان کو نہیں دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور

[7193] ۵۱- (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ

وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: - حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

صالح، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْمَعُ ذَرْهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْتَلِبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ، وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّئُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ». اور ابن مسیب نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے عمرو بن عامر خزامی کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں تھمت رہا تھا، وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلا چھوڑا جانے والا جانور چھوڑا تھا۔“

فائدہ: مشرک ایسے بد بخت ہوتے ہیں جو اپنے جیسے انسانوں کو لوٹتے ہیں اور جھوٹے خداؤں پر مال لٹاتے ہیں۔ بوکعب خزامی کی ایک شاخ ہے، عمرو بن لُحی اور عمرو بن عامر کو اکثر شارحین نے ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ عامر اور لُحی میں سے ایک اس کے باپ کا نام تھا اور دوسرا، غالباً لُحی، اسی شخص کا لقب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ وَعَبَدَ الْأَصْنَامَ أَبُو خَزَاعَةَ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ ”بلاشبہ پہلا شخص، جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلے چھوڑے جانے والے جانور چھوڑے اور بتوں کی پوجا کی، خزامہ کا باپ عمرو بن عامر ہے۔“ (مسند احمد: 446/1) مصنف عبدالرزاق میں حضرت زید بن اسلم سے مروی حدیث میں انھی کاموں کا آغاز کرنے والے شخص کے طور پر اس کا نام عمرو بن لُحی اخو بنی کعب بتایا گیا ہے۔ (تفسیر عبدالرزاق: 197/1)

[۷۱۹۴] ۵۲- (۲۱۲۸) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ۵۵۸۲]

[7194] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو (دنوی زندگی میں) میں نے (خود) نہیں دیکھا۔ ایک گروہ وہ ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرے گروہ میں) وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) نگلی ہوں گی، دوسروں کو (گناہ پر) مائل کرنے والی، خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر (علاقہ) بخت کی اونٹنیوں کے ایک طرف جھکے ہوئے کوہانوں جیسے ہوں گے۔ یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی

خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے (لبے) فاصلے سے محسوس ہوتی ہوگی۔“

[7195] زید بن حباب نے کہا: ہمیں ارج بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ اگر تمہیں لمبی مدت مل گئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ کے غضب میں صبح گزاریں گے اور اللہ کی سخت ناراضی میں شام بسر کریں گے۔“

فائدہ: یہ لوگوں سے زبردستی ان کا مال چھین کر عیش و عشرت میں ڈوبے رہنے والے حکمران اور ان کے کارندے تھے جو اپنی قوموں پر مسلط رہے۔ یہ لوگ بعد کے زمانوں میں سامنے آئے اور لوگوں نے انہیں دیکھا۔ اب بھی لوٹ مار اور ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہے لیکن علانیہ کوڑے برسانے والوں کی جگہ ایسے لوگوں نے لے لی ہے جو خفیہ طریقوں سے دھمکا کر اور ڈرا کر مال بٹورتے ہیں۔ خزانوں کو لوٹ کر عام لوگوں کو افلاس میں دھکیلتے ہیں۔

[7196] ابو عامر عقدی نے کہا: ہمیں ارج بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر تمہیں طویل مدت مل گئی تو قریب ہے کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کی صبح اللہ کی سخت ناراضی میں اور جن کی شام اللہ کی لعنت کے سائے میں ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں کے مانند (کوڑے) ہوں گے۔“

[7195] ۵۳- (۲۸۵۷) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ يُّغْنِي ابْنَ حُبَابٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ، وَيَبْرُحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ».

[7196] ۵۴- (...) حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَوْشَكَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ، وَيَبْرُحُونَ فِي لَعْنَتِهِ، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ».

باب: 14- دنیا کی فنا اور روز قیامت حشر کا بیان

(المعجم ۱۴) (بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة ۱۵)

بن العین اور ابواسامہ اور یحییٰ بن سعید سب نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قیس نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مستورد (بن شداد قرشی) فہری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! آخرت (کے مقابلے) میں دنیا کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنی ایک انگلی سمندر میں ڈالے۔ یحییٰ نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا، پھر دیکھے وہ (انگلی) اس میں سے کیا نکال کر (لائی ہے)۔“

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أُعَيْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فَهْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ - وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ - فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟»

یحییٰ (بن سعید قطان کی روایت) کے علاوہ باقی سب کی حدیث میں (صراحت سے) یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا، غَيْرَ يَحْيَى: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

اور حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ سے ابواسامہ کی حدیث میں بھی (یہی الفاظ ہیں)، اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ (ابواسامہ نے): اور اسماعیل (بن ابی خالد) نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کیا۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ أَخِي بَنِي فَهْرٍ، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِلْبَاهِمَا.

فائدہ: مراد ایک انگلی ہے، چھوٹی ہو یا بڑی، وہ سمندر میں سے جتنا پانی نکال سکتی ہے اس کی مقدار بہت قلیل ہوئی۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی سی ہے، جس کے فریب میں آکر کافر آخرت کا سب کچھ لٹا بیٹھتا ہے۔

[7198] یحییٰ بن سعید نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے روز لوگ تنگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ

[۷۱۹۸] ۵۶- (۲۸۵۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ

اٹھائے جائیں گے۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! عورتیں اور مرد اکٹھے، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے۔ فرمایا: ”عائشہ! (اس دن کی ہولناکیوں کا) معاملہ اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے۔“

[7199] ابو خالد احمر نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنی روایت میں ”بے ختنہ“ ذکر نہیں کیا۔

[7200] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”تم اللہ سے اس طرح ملاقات کرنے والے ہو کہ تم پیدل، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ ہو گے۔“ اور زہیر نے اپنی حدیث میں: ”آپ خطبہ دے رہے تھے“ ذکر نہیں کیا۔

[7201] کبیج اور معاذ دونوں نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، نیز محمد بن ثنی اور محمد بن بشار نے۔ الفاظ ابن ثنی کے ہیں۔ کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان نصیحت آموز خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! تم کو اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ اکٹھا کیا جائے گا (قرآن مجید میں ہے): ”جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کا آغاز کیا تھا، اسی کو دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہم پر (پختہ) وعدہ ہے، ہم یہی کرنے والے ہیں۔“ یاد رکھو! مخلوقات میں سے سب سے

الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. قَالَ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ».

[۷۱۹۹] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ «غُرُلًا».

[۷۲۰۰] (۷۲۰۰) [۷۲۰۰] - ۵۷ (۲۸۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ مُسَاءَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا» وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ: يَخْطُبُ.

[۷۲۰۱] (۷۲۰۱) - ۵۸ (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَخْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا» ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًا

پہلے جنھیں لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور یاد رکھو! میری امت میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، پھر انھیں پکڑ کر بائیں (جہنم کی) طرف لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں، انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئی باتیں نکالی تھیں۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو نیک بندے (یعنی علیہ السلام) کہیں گے: ”میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا، جب تو نے مجھے اٹھالیا تو ان پر تو نگہبان تھا، اگر تو انھیں عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو یقیناً تو ہی بڑا غالب اور بڑا دانا ہے۔“ فرمایا: ”تو مجھ سے کہا جائے گا: جب سے آپ ان سے جدا ہوئے تھے یہ مسلسل اپنی ایڑیوں پر لوٹتے چلے گئے۔“

اور کج اور معاذ کی حدیث میں ہے: ”تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئی باتیں نکالی تھیں۔“

[7202] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) لوگوں کو تین طریقوں سے (اللہ کے سامنے) اکٹھا کیا جائے گا۔ (کچھ لوگ) خوف ورجا کے عالم میں ہوں گے اور (وہ لوگ جنھیں حاضری کے وقت بھی عزت نصیب ہوگی، حسب مراتب) دو (افراد) ایک اونٹ پر (سوار) ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر (سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے) اور باقی سب لوگوں کو آگ (اپنے گھیرے میں) اکٹھا کر کے لائے گی۔ جہاں ان پر رات آئے گی وہ (آگ) رات کو بھی ان کے ساتھ ہوگی، جہاں انھیں دوپہر ہوگی وہ دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رکے گی، وہ جہاں صبح کریں گے وہ صبح کے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ لوگ شام

عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَتَعْلِيلٌ ﴿۱۰۴﴾ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلْقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَام - أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَاتَ الشَّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذُوا بِعَدِّكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. إِنَّ تَعْدِيَّتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغَيَّرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾﴾ (المائدة: ۱۱۷ و ۱۱۸) قَالَ: «فَيَقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ».

وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمَعَاذٍ: «فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذُوا بِعَدِّكَ».

[۷۲۰۲] ۵۹- (۲۸۶۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ جَمِيعًا: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُخْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَارْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَخْشَرُ بَقِيَّتُهُمُ النَّارَ، تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا: وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

کریں گے وہ شام کو بھی ان کے ساتھ ہوگی۔“

فائدہ: بیک وقت امید رکھنے والوں اور ڈرنے والوں سے عام مسلمان مراد ہیں جنہیں اپنے اچھے عمل بھی یاد آ رہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے امید رکھتے ہوں گے اور برے عمل بھی یاد آ رہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے ڈرتے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، یہ اپنے اپنے نیک اعمال کے حساب سے سوار یوں پر سوار ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ یہ اپنے قدموں پر چلتے ہوئے اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

باب: 15۔ روز قیامت کے احوال، اللہ اس کی ہولناکیوں کے سامنے ہماری مدد فرمائے

(المعجم ۱۵) (بَابُ: فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،
أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهِ) (التحفة ۱۶)

[7203] زہیر بن حرب، محمد بن شعیب اور عبید اللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (اس آیت کی تفسیر) روایت کی: ”اس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کا پسینہ اس کے کانوں کے درمیان تک ہوگا۔“ اور ابن شعیب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ”(ان میں سے کوئی) کے بجائے“ فرمایا: ”لوگ کھڑے ہوں گے“ انھوں (ابن شعیب) نے (آیت میں) یَوْمَ (اس دن) کا ذکر نہیں کیا۔

[۷۲۰۳] ۶۰- (۷۸۶۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنُونَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۶] قَالَ: «حَتَّى يَقُومَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ»، وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: ﴿يَقُومُ النَّاسُ﴾ لَمْ يَذْكُرْ «يَوْمَ».

[7204] موسیٰ بن عقبہ، ابن عون، امام مالک، ایوب اور صالح سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی جو عبید اللہ نے نافع سے بیان کی ہے، البتہ موسیٰ بن عقبہ اور صالح کی روایت میں ہے: ”یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا۔“

[۷۲۰۴] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عِيَّاضٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو نَضْرٍ

التَّمَارُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، ح:
وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ،
كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثَيْدٍ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.
غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
وَصَالِحٍ: «حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى
أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

[7205] عبد العزيز بن محمد نے ثور سے، انھوں نے
ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً پسینہ۔ قیامت کے
دن۔ زمین میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے سترگنا فاصلے
تک چلا جائے گا اور وہ لوگوں کے منہ یا ان کے کانوں تک
پہنچا ہوگا۔“ ثور کو شک ہے کہ انھوں (ابوالغیث) نے دونوں
میں سے کون سے الفاظ کہے۔

[۷۲۰۵] ۶۱- (۲۸۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ
ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَرَقَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَنْلُغُ
إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ» يَشْكُ ثَوْرٌ
أَيُّهُمَا قَالَ.

[7206] عبد الرحمن بن جابر سے روایت ہے، کہا: مجھے
سلیم بن عامر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت مقداد بن
اسودؓ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن سورج مخلوقات کے
بہت نزدیک آجائے گا، حتیٰ کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر
ہوگا۔“

[۷۲۰۶] ۶۲- (۲۸۶۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ
مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ بْنُ
عَامِرٍ: حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «تُدْنِي
الشَّمْسُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنَ الْخَلْقِ، حَتَّى
تَكُونَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيلٍ».

سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل
سے ان (مقدادؓ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلاخی جس
سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟

قَالَ سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللَّهِ! مَا أَذْرِي مَا
يَعْنِي بِالْمِيلِ؟ أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ، أَمْ الْمِيلَ الَّذِي
يُحْلَلُ بِهِ الْعَيْنُ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے

قَالَ: «فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي

میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولہوں تک اور کوئی ایسا ہوگا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہوگی۔“

(مقداد جیلانیؒ) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے وہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

الْعَرَقُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمَامَ».

قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

باب: 16۔ وہ صفات جن کے ذریعے سے دنیا میں اہل جنت اور اہل جہنم کی پہچان ہو سکتی ہے

(المعجم ۱۶) (بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ) (التحفة ۱۷)

[7207] ابو غسان سمعی، محمد بن شنی اور محمد بن بشار بن عثمان نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابو غسان اور ابن شنی کے ہیں۔ دونوں نے کہا: معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن فضیر سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؒ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ”سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمہیں معلوم نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) ہر مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا (اس کی قسمت میں لکھا) حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دور کھینچ لیا، اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انھوں نے اسے ان کے لیے حرام کر دیا اور ان (بندوں) کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی تو اہل کتاب کے (کچھ) بچے کچھ لوگوں کے سوا باقی عرب اور عجم سب پر سخت ناراض ہوا اور (مجھ سے) فرمایا: میں نے

[۷۲۰۷] ۶۳- (۲۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ ابْنِ عُثْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَسَانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمَجَاشِعِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: «أَلَا! إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُم مَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي، يَوْمِي هَذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا، حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُفَاءَ كُلِّهِمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَّا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزَلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِبَيْتِكَ وَابْتِلَايَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَأُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَحْرِقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! إِذَا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُبْرَةٌ، فَقَالَ:

اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ، وَاعْزُزْهُمْ
نُغْرَكَ، وَأَنْفِقْ فَسَيَنْفَقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا
تَبْعَثْ خَمْسَةَ مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ
عَصَاكَ، قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ
مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقٌ
الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ
وَمُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. قَالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ:
الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَتَعَا
لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا
يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ، وَإِنْ دَقَّ، إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ
لَا يُضَيِّحُ وَلَا يُنْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ
أَهْلِكَ وَمَالِكَ. وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوْ الْكَذِبَ
«وَالسَّنْطِيرُ: الْفَحَّاشُ» وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَسَّانَ فِي
حَدِيثِهِ: «وَأَنْفِقْ فَسَيَنْفَقَ عَلَيْكَ».

آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذریعے
سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی
کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ
سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جاگتے ہوئے
بھی اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو (ان کے معبودوں
اور ان کے آباء و اجداد کے شرک اور گناہوں پر عار دلاتے
ہوئے انھیں) جلاؤں۔ میں نے کہا: میرے رب! وہ میرے
سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے روٹی کی طرح کر دیں گے۔ تو اللہ
(نے) فرمایا: آپ انھیں باہر نکالیں جس طرح انھوں نے آپ
کو باہر نکالا اور ان سے لڑائی کریں، ہم آپ کو لڑوائیں گے
اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا اور
آپ لشکر بھیجیں، ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ
آپ کے فرماں بردار ہیں ان کے ذریعے سے نافرمانوں کے
خلاف جنگ کریں۔ (پھر آپ ﷺ نے) فرمایا: اہل جنت
تین (طرح کے لوگ) ہیں: ایسا سلطنت والا جو عادل ہے،
صدقہ کرنے والا ہے، اسے اچھائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور
ایسا مہربان شخص جو ہر قربت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم
دل ہے۔ اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر چلنے والا) جو
عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔ فرمایا: اور اہل
جہنم پانچ (طرح کے لوگ) ہیں: وہ کمزور جس کے پاس
(برائی سے) روکنے والی (عقل، عفت، حیا، غیرت) کوئی چیز
نہیں، جو تم میں سے (برے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے
لگنے والے لوگ ہیں (حتیٰ کہ) گھر والوں اور مال کے پیچھے
بھی نہیں جاتے (ان کی بھی پروا نہیں کرتے) اور ایسا خائن
جس کا کوئی بھی مفاد، چاہے بہت معمولی ہو، (دوسروں کی
نظروں سے) اوجھل ہوتا ہے تو وہ اس میں (ضرور) خیانت
کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو صبح شام تمہارے اہل و عیال اور مال
کے بارے میں تمہیں دھوکا دیتا ہے۔“ اور آپ ﷺ نے بخل

یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔ ”اور بد طینت بد خلق۔“ اور ابو غسان نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا: ”آپ خرچ کریں تو عنقریب آپ پر خرچ کیا جائے گا۔“

[7208] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں یہ بیان نہیں کیا: ”ہر مال، جو میں نے بندے کو دیا، حلال ہے۔“

[7209] ہمیں یحییٰ بن سعید نے دستوائی (کپڑے بیچنے) والے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا، پھر حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: یحییٰ نے کہا: شعبہ نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: انھوں (قتادہ) نے کہا: میں نے اس حدیث میں (جو بیان ہوا وہ خود) مطرف سے سنا۔

[7210] مطر نے کہا: مجھے قتادہ نے مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عیاض بن حمار سے جو قبیلہ مجاشع سے تھے، روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے“ اس کے بعد قتادہ سے ہشام کی حدیث کے مطابق حدیث بیان کی اور اس میں مزید یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، حتیٰ کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔“ انھوں نے اس حدیث میں کہا: ”وہ تم میں (برائی کے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے ہیں، گھر والوں اور مال کے بھی متلاشی نہیں (کہ کما کر دوسروں سے مستغنی ہو جائیں۔)“

تو میں (قتادہ) نے (مطرف سے) کہا: ابو عبد اللہ تو (اب)

[۷۲۰۸] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: «كُلُّ مَالٍ تَحَلَّتْهُ عِبَادًا، حَلَالٌ».

[۷۲۰۹] (....) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَشْرِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدِّسْتَوَائِيِّ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ يَحْيَى: قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

[۷۲۱۰] ۶۴- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّجِيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ. وَزَادَ فِيهِ: «وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَنْبَغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ». وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا».

فَقُلْتُ: فَيَكُونُ ذَلِكَ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! قَالَ:

یہی ہوا کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہاں، واللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں انھیں دیکھا، (ایسا ہوتا تھا) کہ ایک شخص پورے قبیلے کی بکریاں چراتا تھا۔ اسے ان کی ایک کینر کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا جس سے وہ جماعت کرتا تھا۔

نَعْمَ، وَاللّٰهُ! لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ، مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطْوُهَا.

فائدہ: ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی سوچ نہیں رکھتے۔ بڑے بڑے غلط کار لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ بڑے لوگ ان کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے ہیں، لیکن وہ ان کی تابعداری سے باز نہیں آتے۔

(المعجم ۱۷) (بَابُ غَرْضٍ مَّقْعِدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ، وَأَنْبَاءُ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَالتَّعْوِذُ مِنْهُ) (التحفة ۱۸)

باب: ۱۷۔ میت کے لیے جنت یا دوزخ کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنا

[7211] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو ہر صبح و شام اس کا اصل ٹھکانا اس کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہے تو اہل دوزخ میں سے (اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے اور اس سے) کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے زندہ کر کے اس (ٹھکانے) تک لے جائے۔“

[7212] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت، اور اگر اہل دوزخ میں سے ہو تو دوزخ (اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔)“ کہا: ”پھر کہا جاتا ہے: یہ تمہارا وہی ٹھکانا ہے جس کی طرف قیامت کے دن تجھے دوبارہ اٹھا کر لے جایا جائے گا۔“

[۷۲۱۱] ۶۵- (۲۸۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ غُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۷۲۱۲] ۶۶- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ غُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَالْجَنَّةُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَالنَّارُ» قَالَ: «ثُمَّ يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7213] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابو نصرہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (ابو نصرہ نے) کہا: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے روبرو حاضر ہو کر نہیں سنی، بلکہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب نبی ﷺ بنونجار کے ایک باغ میں اپنے خنجر پر سوار تھے، ہم آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ بدک گیا، وہ آپ کو گرانے لگا تھا، (دیکھا تو) وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ (ابن علیہ نے) کہا: جریری اسی طرح کہا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟“ ایک آدمی نے کہا: میں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ کب مرے تھے؟“ اس نے کہا: شرک (کے عالم) میں مرے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ اپنی قبروں میں جلتائے عذاب ہیں۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازیں) کو میں سن رہا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے۔“ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ انور پھیرا اور فرمایا: ”آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ سب نے کہا: ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ سب نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”(تمام) فتنوں سے، جوان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ مانگو۔“ سب نے کہا: ہم فتنوں سے، جو ظاہر ہیں اور پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ سب نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

[7214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

[7213] [۷۲۱۳] ۶۷- (۲۸۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ - قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ، وَنَحْنُ مَعَهُ، إِذْ حَدَّثَ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ، وَإِذَا أَقْبَرُ سَيْتَهُ أَوْ خَمْسَهُ أَوْ أَرْبَعَةَ - قَالَ: كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ - فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: «فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ؟» قَالَ: مَاتُوا فِي الْإِسْرَاكِ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَتُوا، لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ» فَقَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» فَقَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

[7214] [۷۲۱۴] ۶۸- (۲۸۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

نے فرمایا: ”اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو عذابِ قبر (کی آوازیں) سنوائے۔“

الْمُتْنَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ لَا تَذَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ».

[7215] حضرت براء بن عازبؓ نے حضرت ابوالیوبؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: ”یہود ہیں، انھیں قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

[۷۲۱۵] ۶۹- (۲۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

[7216] شیبان بن عبد الرحمن نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث بیان کی، کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں تو وہ (بندہ) ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تم اس آدمی کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتے تھے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں تک مومن ہے تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ فرمایا: ”تو اس سے کہا جائے

[۷۲۱۶] ۷۰- (۲۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ». قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعَدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟». قَالَ: «فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ» قَالَ: «فَيَقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا

مَنْ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «فَيَرَاهُمَا» گا: تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک ٹھکانا دے دیا ہے۔“
اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔“

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَنُونَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمٍ يُنْعَمُونَ۔
قنادہ نے کہا: اور ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی قبر میں ستر ہاتھ وسعت کر دی جاتی ہے اور قیامت تک اس کی قبر میں تر و تازہ نعمتیں بھر دی جاتی ہیں۔“

[7217] یزید بن زریج نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قنادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو لوگوں کے واپس جاتے وقت وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔“
[7217] [٧٢١٧] ٧١- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا»۔

[7218] عبدالوہاب بن عطاء نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قنادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی رخ موڑ کر چل پڑتے ہیں۔“ اس کے بعد قنادہ سے شیبان کی بیان کردہ روایت کے مانند بیان کیا۔
[7218] [٧٢١٨] ٧٢- (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَغْنَبِي ابْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ» فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ۔

فائدہ: بعض اہل علم جوتوں کی آواز سننے کا لفظی معنی مراد لیتے ہیں۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ اس شخص کو پتہ چل گیا کہ دنیا والے اسے چھوڑ کر چلے گئے اور ان میں سے کوئی اب اس کے کام نہیں آسکتا۔ بعض دوسرے اہل علم بقول ابن ہمام امام ابوحنیفہ کے اصحاب کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ میت کے لیے سننا ممکن نہیں۔ وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنَ فِي الْقُبُورِ﴾ ”اور آپ ہرگز انھیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔“ (فاطر 22:35) وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھائے اور اس کے مرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔“ (شرح صحیح مسلم للہریری: 36/26) ان کے نزدیک یہ ایک استعارہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ تدفین کے فوراً بعد میت سے سوال و جواب شروع ہو جاتا ہے۔ اگر لفظی معنی مراد لیا جائے تو بھی اس موقع پر اللہ کے حکم سے مومن اور کافروں کا محض سننا ثابت ہوتا ہے۔ مرنے والے سے استعانت کی کسی بھی صورت سے کوئی گنجائش نہیں نکلتی، اس کی تردید ہوتی ہے کیونکہ مرنے والا اگر مومن اور نیک

ہے تو بھی اس کی توجہ اب دنیا کے امور کی طرف نہیں بلکہ آخرت میں اپنے عمدہ ٹھکانے کی طرف ہوگی، دنیا میں اس کا امتحان ختم ہو چکا اور اسے کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ اسے دوبارہ دارالامتحان کی گھنٹیا زندگی کی طرف نہیں پھینکا جاتا۔

[7219] سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو پختہ قول (کلمہ طیبہ کی حقیقی شہادت) کے ذریعے سے (حق پر) ثابت قدم رکھتا ہے۔“ فرمایا: ”یہ آیت عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی: اس (مرنے والے) سے کہا جاتا ہے: تمہارا رب کون ہے؟ وہ (مومن) کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، یہی قول عزوجل ﴿يُكَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (سے مراد) ہے۔“

[7220] خیمہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے بارے میں) روایت کی: ”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں پختہ قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“ کہا: یہ آیت عذابِ قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

[7221] مجھے عبید اللہ بن عمر قواریری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں بدیل نے عبد اللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ”جب مومن کی روح نکل جاتی ہے تو دو فرشتے اس (روح) کو لیتے ہیں اور اسے اوپر کی طرف لے جاتے ہیں۔“

حماد نے کہا: انھوں نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کی بات کی۔

[۷۲۱۹] ۷۳- (۲۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُكَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ۲۷] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُكَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾».

[۷۲۲۰] ۷۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ: ﴿يُكَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

[۷۲۲۱] ۷۵- (۲۸۷۲) حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا».

قَالَ حَمَادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبٍ رِيحِهَا، وَذَكَرَ الْيَسْنَكَ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان والے کہتے ہیں: یہ ایک پاکیزہ روح ہے، زمین والوں کی طرف سے آئی ہے، (اسے روحِ مومن!) تجھ پر اور اس جسم پر، جسے تو نے آباد کیے رکھا، اللہ کی رحمت ہو، چنانچہ اسے اس کے رب عزوجل کے پاس لے جایا جاتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (عالی شان ٹھکانے پر) لے جاؤ۔“

فرمایا: ”اور کافر، جب اس کی روح نکلتی ہے۔ حماد نے کہا: اور آپ ﷺ نے اس کی بدبو اور (اس پر کی جانے والی) لعنتوں کا ذکر کیا۔ اور آسمان والے کہتے ہیں: گندی روح ہے، زمین کی طرف سے آئی ہے، فرمایا: تو کہا جاتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (برے ٹھکانے پر) لے جاؤ۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چادر، جو آپ کے جسم مبارک پر تھی، اس طرح موڑ کر اپنی ناک پر رکھی۔

[7222] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو ہم نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں تیز نظر انسان تھا، میں نے چاند کو دیکھ لیا، میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جس کا خیال ہو کہ اس نے اسے دیکھ لیا ہے، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ چنانچہ انھوں نے اسے دیکھنا چھوڑ دیا، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: غمغریب میں اپنے بستر پر لیٹا ہوں گا تو اسے دیکھ لوں گا، پھر انھوں نے ہم سے اہل بدر کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن پہلے ہمیں بدر (میں قتل ہونے) والوں کے گرنے کی جگہیں دکھا رہے تھے: آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”ان شاء اللہ! کل

قَالَ: «وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ نَحْنُ نَعْمُرِيْنَهُ، فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ».

قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ - قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرَ مِنْ تَنَبُّهَا، وَذَكَرَ لَعْنًا - وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَيَقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِبْطَةً، كَانَتْ عَلَيْهِ، عَلَى أَنْفِهِ، هَكَذَا.

[7222] [7222] عُمَرُ بْنُ سَلَيْطٍ الْهَذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَنَرَاءَيْنَا الْهَلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ، فَرَأَيْتُهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ: «هَذَا مَضْرَعُ

فلاں کے قتل ہونے کی جگہ یہ ہوگی۔“ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! وہ لوگ ان جگہوں کے کناروں سے ذرا بھی ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوئے تھے جن کی نشاندہی رسول اللہ ﷺ نے کی تھی۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان (کی لاشوں) کو ایک دوسرے کے اوپر کنویں میں ڈال دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ چل کر ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: ”اے فلاں بن فلاں! اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے کہے ہوئے وعدے کو سچا پایا؟ بلاشبہ میں نے اس وعدے کو بالکل سچا پایا ہے جو اللہ نے میرے ساتھ کیا تھا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کیسے بات کر رہے ہیں جن میں روئیں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم لوگ اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، مگر وہ میری بات کا کوئی جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔“

[7223] حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک بدر کے مقتولین کو پڑا رہنے دیا، پھر آپ گئے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر ان کو پکار کر فرمایا: ”اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ وعدہ سچا نہیں پایا جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا!“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو عرض کی: اللہ کے رسول! یہ لوگ کیسے سنیں گے اور کہاں سے جواب دیں گے جبکہ وہ تو لاشیں بن چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس بات کو، جو میں ان سے کہہ رہا

فُلَانٍ عَدَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَذَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَجَعِلُوا فِي بَنِي بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، فَاذْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا».

قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ قَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنََّّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا».

[۷۲۲۳] ۷۷- (۲۸۷۴) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ! يَا أُمِيَّةَ بْنَ خَلْفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا» فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَتَى يُجِيبُوا وَقَدْ جَعِلُوا؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا».

ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسَجُّوا، فَأَلْقُوا فِي قَلْبِ بَدْرِ.

ہوں، ان کی نسبت زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔“ پھر آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انھیں گھسیٹا گیا اور بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

[7224] عبد الاعلیٰ اور روح بن عبادہ نے سعید بن ابی

عروہ سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے (سن کر) بیان کیا، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا اور نبی ﷺ نے ان پر فتح حاصل فرمائی تو آپ نے قریش کے بڑے سرداروں میں سے بیس افراد کے بارے میں حکم دیا۔ اور روح (بن عبادہ) کی حدیث میں ہے کہ چوبیس افراد کے بارے میں (حکم دیا)۔ تو انھیں بدر کے پتھروں سے بنے ہوئے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، پھر انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت کی روایت کردہ حدیث کے مطابق حدیث بیان کی۔

[7224] ۷۸- (۲۸۷۵) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ

حَمَّادٍ الْمَعْنِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِبُضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ، بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَأَلْقُوا فِي طَوْبِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

فائدہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پہلے دن قریش کے ستر مقتولین میں سے چوبیس تک لوگوں کی لاشیں کنویں میں ڈالی گئیں اور بچھلی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کی لاشیں بعد میں بھی ڈالی گئیں۔

باب: 18۔ (حشر کا) حساب کتاب ثابت ہے

(المعجم ۱۸) (بَابُ إِقْبَاتِ الْحِسَابِ)

(التحفة ۱۹)

[7225] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہو گیا۔“ میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ

[7225] ۷۹- (۲۸۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حُوسِبَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عُذِبَ» فَقُلْتُ: أَلَيْسَ

نے فرمایا: ”وہ حساب نہیں، وہ تو حساب کے لیے پیش ہوتا ہے، جس سے قیامت کے دن حساب کی پوچھ گچھ ہوئی، اسے عذاب (میں ڈال) دیا جائے گا۔“

[7226] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[7227] ابویونس ثعلبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ابی ملیکہ نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا بھی حساب کتاب شروع ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ”آسان حساب ہوگا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو حساب کے لیے پیش ہوتا ہے، لیکن جس سے محاسبہ میں پوچھ گچھ شروع ہو گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

[7228] عثمان بن اسود نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے حساب میں پوچھ گچھ شروع ہو گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔“ پھر ابویونس کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

باب: 19 - موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم

[7229] یحییٰ بن زکریا نے اعش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات

قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ تَوَقَّعَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [الأنعام: ۸] فَقَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ الْحِسَابُ، إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، مَنْ تَوَقَّعَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَّبَ».

[۷۲۲۶] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۷۲۲۷] ۸۰- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بِشْرِ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقُسَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ: ﴿حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ قَالَ: «ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ تَوَقَّعَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ».

[۷۲۲۸] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَقَّعَ الْحِسَابَ هَلَكَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُوسُفَ.

(المعجم ۱۹) (بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى، عِنْدَ الْمَوْتِ) (التحفة ۲۰)

[۷۲۲۹] ۸۱- (۲۸۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے ہر شخص کو اسی حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو۔“

[7230] جریر، ابو معاویہ اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[7231] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کسی پر بھی موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ عزوجل کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہو۔“

[7232] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر شخص کو (ایمان اور امید کی) اسی کیفیت میں اٹھایا جائے گا جس پر اس کو موت آئی تھی۔“

[7233] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی اور کہا: ”نبی ﷺ سے روایت ہے“ اور یہ نہیں کہا: میں نے (آپ ﷺ سے) سنا۔

[7234] حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ، يَقُولُ: «لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ».

[۷۲۳۰] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۷۲۳۱] ۸۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سَلِيمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ غَارِمٌ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَقُولُ: «لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[۷۲۳۲] ۸۳- (۲۸۷۸) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَمُوتُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ».

[۷۲۳۳] (...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[۷۲۳۴] ۸۴- (۲۸۷۹) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى الثَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

ہوئے سنا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر اس شخص پر، جو ان میں تھا، عذاب آتا ہے، اس کے بعد وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔“

يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ يُعْثَوُا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».



فتنے اور علاماتِ قیامت

انبیائے کرام ﷺ نے انسانوں کے نام اللہ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آغاز اس بات سے کیا کہ عارضی دنیوی زندگی کے اختتام پر ہر انسان کو ایک مشکل مرحلہ درپیش ہے۔ موجودہ زندگی کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ جو ناکام ہو جائے گا وہ دردناک عذاب کا شکار ہو جائے گا۔ سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پیغام کا آغاز اس طرح کیا: ﴿يَقُولُوا إِنِّي تَكِيدُ فَتَنِي مُؤْمِنِينَ ۝﴾ ”اے میری قوم! بلاشبہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔“ (نوح: 2:71) اور سب سے آخری رسول ﷺ نے سب سے پہلے خطاب عام میں پیغام کا آغاز ان الفاظ سے کیا: ”إِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ“ ”بلاشبہ میں سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہوں۔“ (صحیح البخاری، حدیث: 4770)

انسان دنیا کے معاملات میں جس طرح مستغرق ہوتا ہے اسے اپنے مقصد زندگی پر غور کرنے اور آخرت کی کامیابی کا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ بھی نہیں کہ اسے زندگی کے حتمی انجام، یعنی موت اور اس کے مابعد کی طرف متوجہ کر کے جھنجھوڑا جائے اور ابدی ناکامی کے عواقب سے ڈرایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ سے پہلے کے انبیاء اپنے اپنے بعد آنے والے انبیاء و رسل، خصوصاً نبی آخر الزمان کی آمد کی خبر دیتے اور حصول نجات کے لیے ان کی اطاعت کی تلقین کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی اور رسول نے نہیں آنا، اب قیامت آنی ہے۔ یہ انسانیت کے لیے بیدار ہونے کا آخری موقع ہے۔ آپ ﷺ نے بطور نذیر پوری شدت سے انسانیت کو جھنجھوڑا اور جگایا۔ بعثت کے بعد قرآن مجید کی جو سورتیں ابتدائی سالوں میں نازل ہوئیں ان میں قیامت کی اس طرح منظر کشی کی گئی ہے کہ ایک سلیم الفطرت انسان لرز جاتا ہے اور اللہ کے خوف اور قیامت کی ہولناکیوں پر مضطرب ہو جاتا ہے۔ کسی اور آسمانی کتاب میں اس انداز سے اتنی تاکید اور تکرار سے قیامت کی منظر کشی نہیں ملتی۔

قیامت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ زور اس پہلو پر دیا کہ وہ انتہائی قریب ہے، وہ اس طرح آپ کی بعثت کے قریب تر ہے جس طرح انگشت شہادت اور اس کے ساتھ کی انگلی باہم قریب قریب ہیں۔

جس طرح بارش کی آمد کا سلسلہ آندھی، پھر ٹھنڈی ہواؤں، پھر بادلوں کی آمد، پھر گرج اور چمک سے شروع ہوتا ہے اور پھر اچانک بارش برسنے لگتی ہے، اسی طرح قیامت آنے کی ابتدائی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں شروع ہو گئیں، آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ وحشی اقوام، جو اپنے اپنے علاقوں تک محدود رکھی گئی ہیں، قیامت سے پہلے بڑے پیمانے پر انسانوں اور

وسائل زندگی کی تباہی کا باعث بنیں گی، ان کے راستے کی رکاوٹیں دور ہونے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ابھی عربوں کے عروج کا آغاز ہوا ہی تھا کہ آپ کو یہ بھی مشاہدہ کرایا گیا کہ جب عربوں کو شوکت و رفعت نصیب ہوگی تو ساتھ ہی اس شر کا بھی آغاز ہو جائے گا جو ان کی تباہی اور زوال کا سبب بنے گا۔ ان کے عروج کا یہ زمانہ لمبا نہیں، ان کو حاصل ہونے والی شوکت و حشمت جلد ہی دوسروں کے ہاتھوں میں چل جائے گی۔

آپ ﷺ ساتھیوں سمیت مدینہ کی اونچی عمارتوں میں سے ایک عمارت پر تشریف فرما تھے تو عالم مثال میں آپ کو دکھایا گیا کہ خود آپ کے شہر مدینہ پر نازل ہونے والے فتنوں کے مقدمات کی برسات شروع ہو گئی ہے جو عام انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فتوحات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اموال، مناصب اور پھر کچھ عرصہ بعد دور دراز علاقوں کے عرب جنھوں نے مدینہ کا رخ کیا اور پھر عجمی لوگ جو اپنی اپنی سوچ لے کر غلاموں وغیرہ کی صورت میں مدینہ پہنچے، انھوں نے ایسے افکار کو ہوا دی جن کی بنا پر اولین مسلمانوں کے درمیان نہ صرف اختلافات پیدا ہوئے بلکہ خون ریزی کا بھی آغاز ہو گیا۔ قیامت کے مقدمات کے طور پر بالکل ابتدائی فتنے جو مسلمان معاشرے حتیٰ کہ مدینہ میں در آئے، وہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف ہی کی صورت میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک ان پر سختی سے کنٹرول رہا۔ اس کے باوجود وہ نہ صرف کثرت سے مدینہ میں داخل ہونے لگے بلکہ ان کی قوت اور تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ان کے آگے بند دروازہ تھے لیکن ان فتنوں کی قوت نے یہ دروازہ توڑ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور فتنوں کا راستہ کھل گیا۔

مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور خون ریزی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف صحابہ کو خبردار کیا بلکہ اس دوران میں نجات کے راستے کی نشاندہی بھی کی جس پر چل کر مسلمان تباہی سے بچ سکتے تھے۔

آپ ﷺ نے جہاں جزیرہ عرب کے ارد گرد کی طاقتور ترین اور امیر ترین سلطنتوں کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی کی پیشین گوئی فرمائی، جس پر سننے والوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں، وہاں آپ نے اس بات سے بھی خبردار فرمایا کہ دنیا بھر کے خزانے دسترس میں آنے کے بعد مسلمانوں کی آزمائش کا سخت ترین دور شروع ہو جائے گا۔ محاصرت اور خانہ جنگی کا خطرناک دور شروع ہو جائے گا، فتنے ایسے ہوں گے جو اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ وہی بچے گا جو ان سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ عام معاشرے سے کنارہ کشی اختیار کر لے گا، دنیاوی معاملات میں اپنی تگ و دو کو محدود کر لے گا۔ بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، آپس کے اختلافات ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر منتج ہوں گے۔ آپ نے اپنے عہد مبارک کے فوراً بعد سے لے کر قیامت تک نمودار ہونے والی قیامت کی علامات کی خبر دی۔ آپ نے صحابہ کے اجتماعات میں خطبات ارشاد فرمائے اور ایسے موثر انداز میں آنے والے واقعات کی تفصیلات بیان فرمائیں کہ صحابہ زار و قطار روتے رہے۔ یہ علامات کچھ لوگوں نے زیادہ یاد رکھیں اور کچھ نے کم، کچھ صحابہ نے زیادہ تفصیلات سمیت ان کو بیان کیا، کچھ نے اختصار سے کام لیا۔ کچھ فتنے چھوٹے تھے، کچھ بڑے، سننے والوں اور آگے ان سے سننے والوں نے اپنی اپنی یادداشت کے مطابق بیان کیا۔ ضرورت پڑنے پر متعلقہ حصہ بیان کیا، اس لیے اس ترتیب کا اہتمام برقرار نہ رہا جو بیان کرتے وقت ملحوظ تھی، لیکن بیان کی ہوئی نشانیاں اپنی اصل ترتیب کے مطابق سامنے آنے لگیں اور قیامت تک سامنے آتی رہیں گی۔ عہد رسالت سے آج تک اور آج سے قیامت

تک کا کوئی دور ایسا نہیں جو ان علامات کے ظہور سے خالی ہو۔ انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص تسلسل سے یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ اب فلاں نشانی سامنے آگئی ہے، اب قیامت کا وقت اور قریب آگیا ہے۔ کسی سوچنے سمجھنے اور اپنے انجام پر نظر رکھنے والے انسان کے پاس یہ کہنے کا کوئی موقع نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی قیامت کی نشانیاں بھولی بسری باتیں بن گئی تھیں، اس لیے ہم غفلت کا شکار ہو گئے۔ اللہ نے اس بات کا پورا اہتمام فرمایا ہوا ہے: ﴿لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ”تاکہ جو ہلاک ہو وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ واضح دلیل سے زندہ رہے اور بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“ (الأنفال: 42) رسول اللہ ﷺ نے انسانی زندگی کے یکسر تبدیل ہو جانے، زمین اور دریاؤں میں سے خزانے نکل آنے، شدید اور تباہ کن جنگیں، پہلے بڑی قوتوں کی مسلمانوں کے ہاتھوں تباہی، پھر سلطنتِ روم کے وارثوں (اہلِ مغرب) کی قوت میں اضافے، ان کی شوکت و حشمت، ان کی طرف سے اکٹھے ہو کر مسلمانوں پر یلغار اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے جان توڑ مقابلے، زمین دھنس جانے سمیت بڑی بڑی قدرتی آفات اور بڑے پیمانے پر انسانی تباہی کے واقعات سمیت آئندہ کے واقعات کی مفصل نشاندہی فرمائی۔ اسی طرح آپ ﷺ کے سر زمینِ عرب کی آبادی، شہر مدینہ کی بہت زیادہ وسعت اور ایسے طوفانوں کے بارے میں بھی خبردار فرمایا جو انسانوں کو سمندروں کی نذر کر دیں گے۔ (حدیث: 7286) صحابہ اور ان کے شاگردوں نے اپنے اپنے انداز میں ان پیشین گوئیوں کو روایت کیا۔ کسی نے دس بڑی نشانیاں گنوائیں، کسی نے مستقبل میں پیش آنے والے چند بڑے واقعات کی طرف اشارہ کر کے بیان کیا، کسی نے عہد رسالت کے فوری بعد کے عہد کی نشانوں کا ذکر کیا اور کسی نے قیامت سے ذرا پہلے کی نشانیاں تفصیل سے بیان کیں۔

اس سمت کی بھی نشاندہی کی گئی جہاں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوں گے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ان فتنوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے زندگی ناقابلِ برداشت ہو جائے گی اور موت کی تمنا کی جانے لگے گی۔ یہود کے کردار، دجال کے ساتھ ان کی یکجہائی، نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے شر کی قوتوں کی حمایت اور مخلص مومنوں کی استقامت و جرأت اور ان کی طرف سے اللہ کی راہ میں شہادت کی آرزو اور ان کے ہاتھوں یہود اور اہل ہند کی شکست کی بھی تفصیل سے خبر دی گئی۔

سب سے تفصیلی تذکرہ دجال کا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ وہ اہل زمین کی اکثریت کو گمراہ کرے گا، زمین کے خزانوں پر قبضہ کرے گا اور شر کا سب سے بڑا نمائندہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سب سے زیادہ دجال کے فتنے سے خبردار کیا۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ آپ کے بعد تیس کے قریب دجال نمودار ہوں گے اور آخر میں مسیح دجال آئے گا۔ وہ خیر کی قوتوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہوگا۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ دجالوں کے سلسلے کا آغاز رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں ہو گیا۔ ابنِ صائد یا ابنِ صیاد مدینہ کے ایک یہودی گھرانے کا بچہ تھا۔ اس میں کئی ایسی خصلتیں موجود تھیں کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بنفسِ نفیس اس کے حوالے سے تحقیق کرنی ضروری سمجھی۔ آپ نے ایک سے زیادہ بار اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی اور اشارہ فرمایا کہ یہ نہ سب سے بڑا دجال ہے، نہ اس کی یہ حیثیت ہے کہ بہت بڑا فتنہ برپا کر سکے، آپ نے اس بات کی تردید نہیں فرمائی کہ یہ دجالوں کے سلسلے سے تعلق رکھتا ہے، لیکن اسے قتل کرنے کی بھی اجازت نہیں دی، مسلمانوں کے لیے اس کا معاملہ الجھار ہا، اس نے اپنے کردار سے اپنا مشاہدہ کرنے والوں کو ہمیشہ اس کے بارے میں غور کرنے پر اکسایا کہ وہ سوچیں اصل دجال کیسا ہوگا اور یہ

کس طرح اس دجال سے کم تر ہے۔ آپ کے زمانے میں میلہ کذاب سامنے آیا۔ اسود غسی اور سجاح عورت بھی آپ کی رحلت کے فوراً بعد نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ ان کا معاملہ واضح تھا کہ دجالوں کے سلسلے کی کڑیاں ہیں، یہ مسلمانوں کے ہاتھ اپنے انجام کو پہنچے۔ قیامت تک دجالوں کے ظہور کی حکمت یہی نظر آتی ہے کہ مسلمان اپنے دین کے ساتھ اپنی وابستگی کو استوار اور شر سے نفرت کو برقرار رکھیں، قیامت سے غافل نہ ہو جائیں۔

صبح دجال کے ظہور کے وقت مسلمان مختلف کڑی آزمائشوں میں گھرے ہوں گے، پھر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ ان کے ہاتھ سے دجال ہلاک ہوگا اور ان کی آمد اور شریعت محمدی ﷺ پر عمل سے مسلمانوں کو تقویت ملے گی۔ اس کے باوجود فتنوں اور آزمائشوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ یا جوج ماجوج کا فتنہ اس قدر بڑا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت بھی ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھتی ہوگی۔ وہ ان وحشیوں کے راستے سے ہٹ جائیں گے اور ان کے خلاف اپنے سب سے بڑے اور سب سے مؤثر ہتھیار، یعنی اللہ کے سامنے زاری اور اس کے حضور دعاؤں سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں اس آفت عظمیٰ سے نجات عطا فرمائے گا۔ مسلمانوں کو اس کے بارے میں مکمل شرح صدر حاصل ہوگی کہ فتنوں، آزمائشوں، آفتوں اور شر سے نجات کے لیے ان کی طرف سے جتنی بھی کوشش کی جائے حق کی فتح اصل میں صرف اور صرف اللہ کی تائید اور نصرت سے ہوتی ہے۔ جس فتنے کے مقابل آنے سے بھی وہ لاچار تھے اس سے بھی اللہ نے ان کو نجات عطا فرمائی ہے۔ یہ حلاوت ایمان سے صحیح طور پر لذت یاب ہونے کا موقع ہوگا، پھر حق کو عروج حاصل ہوگا۔ دنیا میں خیر اور نیکی کا راج ہوگا، اللہ کی حیران کن نعمتوں کی بہتات ہو جائے گی۔ یہ زمین پر حق و باطل کے معرکے میں حق کی مکمل فتح کا مرحلہ ہوگا اور اس کے ساتھ اسی زمین پر بنی آدم کے قیام اور امتحان کا سلسلہ انجام تک پہنچ جائے گا۔ اب یہاں سے اولادِ آدم کی زندگی کی بساط لپیٹے جانے کا آغاز ہو جائے گا۔ اہل ایمان کی رگوں کو ایک دل بھانے والی خوشبودار ہوا یہاں سے عالم بالا میں منتقل کر دے گی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کے دل ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ انہیں کفر، سرکشی اور باطل پرستی کی انتہا تک پہنچنے کی چھوٹ دی جائے گی اور جب وہ گندگی کی انتہا کو پہنچ جائیں گے تو صورِ اسرافیل کی چنگھاڑ ان کا خاتمہ کر دے گی۔

۵۲ - كِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطُ السَّاعَةِ

فتنے اور علاماتِ قیامت

باب: 1- فتنوں کا قریب آنا، اور یاجوج
ماجوج کی دیوار کا کھل جانا

(المعجم ۱) (بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رَذَمِ
يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ) (التحفة ۱)

[7235] عمرو ناقد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شرکی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو قریب آپ پہنچا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اس قدر جگہ کھل گئی ہے۔“ اور سفیان نے اپنے ہاتھ سے دس کا اشارہ بتایا۔

[۷۲۳۵] ۱- (۲۸۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنِلُّ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرْقٍ قَدْ اقْتَرَبَ، فَتُفْتَحُ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةً.

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: ”ہاں جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔“

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ».

فوائد ومسائل: ① اپنے انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کے سرے پر رکھ کر ہاتھ سامنے کیا۔ اسے دس کی علامت سمجھا جاتا ہے، لیکن آپ ﷺ کا مقصد یہ بتانا تھا کہ انگلی اور انگوٹھے کے ملانے سے جو چھوٹا سا سوراخ بنتا ہے ویسا ایک سوراخ دیوار میں ہوا ہے۔ ② اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا، جس میں آپ کو دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی دیوار (ردم) اور اس میں ایک چھوٹا سا سوراخ دکھایا گیا۔ آپ نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یاجوج ماجوج کے آگے جو رکاوٹ تھی

اس کے دور ہونے (اور باقی دنیا تک ان کی رسائی) کا آغاز ہو گیا ہے۔ دیوار اس رکاوٹ کی علامت کے طور پر دکھائی گئی۔ بعض اسرائیلی روایات میں دیوار کو چاٹنے اور پھر رات کے وقت اس کے برابر ہو جانے وغیرہ کا ذکر بھی ہے۔ یہ روایات مرفوعاً رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اگر ان کو درست بھی مان لیا جائے تو ان کی حیثیت خواب میں دیکھی گئی نشانیوں کی ہے جن کی وہی تعبیر بنتی ہے جو پہلے مذکور ہوئی۔

[7236] ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشعثی، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے سفیان سے بیان کردہ روایت کی سند میں مزید کہا: زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے حبیبہ سے، انھوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

[7237] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زہیر نے بتایا کہ انھیں زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں سرخ چہرے کے ساتھ (خواب گاہ سے) نکلے، آپ فرما رہے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شرکی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو اب قریب آپ پہنچا ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اس قدر کھل گئی ہے۔“ اور آپ نے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بتایا۔

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں، کیا پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔“

[7238] عقیل بن خالد اور صالح دونوں نے ابن شہاب (زہری) سے یونس کی زہری سے حدیث کے مطابق اور اسی

[۷۲۳۶] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ . وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا: عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ.

[۷۲۳۷] ۲- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا؛ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَرَعَا، مُحَمَّرًا وَجْهَهُ، يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَبَلِّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ افْتَرَبَ، فَفُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامَ، وَالْيَمِينِ تَلِيهَا.

قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

[۷۲۳۸] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي:

حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو
النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ:
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي
إِسْنَادِهِ.

[7239] احمد بن اسحق نے کہا: ہمیں وہیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن طاووس نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔“ وہیب نے اپنی انگلی سے نوے کا نشان بنایا۔

[7239] ۳- (۲۸۸۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ» وَعَقَّدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

فائدہ: اپنی انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ کے قریب رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ ملایا، باقی تین انگلیوں کی نوپوریں سامنے آئیں تو یہ نوے کی علامت بنتی ہے۔ اگر انگوٹھا شہادت کی انگلی کے سرے پر ہو تو یہ دس کی علامت ہوتی ہے جس طرح حدیث: 7285 میں ہے۔ اس اشارے سے مقصود سوراخ کی مقدار بتانا نہیں تھا بلکہ یہ بتانا تھا کہ ابھی وہ ایک چھوٹا سا سوراخ ہے، غالباً آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے دس کا اشارہ بنایا اور جب لوگوں کے پاس گئے ہوں تو انگلیوں سے جو اشارہ بنایا وہ نوے کا معلوم ہوتا تھا۔

باب: 2- بیت اللہ کا رخ کرنے والے لشکر کا زمین میں دھنسن جانا

(المعجم ۲) (بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَوْمُ الْبَيْتِ) (التحفة ۲)

[7240] جریر نے عبد العزیز بن رفیع سے اور انھوں نے عبد اللہ بن قبطیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حارث بن ابی ربیعہ، عبد اللہ بن صفوان اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے اُن سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ تھا۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”ایک پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ

[7240] ۴- (۲۸۸۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ، وَأَنَا مَعَهُمَا، عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ، وَكَانَ

لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لوگ زمین کے بخر ہموار حصے میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو مجبوراً ان کے ساتھ (شامل) ہوگا اس کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔“

اور ابو جعفر نے کہا: یہ مدینہ (کے قریب) کا چٹیل حصہ ہوگا (جہاں ان کو دھنسا دیا جائے گا۔)

[7241] عبد العزیز بن رفیع نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان کی حدیث میں ہے: (ابن قطیبہ نے) کہا: تو میں ابو جعفر سے ملا، میں نے کہا: انھوں (ام المؤمنین رضی اللہ عنہن) نے تو زمین کا ایک چٹیل میدان کہا تھا۔ تو ابو جعفر نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ مدینہ کا چٹیل حصہ ہے۔

[7242] امیہ بن صفوان سے روایت ہے، انھوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایک لشکر (اللہ کے) اس گھر کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اس کا رخ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کے درمیان والے حصے کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان کے آگے والے سب سے پیچھے والوں کو آواز دیں گے (کیا وہ صحیح سالم ہیں)، پھر ان کو (بھی زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان میں سے ایک علیحدہ رہ جانے والے شخص کے سوا، جو ان کے بارے میں خبر دے گا، اور کوئی (زندہ) باقی نہیں بچے گا۔“

تو ایک شخص نے (ان کی بات سن کر) کہا: میں تمہارے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ

ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ يَمُنَّ كَانَ كَارِهَا؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَبِيٍّ».

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

[۷۲۴۱] ۵- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ: بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كَلَّا، وَاللَّهِ! إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

[۷۲۴۲] ۶- (۲۸۸۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيُؤْمَنَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوهُ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ

نہیں باندھا اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا۔

[7243] عبید اللہ بن عمرو نے کہا: ہمیں زید بن ابی انیسہ نے عبد الملک عامری سے خبر دی، انھوں نے یوسف بن مایک سے روایت کی، کہا: مجھے عبد اللہ بن صفوان نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک قوم اس گھر۔ یعنی کعبہ۔ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نہ اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ ہوگا، نہ عددی قوت ہوگی اور نہ سامان جنگ ہی ہوگا، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ (لشکر کے) لوگ زمین کے ایک چھیل حصے میں ہوں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔“

یوسف (بن مایک) نے کہا: ان دنوں اہل شام مکہ کی طرف بڑھے آ رہے تھے، تو عبد اللہ بن صفوان نے کہا: دیکھو، اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے۔

زید (بن ابی انیسہ) نے کہا: اور مجھے عبد الملک عامری نے عبد الرحمن بن سابط سے، انھوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے، انھوں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے، یوسف بن مایک کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے اس میں اس لشکر کی بات نہیں کی جس کا عبد اللہ بن صفوان نے ذکر کیا۔

فائدہ: عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ اہل شام کے بجائے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حمایتی تھے اور ان کے لشکر میں شامل تھے لیکن اس کے باوجود انھوں نے حدیث رسول ﷺ کی غلط تاویل نہ کی۔ انھوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا کہ جس لشکر کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے وہ یہ نہیں ہے بلکہ اس کے بعد قیامت کے قریب کا کوئی لشکر مراد ہے۔ عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اہل شام سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (ابن عساکر: 221/9)

[7244] عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فیند کے دوران

[۷۲۴۳] ۷- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَامِرِيِّ، عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَيَعُودُ بِهَذَا النَّبْتِ - يَغْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ».

قَالَ يُوسُفُ: وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ: أُمٌّ وَاللَّهِ! مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ.

قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْغَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ.

[۷۲۴۴] ۸- (۲۸۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

(اضطراب کے عالم) میں اپنے ہاتھ کو حرکت دی تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے نیند میں کچھ ایسا کیا جو پہلے آپ نہیں کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عجیب بات ہے کہ (آخری زمانے میں) میری امت میں سے کچھ لوگ بیت اللہ کی پناہ لینے والے قریش کے ایک آدمی کے خلاف (کارروائی کرنے کے لیے) بیت اللہ کا رخ کریں گے یہاں تک کہ جب وہ چٹیل حصے میں ہوں گے تو انھیں (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! راستہ تو ہر طرح کے لوگوں کے لیے ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں، ان میں سے کوئی اپنی مہم سے آگاہ ہوگا، کوئی مجبور اور کوئی مسافر ہوگا، وہ سب اکٹھے ہلاک ہوں گے اور (قیامت کے روز) واپسی کے مختلف راستوں پر نکلیں گے، اللہ انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔“

ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: غِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: «الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ. قَالَ: «نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ، وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَيَصْذَرُونَ مَصَادِرَ شَيْءٍ، يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ».

باب: 3۔ بارش منگنے کے نشانات کی طرح فتنوں کا نزول

(المعجم ۳) (بَابُ نَزُولِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ) (التحفة ۳)

[7245] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعے (اونچی محفوظ عمارت) پر چڑھے، پھر فرمایا: ”کیا تم (بھی) دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات بارش منگنے کے نشانات کی طرح (بکثرت اور واضح) دیکھ رہا ہوں۔“

[۷۲۴۵] ۹- (۲۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلَى أُطَمٍ مِّنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ، كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

فائدہ: جس طرح بارش کے تار میں اس کے قطرات بے شمار ہوتے ہیں اسی طرح تسلسل اور کثرت سے گھروں میں فتنوں کی بھرمار ہوگی۔

[7246] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے

مانند روایت کی۔

[۷۲۴۶] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7247] ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث

بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا بھی وہ اسے اوندھا کر دیں گے اور جس کو ان (کے دوران) میں کوئی پناہ گاہ مل جائے وہ اس کی پناہ حاصل کر لے۔“

[۷۲۴۷] ۱۰- (۲۸۸۶) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ

وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ
عَبْدُ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ
فِتْنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ
السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَتَّرَفَهُ، وَمَنْ وَجَدَ
فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُدْ بِهِ».

[7248] ابوبکر بن عبد الرحمن نے عبد الرحمن بن مطيع بن

اسود سے، انھوں نے نوفل بن معاویہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ابوبکر نے مزید کہا ہے: ”نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس کی وہ (نماز) فوت ہوگئی تو گویا اس کا اہل اور مال (سب کچھ) تباہ ہو گیا۔“

[۷۲۴۸] ۱۱- (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ

وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ
عَبْدُ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ نُوْفَلِ
ابْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا، إِلَّا أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ: «مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ، مَنْ فَاتَتْهُ
فَكَانَ مَا وَرَءَ أَهْلِهِ وَمَالِهِ».

[7249] ابراہیم بن سعد کے والد نے ابوسلمہ سے، انھوں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایا فتنہ (برپا ہوگا) جس میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں جاگنے والا (اٹھ کر) کھڑے ہو

[۷۲۴۹] ۱۲- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ

مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ؛

جانے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہو جانے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جس کو پہنچنے کی جگہ یا کوئی پناہ گاہ مل جائے تو وہ (اس کی) پناہ حاصل کرے۔“

[7250] حماد بن زید نے کہا: ہمیں عثمان شحام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور فرقہ بختی، مسلم بن ابی بکرہ کے ہاں گئے، وہ اپنی زمین میں تھے، ہم ان کے ہاں اندر داخل ہوئے اور کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر (اور) فتنے برپا ہوں گے، ان (کے دوران) میں بیٹھا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا ان کی طرف دوڑ کر جانے والے سے بہتر ہوگا۔ یاد رکھو! جب وہ نازل ہوں گے یا واقع ہوں گے تو جس کے (پاس) اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ زمین پر چلا جائے۔“ (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے کیا خیال ہے جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی تلوار لے، اس کی دھار کو پتھر سے کوئے (کند کر دے) اور پھر اگر بیچ سکے تو بیچ نکلے، اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟“ کہا: تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اگر مجھے مجبور کر دیا جائے اور لے جا کر ایک صف میں یا ایک فریق کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے اور کوئی آدمی مجھے اپنی تلوار کا نشانہ بنا دے یا کوئی تیر آئے اور مجھے مار ڈالے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر تم نے وار نہ کیا ہوا) تو وہ اپنے اور تمہارے گناہ

التَّائِمِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَسْتَعِذْ.

[۷۲۵۰] ۱۳- (۲۸۸۷) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَامُ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرَقْدُ السَّبْحِي إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَهُوَ فِي أَرْضِهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ، أَلَا! ثُمَّ تَكُونُ فِتْنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي إِلَيْهَا، أَلَا! فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيُلْحِقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيُلْحِقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُلْحِقْ بِأَرْضِهِ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُو إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ، اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يُنْطَلِقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ، أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ، أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلْنِي؟ قَالَ: «يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، وَيَكُونُ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ».

کو سیٹ لے جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔“

[7251] وکیع اور ابن ابی عدی نے عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن عدی کی حدیث کو حماد کی حدیث کے مانند آخر تک بیان کیا اور وکیع کی حدیث اس بات پر ختم ہو گئی: ”اگر وہ بچ سکے (تو بچ جائے۔)“ اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[۷۲۵۱] (...). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادٍ إِلَى آخِرِهِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: «إِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ». وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

باب: 4۔ جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار کے ساتھ
آمنے سامنے آجائیں

(المعجم ۴) (بَابُ: إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ
بَسِيفَتَيْهِمَا) (التحفة ۴)

[7252] ابوالکامل فضیل بن حسین جددری نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب اور یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے اور انھوں نے اخف بن قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (گھر سے) اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہونے) کے ارادے سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: اخف! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عم زاد، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کرنا چاہتا ہوں۔ کہا: تو انھوں نے مجھ سے کہا: اخف! لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ میں ہوں گے۔“ کہا: تو میں نے عرض کی۔ یا کہا گیا۔: اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہوا (لیکن) مقتول کا یہ حال کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے (بھی) اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔“

[۷۲۵۲] ۱۴- (۲۸۸۸) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَعْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَخْفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ يَا أَخْفَ! قَالَ: قُلْتُ: أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْنِي عَلَيَّ، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا أَخْفَ! ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسِيفَتَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» قَالَ: فَقُلْتُ - أَوْ قِيلَ -: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

[7253] احمد بن عبدہ ضمی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے ایوب، یونس اور معلى بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے، انھوں نے اخف بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابوبکر ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں سے باہم کھڑائیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔“

[7254] معمر نے ہمیں ایوب سے اسی سند کے ساتھ حماد سے ابوکامل کی حدیث کی طرح آخر تک بیان کیا۔

[7255] ربیع بن حراش نے حضرت ابوبکر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک نے اپنے بھائی پر اسلحہ کشی کی تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں، پھر جب ان میں سے ایک نے (موقع پاستے) دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے۔“

[7256] معمر نے ہمام بن منہ سے روایت کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ تھی): اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں باہم جنگ آزما ہوں گی، ان دونوں کے درمیان بڑی قتل و غارتگری ہوگی جبکہ دونوں ایک ہی (بات، یعنی حق کی

[۷۲۵۳] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الصَّبِيّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَخْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اتَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَتَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».

[۷۲۵۴] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ، إِلَى آخِرِهِ.

[۷۲۵۵] ۱۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ، فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاَهَا جَمِيعًا».

[۷۲۵۶] ۱۷- (۱۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُتَبِّهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ، تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، وَدَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ». [راجع: ۳۹۶]

نہرت کا دعویٰ کرتے ہوں گے۔“

فائدہ: ان دو بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں۔ ان کے درمیان صفین کے مقام پر بڑی خونریز جنگ ہوئی۔

[7257] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بہت زیادہ ہرج (جانوں کی تباہی) ہو جائے گی؟ انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہرج (تباہی) کیا ہوگی؟ فرمایا: ”قتل قتل۔“

[۷۲۵۷] ۱۸- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الْقَتْلُ، الْقَتْلُ».

باب: 5- اس امت کی ہلاکت آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھوں ہوگی

(المعجم ۵) (بَابُ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ) (التحفة ۵)

[7258] ایوب نے ابو قلابہ سے، انھوں نے ابوالساءہ سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جہاں تک یہ زمین میرے لیے پھیلی گئی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دونوں خزانے (سونے اور چاندی کے ذخائر) دیے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ سے ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو مجموعی طور پر ان سب (کی جانوں) کو روا کر لے۔ بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، بلاشبہ میں نے آپ کی امت کے لیے آپ کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ سے کسی اور دشمن کو مسلط نہ کروں گا جو ان

[۷۲۵۸] ۱۹- (۲۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةِ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةِ عَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَاطِلٍ رَّهَا - أَوْ

سب (کی جانوں) کو روا قرار دے لے، چاہے ان کے خلاف ان کے اطراف والے۔ یا کہا: ان کے اطراف والوں کے اندر سے ہوں، اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ یہ (خود) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔“

[7259] قتادہ نے ابو قلابہ سے، انھوں نے ابو اسماء رحمہ اللہ سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رحمہ اللہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا حتیٰ کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے۔“ اس کے بعد ابو قلابہ سے ایوب کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[7260] عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ) سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (مدینہ کے) بالائی علاقے سے تشریف لائے، یہاں تک کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے تو آپ اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور آپ نے اپنے رب سے بہت لمبی دعا کی، پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے تین (چیزیں) مانگیں، اس نے دو مجھے عطا فرمادیں اور ایک مجھ سے روک لی۔ میں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ وہ میری (پوری) امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، تو اس نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی اور میں نے اس

قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

[۷۲۵۹] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَوَى لِي الْأَرْضِ، حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَزْنَ وَالْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.

[۷۲۶۰] ۲۰- (۲۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ ﷺ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا

يَجْعَلُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَسْغَبِيهَا».

سے مانگا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ (بھی) مجھے عطا فرمادی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو تو اس نے یہ (بات) مجھ سے روک لی۔“

[7261] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے۔ (آگے) امن نمیر کی حدیث کے مانند۔

[۷۲۶۱] ۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، بِمَنْثِلٍ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

باب: 6- نبی ﷺ کا قیامت تک، جو ہونے والا ہے، اس کی خبر دینا

(المعجم ۶) (بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ) (التحفة ۶)

[7262] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ ابودریس خولانی کہا کرتے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں باقی سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ اور (انھیں بیان کرنے میں) میرے لیے اس کے سوا اور کوئی (مانع) نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کوئی چیز راز کے طور پر مجھے بتائی تھی جو آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی تھی۔ (ایسی باتیں میں کبھی بیان نہیں کروں گا) البتہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں، جہاں میں موجود تھا، فتنوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا جبکہ آپ فتنوں کو شمار کر رہے تھے: ”ان میں سے تین (فتنے) ایسے ہیں جو تقریباً کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑیں گے، اور ان میں سے کچھ فتنے ایسے ہیں جو موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں، ان میں کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔“

[۷۲۶۲] ۲۲- (۲۸۹۱) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ، فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ، عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتْنَ: «مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْذَنَ يَذَرُنَّ شَيْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ، مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ».

قَالَ حَذِيفَةُ: فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سوا وہ سب لوگ (جو اس مجلس میں موجود تھے) رخصت ہو گئے۔

[۷۲۶۳] ۲۳- (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

[7263] جریر نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی کوئی (اہم) بات نہ چھوڑی، مگر اسے بیان فرمادیا، جس نے اس (بیان) کو یاد رکھا، اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا۔ وہ سب کچھ میرے ان ساتھیوں کے علم میں آیا، پھر ان میں سے کوئی چیز پیش آتی ہے جو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو جب اسے دیکھتا ہوں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے انسان کسی غائب ہو جانے والے شخص کا چہرہ یاد رکھتا ہے، جب اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

[۷۲۶۴] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ يَهَذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[7264] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ان (حذیفہ رضی اللہ عنہ) کے اس قول تک: ”اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا“ روایت کی اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[۷۲۶۵] ۲۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَذِيفَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ: مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ؟

[7265] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم ہونے تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کی مجھے خبر دی اور ان میں سے کوئی چیز نہیں مگر میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا، البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز باہر نکالے گی۔

[7266] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[۷۲۶۶] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7267] علماء بن امر نے کہا: حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا، آپ (منبر سے) اترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور (آگے) خطبہ ارشاد فرمایا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، پھر آپ اترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا (سب) ہمیں بتا دیا، ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جو یادداشت میں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔

[۷۲۶۷] ۲۵- (۲۸۹۲) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ حَجَّاجُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ -: أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ: حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَغْنِي عَمْرُو ابْنِ أَخْطَبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَتَزَلَّ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمْنَا أَحْقَطْنَا.

باب 7- اس فتنے کے بارے میں جو سمندر کی موجوں کی طرح موجزن ہوگا

(المعجم ۷) (باب: فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ) (التحفة ۷)

[7268] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعش نے (ابو وائل) شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے کہا: فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد، جس طرح آپ نے خود فرمایا تھا، تم میں سے کس کو یاد ہے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: مجھے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تم بہت جرأت مند ہو، (یہ بتاؤ کہ) آپ ﷺ نے کس طرح ارشاد فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما

[۷۲۶۸] ۲۶- (۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمْرٍو، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، وَكَيْفَ قَالَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

رہے تھے: ”انسان اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان اور اپنے ہمسائے کے بارے میں جس فتنے میں مبتلا ہوتا ہے تو روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد اس سے نہیں، میری مراد تو اس (فتنے) سے ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح اُٹھ کر آتا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو اس فتنے سے کیا (خطرہ) ہے؟ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ انھوں نے کہا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ توڑا جائے گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ (دروازہ دوبارہ) کبھی بند نہیں کیا جاسکے گا۔

(شقیق نے) کہا: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اسی طرح جیسے وہ یہ بات جانتے تھے کہ صبح کے بعد رات ہے، میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی تھی، وہ کوئی اٹکل بچو بات نہ تھی۔

کہا: پھر ہم اس بات سے ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں: وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروق سے کہا: آپ ان (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھیں، انھوں نے پوچھا تو (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (وہ دروازہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (تھے)۔

[7269] وکعب، جریر، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابومعادیہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور شقیق سے اعمش اور ان سے عیسیٰ کی حدیث میں یہ (جملہ) ہے، کہا: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا۔

وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، يُكْفَرُهَا الصَّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا.

قَالَ: فَقُلْنَا لِحَذِيفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَدِ اللَّيْلَةِ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعَالِطِ.

قَالَ: فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَذِيفَةَ: مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ. [راجع: ۳۶۹]

[۷۲۶۹] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ.

[7270] ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد سے اور اعمش نے ابوداؤد (شقیق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون ہے جو ہمیں فتنے کے بارے میں حدیث بیان کرے گا؟ اور (پھر) ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[۷۲۷۰] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ؛ وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[7271] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جرعہ کے دن وہاں آیا تو (وہاں) ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: آج یہاں بہت خونریزی ہوگی، اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور ہوگی، اس نے کہا: اللہ! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: اللہ! ضرور ہوگی، اس نے کہا: اللہ! ہرگز نہیں ہوگی، یہ اللہ کے رسول ﷺ کے حدیث ہے جو آپ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ میں نے جواب میں کہا: آج تم میرے لیے آج کے بدترین ساتھی (ثابت ہوئے) ہو۔ تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں تمھاری مخالفت کر رہا ہوں اور تم نے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس کی بنا پر مجھے روکتے نہیں؟ پھر میں نے کہا: یہ غصہ کیسا؟ چنانچہ میں (ٹھیک طرح سے) ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

[۷۲۷۱] ۲۸- (۲۸۹۳) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: جِئْتُ يَوْمَ الْجَرْعَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، فَقُلْتُ: لَتَهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هُهُنَا دِمَاءٌ، فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ: كَلَّا، وَاللَّهِ! قُلْتُ: بَلَى، وَاللَّهِ! قَالَ: كَلَّا، وَاللَّهِ! قُلْتُ: بَلَى، وَاللَّهِ! قَالَ: كَلَّا، وَاللَّهِ! إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ، قُلْتُ: بِسَرِّ الْجَلِيسِ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ، تَسْمَعُنِي أَخْلِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِي؟ ثُمَّ قُلْتُ: مَا هَذَا الْغَضَبُ؟ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ، فَإِذَا الرَّجُلُ حَذِيفَةُ.

فوائد و مسائل: ① جرعہ سے مراد کوفہ سے باہر کاریگرتانی علاقہ ہے۔ یہاں پر اہل کوفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ عامل سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو مسترد کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے بعد ازاں اسی دن کو یوم جرعہ کہا جانے لگا۔ ② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس دور کے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے تفصیل سن رکھی تھی۔ انھیں معلوم تھا کہ خونریزی کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات

کے بعد ہوگا۔ اہل کوفہ نے اس دن سعید بن عاصؓ کی آمد پر ان کو عامل تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا اور اپنی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو کوفہ کا عامل مقرر کر دیا اور حضرت عثمانؓ کو کہلا بھیجا کہ وہ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام کی منظوری دیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی بات مان لی اور اس طرح خوزیری رک گئی۔

(المعجم ۸) (بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ) (التحفة ۸)

باب: 8- قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا

[7272] یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے ہمیں سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا، اس پر (لڑنے ہوئے) ہر سو میں سے نانوے لوگ مارے جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں گا (اور سارے سونے کا مالک بن جاؤں گا)۔“

[7273] روح نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور مزید کہا: تو میرے والد نے کہا: اگر تم اس پہاڑ کو دیکھ لو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔

[7274] حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک خزانے کو ظاہر کر دے گا، جو شخص وہاں موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔“

[7275] عبد الرحمن اعرج نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب دریائے

[۷۲۷۲] ۲۹- (۲۸۹۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو».

[۷۲۷۳] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَشْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَقَالَ أَبِي: إِنَّ رَأْيَتَهُ فَلَا تَقْرَبَتْهُ.

[۷۲۷۴] ۳۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

[۷۲۷۵] ۳۱- (...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ: أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ،

عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ».

جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، جو لوگ اس (پہاڑ) کے قریب ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم نے (دوسرے) لوگوں کو اس میں سے (سونا) لے جانے کی اجازت دے دی تو وہ سب کا سب لے جائیں گے۔ کہا: وہ اس پر جنگ آزما ہوں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔“

ابو کمال نے اپنی حدیث میں (اس طرح) کہا: انھوں نے کہا: میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما قلعہ حسان کے سائے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجْمِ حَسَانٍ.

[7277] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(میں دیکھ رہا ہوں کہ) عراق نے اپنے درہم اور قفیز کو روک لیا ہے اور شام نے اپنا مدی اور دینار روک لیا ہے اور مصر نے اپنا اروب اور دینار روک لیا ہے اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا۔ اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا۔“ اس پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

[۷۲۷۷] ۳۳- (۲۸۹۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا، وَمَنْعَتِ الشَّامُ مُدِّيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنْعَتِ مِصْرُ إِزْدَبَهَا وَدِينَارَهَا، وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعَدْتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ». شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ.

فوائد ومسائل: ① قفیز، مدی اور اروب غلہ ماپنے کے پیمانے ہیں۔ عراق کا قفیز تقریباً ساڑھے 25 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ شام کا مدی تقریباً 51 کلوگرام کا ہوتا ہے اور مصر کا اروب تقریباً 55 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ ② اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ عراق، شام اور مصر فتح ہوں گے اور زکاۃ و عشر وغیرہ مرکز خلافت کو ادا کریں گے۔ بعد میں یہ مستقل ہو جائیں گے اور ادائیگی چھوڑ دیں گے۔ ③ جزیرہ عرب مرکز خلافت نہ رہے گا بلکہ جزیرہ عرب دینی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے ایسی حالت میں پہنچ جائے گا جیسا آغاز اسلام کے وقت تھا، پھر وہ دور بھی آئے گا جس میں عرب کی سرزمین اپنے خزانے اگل دے گی۔

باب: 9- قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

(المعجم ۹) (بَابُ: فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ،
وَخُرُوجِ الدَّجَالِ، وَنَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ)
(التحفة ۹)

[7278] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پُر فضا علاقہ جو سابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یامدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے، ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم! انہیں، ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں نہیں گے، چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے، اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے، وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غیبتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زمین کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان حج کر اعلان کرے گا: مسیح (دجال) تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے، وہ نکل پڑیں گے، مگر یہ جھوٹ ہوگا، جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں

[۷۲۷۸] ۳۴- (۲۸۹۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْنَا مِنَّا نَقَاتِلَهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللَّهِ! لَا نُخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيَقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا. وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ. وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَفْتَسِمُونَ الْعَنَائِمَ، قَدْ عَلِقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَنَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ، فَأَتَهُمْ، فَإِذَا رَأَهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَثْلُثُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ».

سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی، اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے، پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح گچھے گا جس طرح نمک پانی میں پکھلتا ہے۔ اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پکھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔“

باب 10: قیامت قائم ہوگی تو لوگوں میں رومی
(عیسائی) سب سے زیادہ ہوں گے

(المعجم ۱۰) (بَابُ: تَقْوُمُ السَّاعَةِ وَالرُّومِ
أَكْثَرُ النَّاسِ) (التحفة ۱۰)

[7279] موسیٰ بن علی نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مستور دقش بنی ہاشم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔“ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، انھوں نے کہا: میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہا: اگر تم نے یہ کہا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہیں: وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد اس سے سنبھلتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور مسکینوں، یتیموں اور کمزوروں کے لیے سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں اور پانچویں خصلت بہت اچھی اور خوبصورت ہے: وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے ظلم کو روکنے والے ہیں۔

[۷۲۷۹] ۳۵- (۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الْمُتَوَرِّدُ الْفَرَسِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «تَقْوُمُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ». فَقَالَ لَهُ عَمْرُو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَئِنْ قُلْتُ ذَاكَ، إِنَّ فِيهِمْ لَخَصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ، وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ، وَخَيْرُهُمْ لِمُسْكِينٍ وَتَيْمٍ وَضَعِيفٍ، وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ: وَأَمْنُهُمْ مِّنْ ظَلَمِ الْمُلُوكِ.

بیان کی کہ حضرت مسطور قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔“ کہا: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے ان سے کہا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تمھاری طرف سے بیان کی جارہی ہیں کہ تم ان کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہو؟ حضرت مسطور رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہی کچھ کہا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (مسطور رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہہ رہے ہو (تو سنو!) یقیناً وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے بڑھ کر بردبار ہیں، مصیبت پیش آنے پر سب لوگوں سے زیادہ سخت جان ہیں اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں۔

يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ: أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ». قَالَ: قَبَّلَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذَكِّرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَقَالَ عَمْرُو: لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ، إِنَّهُمْ لَا خَلْمَ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَلِضَعْفَائِهِمْ.

باب: 11۔ دجال کے ظہور سے پہلے سخت خوزری کے عالم میں رومیوں (عیسائیوں) کی چڑھائی

(المعجم ۱۱) (بَابُ إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ) (التحفة ۱۱)

[7281] ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے ابن علیہ سے روایت کی۔ اور الفاظ ابن حجر کے ہیں۔ کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقادہ عدوی سے اور انھوں نے نسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آمدھی آئی تو ایک شخص آیا، اس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا: عبداللہ بن مسعود! قیامت آگئی ہے۔ وہ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) قیام لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی، نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام

[۷۲۸۱] ۳۷- (۲۸۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هَجِيرٌ إِلَّا: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ

الِإِسْلَامِ، قُلْتُ: الرُّومُ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَسْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِيَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَقِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَسْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِيَةً، فَيَقْتَتِلُونَ، حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَقِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَسْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِيَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا، فَيَقِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ: لَا يُرَى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَمْ يَرِ مِثْلُهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَابَتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّقُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مَائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيٍّ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبَأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسِمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِنَاسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي دَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِيهِمْ أَيْدِيَهُمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَنْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَشْمَاءَهُمْ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَالْوَأَانَ خُبُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ».

کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر کہا: تمھاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔ مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے آگے بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے)۔ پھر وہ سب جنگ کریں گے حتیٰ کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی، یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے، پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے، یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کے طلبکاروں کا دستہ آگے کریں گے اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کے طلبکار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا، وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔ انھوں نے یا تو یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی اور یا یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا، وہ ان سے جو بھی گزرے گا، مر کر گر جائے گا (ہو بھی اتنی زبردلی ہو جائے گی)۔ ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سوتھے، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ

بچا ہوگا۔ (اب) وہ کس نعمت پر خوش ہوں گے اور کیسا ورثہ (نکن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے جو اُس سے بھی بڑی ہوگی۔ ان تک یہ زور دار پکار پچنے لگی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور وہں جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواروں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔ یا (فرمایا:) روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔“

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں (تفسیر کے بجائے) کہا: اُسیر بن جابر سے مروی ہے۔

[7282] حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقادہ سے اور انھوں نے اُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی آئی، پھر اسی کے مطابق حدیث بیان کی، البتہ ابن علیہ کی روایت مکمل اور سیر حاصل ہے۔

[7283] شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابوقادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے جبکہ گھر بھرا ہوا تھا، کہا: اس وقت کوفہ میں سرخ آندھی چلی، پھر ابن علیہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَايَتِهِ: عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

[٧٢٨٢] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِتَحْوِهِ، وَحَدِيثُ ابْنِ عَلِيٍّ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

[٧٢٨٣] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَالْبَيْتُ مَلَأَنُ، قَالَ: فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءَ بِالْكُوفَةِ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ.

(المعجم ۱۲) (بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ
الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَالِ) (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲۔ دجال سے پہلے حاصل ہونے والی
مسلمانوں کی فتوحات

[7284] عبد الملک بن عمیر نے جابر بن سرہ جہنم سے
اور انھوں نے حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:
ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے تو نبی ﷺ
کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی جنھوں نے اُون
کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ ٹیلے کے پاس آکر آپ ﷺ
سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے
ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میرے دل نے مجھ سے کہا: تو
بھی ان کے پاس چل اور ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان
کھڑا ہو جا، کہیں وہ آپ ﷺ پر دھوکے سے حملہ نہ کر دیں،
پھر میں نے (دل میں) کہا: شاید آپ ان سے کوئی راز کی
بات کر رہے ہوں۔ (بہر حال) میں ان کے پاس گیا اور ان
کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو گیا، میں نے آپ سے
(سن کر) چار باتیں یاد کر لیں جو میں اپنے ہاتھ (کی انگلیوں)
پر شمار کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جزیرہ عرب
میں (کفر کے خلاف) جنگ کرو گے تو اللہ اسے تمھارے لیے
فتح کرا دے گا، پھر فارس سے جنگ کرو گے تو اللہ اسے فتح
کرا دے گا، پھر تم اہل روم سے جنگ کرو گے تو اللہ اسے فتح
کرا دے گا، پھر تم دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تمھیں اس
پر (بھی) فتح عطا کرے گا۔“

(جابر بن سرہ جہنم نے) کہا: نافع رضی اللہ عنہ نے (مجھے مخاطب
کرتے ہوئے) کہا: جابر! ہم نہیں سمجھتے کہ اہل روم پر فتح
(حاصل) ہونے سے پہلے دجال ظاہر ہوگا۔

[۷۲۸۴] ۳۸- (۲۹۰۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ: فَأَتَى
النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهِمْ ثِيَابُ
الصُّوفِ، فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكْمَةٍ، فَإِنَّهُمْ لَقِيَانَا
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ، قَالَ: قَالَتْ لِي
نَفْسِي: انْتَبِهْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، لَا يَغْتَالُونَهُ،
قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجَى مَعَهُمْ، فَأَتَيْتُهُمْ
فَقَسَمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ
كَلِمَاتٍ، أَعِذُّنَّ فِي يَدَيَّ، قَالَ: «تَغْزُونَ
جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ فَارِسَ،
فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ،
ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ».

قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَالَ
يَخْرُجُ حَتَّى يَفْتَحَ الرُّومَ.

باب: ۱۳۔ قیامت سے پہلے (ظاہر) ہونے والی
نشانیوں

(المعجم ۱۳) (بَابُ فِي آيَاتِ الْيَوْمِ تَكُونُ
قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ۱۳)

[7285] سفیان بن عیینہ نے فرات قزاز سے، انھوں

نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو نبی ﷺ نے اوپر سے ہمیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ”تم کیا باتیں کر رہے ہو؟“ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو گے۔“ آپ نے دھوئیں (کے نمودار ہونے)، دجال، دابۃ الارض (زمین سے نمودار ہونے والے عجیب الخلق جانور)، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ کے نزول، یاجوج ماجوج، تین جگہ زمین کا دھنسا: ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں اور آخر میں وہ آگ ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے (میدان) محشر کی طرف دھکیلی گی۔

[۷۲۸۵] ۳۹- (۲۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيَّ - وَاللَّفْظُ لِرُحْمَهِرٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغَفَارِيِّ قَالَ: أَطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ، فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ؟» قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ». فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالذَّجَالَ، وَالذَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَبَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٍ بِالشَّرْقِ، وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

فائدہ: لوگ بے سرو سامانی اور پریشانی کے عالم میں بھاگ کر شام میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

[7286] عبید اللہ بن معاذ غنیری نے ہمیں حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے فرات قزاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو طفیل سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ بالاخانے میں تھے اور ہم آپ سے نیچے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ”تم کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟“ ہم نے عرض کی: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں گی، قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسا، مغرب میں زمین کا دھنسا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، یاجوج

[۷۲۸۶] ۴۰- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ، فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ؟» قُلْنَا: السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالشَّرْقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالذُّخَانُ، وَالذَّجَالُ، وَذَابَّةُ الْأَرْضِ، وَبَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ

ما جوج، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدنان کے آخری کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو بانٹے گی۔“

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز بن رفیع نے مجھے بھی ابو طفیل سے اور انھوں نے ابوسریحہ رضی اللہ عنہما سے اسی کے مانند روایت کی، نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا (موقوف حدیث بیان کی) اور (مجھے حدیث سنانے والے فرات اور عبدالعزیز) دونوں میں سے ایک نے دسویں (نشان) کے بارے میں کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دوسرے نے کہا: ایک ہوا (آمدھی) ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔

[7287] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بالا خانے میں تھے اور ہم اس کے نیچے باتیں کر رہے تھے، اور (آگے) اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

شعبہ نے کہا: اور میرا خیال ہے (کہ فرات نے) کہا: وہ جب قیام کے لیے رکیں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ رک جائے گی اور جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ سکون پذیر ہو جائے گی۔

شعبہ نے کہا: مجھے کسی شخص نے ابو طفیل رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث بیان کی اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ کہا: ان دونوں (کسی شخص اور فرات قزاق) میں سے ایک نے کہا: ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول“ اور دوسرے نے کہا: ”ہوا جو انھیں سمندر میں لا ڈالے گی۔“

[7288] محمد بن عثمان نے بھی ہمیں یہی (حدیث) بیان کی، کہا: ابوالیمان حکم بن عبد اللہ عجل نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: شعبہ نے ہمیں فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے

تَخْرُجُ مِنْ فُجْرٍ عَذْبٍ تَوَحَّلُ النَّاسُ“.

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، مِثْلَ ذَلِكَ، لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا، فِي الْعَاشِرَةِ: نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَرِيحٌ تَلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

[۷۲۸۷] ۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَحْتَمِلُهَا نَتَحَدَّثُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِهِ.

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبِيئُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا، وَتَقْبِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا.

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَقَالَ الْآخَرُ: رِيحٌ تَلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ.

[۷۲۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ

کہا: میں نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا، (اس کے بعد) معاذ اور ابن جعفر کی حدیث ہے۔

ابن شثنیٰ نے کہا: ہمیں ابونعمان حکم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی، کہا: دسویں (علامت) حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ کا نزول ہے۔

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ، فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَنْخُو حَدِيثَ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ.

وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، يَنْخُوهُ، قَالَ: الْعَاشِرَةُ: نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

باب: 14- قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی

(المعجم ۱) (بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ) (التحفة ۱)

[7289] یونس اور عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابن مسیب نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو (شام کے شہر) بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔“

[۷۲۸۹] ۴۲- (۲۹۰۲) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى».

فائدہ: یہ پیشین گوئی 3 جمادی الثانیہ 654ھ کو پوری ہو چکی ہے۔

باب: 15- قیامت سے پہلے مدینہ کی سکونت اور اس کی آباد کاری

(المعجم ۱) (بَابُ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ۱)

[7290] اسود بن عامر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مدینہ منورہ کے) گھراہاب یا یہاب (کے مقام تک) پہنچ جائیں گے۔“

زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے پوچھا: یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟ انھوں نے کہا: اتنے اتنے میل ہے۔

فائدہ: یہ جگہ مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں واقع ہے لیکن اس کا کیا نام اور کتنے فاصلے پر ہے؟ اس کا صحیح طرح تعین نہیں ہو سکا۔

[7291] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قط یہ نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ ہو، بلکہ قط یہ ہے کہ بارش ہو، پھر بارش ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔“

[۷۲۹۰] ۴۳- (۲۹۰۳) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ».

قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

[۷۲۹۱] ۴۴- (۲۹۰۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمَطَّرُوا، وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمَطَّرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا».

باب: 16- مشرق، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوتے ہیں، فتنوں کا ظہور

(المعجم ۱۶) (بَابُ: الْفِتْنَةُ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ) (التحفة ۱۶)

[7292] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کا رخ کیے ہوئے فرما رہے تھے: ”سنو! فتنہ یہاں ہوگا، سنو! فتنہ یہاں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔“

[۷۲۹۲] ۴۵- (۲۹۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

فائدہ: شیطان سورج طلوع ہوتے وقت اپنے سینگ مشرق کی طرف سے اس طرح بلند کرتا ہے کہ سورج ان کے درمیان سے طلوع ہوتا ہوا نظر آئے۔ سورج پرست اس وقت سورج کی طرف منہ کر کے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ شیطان کا مقصد اس

طرح درحقیقت اپنی پرستش کروانا ہوتا ہے۔

[7293] عبید اللہ بن عمر قواری، محمد بن یحییٰ اور عبید اللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، ان سب نے یحییٰ (بن سعید) قطان سے روایت کی، قواری نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ”فتنہ اس سمت میں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔“ یہ بات آپ نے دو یا تین بار ارشاد فرمائی۔

[۷۲۹۳] ۴۶- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ، فَقَالَ يَدُهُ، نَحْوَ الْمَشْرِقِ: «الْفِتْنَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ» قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رَوَايَتِهِ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ.

فائدہ: امہات المؤمنین کی رہائش گاہیں مسجد نبوی سے مشرق کی طرف واقع تھیں، ان کے دروازے مشرق کی طرف کھلتے تھے۔ ان میں حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ نے مشرق، یعنی امہات المؤمنین کے گھروں کی مخالف سمت کی طرف اشارہ فرمایا اور بتایا کہ اس طرف سے فتنہ نمودار ہوگا۔ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد اسی سمت رہنے والے قبائل میں ارتداد پھیلا، جھوٹے نبی نمودار ہوئے اور خونریز جنگیں ہوئیں جن میں بڑی تعداد میں حفاظ اور قراء صحابہ شہید ہوئے۔ بعد کے ادوار میں بھی عراق سمیت مشرق میں واقع علاقوں سے فتنے نمودار ہوتے رہے۔ آئندہ بھی انہی علاقوں سے خوفناک فتنوں کے نمودار ہونے کے آثار ہیں۔ اگلی احادیث میں اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

[7294] ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبکہ آپ نے مشرق کی طرف رخ کیا ہوا تھا: ”یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔“

[۷۲۹۴] ۴۷- (...) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ: «هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

[7295] عکرمہ بن عمار نے سالم سے اور انھوں نے

[۷۲۹۵] ۴۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”کفر کا سرا دھر سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے۔“ آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». يَعْني الْمَشْرِقَ.

[7296] حظلہ نے کہا: میں نے سالم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا: ”یاد رکھو! فتنہ اس طرف ہے، یاد رکھو! فتنہ اسی طرف ہے۔“ تین بار (فرمایا) ”جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوتا ہے۔“ آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

[۷۲۹۶] ۴۹- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يُبَشِّرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: «هَآ! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، هَآ! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا» ثَلَاثًا «حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ» يَعْني الْمَشْرِقَ.

[7297] عبد اللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبد الأعلى اور احمد بن عمر کعبی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ابان کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے سنا، کہہ رہے تھے: ”عراق والو! تم چھوٹی چھوٹی چیز (مثلاً: احرام کے دوران میں مچھر مار دینے) کے بارے میں کتنے زیادہ سوال کرنے والے ہو اور (حضرت حسین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کو شہید کرنے جیسے) بڑے جرائم کے ارتکاب میں کتنے آگے بڑھے ہوئے ہو! میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنہ یہاں سے آئے گا۔“ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا (اور فرمایا): ”جہاں سے شیطان کے دو سینک طلوع ہوتے ہیں۔“ اور تم لوگ (بلا دروغ) ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہو، جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون میں سے جسے قتل کیا تھا، غلطی سے کیا

[۷۲۹۷] ۵۰- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَخْمَدُ ابْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ، وَأَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيرَةِ! سَمِعْتُ أَبِي، عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَهُنَا» وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: «مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ» وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ، مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَا، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَهَبْنَاكَ فَنُونًا﴾ [طہ: ۴۰].

تھا اس پر (بھی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اے موسیٰ!) تم نے ایک انسان کو قتل کیا تو (اس وقت) ہم نے تمہیں غم سے نجات دی اور تمہیں آزمائش (فتنے) میں ڈالا۔“

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے قتلِ خطا کو بھی آزمائش (فتنہ) قرار دیا اور تم ہر وقت عدا قتل و غارت گری میں لگے ہو۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ سَالِمٍ، لَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ سَالِمًا،
اور احمد بن عمر نے اپنی روایت میں کہا: سالم سے روایت ہے۔ یہ نہیں کہا: میں نے سالم سے سنا۔

باب: 17۔ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ
(قبیلہ) دوس ”ذوالخلصہ“ کی عبادت کرے گا

(المعجم ۱۷) (بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسَ ذَا الْخَلَصَةِ) (التحفة ۱۷)

[7298] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین (چوڑے)، ذوالخلصہ کے ارد گرد (دوران طواف) منگیں گے۔“

[۷۲۹۸] ۵۱- (۲۹۰۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاثُ نِسَاءِ دَوْسٍ، حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ».

وہ (ذوالخلصہ) تہالہ میں ایک بت تھا، جاہلی دور میں قبیلہ دوس اس کی پوجا کیا کرتا تھا۔

وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، بَنِيَّالَةَ.

فائدہ: ذوالخلصہ یمن کے مقام تہالہ میں نصب کیے ہوئے ایک بت کا نام تھا، اس خبر سے مقصود یہ ہے کہ اہل ایمان کے خاتمے کے بعد، جس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے، بتوں کی کھلی پرستش اس وقت ہوگی جب قیامت کی آمد کے ابتدائی مراحل طے ہو رہے ہوں گے۔

[7299] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسود بن علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دن اور رات (کا سلسلہ) اس وقت تک

[۷۲۹۹] ۵۲- (۲۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّمْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزیزی کی عبادت (دوبارہ) نہ ہونے لگے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: ”وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔“ تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام مکمل ہو گیا (اور عرب میں دوبارہ کبھی بت پرستی نہیں ہوگی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کر دے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود نہیں ہوگی، وہ اپنے (مشرک) آباء و اجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔“

[7300] ابوبکر حنفی نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَطُرُ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة: ۳۳] و [الصف: ۱۹]. أَنَّ ذَلِكَ تَامَ، قَالَ: «إِنَّهُ سَبَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رَيْحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفِّي كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَيَنْفِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ دِينِ آبَائِهِمْ».

[۷۳۰۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ - وَهُوَ الْحَقْفِيُّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

باب: 18 - قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی، آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آزمائش کی (شدت کی) بنا پر تمنا کرے گا کہ اس مرنے والے کی جگہ وہ ہو

(المعجم ۱۸) (باب: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ) (الصحفة ۱۸)

[7301] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔“

[۷۳۰۱] ۵۳- (۱۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ» . [راجع: ۳۹۶]

[7302] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک رخصت نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص (کسی کی) قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے پاس دین نہیں ہوگا، بس آزمائش ہوگی۔“

[۷۳۰۲] ۵۴- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَسْمُرُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ».

فائدہ: وہ دین کے بچاؤ کے لیے یہ تمنا نہیں کر رہا ہوگا بلکہ آزمائش کی شدت کی بنا پر یہ تمنا کر رہا ہوگا۔

[7303] ابن ابی عمر کی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان نے یزید سے - اور وہ ابن کیسان ہے - حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس بات پر قتل کیا گیا۔“

[۷۳۰۳] ۵۵- (۲۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ -، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذِرِي الْقَاتِلُ فِي أَجَى شَيْءٍ قَتَلَ، وَلَا يَذِرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَجَى شَيْءٍ قُتِلَ».

[7304] عبد اللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبد الاعلیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابو اسماعیل سلمیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔“ عرض کی گئی: یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اندھا دھند خونریزی ہوگی، قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ

[۷۳۰۴] ۵۶- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ، لَا يَذِرِي الْقَاتِلُ فِيهِمْ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قُتِلَ فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «الْمُهْرُجُ. الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».

میں جائیں گے۔“

ابن ابان کی روایت میں (اس طرح) ہے: کہا: وہ یزید بن کیسان ہے (جس کے بارے میں کہا گیا ہے) ابواسامعیل سے روایت ہے۔ (اس کا پورا نام ابواسامعیل یزید بن کیسان ہے) انھوں نے (اس کی نسبت) ”اسلمی“ کا ذکر نہیں کیا۔

[7305] زیاد بن سعد نے زہری سے اور انھوں نے سعید (بن مسیب) سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے: ”کعبہ کو حبشہ سے (تعلق رکھنے والا) دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص گرائے گا۔“

[7306] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو گرائے گا۔“

[7307] قتیبہ بن سعید نے ہمیں عبدالعزیز دراوردی سے روایت کی، انھوں نے ثور بن زید سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حبشہ کا دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص اللہ عزوجل کے گھر کو گرائے گا۔“

[7308] قتیبہ بن سعید نے اسی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص لوگوں کو اپنی لاشی سے ہانکے گا۔“

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ: هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ.

[۷۳۰۵] ۵۷- (۲۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ؛ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو الشَّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

[۷۳۰۶] ۵۸- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو الشَّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

[۷۳۰۷] ۵۹- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الدَّرَّازِ دِي، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ذُو الشَّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخْرَبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[۷۳۰۸] ۶۰- (۲۹۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ

النَّاسِ بَعْضَاهُ».

ﷺ فائدہ: ڈنڈے کے زور پر لوگوں کو محکوم بنالے گا۔

[7309] عبد الکبیر بن عبد الحمید ابو بکر حنفی نے ہمیں حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں عبد الحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عمر بن حکم کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دن اور رات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا جسے جہاں کہا جائے گا۔“

[۷۳۰۹] ۶۱- (۲۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعُبَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ».

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (عبد الکبیر کے حوالے سے) کہا: یہ چار بھائی ہیں: شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر، یہ عبد الحمید کے بیٹے ہیں۔

قَالَ مُسْلِمٌ: هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ: شَرِيكٌ، وَعَبِيدُ اللَّهِ، وَعُمَيْرٌ، وَعَبْدُ الْكَبِيرِ، بَنُو عَبْدِ الْمُجِيدِ.

ﷺ فائدہ: یہ جملہ امام مسلم کے شاگرد اور صحیح مسلم کے راوی ابواسحاق کا ہے جو انھوں نے امام مسلم سے سن کر لکھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث بیان کرتے ہوئے محدثین راویان حدیث کا مکمل تعارف کرواتے تھے جسے بعض اوقات ان کے شاگرد مزید افادے کے لیے کتاب کے نسخے کے ساتھ ہی درج کر لیتے تھے۔

[7310] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن

میتب) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں (اون) کے ہوں گے۔“

[۷۳۱۰] ۶۲- (۲۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَفَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ».

[7311] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں

نے کہا: مجھے سعید بن میتب نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم ایک ایسی امت سے جنگ کرو گے جو بالوں

[۷۳۱۱] ۶۳- (...) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ

کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ان کے چہرے کوئی ہوئی
ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔“

[7312] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی،
انھوں نے اس (کی سند) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم اس قوم سے
جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت
قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں اور چھوٹی ناک
والی قوم سے جنگ کرو گے۔“

[7313] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم
نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے جنگ کریں
گے۔ یہ ایسی قوم ہے جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی
طرح ہوں گے، یہ لوگ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے، بالوں
(کے جوتوں) میں چلتے ہوں گے۔“

[7314] قیس بن ابی حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے
پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے
ہوں گے، ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں
گے، وہ سرخ چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔“

[7315] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں جریری سے
حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو نصرہ سے روایت کی، کہا:
ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انھوں نے
کہا: وہ وقت قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز

السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ،
وُجُوهُهُمْ مَثَلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ“.

[۷۳۱۲] ۶۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ
قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا
تُعَالِيهِمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا
قَوْمًا صِغَارُ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأَنْفِ“.

[۷۳۱۳] ۶۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ
سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ
الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ، قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ
الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ، وَيَمَشُونَ فِي
الشَّعْرِ“.

[۷۳۱۴] ۶۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُقَاتِلُونَ بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا تُعَالِيهِمُ الشَّعْرُ، كَأَنَّ
وُجُوهُهُمْ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةُ، حُمْرُ الْوُجُوهِ،
صِغَارُ الْأَعْيُنِ“.

[۷۳۱۵] ۶۷- (۲۹۱۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيُزْهَرِ -
قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ

(بیانہ) آئے گا نہ درہم۔ ہم نے پوچھا: کہاں سے؟ انھوں نے کہا: عجم سے۔ وہ اس کو روک لیں گے، پھر کہا: عتقریب اہل شام کے پاس کوئی دینار آئے گا نہ مدی (بیانہ) ہم نے پوچھا: کہاں سے؟ انھوں نے کہا: روم کی جانب سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا: رسول اللہ نے فرمایا: ”میری امت کے آخر (کے دور) میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں بھر بھر کے مال دے گا اور اس کی گنتی نہیں کرے گا۔“

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يَجِيءَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْتَنِعُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يَجِيءَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدِّيٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْشِي الْمَالَ حَشْيًا، وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا».

(جریری نے) کہا: میں نے ابو نصرہ اور ابو العلاء سے پوچھا: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ عمر بن عبدالعزیز بٹھتے ہیں؟ تو دونوں نے کہا: نہیں۔

قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَى أَنْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَا: لَا.

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بعض الفاظ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث: 7277 سے ملتی ہے، لیکن معنی کے اعتبار سے اس سے مختلف ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ عراق، شام اور مصر سے زکاۃ اور خراج وغیرہ کے اموال مدینہ کے بیت المال میں جمع ہوں گے اور عربوں کے لیے خوش حالی کا سبب ہوں گے، پھر ایک دور آئے گا کہ اموال جزیرہ عرب میں آنے بند ہو جائیں گے۔ اس حدیث میں عراق اور شام کے حوالے سے ایک مختلف نوعیت کی خبر دی گئی ہے کہ اُن علاقوں میں مختلف اوقات میں ایسی حکومتیں قائم ہوں گی جن کو ارد گرد کے علاقوں سے زکاۃ، عشر یا خراج کی صورت میں وصولیاں ہوا کریں گی، پھر ان کی یہ حیثیت ختم ہو جائے گی اور باہر سے آنے والے اموال رک جائیں گے، پھر ایسا دور آئے گا کہ مسلمانوں کا ایک حکمران اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے حسن انتظام اور فلاحی پروگرام کے ذریعے سے امت کو خوش حال کر دے گا اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس کی عطا اور داد و دہش بے مثال ہوگی۔

[۷۳۱۶] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَغْنِي الْجُرَيْرِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7317] نصر بن علی جہضمی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں علی بن حجر سعدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، دونوں (بشر بن مفضل اور ابن علیہ) نے سعید ابن یزید، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد قال: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى (۲۹۱۴) حَدَّثَنَا نَضْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ يَغْنِي ابْنَ مَفْضَلٍ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَغْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:

ابوسعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو نہیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔“

اور (علی) بن حجر کی روایت میں (يَحْثُو الْمَالَ کے بجائے) يَحْثِي الْمَالَ ہے (معنی ایک ہی ہے۔)

[7318] عبد الصمد بن عبد الوارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود نے ابو نضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔“

[7319] اور ابو معاویہ نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے ابو نضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[7320] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو مسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو نضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیا تو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے: ”سُمِّيَ کے بیٹے کی مصیبت! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“

فوائد ومسائل: (۱) اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے آنے والے حوادث کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی: (۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرف ہوں گے۔ (۳) وہ باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔ یہ پیشین گوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔ (۴) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو بار پیشین

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثِيًا، وَلَا يَعْدُهُ عَدَدًا».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حَجَرٍ: «يَحْثِي الْمَالَ».

[۷۳۱۸] ۶۹- (۲۹۱۴/۲۹۱۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ».

[۷۳۱۹] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[۷۳۲۰] ۷۰- (۲۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَارٍ، حِينَ جَعَلَ يَخْفِرُ الْخَنْدَقَ، جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: «بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاعِيَةٌ».

گوئی فرمائی اور یہ صحابہ میں مشہور ہو گئی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدریؓ نے روایت کی کہ مسجد نبویؐ کی تعمیر کے موقع پر، جس میں ابوسعید خدریؓ شریک تھے، یہ بات فرمائی۔ (صحیح البخاری، حدیث: 447) جبکہ صحیح مسلم کی موجودہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کی کھدائی کے موقع پر بھی حضرت عمارؓ سے یہی بات ارشاد فرمائی تھی۔

[7321] اور خالد بن حارث اور نصر بن شمیل دونوں نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی، البتہ نصر کی حدیث میں ہے: مجھے مجھ سے بہتر شخص ابوقنادہؓ نے خبر دی۔ اور خالد بن حارث کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے ان کی مراد ابوقنادہؓ سے تھی۔ اور خالد کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے لگے: ”افسوس!“ یا فرمایا: ”وای افسوس ابن سمنیہ پر!“

[۷۳۲۱] ۷۱- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهَرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، أَبُو قَتَادَةَ - وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ - وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: وَيَقُولُ: «وَيْسَ» أَوْ يَقُولُ: «يَا وَيَسَ ابْنَ سُمَيَّةَ».

[7322] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے خالد حذاء کو سعید بن ابوالحسن سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا: ”تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“

[۷۳۲۲] ۷۲- (۲۹۱۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ- قَالَ عُقْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا - عَنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَّارٍ: «تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ».

[7323] عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد حذاء نے سعید بن ابی حسن اور حسن سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے اپنی والدہ

[۷۳۲۳] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءَ عَنْ سَعِيدِ

سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[7324] ابن عون نے حسن سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“

[7325] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو زرہ سے سنا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: پھر آپ ہمیں کیا (کرنے کا) حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کاش! لوگ ان سے الگ ہو جائیں۔“

[7326] ابو داؤد نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[7327] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسریٰ مرگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔“

[7328] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے سفیان کی

ابنِ ابی الحسن والحسن، عن أمهما، عن أم سلمة عن النبي ﷺ بمثله.

[۷۳۲۴] ۷۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَقْتُلُ عَمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ».

[۷۳۲۵] ۷۴- (۲۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلَوْهُمْ».

[۷۳۲۶] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، فِي مَعْنَاهُ.

[۷۳۲۷] ۷۵- (۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عَمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَبْصَرُ فَلَا قَبْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

[۷۳۲۸] حَدَّثَنِي خَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا

سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، ح: وَحَدَّثَنِي ابْنُ زَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ شَفِيَّانٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[7329] معمر نے ہمیں ہمام بن منہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، ان میں سے (یہ حدیث بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسری ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسری نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا، پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔“

[۷۳۲۹] ۷۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُتَبِّهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

[7330] حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا۔“ (آگے) انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[۷۳۳۰] ۷۷-(۲۹۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ» فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً.

[7331] قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اور ابو کامل جحدری نے کہا: ہمیں ابو عوانہ نے سہاک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مسلمانوں یا (فرمایا:) مومنوں کی ایک جماعت آل کسری کے خزانے کو، جو سفید (عمارت) میں ہے، ضرور بالضرور فتح کر لے گی۔“

[۷۳۳۱] ۷۸- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنُوزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ».

قُتَيْبَةُ نے ”مسلمانوں کی“ (جماعت) کہا اور کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

قَالَ قُتَيْبَةُ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَشْكُ.

فائدہ: یہ سب پیشین گوئیاں جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے فوری بعد کے زمانے کے بارے میں تھیں، من و عن پوری ہو چکی ہیں۔

[7332] شعبہ نے سہاک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (آگے) ابو عوانہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۷۳۳۲] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[7333] عبد العزیز بن محمد نے ثور بن زید دہلی سے، انھوں نے ابو الغیث سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشک جگہیں ہیں اور ایک جانب سمندر میں ہے؟“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کے خلاف بنو اسحاق میں سے ستر ہزار لوگ جہاد کریں گے، وہاں پہنچ کر وہ اتریں گے تو ہتھیاروں سے جنگ کریں گے نہ تیر اندازی کریں گے، وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس (شہر) کی ایک جانب گر جائے گی۔“

[۷۳۳۳] (۲۹۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدَّبَلِيُّ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبَ مَنَاهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبُ مَنَاهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَزِمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا».

ثور نے کہا: میں یہی جانتا ہوں کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے وہی (کنارہ) کہا (آپ ﷺ نے فرمایا): ”جو سمندر میں ہے، پھر وہ دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس (شہر) کا دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے اور غنائم حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیختی ہوئی آواز آئے گی جو کہے گی: دجال نمودار ہو گیا، چنانچہ وہ (مسلمان) ہر چیز چھوڑ دیں گے اور واپس پلٹ پڑیں گے۔“

قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: «الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُ الثَّانِيَّةُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُ الثَّالِثَةُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَفْرَجُ لَهُمْ، فَيَذْخُلُونَهَا فَيَغْتَمُّوْا، فَيَبْتِمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَرْجِعُونَ».

[7334] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں ثور بن زید دہلی نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۷۳۳۴] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ عُمَرَ الرَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ

الدَّيْلِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَثَلِهِ.

[7335] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”یہود تم سے جنگ کریں گے اور تم انھیں اچھی طرح قتل کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر۔“

[7336] یحییٰ نے ہمیں عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں کہا: ”یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔“

[7337] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے سالم کو کہتے ہوئے سنا: ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اور یہود آپس میں جنگ کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اسے قتل کر دے۔“

[7338] ابن شہاب نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی تم سے جنگ کریں گے (آخر کار) تمھیں ان پر تسلط عطا کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ پتھر (بھی) کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو قتل کر دو۔“

[7339] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ

[۷۳۳۵] ۷۹- (۲۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَتَقَاتِلَنَّ الْيَهُودُ، فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ».

[۷۳۳۶] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي».

[۷۳۳۷] ۸۰- (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَقْتُلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ، حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، تَعَالَ فَاقْتُلْهُ».

[۷۳۳۸] ۸۱- (....) حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ، فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ، حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ».

[۷۳۳۹] ۸۲- (۲۹۲۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَغْنِي ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے، حتیٰ کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپے گا اور پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہ ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر دے، سوائے غرقہ کے درخت کے (وہ نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔“

عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرَقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ».

[7340] ابوالاحوص اور ابوعمانہ دونوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے۔“

[۷۳۴۰] ۸۳- (۲۹۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَآبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَخْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ».

ابوالاحوص کی حدیث میں انھوں (ابوبکر بن ابی شیبہ) نے مزید کہا کہ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (بات) رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

وَرَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ: قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[7341] اور ابن ثنی اور ابن بشار نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[۷۳۴۱] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

سماک نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان (جھوٹوں) سے بچ کر رہو۔

قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاخْذَرُوهُمْ.

[7342] اخرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت

[۷۳۴۲] ۸۴- (۱۵۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ إِسْحَاقُ:

قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ دجالوں اور کذابوں کو بھیجا جائے گا جو تم کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ».

[7343] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ (شیطان کی طرف سے) مبعوث بن کر آئیں گے۔

[۷۳۴۳] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: حَتَّى يَبْعَثَ.

باب: 19۔ ابن صیاد کا تذکرہ

(المعجم ۱۹) (بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ)
(التحفة ۱۹)

فائدہ: ابن صیاد یا ابن صائد ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کا نام ”صاف“ یا صافی تھا۔ بچپن سے اس کے اطوار و انداز عجیب تھے۔ اس میں دجال کی عام نشانیاں میں سے کچھ نشانیاں بھی نظر آتی تھیں (دیکھیے، جامع الترمذی، حدیث: 2248) اس باب کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ غیر مرئی (شیطانی) قوتوں سے اس کا رابطہ تھا جیسے کابنوں وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اس کی بعض باتوں سے یہ شک ہوتا تھا کہ وہ دجال ہو سکتا ہے۔ صحابہ کو یہ شک ہوا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات چیت کر کے اور اس کی بے خبری میں اس کے پاس سے آنے والی آوازوں یا اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی، لیکن اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔ آپ نے اس کے ساتھ رابطہ رکھنے والی نادرہ قوتوں کو آزمانے کے لیے اس سے سوال بھی کیا تو پتہ چلا کہ وہ غیر معمولی قوتوں کا حامل نہیں، اس لیے آپ نے اسے نظر انداز فرما دیا۔ اس نے اسلام قبول کرنے کا دعویٰ بھی کیا اور حج وغیرہ بھی کیا، لیکن اس کی مشتبہ باتوں کی بنا پر آخر تک صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔ اس سے علاوہ طور پر اور صریح انداز میں کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوا جس کی بنا پر اس کے خلاف کوئی رسمی کارروائی ہوتی۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ بڑا دجال تو نہ تھا لیکن ان تیس 30 دجالوں میں سے ایک ہو سکتا ہے جن کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے براہ راست اللہ تعالیٰ سے اس کی حقیقت جاننے کے بجائے خود اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش فرمائی۔ مقصود یہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے خود اس طرح کے لوگوں کی حقیقت پہچاننے کی کوشش کرے اور ہمیشہ گمراہی سے محفوظ رہے۔

[7344] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابو داؤد سے

اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت

[۷۳۴۴] ۸۵- (۲۹۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا، تو ایسا لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا: نہیں، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کو قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی ہے جو تمہارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔“

[7345] ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیں سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہم ابن صیاد کے پاس سے گزرے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں نے تمہارے لیے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے۔“ اس نے کہا وہ دُخ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔“

- قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِصَيَّانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَرَّ الصَّيَّانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «تَرَبَّيْتُ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَ: لَا، بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَرْنِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَحَتَّى أَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرَى، فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

[۷۳۴۵] ۸۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ: دُخْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْسَا، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعْنَهُ، فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ، لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

ﷺ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اپنے ذہن میں سورۃ دخان کی آیت: ﴿فَاذْقَبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ ”لہذا آپ انتظار کریں جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا“ (الدخان 44: 10) کا خیال فرمایا۔ (مسند احمد: 2/148، وجامع الترمذی، حدیث: 2415، وسنن أبی داود، حدیث: 4329) اسے الدخان کا لفظ بھی پورا معلوم نہیں ہو سکا۔ جس طرح شیاطین اور کافروں کا معاملہ ہے کہ وہ ادھوری باتیں اچک کر کافروں تک پہنچاتے ہیں، اسی طرح ابن صیاد کو بھی ایک ادھور لفظ پہنچایا گیا۔

[7346] جُریری نے ابو نصرہ سے روایت کی، کہا: مدینہ کے ایک راستے میں ابوسعید خدریؓ سے روایت کی، کہا: مدینہ کے ایک راستے میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی اس (ابن صیاد) سے ملاقات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ اس نے کہا: مجھے پانی پر ایک تخت نظر آتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھ رہے ہو، تجھے اور کیا نظر آتا ہے؟“ اس نے کہا: میں دو چوں اور ایک جھوٹے گویا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کا معاملہ خود) اس کے سامنے گڈمڈ کر دیا گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔“

[7347] معتمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں ابو نصرہ نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے حدیث بیان کی، کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی ابن صائد سے ملاقات ہوئی اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ تھے اور ابن صائد (دوسرے) لڑکوں کے ساتھ تھا، پھر جریری کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[7348] داود نے ابو نصرہ سے روایت کی، کہا: مکہ کی طرف جاتے ہوئے (راستے میں) میرا اور ابن صیاد کا ساتھ ہو گیا۔ اس نے مجھ سے کہا: میں کچھ ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو سمجھتے ہیں کہ میں وصال ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا تھا: ”اس کے بچے نہیں ہوں گے؟“ کہا: میں

[۷۳۴۶] ۸۷- (۲۹۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَقِيَهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَ هُوَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ، مَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، وَمَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبِينَ أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَيْهِ، دَعُوهُ».

[۷۳۴۷] ۸۸- (۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ابْنُ صَائِدٍ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْعِلْمَانِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ.

[۷۳۴۸] ۸۹- (۲۹۲۷) حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ، يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ، أَلَسْتُ

نے کہا: کیوں نہیں! (ساتھا) اس نے کہا: میرے بچے ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے نہیں سنا تھا: ”وہ (دجال) مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! اس نے کہا: میں مدینہ کے اندر پیدا ہوا اور اب مکہ کی طرف جا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا: پھر اپنی بات کے آخر میں اس نے مجھ سے کہا: دیکھیں! اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش، اس کے رہنے کی جگہ اور وہ کہاں ہے سب جانتا ہوں، (اس طرح) اس نے (اپنی حیثیت کے بارے میں) مجھے الجھا دیا۔

حکم فائدہ: اسے کیسے معلوم ہوا کہ اصل دجال کی جائے پیدائش اور ٹھکانا وغیرہ کہاں ہے؟ اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ یا تو وہ خود چھوٹا مونا دجال ہے یا کم از کم دجال کا قرب رکھنے والی قوتوں، شیاطین وغیرہ سے اس کا قریبی رابطہ ہے۔

[7349] معتمر کے والد (سلیمان) ابو نضرہ سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہیں، کہا: مجھ سے ابن صائد نے ایک بات کہی تو مجھے اس کے سامنے شرمندگی محسوس ہوئی۔ (اس نے کہا:) اس بات پر میں اور لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد! آپ لوگوں کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ”دجال یہودی ہوگا۔“ اور میں مسلمان ہو چکا ہوں، کہا: ”وہ لادولد ہوگا۔“ جبکہ میری اولاد ہوئی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اللہ نے مکہ (میں داخلہ) اس پر حرام کر دیا ہے۔“ اور میں حج کر چکا ہوں۔

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ (ابن صائد) مسلم ایسی باتیں کرتا رہا جن سے امکان تھا کہ اس کی بات میرے دل میں بیٹھ جاتی، کہا: پھر وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے، میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔ کہا: اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہیں یہ بات اچھی لگے گی نکھی وہ (دجال) آدمی ہو؟ اس نے کہا: اگر مجھ کو اس کی پیشکش کی جائے تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ» قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِي، أَوَلَيْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ، وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَّا، وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَوْلِدَهُ، وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ. قَالَ: فَلَبَسَنِي.

[۷۳۴۹] ۹۰- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ، فَأَخَذَنِي مِنْهُ ذِمَامَةٌ: هَذَا عَذْرَتُ النَّاسِ، مَالِي وَلَكُمْ؟ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ يَهُودِيٌّ» وَقَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: «وَلَا يُؤَلِّدُ لَهُ» وَقَدْ وُلِدَ لِي، وَقَالَ: «إِنْ اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ» وَقَدْ حَجَجْتُ.

قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: أَمَّا، وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيْسُرُكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

فائدہ: اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حج وغیرہ جیسے ظاہری اعمال کے باوجود اس کے دل میں حقیقی ایمان موجود نہ تھا۔ وہ دنیا میں باطل کا سب سے بڑا نمائندہ دجال، بننے کو تاپسند نہیں کرتا تھا لیکن جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بے وقعت اور الجھا ہوا شخص تھا۔ اسے شیطانی قوتوں کا حامل دجال بننے میں دلکشی نظر آتی تھی، لیکن جب اسے دجال قرار دے کر نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا تو یہ بات بھی اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

[7350] جریری نے ابو نصرہ سے اور انھوں نے حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے گئے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا، ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو لوگ منتشر ہو گئے، صرف میں اور وہ رہ گئے۔ اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا تھا، اس کی بنا پر مجھے اس سے سخت وحشت ہونے لگی، کہا: وہ اپنا سامان لے کر آیا اور اسے میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو تو (بہتر ہو)، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کچھ بکریاں ہمارے سامنے نمودار ہوئیں وہ گیا اور دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے آیا اور کہا: ابوسعید! پیئیں، میں نے کہا: گرمی سخت ہے اور دودھ گرم ہے۔ میرے ساتھ اس کے علاوہ اور کوئی معاملہ نہ تھا کہ مجھے تاپسند تھا کہ میں اس کے ہاتھ سے دودھ پیوں۔ یا کہا: اس کے ہاتھ سے دودھ لوں۔ وہ کہنے لگا: ابوسعید! لوگ میرے متعلق جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے (کبھی کبھی) میں ارادہ کرتا ہوں کہ ایک رسی لے کر درخت پر لٹکاؤں اور پھانسی لے لوں۔ ابوسعید! جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم نہیں (ان کی بات الگ ہے، لیکن) اے انصار کی جماعت! تم پر تو کچھ مخفی نہیں ہے۔ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ”وہ (دجال) کافر ہے۔“ جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ”وہ ہانچہ ہے، اس کے بچے نہیں ہوں گے۔“ اور میں اپنی اولاد کو مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں؟ اور کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا:

[۷۳۵۰] ۹۱- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْثَنِي: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: أَخْبَرَنِي
الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَرًا
وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ، قَالَ: فَتَرَلْنَا مَنْزِلًا، فَتَفَرَّقَ
النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ، فَاسْتَوَحَشْتُ مِنْهُ
وَحَشَّةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ، قَالَ: وَجَاءَ
بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي، فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَرَّ
شَدِيدٌ، فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ، قَالَ:
فَفَعَلْتُ، قَالَ: فَرَفَعْتُ لَنَا غَنَمًا، فَانْطَلَقَ فَجَاءَ
بِعُسٍّ، فَقَالَ: اشْرَبْ، أَبَا سَعِيدٍ! فَقُلْتُ: إِنَّ
الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ، مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ
أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ - أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ -
فَقَالَ: أَبَا سَعِيدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخَذَ حَبَلًا
فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَبَقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ:
يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ، مَعْتَصِرِ الْأَنْصَارِ!
أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ
كَافِرٌ» وَأَنَا مُسْلِمٌ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ» وَقَدْ تَرَكْتُ
وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ» وَقَدْ

”وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں۔“ اور میں مدینہ سے آیا ہوں اور مکہ جارہا ہوں؟

أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا کہ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کو اور اس کی جائے پیدائش کو پہچانتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: حَتَّى كَذْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا، وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلَدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ.

کہا: میں نے اس سے کہا: باقی سارا دن تیرے لیے جا ہی اور ہلاکت ہو! (تیرا اس سے اتنا قرب کیسے ہے؟)

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبَّ لَكَ، سَائِرَ الْيَوْمِ.

[7351] ابوسعید نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: ”جنت کی مٹی کیسی ہے؟“ اس نے کہا: اے ابوالقاسم! باریک سفید، کستوری (جیسی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے سچ کہا۔“

[۷۳۵۱] ۹۲- (۲۹۲۸) حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَغْنِي بْنِ مَفْضَلٍ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: «مَا تُرَبِّئُ الْجَنَّةَ؟» قَالَ: دَرَمَكَةُ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: «صَدَقْتَ».

[7352] جریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”باریک سفید، خالص کستوری (کی طرح) ہے۔“

[۷۳۵۲] ۹۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ ابْنَ صَبَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: «دَرَمَكَةُ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ».

فائدہ: دونوں حدیثوں کو ایک ساتھ رکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے سوال کیا۔ یہودی عموماً اس طرح کے سوالات کیا کرتے تھے جس طرح کسی یہودی نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ اہل جنت کی پہلی میزبانی کس چیز سے کی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب عطا فرمایا، پھر آزمانے کے لیے کہ یہ الجھا ہوا لڑکا نبی کی بات سن کر اسے یاد رکھ کر دہرا سکتا ہے، اس سے بھی سوال کیا۔ اس نے صحیح جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے سچ کہا۔“ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ وہ اصل دجال کی طرح مکمل شر تھا، نہ محض بے وقوف ہی کہ آپ ﷺ کی بات سننے کے بعد اسے دہرا نہ سکتا ہو۔ وہ اسی قابل تھا کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور وہ لوگ اسے دیکھ کر دجال کی نشانیں پر غور و فکر کرتے رہیں اور سوچتے رہیں کہ اصل دجال کیسا ہوگا۔

[7353] ۹۴- (۲۹۲۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّبِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدِ الدَّجَالِ، فَقُلْتُ: أَتَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

[7353] ۹۴- (۲۹۲۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّبِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدِ الدَّجَالِ، فَقُلْتُ: أَتَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

فائدہ: اس کے بارے میں بعض لوگوں کو یقین تھا کہ وہ دجال ثابت ہوگا اور بعض کو یقین نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خیال کی تائید کے لیے قسم کھا کر بات کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصدیق فرمائی نہ اس بات کو غلط کہا۔ آپ نے اس معاملے کو معلق ہی رہنے دیا اور فرمایا: اگر وہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکو گے کیونکہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے، اور اگر وہ حقیقی دجال نہیں تو اس کو قتل کرنا بے فائدہ ہے۔

[7354] ۹۵- (۲۹۳۰) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ الشَّجَبِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قِيلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أُطَمَ بَنِي مَعَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ، يَوْمَئِذٍ، الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَظَرَّ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ». ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ

[7354] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن عبد اللہ نے انھیں بتایا، انھیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند لوگوں کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، آپ ﷺ نے اسے بنو مغالہ کے اونچے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا نظر آتا ہے؟“ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا آتما

۵۲

ہے اور ایک جھوٹا شخص آتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ گنڈا کر دیا گیا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں نے تجھ سے (پوچھنے کے لیے دل میں) ایک چیز چھپائی ہے۔“ ابن صیاد نے کہا: وہ دُخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔“ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تمہیں اس پر مسلط نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

اللہ ﷻ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «إِحْسَنًا، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ» [انظر: ۷۳۵۴۷].

ﷺ فائدہ: وہ یہودی لڑکا تھا۔ ابھی تک اس نے اپنے اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اس نے جو ابھی ہوئی باتیں کیں یہودی ہوئے ان کی بنا پر اسے کوئی سزا نہ دی جاسکتی تھی۔

[7355] سالم بن عبد اللہ نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: اس (سابقہ واقعے) کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہما کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا، باغ میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں ہونے لگے تاکہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے آپ اس کی کوئی بات سن لیں۔ وہ بستر پر ایک نرم چادر میں (اسے اوڑھ کر) لیٹا ہوا تھا، اس کے اندر سے اس کی گنگناہٹ کی آواز آرہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کھجور کے درختوں کی آڑ لے رہے تھے تو ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور وہ ابن صیاد سے کہنے لگی: صاف!۔ اور یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد ﷺ (آئے) ہیں۔ ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس کو (اُسی حالت میں) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنا معاملہ) واضح کر دیتا۔“

[۷۳۵۵] [۲۹۳۱] وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافٍ! - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هَذَا مُحَمَّدٌ، فَقَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «لَوْ تَرَكَتُهُ بَيْنَ».

[7356] سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”میں تمہیں اس سے خبردار کر رہا ہوں، اور ہرنبی نے اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا، لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، اچھی طرح جان لو کہ وہ کائنات ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔“

🕌 فائدہ: جو مسلمان اس بات کو یاد رکھے گا وہ اس کے دھوکے میں آنے سے بچ جائے گا۔

ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی کہ آپ ﷺ نے جس روز لوگوں کو دجال کے بارے میں خبردار کیا تو فرمایا: ”اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے: ”کافر“ ہر وہ آدمی جو اس کے عمل کو ناپسند کرے گا اسے پڑھ لے گا (فرمایا) ہر مومن اسے پڑھ لے گا۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی مرنے تک اپنے رب عزوجل کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔“ (جبکہ دجال کو سب لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔)

[7357] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تشریف لے گئے، یہاں تک کہ آپ نے ابن صیاد کو دیکھا۔ وہ اس وقت بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے قریب ایک لڑکا تھا، وہ بنو معاویہ کے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اور عمر بن ثابت کی حدیث کے اختتام تک یونس کی حدیث

[۷۳۵۶] [۱۶۹] قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ هُوَ، مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرُهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أُنْذِرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُوا أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَدَّثَ النَّاسَ الدَّجَالَ: «إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُ مِنْ كِتَابٍ عَمَلُهُ، أَوْ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ» وَقَالَ: «تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ». [راجع: ۴۲۵]

[۷۳۵۷] ۹۶- (۲۹۳۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ، يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْمِ

کے مانند بیان کیا۔ اور یعقوب سے روایت کیں حدیث میں کہا: ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کے فرمان: "اُگروہ اسے چھوڑ دیتی تو واضح کر دیتا" کے بارے میں کہا: اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو وہ اپنا معاملہ واضح کر دیتا۔

بني معاوية، وساق الحديث بسئل حديث يونس، إلى منتهى حديث عمر بن ثابت - وفي الحديث عن يعقوب قال: قال أبي يعني في قوله: «لو تركته بين» - قال: لو تركته أمه، بين أمره [راجع: ۷۳۵۴]۔

[7358] عبد بن حمید اور سلمہ بن شیبہ دونوں نے ہمیں عبد الرزاق سے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابن صیاد کے قریب سے گزرے، وہ اس وقت لڑکا تھا اور بنو مغالہ کے مکانوں کے قریب لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ (آگے) جس طرح یونس اور صالح کی حدیث ہے مگر عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں نبی ﷺ کے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں کیا۔

[۷۳۵۸] ۹۷- (...) وحدثنا عبد بن حميد وسلمة بن شبيب، جميعا عن عبد الرزاق، أخبرنا معمر عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، أن رسول الله ﷺ مرَّ بابن صياد في نفرٍ من أصحابه، فيهم عمر بن الخطاب، وهو يلعب مع العَلَمَانِ عند أطم بني مغالة، وهو غلام، بمعنى حديث يونس وصالح، غير أن عبد بن حميد لم يذكر حديث ابن عمر، في انطلاق النبي ﷺ مع أبي بن كعب، إلى النخل.

[7359] ایوب نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یند کے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کوئی ایسی بات کہی جس نے اسے غصہ دلادیا تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے (پوری) گلی کو بھر دیا، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کو یہ خبر مل چکی تھی، انھوں نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "دجال غصہ آجانے کی وجہ سے (اپنی حقیقی صورت میں) برآمد ہو گا۔"

[۷۳۵۹] ۹۸- (۲۹۳۲) حدثنا عبد بن حميد: حدثنا روح بن عبادة: حدثنا هشام عن أيوب، عن نافع قال: لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طُرُقِ المَدِينَةِ، فقال له قولاً أَعْصَبَهُ، فانتَفَحَ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ! مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِهِ يَعْصِبُهَا».

فائدہ: اس عمل میں بھی اس کی اصلی دجال سے مشابہت سامنے آئی۔ انھی باتوں کی وجہ سے صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک تھا۔

[7360] ابن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی،

کہا: نافع کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد۔ (اس کے بارے میں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اس سے دو بار ملا ہوں، انھوں نے کہا: (ایک بار) میں اس سے ملا تو میں نے اس کے ساتھیوں میں سے ایک سے (مخاطب ہو کر) پوچھا: کیا تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ وہ، وہی (دجال) ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے کہا: تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ واللہ! تم میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، یہاں تک کہ وہ مال اور اولاد میں تم لوگوں سے بڑھ جائے۔ اور آج وہ (اس کے ساتھی) سمجھتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہے (مال اور اولاد کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ہے)۔ ہم نے (اسی موضوع) پر باتیں کیں، پھر میں اس کو چھوڑ کر چلا آیا۔ انھوں نے کہا: میں ایک بار اور اس سے ملا، اس وقت اس کی ایک آنکھ سو جی ہوئی تھی۔ کہا: میں نے اس سے کہا: جس طرح میں دیکھ رہا ہوں تمہاری آنکھ اس طرح کب ہوئی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: تمہیں معلوم نہیں اور وہ تمہارے ہی سر میں ہے؟ اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تمہارے اس ڈنڈے میں پیدا کر سکتا ہے، کہا: اس کے بعد اس نے اپنی ناک سے اتنی کروہ آواز نکالی جتنی کروہ آواز کسی گدھے کی میں نے کبھی سنی ہوگی۔ انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں میں سے ایک سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو ڈنڈا تھا، میں نے اسے اس کے ساتھ اتنا مارا کہ وہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن میں، واللہ! مجھے کچھ پتہ نہ چلا۔

(نافع نے) کہا: یہاں تک کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) واپس آئے اور ام المؤمنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں حاضر ہوئے اور انھیں (سب کچھ) بتایا تو انھوں نے کہا: تمہیں اس سے کیا چاہیے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

[۷۳۶۰] ۹۹۔ (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْثَرِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ: ابْنُ صَيَّادٍ - قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: - لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ تَحَدِّثُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ! قَالَ قُلْتُ: كَذَبْتَنِي، وَاللَّهِ! لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا، فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ، قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ. قَالَ: فَلَقِيتُهُ لَفَيْتُهُ أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْتَى فَعَلْتَ عَيْنَكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَذْرِي. قَالَ: قُلْتُ: لَا تَذْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ، قَالَ: فَخَرَّ كَأَشَدِّ نَجِيرٍ جَمَارٍ سَمِعْتُ، قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ، وَأَمَّا أَنَا، وَاللَّهِ! فَمَا شَعَرْتُ.

قَالَ: وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ».

تھا: ”پہلی بات جو اس (دجال) کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گی، اس کا غصہ ہوگا جو اسے آئے گا۔“

فائدہ: اس سے پہلے وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھتا ہوگا۔ کسی بات پر شدید غصے کی وجہ سے کھل کر سامنے آجائے گا۔

(المعجم ۲۰) (بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ)
(التحفة ۲۰)

باب: 20- مسیح دجال کا بیان

[7361] عبید اللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نہیں ہے، سن رکھو! بلاشبہ مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ اس طرح ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔“

[۷۳۶۱] ۱۰۰- (۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَشِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشِيرٍ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَائِفَةٌ». [راجع: ۴۲۵]

فائدہ: اگر طائفہ پر ہمیں تو معنی ”ابھری ہوئی“ کے ہوں گے اور اگر طائفہ پر ہمیں تو معنی ”بے نور“ کے ہوں گے۔ آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی (حدیث: 7366) میں ہے اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ دائیں آنکھ کی اس طرح کی ہیئت جیسے انگور ہو یا جیسے سفید دیوار پر ریخت لگی ہوئی ہو۔ (مسند احمد: 79/3) اس کے بالمقابل بائیں آنکھ اس طرح جیسے کسی بنی ہوئی چیز کو مٹا دیا گیا ہو یا جس طرح آنکھ کا سیاہ حصہ ہٹا دیا گیا ہو۔ اس کے اندر بھی ظفرہ ”ناخونہ“ یعنی ناک کی طرف سے نکلی ہوئی ایک بد صورت جھلی جو آگے تک پھیلی ہوئی ہے اور دونوں آنکھوں کے درمیان جلی حروف میں ”کافر“ لکھا ہوا ہے، جس طرح کہ اگلی حدیث میں ذکر ہے۔

[7362] ایوب اور موسیٰ بن عقبہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۷۳۶۲] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَغْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، بِكِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

[7363] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی،

انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نبی نہیں (گزرا) مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ یاد رکھو، وہ کانہ ہے جبکہ تمہارا عزت اور جلال والا رب کانہ نہیں، اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”ک“ فر“ لکھا ہوا ہے۔“

[7364] ہشام نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر، یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔“

[7365] شعیب بن حبیب نے حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال بے نور آنکھ والا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے کافر۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے چپے کیے ک ف ر۔ ”اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا۔“

[7366] شقیق نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کی بائیں آنکھ (بھی) عیب دار ہوگی اور بال گھنے گچھے دار ہوں گے، اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک دوزخ ہوگی۔ اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں دوزخ ہوگی۔“

[7363] ۱۰۱- (۲۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْتَنِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ، إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ - عَزَّ وَجَلَّ - لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر».

[7364] ۱۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْتَنِي

وَأَبْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُنْتَنِي - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر، أَيْ: كَافِرٌ».

[7365] ۱۰۳- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ»، ثُمَّ تَهَجَّأَهَا ك ف ر، «يَقْرَأُ كُلُّ مُسْلِمٍ».

[7366] ۱۰۴- (۲۹۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ: «الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جَعَلَ الشَّعْرَ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّةٌ نَارٌ».

[7367] ابواماںک اشجعی نے ربیع بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا اسے میں خود اس کی نسبت بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو چلتے ہوئے دریا ہوں گے، دونوں میں سے ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہوگا اور دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا کی طرف آئے جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہے اور اپنی آنکھ بند کرے، پھر اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پیے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال بے نور آنکھ والا ہے اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا جو آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے) ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: کافر۔ اسے ہر مومن، لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا، پڑھ لے گا۔“

[7368] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبد الملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ربیع بن حراش سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے۔ دجال کے بارے میں۔ (فرمایا): ”بے شک اس کے ہمراہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، اس کی آگ (اصل میں) ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی تو تم لوگ (دھوکے میں) ہلاک نہ ہو جانا۔“

[7369] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

[7370] شعیب بن صفوان نے ہمیں عبد الملک بن عمیر

[۷۳۶۷] ۱۰۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَخْرَبَانِ، أَحَدُهُمَا، رَأْيِ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضٌ، وَالْآخَرُ، رَأْيِ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأْجَجُ، فَإِذَا أَدْرَكَنَّ أَحَدَ فَلَيَاتِ النَّهْرُ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلَيُعَمَّضُ، ثُمَّ لَيَطَأُ طِيءَ رَأْسِهِ فَيَشْرَبُ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا طَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ».

[۷۳۶۸] ۱۰۶- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷻ أَنَّهُ قَالَ: - فِي الدَّجَالِ -: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَتَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا».

[۷۳۶۹] (۲۹۳۵) قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ.

[۷۳۷۰] ۱۰۷- (۲۹۳۴/۲۹۳۵) حَدَّثَنَا

سے، انھوں نے ربیع بن حراش سے، انھوں نے عقبہ بن عمرو ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (ربیع نے) کہا: میں ان (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ مجھے بیان کریے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، جو لوگوں کو پانی نظر آ رہا ہوگا (وہ) آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آ رہی ہوگی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا، تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس میں کود جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو، بلاشبہ وہ میٹھا پاکیزہ پانی ہوگا۔“

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا:۔۔ اور میں نے (بھی) یہ حدیث سنی تھی۔

[7371] نسیم بن ابی ہند نے ربیع بن حراش سے روایت کی، کہا: (ایک بار جب) حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دجال کے ہمراہ جو کچھ ہوگا اس کا مجھے خود اس کی نسبت زیادہ علم ہے۔ اس کے ہمراہ ایک دریا پانی کا ہوگا اور ایک دریا آگ کا ہوگا، جو تمہیں نظر آئے گا کہ وہ آگ ہے، وہ پانی ہوگا اور جو تمہیں نظر آئے گا کہ وہ پانی ہے وہ آگ ہوگی۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس دریا سے پیے جو اسے نظر آتا ہے کہ وہ آگ ہے۔ بلاشبہ وہ اسے پانی پائے گا۔“

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔

عَلِيٍّ بْنِ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدَّجَالِ، قَالَ: «إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً، فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقِفْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ».

فَقَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ - تَصَدِّقًا لِحَذِيفَةَ -.

[۷۳۷۱] ۱۰۸- (۔۔) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ نَعِيمِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حَذِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حَذِيفَةُ: «لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَغْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ يَجِدُهُ مَاءً».

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ.

[7372] ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ یقینی طور پر کانا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کے مانند (دو جگہیں سامنے) آئیں گی۔ جس کے بارے میں وہ کہے کہ جنت ہے، وہ (اصل میں) جہنم ہوگی، میں نے اسی طرح تمہیں اس سے خبردار کر دیا ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے بارے میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔“

[7373] ابویوسف زہیر بن حرب اور محمد بن مہران رازی نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ رازی کے ہیں۔ کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص سے، انھوں نے عبدالرحمن بن جابر بن نفیر سے، اپنے والد جبیر بن نفیر سے اور انھوں نے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا، آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی، کبھی اونچی کی، یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: ”تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے، اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تمہاری طرف سے اس کے

[۷۳۷۲] ۱۰۹- (۲۹۳۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَأَلْتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ».

[۷۳۷۳] ۱۱۰- (۲۹۳۷) حَدَّثَنِي أَبُو حَنِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حَمَصٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيَّ- وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاوَةٍ، فَحَقَّقَ فِيهِ وَرَفَعَ، حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ الشَّخْلِ، فَمَّا رُخِنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَالَ عَدَاةً فَحَقَّقْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ، حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ الشَّخْلِ، فَقَالَ: «غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يُخْرِجُ،

خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے جہت قائم کرنے والا خود ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ سچے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے، اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کے رہنے کی مدت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن، (ان میں سے) ایک دن ایک سال کی طرح ہوگا، ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک دن ایک ہفتے کی طرح، اس کے باقی سارے دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا، کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا: ”نہیں، تم اس کی مقدار کا تعین کرنا (اور اس کے مطابق نمازیں ادا کرنا)۔“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کی سرعتِ رفتار کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو، وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انھیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا، وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی، شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات

وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ، وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَاْمُرُوا حَاجِبَ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ! خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِقَةٌ، كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوَائِمَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، بَعَاتٍ يَمِينًا وَعَعَاتٍ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ! فَاتَّبِعُوا. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبَنُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَزْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمَ كَسَنَتْ، وَيَوْمَ كَشَّهَرِ، وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَتْ، أَتُكْفِيْنَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْمَيْثِ اسْتَذْبَرْتُهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَذْعُوهُمْ، فَيُؤْمِتُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فْتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فْتَنْثِبُ، فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَذْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُضْبِحُونَ مُنْجِلِينَ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْحَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتُسَبِّغُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَذْعُو رَجُلًا مَمْتَلِكًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْعَرَضِ، ثُمَّ يَذْعُوهُ فَيَقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ، وَيَضْحَكُ، فَيَمَّا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ

شَرْقِيٍّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَأَضْعَا كَفْيَهُ
عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِيْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطْرَ،
وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ
لِلْكَافِرِ يَجْذُرِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي
حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ، فَيُطْلَبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِنَابِ
لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ قَوْمَ قَدْ
عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَيَبْنِي هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى - عَلَيْهِ
السَّلَامُ - : إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا
يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرَزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ،
وَبَتَّعْتُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ
طَبْرِئَةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ
فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ، مَرَّةً، مَاءً، وَيُخْصَرُ
نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
النُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مَائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ
الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ،
فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ،
فَيَضْحَكُونَ قَوْلِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ
يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ إِلَى
الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ
إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنَّهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ
عِيسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ،
فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْتَاكِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَقْطُرُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا
لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ

ٹھکرا دیں گے وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو
جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے
ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا
تو اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال، تو اس (بنجر زمین) کے
خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے
جس طرح شہد کی مکھیاں کی رانیاں ہیں، پھر وہ ایک بھر پور
جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دوصوں میں
تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے
ہو گیا) ہو، پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دیکھتے
ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی
عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم ﷺ کو مبعوث فرما
دے گا، وہ دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینار کے
قریب دو کھیری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ
رکھے ہوئے، اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو
قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چپکتے موتیوں
کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے، جو آپ
کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو
گا۔ ان کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک
ان کی نظر جائے گی۔ آپ ﷺ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد
(Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں
گے، پھر عیسیٰ بن مریم ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں
اللہ نے اس (دجال) کے دام میں آنے سے محفوظ رکھا ہوگا تو
وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے اور انھیں جنت
میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، وہ اسی عالم میں ہوں
گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائے گا: میں نے
اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے
جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں، آپ میری بندگی کرنے
والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یا جوج

ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے امدتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (بیسے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے، پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے: ”بھئی (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے تیل کا سراسر سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمہارے لیے سودینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑ گڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یا مجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (کیا کرگی) اس کا شکار ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑ گڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بجتی اونٹوں کے جھسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، جا پھینکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھراٹوں کا ہویا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر ششے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ، تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور اگائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے

حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالرُّلْفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِئِي نَمْرَتِكَ، وَرُدِّي بَرَكَتَكَ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقُحْفِهَا، وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِيَ الْفِقَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِيَ الْفَخْدَ مِنَ النَّاسِ، فَيَبْنِيَانِ هُمَا كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَاهِمُ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمْرِ، فَعَلَيْهِمْ نَقُومُ السَّاعَةِ».

گا، وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ گدھوں کی طرح (برسر عام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔“

[7374] علی بن حجر سہدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر اور ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ (علی) ابن حجر نے کہا: ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث میں شامل ہوگی ہے۔ انھوں نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے اسی کی سند کے ساتھ، جس طرح ہم نے ذکر کیا، اسی کے مطابق بیان کیا۔ اور اس جملے کے بعد ”اس میں کبھی پانی تھا“ مزید بیان کیا: ”پھر وہ (آگے) چلیں گے، یہاں تک کہ وہ جبل خرمیک پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے، تو کہیں گے: جو کوئی بھی زمین میں تھا، ہم نے اسے قتل کر دیا، آؤ! اب اسے قتل کریں جو آسمان میں ہے، پھر وہ اپنے تیروں (جیسے ہتھیاروں) کو آسمان کی طرف چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے ہتھیاروں کو خون آلود کر کے انھی کی طرف واپس بھیج دے گا۔“

اور ابن حجر کی روایت میں ہے: ”میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو اتارا ہے، کسی ایک کے پاس بھی ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں۔“

باب: 21۔ دجال کا حال، مدینہ میں اس کا داخلہ حرام ہونا اور مومن کو قتل کرنا اور اسے زندہ کرنا

[7375] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے

[۷۳۷۴] ۱۱۱- (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ مَا ذَكَّرْنَا - وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ، مَرَّةً، مَاءٌ - ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَتَنَهَّوْا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: «فَإِنِّي قَدْ أُنْزِلْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدْرِي لِأَحَدٍ بِقَتَالِهِمْ».

(المعجم ۲۱) (بَاب: فِي صِفَةِ الدَّجَالِ، وَتَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ، وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنِ وَآخِيَاةِ) (التحفة ۲۱)

[۷۳۷۵] ۱۱۲- (۲۹۳۸) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ - قَالَ عَبْدُ:

ساتھ دجال کے بارے میں لمبی گفتگو فرمائی۔ اس میں آپ نے ہمارے سامنے جو بیان کیا، اس میں (یہ بھی) تھا کہ آپ نے فرمایا: ”وہ آئے گا، اس پر مدینہ کے راستے حرام کر دیے گئے ہوں گے، وہ مدینہ سے متصل ایک نرم شوریلی زمین تک پہنچے گا۔ اس کے پاس ایک آدمی (مدینہ سے) نکل کر جائے گا جو لوگوں میں سے بہترین، یا بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا اور اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو میں ہمیں بتایا تھا۔ تو دجال (اپنے ساتھ موجود لوگوں سے) کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا اس معاملے میں تمہیں کوئی شک (باقی) رہے گا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ وہ اس شخص کو قتل کرے گا اور دوبارہ زندہ کر دے گا۔ جب وہ اس شخص کو زندہ کرے گا تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے اب سے پہلے اس سے زیادہ بصیرت کبھی حاصل نہیں تھی۔ فرمایا: دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اسے اس شخص پر تسلط حاصل نہیں ہو سکے گا۔“

[7376] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[7377] ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک شخص اس کا رخ کرے گا، اسے اسلحہ بردار محافظ، یعنی دجال کے اسلحہ بردار محافظ ملیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کہاں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کی طرف جانا چاہتا ہوں جو (اب) نمودار ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟

حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ، فَكَانَ فِيهِمَا حَدَّثَنَا قَالَ: «يَأْتِي، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمِنِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخَيِّبُهُ، فَيَقُولُ حِينَ يُخَيِّبُهُ: وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ، قَالَ: فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ».

[۷۳۷۶] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۷۳۷۷] ۱۱۳- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازَدَ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ،

وہ کہے گا: ہمارے رب (کی ربوبیت اور صفات) میں کوئی پوشیدگی نہیں۔ وہ (اس کی بات پر مطمئن نہ ہوتے ہوئے) کہیں گے: اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا ہمارے رب نے ہمیں منع نہیں کیا تھا کہ اس (کے سامنے پیش کرنے) سے پہلے کسی کو قتل نہ کرو۔ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ وہ مومن جب اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ فرمایا: تو دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس (کے اعضاء) کو کھینچ کر باندھ دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر اور منہ توڑ دو، تو (مار مار کر) اس کا پیٹ اور اس کی کمر چوڑی کر دی جائے گی۔ فرمایا: پھر وہ (دجال) کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے؟ فرمایا: تو وہ کہے گا: تم جھوٹے (بناوٹی) مسیح ہو۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس کی پیشانی سے اسے آری کے ساتھ چیرا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں الگ الگ کر دیے جائیں گے۔ فرمایا: پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا، پھر اس سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ فرمایا: وہ پھر اس سے کہے گا: کیا مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا: (اس سب کچھ سے) تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہیں ہوا۔ فرمایا: پھر وہ شخص کہے گا: لوگو! یہ (دجال) اب میرے بعد لوگوں میں کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ فرمایا: دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اس کی گردن سے اس کی ہنسی کی ہڈیوں تک (کا حصہ) تانبے کا بنا دیا جائے گا، وہ کسی طریقے سے (اسے ذبح) نہ کر سکے گا۔ فرمایا: تو وہ اس کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے اس (دجال) نے اسے آگ میں پھینک دیا ہے جبکہ (اصل میں وہ) جنت میں ڈال دیا جائے گا۔“

فَتَلَقَاهُ الْمَسَاحِجُ، مَسَاحِجُ الدَّجَالِ، فَيَقُولُونَ لَهُ: أَتَيْنَ تَعْمِيدًا؟ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ، قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبَّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبَّنَا خَفَاءَ، فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُم رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشَبِّحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشَجُّوهُ، فَيُوسِعُ ظَهْرُهُ وَيَبْطِنُهُ صَرْبًا - قَالَ - فَيَقُولُ: أَمَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمِشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَرَدَدْتُ فَيْكَ إِلَّا بِصَبْرَةٍ، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرَاقُوتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذْفُهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہادت میں رب العالمین کے سامنے یہ شخص سب لوگوں سے بڑا ہے۔“

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا أَكْبَرُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

باب: 22۔ دجال اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے

(المعجم ۲۲) (بَابُ: فِي الدَّجَالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (التحفة ۲۲)

[7378] ابراہیم بن حمید روایں نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس (کے حوالے) سے تمہیں کیا بات اتنا تھکا رہی ہے؟ وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں: اس کے ہمراہ کھانے (کے ڈھیر) اور پانی (کے) دریا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک وہ اس سے حقیر تر ہے (کہ ایسی چیزوں کے ذریعے سے مسلمانوں کو گمراہ کر سکے۔)“

[۷۳۷۸] ۱۱۴- (۲۹۳۹) حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَادٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلْتُ أَحَدَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ. قَالَ: «وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

فائدہ: اس کے پاس جو کچھ ہوگا وہ کافروں کو اپنے ساتھ رکھنے اور ایمان سے عاری لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ہوگا۔ مومنوں کو تو ان تمام چیزوں کی بنا پر اس کے جھوٹے ہونے کا یقین پکا ہو جائے گا، پھر جو کچھ اس کے پاس ہوگا وہ بھی سراسر دھوکا ہوگا۔ اس کا پانی آگ ہوگی اور جسے وہ آگ کے طور پر پیش کرے گا وہ پانی ہوگا۔ حقیقت میں جو پانی ہوگا وہ مومنوں کو نصیب ہوگا، کافروں کے مقدر میں آگ ہوگی جسے دجال کے فریب میں آتے ہوئے وہ پانی سمجھیں گے اور اس کی طرف پھینکیں گے۔

[7379] بشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، آپ نے فرمایا: ”تمہارے سوال کا (سبب) کیا ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: وہ (لوگ) کہتے ہیں: اس کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا: ”وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر ہے۔“

[۷۳۷۹] ۱۱۵- (...) حَدَّثَنَا سُورِيَجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلْتُ أَحَدَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، قَالَ: «وَمَا سُؤْلُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

جملہ فائدہ: روٹی اور گوشت کے پہاڑوں کی بات تو مبالغہ آرائی کے سوا اور کچھ نہیں۔

[7380] کعب، جریر، سفیان، یزید بن ہارون اور ابواسامہ
سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ ابراہیم بن حمید کی
طرح روایت کی اور یزید کی حدیث میں مزید یہ ہے کہ
آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میرے بیٹے!“

[۷۳۸۰] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ؛ ح:
وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح:
وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح:
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هُرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ. وَزَادَ فِي
حَدِيثِ يَزِيدَ: فَقَالَ لِي: «أَيُّ بَنِي».

باب: 23۔ دجال نکل کر زمین میں رہے گا، حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے، بھلائی اور ایمان
والے لوگ رخصت ہو جائیں گے، بدترین لوگ اور
شیطان کی پوجا کرنے والے باقی رہ جائیں گے اور
صور پھونکا جائے گا اور جو قبروں میں ہیں انھیں اٹھا
دیا جائے گا

(المعجم ۲۳) (بَابُ: فِي خُرُوجِ الدَّجَالِ
وَمُكَيِّهِ فِي الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسَى وَقَتْلِهِ
إِيَّاهُ، وَذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ
شِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْآوْفَانِ، وَالْفُتُوحُ فِي
الصُّورِ، وَيَغْثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (التحفة ۲۳)

[7381] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن
سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب
بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں
نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک
شخص آیا اور کہا: یہ کیا حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ
فلاں فلاں بات ہونے تک قیامت قائم ہو جائے گی، انھوں
نے سبحان اللہ! یا لا الہ الا اللہ! یا اس جیسا کوئی کلمہ
کہا، (اور کہنے لگے:) میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں کسی کو
کبھی کوئی بات بیان نہیں کروں گا۔ میں نے یہ کہا تھا: تم لوگ

[۷۳۸۱] ۱۱۶- (۲۹۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ
عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ:
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ،
فَقَالَ: مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟
تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ:
سُبْحَانَ اللَّهِ! - أَوْ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَوْ - كَلِمَةٌ
نُحَوِّهُمَا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا

تھوڑے عرصے بعد بہت بڑا معاملہ دیکھو گے، بیت اللہ کو جلا دیا جائے گا اور یہ ہوگا اور یہ ہوگا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس، مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن (فرمائے)، یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے، وہ اس طرح ہیں جیسے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ آپ اسے دھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہو جائے گی، یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لے گی۔“ انھوں نے کہا: یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ نے فرمایا: ”پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے، نہ برائی کو برا جانیں گے، شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: ”کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انھیں بت پوجنے کا حکم دے گا، وہ اسی حالت میں رہیں گے، ان کا رزق اترتا ہوگا، ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی، پھر صور پھونکا جائے گا، جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے گا اور دوسری جانب کو اونچا کرے گا (گردنیں نیو بھی ہو جائیں گی) سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ پچھاڑ کھا کر گر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی گر (کمر) جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بارش نازل فرمائے

أَبَدًا، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، يُخْرِقُ الْبَيْتَ، وَيَكُونُ، وَيَكُونُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخْرِجُ الدَّجَالَ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّكَ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، فَيَنْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عَزْوَةٌ بِنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّكَ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَنْفِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَّدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ». قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَيَنْفِي شِرَارُ النَّاسِ فِي حَقِيقَةِ الطَّيْرِ وَأَخْلَامِ السَّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ ذَارٌّ رَزَقُهُمْ، حَسَنَ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لَيْتًا وَرَفَعَ لَيْتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَضَعُوهُ، وَهَضَعُوا النَّاسَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ - أَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللَّهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظَّلُّ - نَعْمَانُ الشَّائِكُ - فَتَنْبُثُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، وَفَقُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ. ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارَ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ

أَلْفٍ، تِسْعِمَائَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

گا جو ایک پھوار کے مانند ہوگی یا سایے کی طرح ہوگی۔ شک کرنے والے نعمان (بن سالم) ہیں۔ اس سے انسانوں کے جسم اُگ آئیں گے، پھر صورتوں میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو وہ سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (زندہ ہو جائیں گے) پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! اور (فرشتوں سے کہا جائے گا): ان کو لا کھڑا کرو، ان سے سوال پوچھ جائیں گے۔ حکم دیا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والوں کو (اپنی صفوں سے) باہر نکالو، پوچھا جائے گا: کتنوں میں سے (کتنے؟) کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سونانوے۔ انھوں نے کہا: تو یہ وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور وہی دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹا (کر دیدارِ جمال کرایا) جائے گا۔“

[7382] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو سنا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں (بات پوری ہو جانے) پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں تم لوگوں کو کوئی حدیث نہ سناؤں، میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا معاملہ دیکھو گے تو بیت اللہ کے جلنے کا واقعہ ہو گیا۔ شعبہ نے یہ الفاظ کہے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں دجال نمودار ہوگا۔“ اور (اس کے بعد محمد بن جعفر نے) معاذ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں کہا: ”کوئی ایک شخص بھی، جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو، نہیں بچے گا مگر وہ (ہوا) اس کی روح قبض کر لے گی۔“

[۷۳۸۲] ۱۱۷- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، فَكَانَ حَرِيقَ النَّبِيِّ. قَالَ شُعْبَةُ: هَذَا أَوْ نَحْوَهُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمِّي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَلَا يَتَّقِي أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ».

محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے مجھے یہ حدیث کئی بار سنائی اور میں نے (کئی بار) اسے ان کے سامنے دہرایا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ، وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

[7383] محمد بن بشر نے ابو حیان سے، انھوں نے ابو زرعة سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو سننے کے بعد میں اسے بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”نمودار ہونے والی سب سے پہلے نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دن چڑھے لوگوں کے سامنے زمین کے چوپائے کا ٹکنا ہے۔ ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی۔“

[۷۳۸۳] ۱۱۸- (۲۹۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أُنْسُهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحَى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَلَا أُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ».

[7384] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ابو حیان نے ابو زرعة سے بیان کیا، کہا: مسلمانوں میں سے تین شخص مدینہ میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے اور اسے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے سن رہے تھے کہ ان میں سے پہلی دجال کا ظہور ہوگا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: (تم لوگ یوں سمجھو کہ) مروان نے کچھ بھی نہیں کہا (کیونکہ اس کی بات رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جسے میں بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[۷۳۸۴] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ: أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَالُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا، قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أُنْسُهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[7385] سفیان نے ابو حیان سے اور انھوں نے ابو زرعة سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں نے مروان کی موجودگی میں قیامت کے بارے میں مذاکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ (آگے) ان دونوں کی حدیث کے مانند بیان کیا اور ”دن چڑھنے کے وقت“ کا ذکر نہیں کیا۔

[۷۳۸۵] (۰۰۰) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحَى.

(المعجم ۲۴) (بَابُ قِصَّةِ الْحَسَّاسَةِ) (...)

باب: 24۔ حساسہ کا قصہ

[7386] ابن بریدہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن شراحیل شعمی نے، جن کا تعلق شعب ہمدان سے تھا، حدیث بیان کی، انھوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، وہ اولین ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (بلا واسطہ) سنی ہو، آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کی طرف اسے منسوب نہ کریں۔ انھوں نے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں ایسا ہی کروں گی۔ انھوں نے ان (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) سے کہا: بہت بہتر، سنائیے۔ انھوں نے کہا: میرا نکاح (عبدالحمید بن حفص) ابن مغیرہ سے ہوا۔ وہ اس وقت قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (اپنے) پہلے جہاد میں زخمی بھی ہوئے تھے۔ جب میری شادی ختم ہو گئی (طلاق ہو گئی) تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی لوگوں کے ساتھ ساتھ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام (کے بیٹے) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔“ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں نے آپ سے کہہ دیا: میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اُم شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔“ ام شریک رضی اللہ عنہا انصار میں سے ایک مال دار خاتون تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ میں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ یہ) فرمایا: ”تم ایسا نہ

[۷۳۸۶] ۱۱۹- (۲۹۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ - : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي غَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ: شَعْبُ هَمْدَانَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أُخْتَ الصُّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى، فَقَالَ: حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ، فَقَالَتْ: لَيْنَ شَيْئٌ لَفَعَلَنْ، فَقَالَ لَهَا: أَجَلُ حَدِيثِي، فَقَالَتْ: نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ، وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ، فَأَصِيبُ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ حَظَّتَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَحَظَّتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيَجِبْ أُسَامَةَ» فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: أَمْرِي بِيَدِكَ، فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: «انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكِ» وَأُمُّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ، مِنَ الْأَنْصَارِ، عَظِيمَةُ الثَّمَنَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ، فَقُلْتُ: سَأَفْعَلُ، فَقَالَ: «لَا تَفْعَلِي، إِنَّ أُمَّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيْفَانِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ

کرو۔ ام شریک ایسی خاتون ہیں جن کے ہاں زیادہ مہمان آتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تمہاری اودھنی گر جائے یا تمہاری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے تو لوگوں میں سے کسی کی نظر (ایسی جگہ) پڑے جو تمہیں ناگوار ہو، بلکہ تم اپنے بچا زاد عبد اللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔“ وہ قبیلہ فہر، یعنی قریش کے فہر سے تھے۔ وہ اسی قبیلے میں سے تھے جس سے وہ تعلق رکھتی تھیں تو میں ان کی طرف منتقل ہو گئی۔

جب میری عدت گزر گئی تو میں نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کا اعلان کرنے والا کہہ رہا تھا: ”نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔“ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشت پر (عورتوں کی پہلی صف) تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ (خوشی کے عالم میں) ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”ہر انسان اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھا رہے۔“ پھر فرمایا: ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ باخبر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں نہ (کسی خاص بات کی) رغبت دلانے کے لیے اکٹھا کیا ہے، نہ (کسی خاص چیز) سے ڈرانے کے لیے۔ میں نے تمہیں اس لیے اکٹھا کیا ہے کہ تمہیں داری نے، جو ایک نصرانی شخص تھے، آئے ہیں اور انھوں نے بیعت کی ہے اور اسلام لائے ہیں، (انھوں نے) مجھے ایک بات سنائی ہے جو اس کے مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ ظم اور جذام کے میں لوگوں کے ساتھ ایک سمندری بیڑے میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موج (سمندری طوفان) مہینہ بھر انھیں سمندر میں اوہرا دھر پھینتی رہی، یہاں تک کہ (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت وہ سمندر میں ایک جزیرے کے کنارے

عَنْكَ خِمَارُكَ، أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبَ عَنْ سَاقَيْكَ، فَيَرَى الْقَوْمَ بَعْضُ مَا تَكْرِهِينَ، وَلَكِنْ أَنْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكَ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي فِهْرِ، فَهَرِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَأَنْتَقِلْتُ إِلَيْهِ.

فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي، مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِي يَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «لَيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُّصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «اتَّذَرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ: «إِنِّي، وَاللَّهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ، لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ، كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ قَبَايِعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِّيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِّنْ لَّحْمٍ وَجَذَامٍ، فَلَمَّ بِهُمْ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَعُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ جِبِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ ذَابَةٌ أَهْلَبَ كَثِيرَ الشَّعْرِ، لَا يَذَرُونَ مَا

جالگے، وہ جیزے کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے تو انھیں موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جاندار ملا۔ بالوں کی کثرت کی بنا پر لوگوں کو اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا: تیری خرابی! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جتاسہ (بہت زیادہ جاسوسی کرنے والی) ہوں، انھوں نے کہا: جتاسہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگ دیر (راہبوں کی عمارت) میں موجود اس شخص کی طرف چلو، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق ہے۔ جب اس نے ایک شخص کا نام لیا تو ہمیں اس کے بارے میں خوف ہوا کہ یہ (جتاسہ) کوئی شیطان ہے۔

انھوں نے کہا: ہم تیزی سے چلتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے تو وہاں، جو ہم نے کبھی دیکھا ہو، اس سے زیادہ عظیم الخلقت انسان تھا جو انتہائی سختی سے بندھا ہوا تھا، اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اس کے گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک کا حصہ لوہے (کی زنجیروں) کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرا برا ہوا تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمھیں میرے بارے میں جاننے کا موقع مل گیا، اس لیے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم سمندر میں (جیزے پر) سوار ہوئے اور اتفاقاً ہم اس وقت سمندر میں اترے جب اس میں بڑا طوفان تھا، ایک مہینے تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی (ادھر ادھر پھرتی) رہیں، پھر ہم تمھارے اس جزیرے کے کنارے آ گئے، ہم اس (جیزے) کی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں آ گئے، ایک موٹے گھنے بالوں والا جاندار ملا، بالوں کی کثرت کی بنا پر ہمیں اس کے آگے پیچھے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ہم نے کہا: تمھاری برائی ہو! تم کیا ہو؟ اس نے کہا: میں جتاسہ ہوں۔ ہم نے کہا: اور جتاسہ کیا؟ اس نے کہا: اس آدمی کی طرف چلو جو اس دیر کی عمارت میں ہے، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق

قُبْلُهُ مِنْ دُؤْبِهِ، مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا: وَبَلْكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ! انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَّقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً.

قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ، قُلْنَا: وَبَلْكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أَنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ، فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا، ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِينَا ذَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ، لَا نَدْرِي مَا قُبْلُهُ مِنْ دُؤْبِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، فَقُلْنَا: وَبَلْكَ مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: ااعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا، وَفَرَعْنَا مِنْهَا، وَلَكِنْ نَأْمَنُ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً.

ہے۔ ہم جلدی سے تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں، اس سے ہمیں سخت ڈر لگا ہے، ہم اس بات سے خود کو محفوظ نہیں سمجھتے کہ وہ کوئی مادہ شیطان ہو۔

اس نے کہا: مجھے (علاقہ) بیسان کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: تم ان کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبرہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی (گہرائی میں) چلا جائے۔ اس نے کہا: مجھے (شام کے علاقے) زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، انھوں نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور کیا وہاں کے باشندے چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اسے کہا: ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا: مجھے امیوں (اہل عرب) کے نبی (ﷺ) کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: وہ مکہ سے نکل کر مدینہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگیں لڑیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نبی (ﷺ) نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے ارد گرد کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور انھوں نے آپ (ﷺ) کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ انھوں نے کہا: اس نے ان سے کہا: یہ ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: یہ بات ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس نبی (ﷺ) کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں

فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَّحْلِ بَيْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْخِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَّحْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ طَبْرِیَّةَ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْخِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْخِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَّائِهَا. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِزُرِّبَ. قَالَ: أَقَانَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ - قَالَ - قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ.

قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ،

بتاتا ہوں۔ میں ہی مسیح دجال ہوں اور مجھے عنقریب نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ میں نکل کر زمین میں (ہر جگہ) جاؤں گا اور مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی بستی نہیں چھوڑ دوں گا، چالیس راتوں کے اندر سب (بستیوں) میں اتروں گا۔ وہ دونوں (مکہ اور مدینہ) میرے لیے حرام کر دیے گئے ہیں۔ میں جب بھی کسی ایک میں یا (کہا:) دونوں میں سے ایک میں داخل ہونا چاہوں گا، ایک فرشتہ میرے سامنے آجائے گا جس کے ہاتھ میں سوئی ہوئی تلوار ہوگی۔ وہ مجھے اس (میں جانے) سے روک دے گا۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔

(فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: ”یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔“ آپ ﷺ کی مراد مدینہ سے تھی۔ ”خبردار! کیا میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی نہ تھیں؟“ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے خیم کی بات اچھی لگی، وہ اسی کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے متعلق بتایا تھا۔ یاد رکھو! وہ شام کے سمندر میں ہو سکتا ہے یا یمن کے سمندر میں ہو سکتا ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ انھوں (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے یہ (حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) حفظ کر لی۔

[7387] سيار ابوالحکم نے کہا: ہمیں شعبی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، انھوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا جن کو ابن طاب کی تازہ کھجوریں کہا جاتا تھا اور جو کے ستوپلائے، میں نے ان

وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدْعُ قَرِيْبَةً إِلَّا خَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِئَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً، أَوْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا، اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السِّيفِ صَلْتًا، يُصْذِنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَّحْرُسُونَهَا.

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطَعَنَ بِمُخَصَّرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: «هَذِهِ طَبِئَةُ، هَذِهِ طَبِئَةُ، هَذِهِ طَبِئَةُ» «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثُكُمْ ذَلِكَ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. «فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ نَيْمٍ، أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ، وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلَّ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. وَأَوْ مَأْ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ، قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[۷۳۸۷] ۱۲۰- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجْبِيُّ أَبُو عَثْمَانَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى

سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انھوں نے کہا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے مجھے اجازت دی تھی کہ میں اپنے گھر والوں کے درمیان عدت گزار لوں، (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہونے والی ہے، میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی، میں عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے پیچھے تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”تمیم داری کے چچا کے بیٹے (ان کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے رشتہ دار) سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے۔“ اس کے بعد (سیار نے پوری) حدیث بیان کی اور اس میں مزید کہا کہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں نبی ﷺ کو دیکھ رہی ہوں، آپ نے اپنے عصا کو زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا: ”یہ طیبہ ہے۔“ آپ کی مراد مدینہ سے تھی۔

[7388] غیلان بن جریر نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے تو ان کا جہاز راستے سے ہٹ گیا، وہ ایک جزیرے میں جا اترے، وہ اس جزیرے میں نکل کر پانی ڈھونڈنے لگے، وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا، پھر (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا: پھر اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی تو میں طیبہ (مدینہ) کے سوا تمام شہروں میں جاؤں گا، پھر رسول اللہ ﷺ ان (حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ) کو لوگوں کے سامنے لے گئے اور (ان کی موجودگی میں) آپ نے ان (لوگوں) کے سامنے (یہ

فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَأَتَحَفَّتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ، وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلَيْبٍ، فَسَأَلَتْهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ؟ قَالَتْ: طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا، فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَ فِي أَهْلِي، قَالَتْ: فَتَوَدِدِي فِي النَّاسِ: أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، قَالَتْ: فَأَنْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ، وَهُوَ يَلِي الْمَوْخَرِ مِنَ الرِّجَالِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّ بَنِي عَمِّ لُتَيْمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ». وَسَأَقِ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: قَالَتْ: فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَأَهْوَى بِمَحْصَرَّتِهِ إِلَى الْأَرْضِ، وَقَالَ: «هَذِهِ طَيْبَةٌ يَغْنِي الْمَدِينَةَ».

[۷۳۸۸] ۱۲۱- (...). وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّوْلَبِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمِيمُ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ، فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ، فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ، فَلَقِيَ إِنْسَانًا بَجُرٍّ شَعْرَهُ، وَافْتَضَّ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا، غَيْرَ طَيْبَةٍ،

فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ: «هَذِهِ طَبِئَةٌ، وَذَلِكَ الدَّجَالُ».

واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ طیبہ ہے اور وہ (مُغض) دجال ہے۔“

[۷۳۸۹] ۱۲۲- (...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ غُنِيَمٍ الْجَزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ؛ أَنَّ أَنَا سَا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ، فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ، فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ، فَكَرِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَحِ السَّفِينَةِ، فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[7389] ابو زناد نے شخصی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: ”لوگو! مجھے تمیم داری نے یہ بتایا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اپنے ایک جہاز میں سمندر میں تھے، وہ جہاز ٹوٹ گیا اور ان میں سے کچھ لوگ جہاز کے تختوں میں سے ایک تختے پر سوار ہو گئے اور سمندر میں ایک جزیرے کی طرف جانے لے۔“ اور پھر (آگے باقی ماندہ) حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس واقعے سے متعلق پچھلی (احادیث: 7386 اور 7388) میں بیان ہوا ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جس سمندری جہاز میں سوار تھے وہ راستے سے ہٹ گیا، وہ بھٹکتے ہوئے مشرق کی سمت کے ایک جزیرے تک پہنچے، وہاں سے پانی لینے کے لیے جہاز کو روکا گیا اور وہ لوگ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہی بات راجح ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ جہاز ٹوٹ گیا اور کچھ لوگ اس کے تختے پر بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہ وہم ہے جو غالباً روایت بالمعنی کے دوران میں اس کے راوی یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر سے سرزد ہوا ہے۔ یہ راوی ویسے تو ثقہ ہیں۔ علمائے جرح و تعدیل کے نزدیک اہل حجاز سے انھوں نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ محفوظ ہیں لیکن حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں ان کی اہل حجاز سے بیان کردہ روایات میں (بھی) بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتا ہوں۔ (الہدی الساری، مقدمة فتح الباری، ص: 636)

یہ حدیث انھوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حزام قرشی کی حزامی سے روایت کی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تائید کی غرض سے پیش کیا ہے۔ واقعے کی اصل تفصیلات وہی ہیں جو پچھلی احادیث میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہ سوال کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ کس نوعیت کا تھا، بہت اہم ہے۔ بہت سے ماہرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے جس شخص کو دیکھا ہے وہ دجال تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے پہلے کا زمین کے کسی نامعلوم جزیرے پر قید ہے اور مقررہ وقت پر قید سے چھوٹ کر لوگوں کے سامنے نمودار ہوگا۔ بہت سے دیگر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فلسطین کے بہت بڑے راہب، عبادت گزار اور نیک انسان تھے۔ وہ سچے دل سے علم اور ہدایت کے طلبگار تھے۔ جب یہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک غیر آباد جزیرے پر پہنچے تو عالم مثال میں انھیں دجال کا مشاہدہ کرایا گیا، اس سے بات چیت کرائی گئی اور اس طرح ان کو یقین ہو گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی وہ آخری رسول ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے، چنانچہ واپسی پر وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ایمان قبول کیا، صحابیت کے منصب پر فائز ہوئے اور اہل کتاب کے لیے حجت بنائے گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[7390] ابن عمرو اوزاعی نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں مگر دجال اسے روندے گا۔ ان (دو شہروں) کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے، پھر وہ ایک شوریلی زمین میں اترے گا۔ اس وقت مدینہ تین بار لرزے گا اور ہر کافر اور منافق اس میں سے نکل کر اس (دجال) کے پاس چلا جائے گا۔“

[7391] حماد بن سلمہ نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا، مگر اس میں کہا: چنانچہ وہ (دجال) جرف کی شوریلی زمین میں آکر اپنا خیمہ لگائے گا اور کہا: ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔

باب: 25۔ دجال کے متعلق بقیہ احادیث

[7392] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصہبان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے، ان (کے) جسموں پر طیلسان کی عباں ہوں گی۔“

[۷۳۹۰] ۱۲۳- (۲۹۴۳) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ إِسْحَقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبَطُوهُ الدَّجَالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَلَيْسَ نَقَبٌ مِّنْ أَثْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّخَةِ، فَتَرْجَفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُتَنَافِقٍ».

[۷۳۹۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَيَأْتِي سَبْحَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ، وَقَالَ: فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُتَنَافِقٍ وَمُتَنَافِقَةٍ.

(المعجم ۲) (بَاب: فِي بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ) (التحفة ۲۴)

[۷۳۹۲] ۱۲۴- (۲۹۴۴) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَتَّبِعُ الدَّجَالُ، مِنْ يَهُودٍ إِصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ».

[7393] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابو زبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں جائیں گے۔“ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ (جو دین کے دفاع میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بہت کم ہوں گے۔“

[7394] ابو عاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[7395] عبد العزیز بن مختار نے کہا: ہمیں ایوب نے حمید بن ہلال سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایک گروہ سے روایت کی جن میں ابو دہاء اور ابو قتادہ شامل ہیں، انھوں نے کہا: ہم حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے پاس جایا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے اور نہ ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ”حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ و فساد میں) ایسی نہیں جو دجال سے بڑی ہو۔“

[7396] عبید اللہ بن عمرو نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے اور انھوں نے اپنی قوم کے تین لوگوں سے روایت کی جن میں ابو قتادہ بھی شامل ہیں کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے

[۷۳۹۳] ۱۲۵- (۲۹۴۵) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُمُّ شَرِيكٍ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَمُرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ». قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ».

[۷۳۹۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۷۳۹۵] ۱۲۶- (۲۹۴۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مَتَّهَمٌ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، ثَانِي عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتَجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ، مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلَقَ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ».

[۷۳۹۶] ۱۲۷- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فِيهِمْ

پاس جاتے تھے، جس طرح عبدالعزیز بن مختار کی روایت ہے، مگر انھوں نے کہا: ”دجال (کے فتنے) سے بڑا کوئی معاملہ (پیش نہیں آیا۔“

أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، إِلَى عِمْرَانَ بْنِ خُصَيْنٍ، مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ مُحْتَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ».

[7397] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، زمین کے چوپائے، خاص طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والے معاملے (بیماری، عاجز کر دینے والا بڑھاپا یا کوئی رکاوٹ) اور ہر کسی کو پیش آنے والا معاملے، (مثلاً: اجتماعی گمراہی، فتنے کے زمانے میں قتلِ عام، قیامت سے پہلے۔“

[۷۳۹۷] ۱۲۸- (۲۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوْ الدُّخَانُ، أَوْ الدَّجَالُ، أَوْ الدَّابَّةُ، أَوْ خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرُ الْعَامَّةِ».

فائدہ: ان میں سے کسی بات کے پیش آنے سے پہلے جتنا موقع ملتا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کا ذخیرہ کرلو۔

[7398] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے زیاد بن رباح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، زمین کا چوپایہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام لوگوں کے ساتھ پیش آنے والا معاملہ یا خصوصی طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والا معاملہ۔“

[۷۳۹۸] ۱۲۹- (...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَالُ، وَالدُّخَانُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرُ الْعَامَّةِ، وَخَوِصَّةٌ أَحَدِكُمْ».

[7399] ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۷۳۹۹] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

(المعجم ۲۶) (بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي
الْهَرْجِ) (التحفة ۲۵)

باب: 26- قتل عام میں عبادت کرنے کی فضیلت

[7400] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے خبر دی، انھوں نے معقل بن زیاد سے، انھوں نے معاویہ بن قرہ سے، انھوں نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید نے یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے معقل بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اس روایت کو معاویہ بن قرہ کی طرف لوٹایا، انھوں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طرف اور انھوں نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”ہر طرف پھیلی ہوئی قتل و غارت گری کے دوران میں عبادت (پر توجہ مرکوز) کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔“

[7401] یہی حدیث مجھے ابوالکامل نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: جس طرح شر پٹنی جاہلی معاشرے کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا نجات حاصل کرنے کے حوالے سے بہت بڑا عمل تھا، اسی طرح اندھے فتنے میں خود کو اس سے دور رکھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جانا حصول نجات کے لیے بڑا عمل ہے۔

(المعجم ۲۷) (بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ)
(التحفة ۲۶)

باب: 27- قیامت کا قریبی زمانہ

[7402] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت صرف بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔“

[۷۴۰۰] [۱۳۰- (۲۹۴۸)] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زَيْادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زَيْادٍ، رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهَجْرَةٍ إِلَيَّ».

[۷۴۰۱] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۷۴۰۲] [۱۳۱- (۲۹۴۹)] حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي

الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ».

[7403] یعقوب نے ابو حازم سے روایت کی، انھوں نے حضرت سہل بن یزید کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ اگلوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی انگلی) اور بڑی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ”میں اور قیامت اس طرح (ساتھ ساتھ) بھیجے گئے ہیں۔“

[۷۴۰۳] [۱۳۲- (۲۹۵۰)] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِهَامَ وَالْوُسْطَى، وَهُوَ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا».

[7404] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو سنا، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اور قیامت کو ان (شہادت اور بڑی انگلیوں) کی طرح (ساتھ ساتھ) مبعوث کیا گیا ہے۔“

[۷۴۰۴] [۱۳۳- (۲۹۵۱)] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ».

شعبہ نے کہا: اور میں نے قتادہ سے ان کے حدیث بیان کرنے کے دوران میں سنا: جتنی ان میں سے ایک انگلی دوسری سے بڑی ہے (اتنے سے زمانے کا فرق ہے)، مجھے معلوم نہیں یہ (معنی) انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا یا خود قتادہ نے بیان کیا۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: كَفَضَلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، فَلَا أُذِرِي أَذْكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ، أَوْ قَالَ قَتَادَةَ.

[7405] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ اور ابوتیاح کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، ان دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔“ اور شعبہ نے اسے بیان کرتے ہوئے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی

[۷۴۰۵] [۱۳۴- (...)] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ بَغِيٍّ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَأَبَا التَّيَّاحِ يُحَدَّثَانِ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا» وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ،

انگلی کو ملایا۔

الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِيهِ.

[7406] معاذ اور محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[۷۴۰۶] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

[7407] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے حمزہ ضعیفی اور ابوتیاح سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[۷۴۰۷] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمْرَةَ يَغْنِي الصَّبِيَّ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

[7408] معبد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔“ کہا: اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا۔

[۷۴۰۸] ۱۳۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ الْمُسَمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبِدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ: وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى.

[7409] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: اعراب (بدو لوگ) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سب سے کم عمر انسان کی طرف دیکھ کر فرماتے: ”اگر یہ زندہ رہا تو یہ بوڑھا نہیں ہوا ہوگا کہ تم پر تمھاری قیامت کی گھڑی آجائے گی۔“

[۷۴۰۹] ۱۳۶- (۲۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَتَنَظَرُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ: «إِنْ يَعْشُ هَذَا، لَمْ يَذَرِكْهُ الْهَرَمُ، قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

فائدہ: سَاعَتُكُمْ: تمھاری قیامت“ فرمایا، محض ”قیامت“ نہیں فرمایا جو سب اہل زمین کے لیے ہوگی، اس لیے یہاں اس سے مراد موت ہوگی، کیونکہ جو مر جاتا ہے اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے جس طرح کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب تدفین سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ» (تہذیب الآثار للطبری: 289/2) بدوؤں کو دونوں باتوں میں فرق سمجھ میں نہیں آ سکتا تھا۔ ان کے لیے یہی مفید تھا کہ وہ اپنی مدت عمر میں ہر وقت اپنی قیامت کو پیش نظر رکھیں

اور صحیح عمل کریں۔

[7410] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ اور اس کے پاس انصار میں سے ایک لڑکا بیٹھا تھا جسے محمد کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید اسے بڑھاپا نہ پہنچے گا کہ (تمہاری) قیامت آجائے گی۔“

[۷۴۱۰] (۱۳۷-۲۹۵۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَعْشُ هَذَا الْغُلَامُ، فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[7411] معبد بن ہلال عنزی نے حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ازوشنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف نظر کی، پھر فرمایا: ”اگر یہ لڑکا لمبی عمر پا گیا تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تمہاری) قیامت قائم ہو جائے گی۔“

[۷۴۱۱] (۱۳۸-...) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَبِيئَةً، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنْوَاءَ، فَقَالَ: «إِنْ عُمِرَ هَذَا، لَمْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

(معبد نے) کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لڑکا اس دن

میرا ہم عمر تھا۔

قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَثَرِ أَبِي يَوْمَيْدٍ.

[7412] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

انہوں نے کہا: (اس وقت) حضرت مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا گزرا جو میرے ہم عمروں میں سے تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس کو مہلت ملی تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تم پر) قیامت آجائے گی۔“

[۷۴۱۲] (۱۳۹-...) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، وَكَانَ مِنْ أَفْرَانِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ يُؤَخَّرَ هَذَا، فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[7413] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

[۷۴۱۳] (۱۴۰-۲۹۵۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

اور انھوں نے اس کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت آئے گی تو ایک آدمی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا، وہ برتن اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے، انھوں نے خرید و فروخت (کمل) نہیں کی ہوگی کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص اپنے حوض میں لپائی کر رہا ہوگا، وہ باہر نہیں نکل پایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

فائدہ: لوگوں کو اندازہ تک نہیں ہوگا اور قیامت اچانک آجائے گی، صور اسرافیل پھونکا جانے لگے گا۔

باب: 28۔ دو بار صور پھونکنے کے درمیان کا وقفہ

(المعجم ۲۸) (بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ)
(التحفة ۲۸)

[7414] صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو بار صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔“ انھوں (لوگوں) نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس مہینے؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس سال؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ ”پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔“

انھوں نے کہا: ”اور انسان کا کوئی حصہ نہیں، مگر وہ بوسیدہ ہو جائے گا، سوائے ایک ہڈی کے۔ وہ دھجی کی ہڈی کا آخری حصہ ہے، قیامت کے دن اسی سے خلقت کی ترکیب کمل ہوگی۔“

[۷۴۱۴] ۱۴۱- (۲۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعِينَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَيْتُ، قَالُوا: أَرْبَعِينَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَيْتُ. قَالُوا: أَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: أَيْتُ. «ثُمَّ يُنَزِّلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ».

قَالَ: «وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چالیس کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وقت کے اس فاصلے کو نہ بیان کرنا ممکن ہے اور نہ عام آدمی کو اس کی سمجھ آ سکتی ہے۔

[7415] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہی کی ہڈی کے آخری سرے کے سوا پورے ابن آدم (کے جسم) کو مٹی کھالے گی، اسی سے انسان پیدا کیا گیا اور اسی (آخری سرے) سے پھر (اسے جوڑ کر) اکٹھا کیا جائے گا۔“

[۷۴۱۵] ۱۴۲- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْجَزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ، مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ».

[7416] معمر نے ہمام بن منہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے جسم میں ایک ہڈی ہے جس کو مٹی کبھی نہیں کھا سکے گی، اسی میں (سے) قیامت کے دن اس کو پورا بنایا جائے گا۔“ انھوں (لوگوں) نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کون سی ہڈی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دم کی ہڈی کا آخری سرا ہے۔“

[۷۴۱۶] ۱۴۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا، فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالُوا: أَيُّ عَظْمٍ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «عَجَبُ الذَّنْبِ».



فرمانِ رسولِ کریم ﷺ

«الدُّنْيَا

سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

وَجَنَّةُ الْكَافِرِ»

”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 7417 (2956))

تعارف کتاب الزهد والرقائق

یہ دنیا بنو آدم کا اصل وطن نہیں۔ یہ جگہ تکلیفوں، صدموں، خطروں اور آفتوں سے بھری ہوئی ہے۔ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا وطن وہی جگہ ہے جسے حاصل کرنے کی خواہش اس کے خون میں موجزن ہے۔ آدم علیہ السلام کے جس بیٹے ربیئی نے اپنی فطرت کی حفاظت کی، اپنے خالق و مالک، پالنے والے اور نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار سے اپنا تعلق نہیں توڑا اسے معلوم ہے کہ اس کا اصل وطن کون سا ہے اور اس نے وہاں پہنچنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کرنا ہے، اسے معلوم ہے کہ اس دارالحسن میں اسے ہر صورت ایک متعین مدت کے لیے وقت گزارنا ہے اور جب یہ میعاد پوری ہو جائے گی تو وہ اس قید خانے سے پرواز کرے گا اور اپنے خوبصورت ترین، ابدی نعمتوں سے بھرے ہوئے اور ہر طرح کی تکلیفوں سے محفوظ وطن میں پہنچ جائے گا۔ وہاں سے ہمیشہ اپنے محبت کرنے والے انتہائی محبوب اور رحیم و کریم رب کے انتہائی قرب میں زندگی گزارے گا، جہاں ہر آن نئے سے نیا انعام اس کا منتظر ہوگا۔

دوسری طرف آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا ربیئی جس نے اپنی فطرت کو اپنے بدترین دشمن کے پاس گروی رکھ دیا، اپنے رحیم و کریم پروردگار سے اپنا ناتا توڑ لیا اور اپنے بدترین دشمن کے اس جھوٹ کا اعتبار کر لیا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے لذت کا سامان صرف وہی ہے، وہ اس دنیا کے متاع فریب کا شکار ہو جائے گا، اپنی منزل کو بھلا دے گا، حقیقی وطن کی طرف جانے والے راستے کو چھوڑ دے گا اور اس گھٹیا زندگی کی جھوٹی اور عارضی دلفریبیوں کے پیچھے چلتا ہوا تباہی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ اپنے دشمن کے فریب میں اگر اس نے جس جھوٹی جنت میں دل لگایا تھا وہ بھی اس سے چھن جائے گی۔ یہ دنیا حقیقتاً ایک قید خانہ ہے جس کی اصلیت سے مومن آگاہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے جس کے فریب ہونے کا اسے تب پتہ چلے گا جب وہ حتمی تباہی کا شکار ہو چکا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کی اصلیت کو واضح گاف کرنے والی ایک مثال سے اولاد آدم کو اس دنیا کے فریب سے بچانے کی کوشش فرمائی۔ یہ اس بد صورت کان کئے بکری کے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے جسے اپنی مختصر سی زندگی کے بعد مکر متعفن ہو جانا اور گندگی میں بدل جانا ہے۔ اس دنیا کی ساری نعمتیں اسی طرح کی ہیں، تھوڑی دیر کے لیے دلکش اور جلد ہی بدل جانے والی ہیں۔ سب سے زیادہ دانا اور سب سے کامیاب انسان وہی ہو سکتا ہے جو اسی وقت میں اس نعمت سے فائدہ اٹھائے جبکہ وہ نہیں بدلی، کھالے، چھن لے اور جو بچے اسے ایک نسخہ کیمیا کے ذریعے سے انتہائی بیش قیمت اور لافانی بنا کر ایسے ذریعے سے اپنے حقیقی وطن اور اپنے دائمی گھر کی زیب و زینت بنانے کے لیے آگے روانہ کر دے کہ وہاں پہنچنے تک وہ لمحہ بیش از بیش قیمتی اور عظیم سے عظیم تر ہوتا جائے۔ نسخہ کیمیا یہ ہے کہ ہر نعمت کو اپنے رب کی رضا کے ساتھ وابستہ کر دے اور اس کے راستے میں دے کر اسے آگے بھجوا دے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو یہ نعمتیں اسے قبر تک پہنچا کر واپس ان لوگوں کے پاس آجائیں گی جو انھیں سنت سنت کر رکھیں گے اور وہ گندگی میں بدلتی فقاہوتی جائیں گی یا پھر ان کی قسمت اچھی ہوگی تو جو کام یہ جانے والا نہیں کرے گا وہ کر گزریں گے اور انھیں آگے روانہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دنیا کی اکثر نعمتیں اسی دنیا میں گندگی میں بدلتی رہتی ہیں اور جو نہیں بدلتیں وہ تپ کر انگارہ بنتی رہتی ہیں، اسی کو جلاؤ الٹی ہیں، وہ ان سے چمٹا رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر موقع پر اپنی امت کو کامیابی کے ان سہرے اصولوں سے آگاہ کیا اور بہترین تربیت فرمائی۔ جب فاقوں میں زندگی گزار کر ایثار کرنے والے انصار بحرین سے مال آجانے کی خبر سن کر فاقے اور احتیاج کی شدت سے بچنے کی امید لے کر آپ کی خدمت میں آئی تھیں تو آپ نے انھیں اس مال میں سے اپنے حصے کی نوید بھی عطا کی اور اس سے کروڑ ہا گنا زیادہ قیمتی اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ فاقے میں جو امتحان ہوتا ہے وہ اس امتحان سے بہت آسان ہے جو مال کی فراوانی کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ وہی اہل ایمان جو فاقوں کے عالم میں ایثار اور مواسات کے راستے پر چل رہے ہیں، مال آجانے کے بعد ان میں سے بہت لوگ دنیا داری میں مقابلے کا شکار ہو جائیں گے، ایثار کے بجائے ایک دوسرے سے منہ موڑ لیں گے اور مواسات کے بجائے باہمی حسد اور بغض کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ نے اس امتحان میں سرخرو ہونے کا نسخہ یہ بتایا کہ دنیا اور مال کے معاملے میں اس کی طرف دیکھنے کے بجائے جو تم سے اوپر ہے، اس کی طرف دیکھنا جو تم سے کم تر ہے اور اپنی اس حالت کو یاد رکھنا جو دنیا کی نعمتیں ملنے سے پہلے تھی اور یاد رکھنا کہ تم خود اپنی خوبصورت شکل و صورت، صحت و عافیت، سننے، بولنے، دیکھنے کی صلاحیت اور مال و دولت خود بنا کر ساتھ نہیں لائے، نہ تمہارے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہے۔ یہ سب کچھ تمہیں دینے والے نے دیا ہے۔ یہ اسی کے کام آئے گا جس نے آنکھوں سے دیکھنے کے ساتھ دل سے دیکھنے کی صلاحیت سے فائدہ اٹھایا۔ دینے والے کا احسان یاد رکھا، اس کے نام پر دینے کو بوجھ نہ سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی سابقہ امت کے تین آدمیوں کا قصہ سنا کر اپنی امت کو منزل کا پتہ بتایا اور وہاں تک پہنچانے والے راستے پر لاکھڑا کیا۔ وہ اپنے نصیب کو روئے جو آپ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دشمن کے پیچھے چل پڑا۔ جنھوں نے آپ ﷺ کے راستے کو نہ چھوڑا وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے ہیں، انھوں نے یاد رکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اللہ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی اور گم نام و گوش نشین ہو۔ وہ عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ جیسے تھے جو فقر و فاقہ کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزاری ہوئی زندگی کی لذتوں کو بھلا نہ پائے تھے اور دوسروں کو بھی یہی راستہ دکھاتے رہتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی امت کے سامنے اس سبق کو دہرایا جو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے انجام کے حوالے سے لکھا تھا جو دنیا کے فریب میں آکر اپنے رب کو بھلا دیتے ہیں اور اس سے تعلق توڑ لیتے ہیں۔

حضرت انس، ابو ہریرہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کھول کھول کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ امت کو دیے ہوئے سبق پر خود کس طرح عمل فرماتے تھے۔ رزق تک کے معاملے میں آپ کی دعا ہی یہ تھی: ”اے اللہ! آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔“ اور یہ زندگی اس طرح برقرار رہتی تھی کہ مہینوں چولہا نہ جلتا تھا۔ سارا گھر کبھی مسلسل دو راتیں جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھاتا تھا۔ بہت خوش حالی میں بھی مسلسل تین راتوں سے زیادہ گندم کی روٹی نہ کھاتی تھی۔ گزران دو چیزوں پر تھی، کھجور پر اور پانی پر، بلکہ جب آپ کے گھر والوں کو یہ دونوں چیزیں پیٹ بھر کر ملنے لگیں تو آپ دنیا چھوڑ کر آگے روانہ

ہو گئے۔ یہاں کی زندگی میں تو ردی کھجور بھی اتنی میسر نہ تھی کہ پیٹ بھر جاتا، آپ کے تربیت یافتہ صحابہ مکھن اور ایک سے زیادہ قسم کی کھجوروں کو قیش خیال کرتے تھے اور جس کے گھر میں بیوی کے ساتھ کوئی خدمت گزار بھی میسر ہوتا تو اسے بادشاہ قرار دیتے تھے۔ فقیری میں فائدہ یہ تھا کہ فقراء مسلمان اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر عذاب کا شکار ہونے والوں کے کنویں کے پانی سے گندھا ہوا آنا بھی اپنے ساتھیوں کو استعمال نہ کرنے دیا اور سواری کے اونٹوں کے آگے ڈال دیا اور یہ نکتہ سکھایا کہ سوچو جو شخص اپنی زندگی ہی شہود والوں کی طرح دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر گزار دے گا وہ کس طرح اللہ کے غضب کا شکار ہوگا۔

اس کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے وہ احادیث بیان کیں جن میں سکھایا گیا ہے کہ اپنے مال کے ذریعے سے اللہ کی رضا اور اس کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے، بیوہ عورتوں، مسکینوں اور یتیموں کی خبر گیری کا کیا انعام ملتا ہے، مسجدیں بنانے اور مسافروں کا خیال رکھنے کا اجر کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ احادیث بیان کیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ اچھے کام ضائع کس وجہ سے ہوتے ہیں بلکہ برے اور قابل سزا ہو جاتے ہیں۔ ریا کاری کی تباہ کاری کیا ہے۔ زبان کو بے احتیاطی سے استعمال کرنے پر کیا تباہی آتی ہے۔ دوسروں کو اچھی تلقین کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے، تکبر کا شکار ہو کر اپنے گناہوں کا اشتہار لگانے والا کس انجام کو پہنچتا ہے، اللہ کی رضا کے لیے چھوٹے چھوٹے کام کرنے پر کتنے بڑے انعامات مل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس جس کی فطرت مسخ ہو جائے، بعید نہیں کہ اس کی خلقت بھی مسخ ہو جائے، اسے انسان سے تبدیل کر کے کوئی حقیر جانور بنا دیا جائے۔ انسان خود بھی تکبر سے بچے، دوسروں کو بھی تکبر کا نشانہ نہ بننے دے۔ ہر بڑے چھوٹے کا حق ادا کرے۔ فرامین رسول ﷺ پر مشتمل عمل و حکمت کا یہ خزینہ انسانیت کی ہدایت اور فلاح کا ضامن ہے اس کا صحیح تحفظ بھی عظیم اجر کا سبب ہے۔

اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں پیغمبروں کی تعلیمات اور سچی ہدایت کی حقیقی قدر معلوم تھی۔ وہ زندہ آگ میں جل گئے اور ہدایت سے دستبردار نہ ہوئے۔

پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو یسر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی زبانی اس زندگی کے نمونے پیش کیے جو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں بسر ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کی جھلکیاں، آپ کی سکھائی ہوئی حکمت کے نمونے، آپ کی دنیا سے بے رغبتی، اللہ کی راہ میں مستعدی اور آپ کے بے کنار فیض اور آپ کی عظیم ترین برکتوں اور اس زندگی اور اس کے بعد امت کے ہر فرد سے آپ کی شفقت و رحمت کے روح پرورد کرے ہیں جن سے ہر مومن کا دل ایمان کی لذتوں سے معمور ہو جاتا ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ کی یہ جھلکیاں اور زندگی کے ہر مرحلے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کے ہر موڑ پر آپ کے طرز عمل اور رویے کے جمال انسان کے دل کو موم بنانے کا سامان ہے۔ آپ کی سیرت کا ہر نقش آپ کے ساتھ اہل ایمان کی محبت کو فروزاں تر کرنے کا قیمتی ذریعہ ہے۔

۵۳ - کتاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ

زہد اور رقت انگیز باتیں

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

(المنعم، ۱۰۰) (بَابُ: "الدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ") (الصفحة ۱)

[7417] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

[۷۴۱۷] ۱- (۲۹۵۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

خلاصہ فائدہ: مومن اس دنیا میں پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے، باطل قوتوں کی طرف سے مشقتیں اٹھاتا ہے اور آزمایا جاتا ہے۔ فیصلہ کیا ہوگا، اس خوف میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں سے نکل کر اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو دائمی نعمتیں میسر ہوں گی، جبکہ کافر کو اس کے حصے کی سب نعمتیں یہیں میسر کر دی گئی ہیں، وہ یہاں سے نکل کر عذاب و مشقت میں مبتلا ہو جائے گا۔

[7418] سلیمان بن بلال نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ کی) کسی بالائی جانب سے داخل ہوتے ہوئے بازار سے گزرے، لوگ آپ کے پہلو میں (آپ کے ساتھ چل رہے) تھے۔ آپ حقیر سے کانوں والے مرے ہوئے مینے کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا، پھر فرمایا: ”تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض لینا پسند کرے گا؟“ تو انھوں (صحابہ)

[۷۴۱۸] ۲- (۲۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالشُّوقِ، دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالتَّاسِ كُفَّتُهُ، فَمَرَّ بِجَدِي أَسْلَمَ مَيْتٍ، فَتَنَاولَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بِدَرْهَمٍ؟» فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنْهُ لَنَا جَسِيءٌ. وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ:

نے کہا: ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض لینا پسند نہیں، ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”(پھر) کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تحصیل مل جائے؟“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا، کیونکہ (ایک تو) یہ حقیر سے کانوں والا ہے (بھلا نہیں لگتا)، پھر جب وہ مرا ہوا ہے تو کس کام کا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! جتنا تمہارے نزدیک یہ حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔“

أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا، كَانَ عَيْنًا فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسْلُكٌ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: «فَوَاللَّهِ! لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ».

[7419] محمد بن ثنیٰ عزیٰ اور ابراہیم بن محمد بن عرعہ سامی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عبد الوہاب ثقفی نے جعفر (صادق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ ثقفی کی روایت میں ہے: (صحابہ نے کہا: اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی حقیر سے کانوں والا ہونا اس کا عیب تھا۔

[۷۴۱۹] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَزْرَةَ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَنُ بِهِ عَيْنًا.

[7420] ہمام (بن یحییٰ بن دینار) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن فضال رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ (سورت): ﴿أَلْهَمَكُمُ التَّكَاثُرَ﴾ تلاوت فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔“ فرمایا: ”آدم کے بیٹے! تیرے مال میں سے تیرے لیے صرف وہی ہے جو تم نے کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔“

[۷۴۲۰] ۳-(۲۹۵۸) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿الْمَنَكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: «يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَا لِي، مَا لِي قَالَ: وَهَلْ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ! مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتَيْتَ، أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ».

[7421] شعبہ، سعید (بن ابی عروبہ) اور ہشام سب نے قتادہ سے، انھوں نے مطرف سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ (آگے) ہمام کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۷۴۲۱] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَامٍ.

[۷۴۲۲] ۴- (۲۹۵۹) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي، مَالِي، إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَقْنَى أَوْ لَيْسَ فَأَبْلَى، أَوْ أَعْطَى فَأَقْنَى، وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ، وَتَارِكَةٌ لِلنَّاسِ».

[7422] حفص بن میسرہ نے علاء (بن عبد الرحمن) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اس کے لیے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں: جو اس نے کھایا اور فنا کر دیا، یا جو پہنا اور بوسیدہ کر دیا، یا جو کسی کو دے کر (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے تو وہ (بندہ) جانے والا اور اس (مال) کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔“

[7423] محمد بن جعفر نے کہا: مجھے علاء بن عبد الرحمن نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[۷۴۲۳] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[7424] عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کے پیچھے تین چیزیں ہوتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے ہوتے ہیں، گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔“

[۷۴۲۴] ۵- (۲۹۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَسْتَبْعُ الْمَيِّتُ ثَلَاثَةً، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

[7425] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عمرو بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر کے حلیف تھے، انھوں نے

[۷۴۲۵] ۶- (۲۹۶۱) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [يَعْنِي ابْنَ حَزْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيَّ]: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ

جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی، انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تا کہ وہاں کا جزیرہ لے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے بذات خود اہل بحرین سے صلح کی تھی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا تھا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے آئے، انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کر لی، واپس ہوئے تو وہ (صحابہ) آپ ﷺ کے سامنے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو مسکرا دیے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے بجا فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اور اس کی امید رکھو جس سے تمھیں خوشی ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فخر کا خوف نہیں (کہ تمھیں اس سے نقصان پہنچے گا)، لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا اسی طرح تم پر کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی، پھر تم اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو گے جس طرح ان لوگوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا اور یہ تمھیں بھی تباہ کر دے گی جس طرح اس نے ان کو تباہ کر دیا تھا۔“

[7426] صالح اور شعیب دونوں نے زہری سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: ”اور یہ تمھیں بھی اسی طرح بُھائے گی (دنیا میں مگن اور آخرت سے غافل کر دے گی) جس طرح اس نے ان کو بُھالیا تھا۔“

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ خَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِحِزْبَيْتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْنُكُم سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟» فَقَالُوا: أَجَلٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ! مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتُهُمْ».

[۷۴۲۶] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ؛ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ؛ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ: «وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتُهُمْ».

[7427] عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے مولیٰ یزید بن ابوفراس رباح نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جب روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کس طرح کی قوم ہو گے؟“ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا: ہم وہی بات کریں گے جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اس کے برعکس، تم (دنیا کے معاملے میں) ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے، پھر ایک دوسرے سے منہ موڑ لو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر مسکین مہاجرین کے ہاں جاؤ گے اور ان میں سے کچھ کو (حاکم بنا کر) دوسروں کی گردنوں پر مسلط کر دو گے۔“

[۷۴۲۷] ۷- (۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رِبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، أَيُّ قَوْمٍ، أَنْتُمْ؟» قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ، تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ واقع ہونے سے قبل ہی من و عن بتا دیا تھا۔ آپ نے ہر اعتبار سے امت کو ڈرایا، غلطیوں سے روکا، رہنمائی فرمائی، کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہنے دیا۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِہِ وَآلِہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.

[7428] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف دیکھے جسے مال اور جمال میں فضیلت حاصل ہے تو اس کو بھی دیکھے جو اس سے کمتر ہے، جس پر (خود) اسے فضیلت حاصل ہے۔“

[۷۴۲۸] ۸- (۲۹۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الرِّزَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَشْفَلُ مِنْهُ وَمَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ».

[7429] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، بالکل ابوزناد کی حدیث کے مانند۔

[۷۴۲۹] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

حَدِيثِ أَبِي الزُّنَادِ، سَوَاءً.

[۷۴۳۰] ۹- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ». قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «عَلَيْكُمْ».

[7430] جریر، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی طرف دیکھو جو (مال اور جمال میں) تم سے کم تر ہے، اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے فائق ہے، یہ لائق تر ہے اس کے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔“

ابو معاویہ نے کہا: ”(وہ نعمت) جو تم پر کی گئی۔“

[۷۴۳۱] ۱۰- (۲۹۶۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصٌ وَأَقْرَعٌ وَأَعْمَى، فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّيْلِبَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ، أَوْ قَالَ الْبَقَرُ، - شَكُّ إِسْحَقَ - إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ: أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ قَالَ: فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُسْرَاءً، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا. قَالَ: فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ

[7431] اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا: مجھے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بنو اسرائیل میں ایک مہلہری والا، گنجا اور اندھا تین آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، وہ مہلہری والے کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائے، اس پر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی، (فرشتے نے) کہا: تمہیں مال کون سا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، یا کہا: گائے۔ اسحاق کو شک تھا۔ مگر یہ (بات یاد تھی) کہ مہلہری والے اور سببے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کا کہا۔ فرمایا: تو اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: تمہیں اللہ اس میں برکت عطا کرے۔ کہا: پھر وہ گنچے کے پاس گیا اور اس سے

کہا: تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت ہال اور یہ بیماری مجھ سے دور ہو جائے جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرمایا: تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت ہال عطا کر دیے گئے۔ (فرشتے نے) کہا: تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی، (فرشتے نے) کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا کرے۔ فرمایا: پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بصارت لوٹا دے تاکہ اس کے ذریعے سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں، کہا: تو اس نے اسے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے لوٹا دی۔ اس نے پوچھا: تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ تو اسے ایک گاجھن بکری دے دی گئی۔ اُن دونوں (اونٹنی اور گائے) کے بھی بچے ہوئے اور اس (بکری) کے بھی بچے ہوئے۔ فرمایا: اس (مہلبھری والے) کی اونٹوں سے بھری ایک وادی ہو گئی اس (مگجے) کی گایوں سے بھری ایک وادی ہو گئی اور اس (اندھے) کی بکریوں سے بھری ایک وادی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ (فرشتہ) مہلبھری والے کے پاس اسی کی (پہلی) شکل اور حالت میں گیا، کہنے لگا: مسکین آدمی ہوں، سفر میں میرا تمام مال اسباب ختم ہو گیا ہے۔ آج اللہ کے اور اس کے بعد تمہارے سہارے کے بغیر منزل کو پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے نام پر، جس نے تمہیں خوبصورت رنگت، خوبصورت جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس پر (سوار ہو کر) میں اپنے سفر میں منزل کو پہنچ سکوں۔ اس نے جواب دیا: (مجھ پر) بہت (سے لوگوں کے) حقوق ہیں۔ اس (فرشتے) نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ میں تمہیں جانتا ہوں، تو وہی مہلبھری والا نہیں

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَذَرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، قَالَ: وَأَعْطِي شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، فَأَعْطِي بَقْرَةً حَامِلًا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ فِيهَا. قَالَ: فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأَعْطِي شَاةً وَالِدًا، فَأَنْجَحَ هَذَانِ وَوُلِدَ هَذَا. قَالَ: فَكَانَ لِهَذَا وَاِدٌ مِّنَ الْإِبِلِ، وَلِهَذَا وَاِدٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَلِهَذَا وَاِدٌ مِّنَ الْغَنَمِ.

قَالَ: «ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مُّسْكِينٌ، قَدْ انْقَطَعَتْ بِيَ الْجَبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ: الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرُثْتُ هَذَا أَمَالًا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.»

کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور وہی فقیر نہیں جسے اللہ نے (بہت کچھ) عطا کر دیا۔ اُس نے جواب دیا: مجھے تو یہ مال (اپنے) بڑوں سے ورثے میں ملا ہے۔ اس (فرشتے) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تمہیں اسی طرح کر دے جس طرح پہلے تھا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور وہ صحنجے کے پاس (بھی) اسی کی (پہلی) صورت میں آیا۔ اُس سے بھی اسی طرح کہا جو اس (مصلیٰ والے) سے کہا تھا۔ اس نے بھی اس (فرشتے) کو وہی جواب دیا جو اس (مصلیٰ والے) نے دیا تھا۔ اس نے کہا: تو اگر جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے۔“

فرمایا: ”اور وہ اندھے کے پاس اسی کی (سابقہ) شکل اور حالت میں آیا اور کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، میرے سفر میں میرا سب مال و اسباب ختم ہو گیا ہے، اب اللہ کی اور اس کے بعد تمہاری مدد کے بغیر منزل کو پہنچنا ممکن نہیں۔ میں اس ذات کے نام پر، جس نے تمہاری بصارت تمہیں لوٹا دی، تم سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے میں (زاد راہ کا انتظام کر کے) اپنے سفر میں منزل کو پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا: میں اندھا تھا، اللہ نے میری بصارت مجھے لوٹا دی، تو جتنا چاہے لے جا اور جتنا دل چاہے چھوڑ جا۔ اللہ کی قسم! اللہ کے نام پر تو جو بھی لے جائے میں اس پر تمہیں کوئی زحمت تک نہیں دوں گا۔ اس (فرشتے) نے کہا: اپنا مال سنبھال لے، تم سب کا امتحان لیا گیا تھا۔ تمہیں (اللہ کی) رضا سے نوازا گیا اور تمہارے دو ساتھیوں پر غضب نازل کیا گیا۔“

قَالَ: «وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا. فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ.»

قَالَ: «وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْجَبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ، شَاءَ أَتَبْلُغَ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ! لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أُمْسِكْ مَا لَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَشُحِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.»

[7432] بکیر بن مسمار نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے بیٹے عمر (بن سعد) ان

[۷۴۳۲] ۱۱- (۲۹۶۵) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ - قَالَ عَبَّاسٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَقُ:

کے پاس آئے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اترے اور ان (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس رہائش پذیر ہو گئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ سلطنت کے بارے میں باہم لڑ رہے ہیں (آپ بھی اپنا حصہ مانگیں۔) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: خاموش رہو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی ہو اور گرم نام (گوشہ نشین) ہو۔“

[7433] معتمر، عبد اللہ بن نمیر اور ابن بشر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن قیس نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح جنگیں لڑتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کو خاوار درخت کے پتوں اور اس کیکر (کے پتوں) کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی بکری کی میٹگیوں کی طرح پاخانہ کرتا تھا، پھر اب بنو اسد کے لوگ دین کے معاملے میں میری تادیب کرنے لگے ہیں! (اگر اب میں دین سے اس قدر نااہل ہو گیا ہوں) تب تو میں بالکل ناکام ہو گیا اور میرے عمل ضائع ہو گئے۔ اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں ”تب تو“ نہیں کہا۔

أَخْبَرَنَا - أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ: حَدَّثَنِي غَابِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي إِبِلِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّائِبِ، فَتَزَلَّ، فَقَالَ لَهُ: أَنْزَلْتُ فِي إِبِلِكَ وَعَنْيَمِكَ وَتَرَكْتُ النَّاسَ يَنْتَازِعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ: اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْعَنِيَّ، الْخَنِيَّ».

[۷۴۳۳] ۱۲- (۲۹۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بَشِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ كُنَّا نَعْرُوزُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْجُبْلَةِ، وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنْ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَضْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ، لَقَدْ خَبِثْتُ، إِذَا، وَضَلَّ عَمَلِي. وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِذَا.

فائدہ: بنو اسد بن خزیمہ بن مدرکہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر نبوت کے جھوٹے دعویدار طلحہ بن خویلد کے پیروکار بن گئے تھے۔ پھر طلحہ اور ان سب لوگوں نے تاب ہو کر دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور کوفہ میں مقیم ہو گئے۔ انھی بنو اسد کے لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر نماز درست طریقے سے نہ پڑھانے سمیت غلط الزامات لگا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے خلاف شکایت کر دی۔ امیر المومنین نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر بھرپور اعتماد ہونے کے باوجود اپنا فرض منصبی پورا کرتے ہوئے انھیں معزول کر کے ان کے

خلاف تحقیقات کروائیں۔ بنواسد کے سب الزام جھوٹے ثابت ہوئے۔

[7434] وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: یہاں تک کہ ہم سے ایک بکرے کی (ہینگنیوں کی) طرح کا پاخانہ کرتا تھا جس میں اور کچھ (کسی) اور کھانے کا کوئی حصہ جو اسے پاخانہ کی شکل دے (ملا ہوا) نہیں ہوتا تھا۔

[7435] اشیمان بن فروخ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر عدوی سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ایک دن (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے عامل) حضرت عتبہ بن غزوہ انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر کہا: حمد و ثناء کے بعد، بے شک یہ دنیا خاتمے کے قریب ہو گئی ہے اور اس (کی مہلت) میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جس طرح برتن کے آخری قطرے ہوتے ہیں جنہیں برتن والا انڈیل رہا ہوتا ہے اور تم اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہو رہے ہو جس پر زوال نہیں آئے گا۔ جو تمہارے پاس ہے اس میں سے بہترین متاع کے ساتھ آگے جاؤ، کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جاتا ہے تو وہ ستر سال گرتا رہتا ہے، اس کی حد تک نہیں پہنچتا۔ اور اللہ کی قسم! یہ (جہنم) پوری طرح بھر جائے گی۔ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں بتایا گیا کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک دن آئے گا جب وہ ازدحام کے سبب تنگ پڑ جائے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں میں تھا، ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میں نے ایک چادر اٹھائی تو اسے اپنے

[۷۴۳۴] ۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ، مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

[۷۴۳۵] ۱۴- (۲۹۶۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِضُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَاءً، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ، يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا، وَإِنَّكُمْ مُتَقَبِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ، فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يَذُرُّ لَهَا قَعْرًا، وَاللَّهِ! لَتَمْلَأَنَّ، أَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مِّصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْطٍ مِنَ الرِّحَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِبِضْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِبِضْفِهَا، فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا، وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةَ

اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا، آدمی میں نے کمر پر باندھی اور آدمی سعد رضی اللہ عنہ نے، اب ہم میں سے ہر کوئی شہروں میں سے کسی شہر کا امیر بن گیا ہے۔ میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں اور کبھی کوئی نبوت نہیں تھی مگر ختم ہو گئی، یہاں تک کہ اس کا پچھلا حصہ بادشاہت میں بدل گیا۔ جلد ہی تمہیں (اس کا) پتہ چل جائے گا اور ہمارے بعد کے امیروں کا (بھی تم لوگ خود) تجربہ کر لو گے۔

[7436] اطلق بن عمر بن سلیط نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر سے، جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا، روایت کی، کہا: حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، وہ اس وقت بصرہ کے امیر تھے، (آگے) شبان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[7437] قرظہ بن خالد نے حمید بن ہلال سے اور انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے دیکھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں شخص تھا، خاردار درختوں کے پتوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، یہاں تک کہ ہماری باجھیں زخمی ہو گئیں۔

[7438] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انھوں (صحابہ) نے عرض کی، اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں، تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟“ انھوں (صحابہ) نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ”چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو

قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخْتُ، حَتَّى تَكُونَ أَجْرُ غَاقِبَتِهَا مُلْكًا، فَتَسْخَرُونَ وَتُجَرَّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

[۷۴۳۶] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلِيطٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ، قَالَ: خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ عَزْوَانَ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَبَّانَ.

[۷۴۳۷] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُورَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَزْوَانَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا.

[۷۴۳۸] ۱۶- (۲۹۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُصَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ، لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ

کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ انھوں (صحابہ) نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں اس سے زیادہ زحمت نہیں ہوگی جتنی زحمت تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”وہ (رب) بندے سے ملاقات فرمائے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہ دی تھی، تمہیں سردار نہ بنایا تھا، تمہاری شادی نہ کرائی تھی، گھوڑے اور اونٹ تمہارے اختیار میں نہ دیے تھے اور تمہیں ایسا نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرتے تھے اور لوگوں کی آمدنی میں سے چوتھائی حصہ لیتے تھے؟ وہ جواب میں کہے گا: کیوں نہیں! (بالکل ایسا ہی تھا۔) تو وہ فرمائے گا: کیا تم سمجھتے تھے کہ تم مجھ سے ملو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: آج میں اسی طرح تمہیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت اور سیادت سے نہیں نوازا تھا، تمہاری شادی نہیں کرائی تھی، تمہارے لیے اونٹ اور گھوڑے مسخر نہیں کیے تھے اور تمہیں اس طرح نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم ریاست کے مزے لیتے تھے اور لوگوں کے مالوں میں سے چوتھائی حصہ وصول کرتے تھے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، میرے رب! تو وہ فرمائے گا: تمہیں اس بات کا کوئی گمان بھی تھا کہ تم مجھ سے ملاقات کرو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: اب میں بھی اسی طرح تمہیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر تیسرے سے ملے گا۔ اس سے بھی وہی فرمائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتابوں اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا اور نمازیں پڑھی تھیں، روزے رکھے تھے اور صدقہ دیا کرتا تھا، جتنا اس کے بس میں ہوگا (اپنی نیکی کی) تعریف کرے گا، چنانچہ وہ فرمائے گا:

زہد اور رقت انبیز باتیں
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ: أَيُّ فُلٍّ! أَلَمْ أُكْرِمَكَ، وَأَسَوِّدَكَ، وَأَزَوِّجَكَ، وَأَسْخُرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعٍ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، قَالَ: فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ: أَيُّ فُلٍّ! أَلَمْ أُكْرِمَكَ، وَأَسَوِّدَكَ، وَأَزَوِّجَكَ، وَأَسْخُرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعٍ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هَهُنَا إِذَا.

تب تم یہیں ٹھہرو۔

فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا: اب ہم تمہارے خلاف اپنا گواہ لائیں گے۔ وہ دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا: بولو، تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے متعلق بتائیں گی۔ یہ (اس لیے) کہا جائے گا کہ وہ (اللہ) اس کی ذات سے اس کا عذر دور کر دے۔

اور وہ منافق ہوگا اور وہی شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوگا۔“

[7439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ ہنس پڑے، پھر آپ نے پوچھا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کس بات پر ہنس رہا ہوں؟“ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے بندے کی اپنے رب کے ساتھ کی گئی بات پر ہنسی آئی ہے، وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ ﷺ نے کہا: وہ فرمائے گا: کیوں نہیں! فرمایا: بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف اپنی طرف کے گواہ کے سوا اور کسی (کی گواہی) کو جائز قرار نہیں دیتا۔ تو وہ فرمائے گا: آج تم اپنے خلاف بطور گواہ خود کافی ہو اور کرنا کاتبین بھی گواہ ہیں، چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے (اپنے) اعضاء سے کہا جائے گا: بولو، فرمایا: تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائیں گے، پھر اسے اور (اس کے اعضاء کے) بولنے کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ فرمایا: تو (ان کی گواہی سن کر) وہ کہے گا: دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تمہاری طرف سے (دوسروں کے ساتھ) لڑا کرتا تھا۔“

قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: الْآنَ تَبَعْتُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ، وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ: انْطِقِي، فَمَنْطِقُ فَخِذِهِ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذَلِكَ لِيُعْذَرَ مِنْ نَفْسِهِ.

وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ الَّذِي يَسْحَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

[۷۴۳۹] ۱۷- (۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتَبِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مِنَّا أَضْحَكُ؟» قَالَ: قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «مِنْ مُحَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَلَمْ تُجَرِّبْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُولُ: بَلَى، قَالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي، قَالَ: فَيَقُولُ: كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا، وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا. قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: انْطِقِي، قَالَ: فَمَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ، قَالَ: ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، قَالَ: فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكَ وَسُخْفًا، فَعَنْكَ كُنْتُ أَنَا ضِلُّ».

[7440] ابو زرہؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت

کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا:
”اے اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے رزق کو زندگی
برقرار رکھنے جتنا کر دے۔“

[7441] ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب اور

ابو کریب نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
اعمش نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے
ابو زرہؓ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ!
آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔“

اور عمرو کی روایت میں ہے: ”اے اللہ! (آل محمد کو زندگی
برقرار رکھنے جتنا) رزق دے۔“

[7442] ابواسامہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا

انھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ روایت کی
اور کہا: ”بقدر کفایت (کر دے۔)“

[7443] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی، انھوں نے
کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے، جب سے آپ مدینہ آئے،
آپ کی وفات تک کبھی تین راتیں مسلسل گندم کی روٹی سیر ہو
کر نہیں کھائی۔

[7444] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

زہد اور رقت انگیز باتیں

[۷۴۴۰] ۱۸- (۱۰۵۵) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ!
اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا». [راجع: ۲۴۲۷]

[۷۴۴۱] ۱۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ
قَوْنًا».

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ».

[۷۴۴۲] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
الْأَشْجِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ
الْأَعْمَشَ، ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «كَفَافًا».

[۷۴۴۳] ۲۰- (۲۹۷۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ:
أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، مِنْذُ
قَدِيمِ الْمَدِينَةِ، مِنْ طَعَامٍ بَرٍّ، ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبَاعًا،
حَتَّى قُبِضَ.

[۷۴۴۴] ۲۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی متواتر تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بَرٍّ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

[7445] عبدالرحمان بن یزید نے ہمیں اسود سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

[۷۴۴۵] ۲۲- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ، يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[7446] عابس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے تین دن سے زیادہ کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔

[۷۴۴۶] ۲۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بَرٍّ، فَوْقَ ثَلَاثِ.

[7447] حفص بن غیاث نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے کبھی تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

[۷۴۴۷] ۲۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبَرِّ، ثَلَاثًا، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

[7448] ہلال بن حمید نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: آل محمد ﷺ نے کبھی مسلسل دو دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، مگر دو

[۷۴۴۸] ۲۵- (۲۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ حَمِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ

زہد اور رقت انگیز باتیں۔ **مُحَمَّدٌ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْرِ بُرٍّ، إِلَّا وَاحِدُهُمَا** دنوں میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔
نَمْرُ.

[7449] یحییٰ بن یمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے

حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم آل محمد ﷺ ایک ماہ تک اس حالت میں رہتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے بس کھجور اور پانی پر گزر رہتے تھے۔

[7449] (۷۴۴۹) - ۲۶ (۲۹۷۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو

التَّائِقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: وَيَحْيَى ابْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بَنَارًا، إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالنَّمَاءُ. [انظر: ۷۴۵۲]

[7450] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن ابی

ابو اسامہ اور ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ہم لوگ اسی حالت میں رہتے تھے۔ اور انھوں نے "آل محمد" کا ذکر نہیں کیا۔

[7450] (۷۴۵۰) (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ، وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ.

اور ابوبکر بن ابی نمیر نے ابن نمیر سے مروی اپنی حدیث میں مزید کہا: اَلَا یہ کہ ہمارے پاس (کہیں سے) تھوڑا سا گوشت آ جاتا۔

وَرَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ: إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَا اللَّحِيمُ.

[7451] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور میرے طاقے میں کسی جگر رکھنے والے (ذی روح) کے کھانے کے لیے تھوڑے سے جو کے سوا کچھ نہ تھا، میں اس میں سے (پکا کر) کھاتی رہی، یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے، (ایک دن) میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

[7451] (۷۴۵۱) - ۲۷ (۲۹۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكَلَيْتُهُ فَنَفِي.

[7452] یزید بن رومان نے عروہ سے اور انھوں نے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ بتایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! میرے بھانجے! ہم ایک دفعہ پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، دو مہینوں میں تین دفعہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حجروں

[7452] (۷۴۵۲) - ۲۸ (۲۹۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ! يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ، ثُمَّ الْهَلَالِ، ثُمَّ

میں چولہا نہ جلا ہوتا۔ (عروہ نے) کہا: میں نے پوچھا: خالہ تو آپ کی گزران کے لیے کون سی چیز ہوتی؟ انھوں نے کہا: دو کالی چیزیں: کھجور اور پانی، البتہ انصار میں سے کچھ (گھرانے) رسول اللہ ﷺ کے ہمسائے تھے اور انھیں دودھ دینے والی اونٹنیاں ملی ہوئی تھیں، وہ ان کے دودھ میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تو آپ ﷺ وہ ہمیں پلا دیتے تھے۔

[7453] عروہ بن زبیر نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہا: رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے اور آپ کبھی ایک دن میں دو بار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر نہیں ہوئے۔

[7454] داود بن عبد الرحمن عطار نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے منصور بن عبد الرحمن حجبی نے اپنی والدہ صفیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب لوگ دوسیاہ چیزوں: کھجور اور پانی سے سیر ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔

[7455] عبد الرحمن (بن مہدی) نے ہمیں سفیان (ثوری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور بن صفیہ سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت

الْهَلَالِ، ثَلَاثَةٌ أَهْلَةٌ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةُ! فَمَا كَانَ يَعْيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَانِيَا، فَيَسْقِيْنَاهُ. (راجع: ۷۴۴۹)

[۷۴۵۳] ۲۹- (۲۹۷۴) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُوقُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَا شَبِعَ مِنْ خَبَرٍ وَزَيْتٍ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، مَرَّتَيْنِ.

[۷۴۵۴] ۳۰- (۲۹۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

[۷۴۵۵] ۳۱- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوگئی اور ہم دوسیاہ چیزوں: پانی اور کھجور سے سیر ہونے لگے۔

[7456] (عبد اللہ بن عبد الرحمن) اشجعی اور ابواحمد دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر ان دونوں کی سفیان سے مروی حدیث میں ہے: (آپ تشریف لے گئے) جبکہ (ابھی) ہم دوسیاہ چیزیں (پانی اور کھجور) بھی پیٹ بھر کے نہیں کھاتے تھے۔

[7457] محمد بن عباد اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان فزاری نے یزید بن کيسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جبکہ ابن عباد نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے گھر والوں کو تین دن لگا تار گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

[7458] یحییٰ بن سعید نے ہمیں یزید بن کيسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحازم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کئی بار دیکھا، وہ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، کہتے تھے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں نے کبھی لگا تار تین دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

[7459] قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابواحوص نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے

زہد اور رقت انگیز باتیں سُنیں: تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: الْمَاءِ وَالْتَمَرِ.

[7456] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

[7457] (۷۴۵۷) ۳۲- (۲۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ الْفَرَارِيِّ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! - وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! - مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7458] ۳۳- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُسِيرُ بِأَصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7459] ۳۴- (۲۹۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّعْمَانَ

ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اپنی مرضی کا کھانا اور پینا میسر نہیں؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا تھا، آپ کے پاس روٹی کھجور بھی اتنی نہیں ہوتی تھی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

اور قتیبہ نے یہ (جس سے) کا ذکر نہیں کیا۔

[7460] زہیر اور اسرائیل دونوں نے سنا کہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور زہیر کی حدیث میں مزید ہے: اور تم کھجوروں اور مکھن کی کئی قسموں کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

[7461] شعبہ نے سنا کہ ابن حرب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، کہا: حضرت عمرؓ نے اس بات کا ذکر کیا کہ لوگوں نے دنیا میں سے کیا کچھ حاصل کر لیا ہے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ پورا پورا دن بھوک سے لوٹتے تھے اور آپ کو سوکھی ہوئی اتنی سخت کھجور بھی میسر نہ ہوتی تھی جس سے اپنا پیٹ بھر لیتے۔

[7462] ابوبہانی نے ابو عبد الرحمن حملی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے سنا، ان سے کسی آدمی نے پوچھا تھا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبد اللہؓ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم آرام کرنے کے لیے جاتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا تمہارے پاس رہائش گاہ ہے جہاں تم رہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ کہا: پھر تم اغنیاء میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو خادم (بھی) ہے۔ کہا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

ابن بشیر یقول: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الذَّقْلِ، مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. وَفَتْنِيَّةٌ لَمْ يَذْكُرْ: يَه.

[۷۴۶۰] (۳۵-...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِي: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ الثَّمَرِ وَالزُّبْدِ.

[۷۴۶۱] (۳۶-۲۹۷۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي، مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

[۷۴۶۲] (۳۷-۲۹۷۹) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَاكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَاكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ.

[۷۴۶۳] (....) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَأَنَا عَنْدهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا، وَاللَّهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، لَا نَفَقَةَ، وَلَا ذَاتَةَ، وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى الْجَنَّةِ، بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا».

[7463] ابو عبد الرحمن نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تین شخص آئے جبکہ میں ان کے ہاں تھا، وہ کہنے لگے: ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ سامان (وہ لوگ واقعتاً فقیر تھے)، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو دوبارہ ہمارے پاس آؤ، اللہ تعالیٰ جو تمہارے لیے مہیا کرے گا، ہم تمہیں دے دیں گے۔ اگر چاہو تو ہم تمہارا ذکر باختیار حاکم کے پاس کر دیں گے (وہ تمہاری ضرورتوں کا خیال رکھے گا) اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک ہجرت کر کے آنے والے فقیر، قیامت کے روز اغنیاء کی نسبت چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“

قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ، لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. ان (صحابہ) نے کہا: ہم صبر کریں گے، کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں بھی فقراء مسلمان کے پہلے جنت میں جانے کے بارے میں بھی اسی طرح کی بات کہی گئی۔ قیامت کے روز جس مدت کو چالیس سال کہا گیا، اس سے مراد زمین کے سال یقیناً نہیں ہیں۔ قیامت کے روز کے اوقات کے لیے مختلف احادیث میں مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کبھی تشبیہ کے طور پر، کبھی محض لمبا وقفہ بتانے کے لیے اور کبھی یوم حشر کے لمحے دن کے حصوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کے لیے حشر کے اوقات کی طوالت یا مقدار کا ادراک کرنا ممکن نہیں، وہ بہت زیادہ طویل اوقات ہیں۔

باب: 1- حجر کے باسیوں کے ہاں داخل ہونے کی ممانعت مگر یہ کہ داخل ہونے والا روتا ہوا اندر جائے

(المعجم ۱) (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحُجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا) (التحفة ۲)

[7464] عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا: ”ان عذاب دیے گئے لوگوں کے ہاں (ان کے گھروں میں) داخل نہ ہونا مگر اس صورت میں کہ تم (اللہ کے غضب کے ڈر سے) رورہے ہو۔ اگر تم رو نہیں رہے ہو تو ان

[۷۴۶۴] [۳۸- (۲۹۸۰)] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ».

کے ہاں داخل نہ ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

حکیم قائدہ: ایک عام انسان سے گناہوں کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اللہ کی مہربانی ہے کہ گناہوں کی سزا فوراً نہیں مل جاتی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے توبہ اور اصلاح کا موقع عطا کر دیتا ہے۔ محض انصاف کے تقاضوں کو دیکھا جائے تو فوراً سزا مل جانا ظلم نہیں، عدل ہے۔ عذاب نازل ہونے کی جگہ پر اگر لوگ اللہ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیے آہ و زاری کرتے ہوئے داخل نہ ہوں تو جو مقام پہلے سے اللہ کے غضب کی آماجگاہ ہے، وہاں فوری طور پر گناہوں کے وبال کا سامنا کرنے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے!

[۷۴۶۵] ۳۹- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ، مَسَاكِينَ ثُمُودَ، قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ» ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا.

[7465] سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجر (قوم ثمود کی اجڑی ہوئی بستی) کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جن لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، ان کی رہائش گاہوں میں داخل نہ ہونا، مگر اس طرح کہ تم رورہے ہو۔ ڈر ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب نہ آئے جس نے انہیں آیا تھا۔“ پھر آپ نے زور سے سواری کو ہانکا، رفتار تیز کی یہاں تک کہ اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

[۷۴۶۶] ۴۰- (۲۹۸۱) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ، أَرْضِ ثُمُودَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ أَبَارِهَا، وَعَجَّنُوا بِهَا الْعَجِينَ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَغْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْتِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ.

[7466] شعیب بن اسحاق نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے نافع سے خبر دی، انھیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سفر کرنے والے) لوگ سرزمین ثمود حجر میں اتر گئے اور وہاں کے کنوؤں سے پانی حاصل کیا اور اس کے ساتھ آٹا (بھی) گوندھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ انھوں نے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دیں اور گندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور ان سے کہا کہ وہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پینے کے لیے آیا کرتی تھی۔

فائدہ: عذاب کا شکار ہونے والے علاقے میں کنوؤں کے پانی میں ایسی چیزیں موجود ہو سکتی ہیں جو جسمانی طور پر نقصان پہنچائیں۔ یہ ایمان رکھنے والوں کے حسن ذوق کے بھی خلاف ہے کہ جن کنوؤں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا، وہاں کے پانی کو ایک نعمت سمجھ کر استعمال کیا جائے۔ روحانی اعتبار سے بھی یہ پانی انتہائی مسرت رساں ثابت ہو سکتا ہے۔

[۷۴۶۷] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاسْتَقَوْا مِنْ بَنَارِهَا وَاعْتَجِنُوا بِهِ۔ (معنی میں کوئی فرق نہیں۔)

[7467] أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ نے کہا: مجھے عبید اللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (الفاظ کی تبدیلی سے) کہا: فَاسْتَقَوْا مِنْ بَنَارِهَا وَاعْتَجِنُوا بِهِ۔ (معنی میں کوئی فرق نہیں۔)

باب: 2۔ بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

(المعجم ۲) (بَابُ: فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ) (التحفة ۳)

[7468] عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو غیث سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور میرا (عبد اللہ بن مسلمہ کا) خیال ہے کہ انھوں (مالک رحمہ اللہ) نے کہا: وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو روزہ نہیں چھوڑتا۔“

[۷۴۶۸] ۴۱- (۲۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَبْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَأَحْسَبُهُ قَالَ: - وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالْصَّائِمِ لَا يَفْطِرُ»۔

[7469] اسحاق بن عیسیٰ نے کہا: ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو غیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یتیم کی پرورش کرنے والا، اس کا اپنا (رشتہ دار) ہو یا غیر ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ پھر امام مالک رحمہ اللہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی (کو ملا کر اس) کے ساتھ اشارہ کیا۔

[۷۴۶۹] ۴۲- (۲۹۸۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْبَذَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَافِلُ الْيَتِيمِ، لَهُ أَوْ لِيُغَيِّرَهُ، أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ» وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى۔

(المعجم ۳) (بَابُ: فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ)
(التحفة ۴)

باب: 3۔ مسجدیں بنانے کی فضیلت

[7470] ہارون بن سعید اہلبی اور احمد بن عیسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا کہ بکیر نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبید اللہ خولانی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی تعمیر (نو) کے وقت لوگوں نے ان کو باتیں کیں، سنا، (وہ کہہ رہے تھے): تم لوگوں نے بہت باتیں کی ہیں جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ”جس نے مسجد کی تعمیر کی۔ بکیر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (عاصم) نے یہ جملہ بھی کہا:۔۔۔ اس سے وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے، تو اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا (گھر) بنائے گا۔“

اور ہارون کی روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔“

[7471] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے خبر دی، کہا: ہمیں میرے والد نے محمود بن لبید سے حدیث بیان کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا، وہ چاہتے تھے کہ اس (مسجد) کو اس کی اصل حالت پر رہنے دیا جائے، تو انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کے مانند گھر بنائے گا۔“

[۷۴۷۰] ۴۳- (۵۳۳) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ جِبِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا- قَالَ بِكَيْرٍ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ».

وَفِي رِوَايَةِ هُرُونٍ: «بَنَى اللَّهُ لَهُ يَتَنَا فِي الْجَنَّةِ». [راجع: ۱۱۸۹]

[۷۴۷۱] ۴۴- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كِلَاهُمَا عَنْ الضَّحَّاكِ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ، وَأَحْبَبُوا أَنْ يَدَّعَاهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ».

[7472] ابوبکر حنفی اور عبدالملک بن صباح دونوں نے عبدالحمید بن جعفر سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی مگر ان دونوں کی حدیث میں ہے: "اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔"

[۷۴۷۲] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: «بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ».

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہونے کی بنا پر مسجد نبوی میں توسیع کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ آپ نے جواب میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنایا۔ اس ارشاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجدوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہے گا اور رہنا چاہیے، یہ عمل اللہ کو پسند ہے۔

باب: 4۔ مسکینوں اور مسافر پر خرچ کرنے کی فضیلت

(المعجم ۴) (بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ) (التحفة ۵)

[7473] یزید بن ہارون نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے وہب بن کیمان سے خبر دی، انھوں نے عبید بن عمیر لیشی سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "ایک دفعہ ایک شخص زمین میں ایک صحرائی ٹکڑے پر کھڑا تھا۔ اس نے ایک بادل میں آواز سنی: "فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔" وہ بادل ایک جانب ہٹا اور ایک چھریلی زمین میں اپنا پانی انڈیل دیا۔ پانی کے بہاؤ والی ندیوں میں سے ایک ندی نے وہ سارا پانی اپنے اندر لے لیا۔ وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنے کدال سے پانی کا رخ (اپنے باغ کی طرف) پھیر رہا ہے۔ اس نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں، وہی نام جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ اس (آدمی) نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں، جس کا یہ پانی ہے، (کسی کو) یہ کہتے

[۷۴۷۳] ۴۵- (۲۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ. فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرَجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَسَّعَ الْمَاءُ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! لِمَ سَأَلْتَنِي عَنْ اسْمِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، لِاسْمِكَ، فَمَا

سناتھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تمھارا نام لیا تھا۔ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: تم نے یہ بات کہہ دی ہے تو میں (تمھیں بتا دیتا ہوں) اس باغ سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے، میں اس پر نظر ڈال کر اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی (باغ کی دیکھ بھال) میں لگا دیتا ہوں۔“

[7474] ابوداؤد نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن کیسان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: ”اس کا ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافر کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔“

باب 5: ریاکاری کی حرمت

[7475] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ شریک بنائے جانے والوں میں سب سے زیادہ میں شراکت سے مستغنی ہوں۔ جس شخص نے بھی کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا ہوں۔“

فائدہ: شرک اس کو جس انجام تک پہنچاتا ہے میں اسے اس انجام سے نہیں بچاتا۔

[7476] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ اس کے بارے میں (ہونے والا فیصلہ) لوگوں کو سنائے گا (اور اسے رسوا کرے گا) اور جو (لوگوں کو) دکھاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا

تَضَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ“.

[۷۴۷۴] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ».

(المعجم ۵) (بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ) (التحفة ۶)

[۷۴۷۵] ۴۶- (۲۹۸۵) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ».

[۷۴۷۶] ۴۷- (۲۹۸۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْصَلٍ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمِيعٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظَّافِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ، وَمَنْ رَأَى

”کہ اس کا انجام کیا ہوا۔“

رَأَى اللَّهَ بِهِ“

[7477] وکیع نے سفیان سے اور انھوں نے سلمہ بن کھیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب علیؓ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (لوگوں کو) سناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں (سب کو) سنوائے گا اور جو (اپنا عمل) لوگوں کو دکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا۔“

[۷۴۷۷] ۴۸- (۲۹۸۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَفِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَسْمَعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يَرَاءُ يَرَاهُ اللَّهُ بِهِ».

[7478] ملائی نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور مزید کہا: اور میں (سلمہ بن کھیل) نے (اس حدیث میں) ان کے سوا کسی کو (صراحت سے) یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[۷۴۷۸] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُتَلَمِّسُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

فائدہ: سلمہ بن کھیل کے زمانے میں کوفہ میں متعدد صحابہ موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے یہ حدیث براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، البتہ دوسرے صحابہ، مثلاً حضرت جندب علیؓ نے جو اس زمانے میں وہاں نہیں تھے، یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے اور ان کے واسطے سے مرفوعاً اہل کوفہ تک پہنچی ہے۔

[7479] سعید بن عمرو اشعری نے کہا: ہمیں سفیان نے ولید بن حرب — سعید نے کہا: میرا خیال ہے انھوں (سفیان) نے کہا: (ولید) ابن حارث بن ابی موسیٰ — سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سلمہ بن کھیل سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب علیؓ کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، (آگے) جس طرح (سفیان) ثوری کی حدیث (7478) میں ہے۔

[۷۴۷۹] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ - قَالَ سَعِيدٌ: أَظَنُّهُ قَالَ: ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسَى - قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، غَيْرَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

[7480] اور یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سچے اماندار شخص ولید بن حرب نے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[۷۴۸۰] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ، الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

(المعجم ۶) (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ)
(التحفة ۷)

باب: 6- زبان کی حفاظت

[7481] بکر بن مضر نے ابن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”(بعض اوقات) بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اس سے بھی زیادہ دُور آ کر جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔“

[7482] عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ اس کو واضح طور پر پتہ نہیں ہوتا کہ اس میں کیا ہے، اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس سے زیادہ دور جا گرتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ اس کی صفات اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں، محض لوگوں کے پیچھے لگ کر، بے سوچے سمجھے کوئی بات منہ سے نہیں نکالنی چاہیے۔ لوگ اپنے خیال کے مطابق محبت کے بیجاں میں ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جس سے اللہ کی شان میں گستاخی یا اس کے ساتھ شرک ہوتا ہے یا اس کے رسول ﷺ اور نیک انسانوں کو اللہ کی صفات کے ساتھ متصف کر دیا جاتا ہے یا امت میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ جیسا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں سے انسان شدید عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی غلطیوں سے محفوظ رکھے، آمین!

(المعجم ۷) (بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيَفْعَلُهُ) (التحفة ۸)

باب: 7- اس شخص کی سزا جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا اور جو دوسروں کو برے کام سے روکتا ہے اور خود اسے کرتا ہے

[7483] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے

[7483] [۷۴۸۳] ۵۱- (۲۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ ان سے کہا گیا: تم کیوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بات نہیں کرتے؟ (کہ وہ لوگوں کی مخالفت کا ازالہ کریں) تو انھوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہیں نہیں سنواتا تو میں ان سے بات نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے ان سے بات کی جو میرے اور ان کے درمیان تھی، اس کے بغیر کہ میں کسی ایسی بات کا آغاز کروں جس میں سب سے پہلے دروازہ کھولنے والا میں ہوں۔ میں کسی سے، جو مجھ پر امیر ہو، یہ نہیں کہتا کہ وہ سب انسانوں میں سے بہتر ہے۔ اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، آپ فرما رہے تھے: ”قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا بچکی کے گرد لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے: فلاں! تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ کیا تو نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ایسا ہی تھا، میں نیکیوں کا حکم دیتا تھا خود (نیکی کے کام) نہیں کرتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا اور خود ان کا ارتکاب کرتا تھا۔“

فوائد و مسائل: (۱) ایسا ریاکار شخص ہی لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سننے کے بعد میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں کسی کو دھوکا دوں یا دوسروں کو نیکی کی بات یاد دلاؤں جبکہ میں خود اس پر عمل نہ کر رہا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اکثر معروضین اسی طرح کے تھے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں نے بہت سی باتیں پھیلا رکھی تھیں۔ نمایاں باتیں جن پر اعتراض تھا، اپنے رشتہ داروں کے حوالے سے نرمی برتنے کے بارے میں تھیں۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ولید بن عقبہ نے شراب پی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پر الزام ثابت ہی نہیں ہو رہا تھا۔ جب اس کے خلاف کسی نے آکر گواہی دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے اس پر حد لگوائی۔ (فتح الباری: 7/74، 73)

[7484] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابوہائل

سے روایت کی، کہا: ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس

زید اور رقت انگیز باتیں۔
يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو حُرَيْبٍ -
وَاللَّفْظُ لِأَبِي حُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ:
أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو
مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَلَا تَدْخُلُ عَلَى
عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ؟ فَقَالَ: أَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا
أَسْمِعُكُمْ؟ وَاللَّهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ،
مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ
مَنْ فَتَحَهُ، وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ، يَكُونُ عَلَيَّ
أَمِيرًا: إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُورُ
بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ
أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! مَا لَكَ؟ أَلَمْ
تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟
فَيَقُولُ: بَلَى، قَدْ كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا
أَنْهَى، وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ».

[7484] (۷۴۸۴) (۷۴۸۴) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

لیے میں نے ان کو جواب میں دعا دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کو جواب میں دعا دو اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو دعا نہ دو۔“

[7489] ایاس بن سلمہ بن اکوع نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے ان سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ نے اسے دعا دی: يَرْحَمُكَ اللّٰہ ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔“ اسے دوسری چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ”اس شخص کو زکام ہے۔“

رَسُولُ اللّٰہ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ، فَشَمَّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰہَ، فَلَا تُشَمَّتُوهُ».

[۷۴۸۹] ۵۵- (۲۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ، عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّغَرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللّٰہُ»، ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: «الرَّجُلُ مَرْكُومٌ».

فائدہ: اگر کسی شخص کو زکام کی وجہ سے بار بار چھینک آ رہی ہے اور وہ الحمد للہ کہہ رہا ہے تو سننے والے کے لیے بار بار جواب دینا مشکل ہوگا، اس لیے اس حوالے سے رعایت عطا فرمادی گئی۔

[7490] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں شیطان کی طرف سے ہے، لہذا تم میں سے جب کسی شخص کو جہاں آئے تو وہ جہاں تک اس کو روک سکے، روکے۔“

[۷۴۹۰] ۵۶- (۲۹۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «التَّشَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ».

فائدہ: جمائیاں عموماً اس وقت آتی ہیں جب انسان پرستی سی چھانے لگتی ہے، کسی اہم کام کی طرف توجہ یا اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے یا پھر زیادہ کھانے کے بعد جب اس کھانے کو ہضم کرنا انسانی جسم کے لیے چیلنج بن جاتا ہے، اس وقت جمائیاں آتی شروع ہو جاتی ہیں تاکہ انسان باقی سارے کام چھوڑ کر بستر پر سو جائے اور جسم پوری توانائی عمل انہضام میں لگا دے۔ یہ سب کیفیتیں معمولات زندگی کی خرابی کی نشانیاں ہیں۔ معمولات زندگی کی خرابی ان قوتوں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو انسان کی دشمن ہیں۔ شیطان انہی قوتوں کا سرخیل ہے۔ ایسی قوتوں کے پیچھے چلنے کے بجائے ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

[7491] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے (عبدالرحمان) سے سنا، وہ میرے والد کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے سے) شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔“

[7492] عبدالعزیز نے سہیل سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی سعید سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔“

[7493] سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ جتنا اس کے بس میں ہو، اس کو روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔“

[7494] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (آگے) بشر اور عبدالعزیز کی حدیث کے مانند۔

[۷۴۹۱] ۵۷- (۲۹۹۵) حَدَّثَنِي أَبُو عَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ».

[۷۴۹۲] ۵۸- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ».

[۷۴۹۳] ۵۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيُكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ».

[۷۴۹۴] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرِ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ.

[7495] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم ﷺ کو اس (مادے) سے پیدا کیا گیا ہے جس کو تمہارے لیے بیان کیا گیا ہے۔“

[۷۴۹۵] ۶۰- (۲۹۹۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ النَّحَّاسُ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ».

فائدہ: حضرت آدم ﷺ کو جس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، قرآن مجید نے اسے یوں بیان کیا ہے: ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ صَلَاطٍ كَافُّارٍ﴾ ”اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بچنے والی مٹی سے پیدا کیا۔“ (الرحمن ۱۴:۵۵)

باب: ۱۱- چوہے مسخ شدہ (قوم) ہیں

(المعجم ۱۱) (بَابُ: فِي الْفَأْرِ وَأَنَّهُ مَسْخُجٌ)
(التحفة ۱۲)

[7496] اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنیٰ عنری اور محمد بن عبد اللہ رزّی نے ہمیں ثقفی سے حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ثنیٰ کے ہیں۔ کہا: ہمیں عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہو گئی تھی، معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور مجھے اس کے سوا اور کوئی بات نظر نہیں آئی کہ وہ لوگ (یہی) چوہے ہیں۔ (انھوں نے مسخ ہو کر یہ شکل اختیار کر لی ہے) تم دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو (بنی اسرائیل کی طرح) وہ اس کو نہیں پیتے۔ اگر ان کے لیے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اسے پی لیتے ہیں۔“

[۷۴۹۶] ۶۱- (۲۹۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ، جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَقَدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا يَذَرُ مَا فَعَلَتْ، وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَأَرَ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث کعب (احبار) کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعَبَا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟

عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی، کہا: تو آپ نے فرمایا: ”تم پر افسوس ہے! تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔“ کئی بار کہا، (پھر فرمایا:) ”تم میں سے کسی شخص نے لامحالہ اپنے ساتھی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں، اصلیت کو جاننے والا اللہ ہے۔ اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کر رہا۔ میں اسے (ایسا) سمجھتا ہوں۔ اگر وہ واقعی اس خوبی کو جانتا ہے (تو کہے:)۔ وہ اس اس طرح (کی خوبی رکھتا ہے)۔“

فائدہ: اگر کوئی مدوح ایسی مدح سن کر خود پسندی یا کبر میں مبتلا ہو گیا تو اس کے لیے یہ اس کے قتل ہو جانے سے بھی بڑی مصیبت ہوگی۔

[7502] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد حذاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کے بعد فلاں فلاں بات میں اس (آدمی) سے افضل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔“ آپ بار بار یہ کہتے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی نے لامحالہ اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں سمجھتا ہوں فلاں (اس طرح ہے)، اگر وہ واقعی اس کو ایسا ہی سمجھتا ہو (پھر کہے) اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کرتا (جس سے یہ ثابت ہو کہ میں ’نعوذ باللہ اللہ کے علم کو جھٹلا رہا ہوں۔“

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا، عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أَرْكَبُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، أَحْسِبُهُ - إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ - كَذًّا وَكَذًّا».

[۷۵۰۲] ۶۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ بْنُ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح. وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: شَعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنْ رَجُلٍ، بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَّاكَ، وَلَا أَرْكَبُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا».

[7503] ہاشم بن قاسم اور شبابہ بن سوار دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زُرَیج کی حدیث کے مانند بیان کیا، ان دونوں کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ اس شخص نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص اس (آدی) سے افضل نہیں۔“

[۷۵۰۳] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: فَقَالَ رَجُلٌ: مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ.

[7504] حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا، وہ کسی آدی کی تعریف کر رہا تھا، تعریف میں اسے بہت بڑھا چڑھا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے اس کو ہلاک کر ڈالا یا (فرمایا: تم لوگوں نے اس آدی کی کمر توڑ دی۔“

[۷۵۰۴] ۶۷- (۳۰۰۱) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ، وَيُطْرِيه فِي الْمَذْحَةِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ، أَوْ قَطَعْتُمْ، ظَهَرَ الرَّجُلِ».

[7505] ابو عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہو کر امراء میں سے کسی امیر کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقدادؓ اس شخص پر مٹی ڈالنے لگے، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم مدح سراؤں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

[۷۵۰۵] ۶۸- (۳۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شَفِيَّانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ، فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ يَنْحِي عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْحِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

[7506] شعبہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم (بن یزید غنی) سے، انھوں نے ہام بن حارث سے روایت کی کہ ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقدادؓ نے اس کا رخ کیا، اپنے گھٹنوں پر بیٹھے، وہ بھاری بھر کم (جسم کے مالک) تھے اور اس آدی کے چہرے پر

[۷۵۰۶] ۶۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ، فَعَمِدَ

کنکریاں پھینکتے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”جب تم مدح سراؤں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالو۔“

الْمُقَدَّادُ، فَجَعَلَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ رَجُلًا صَحْمًا، فَجَعَلَ يَخْشُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَا، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاخْشَوْا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ».

[7507] سفیان ثوری نے منصور اور اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ہام سے، انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (حدیث) کے مانند روایت کی۔

[۷۵۰۷] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنِ الْمُقَدَّادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: 15۔ (کوئی بھی چیز پہلے) عمر میں بڑے کو پکڑانا

(المعجم ۱۵) (بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ)
(التحفة ۱۶)

[7508] نافع سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، دو آدمیوں نے مجھے اپنی اپنی جانب کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی تو مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں، چنانچہ میں نے وہ بڑے کے حوالے کر دی۔“

[۷۵۰۸] ۷۰- (۳۰۰۳) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ جُوَيْرِيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكَ بِسَوَاكِ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاولْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ».

باب: 16۔ حدیث کے بارے میں احتیاط و تحقیق اور علم کی کتابت کا حکم

(المعجم ۱۶) (بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ، وَحُكْمُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ) (التحفة ۱۷)

[7509] ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بیان کر رہے تھے اور آواز لگا رہے تھے: اے حجرے کی مالکہ! سنیے، اے حجرے کی مالکہ! سنیے، اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اندر) نماز پڑھ رہی تھیں۔ انھوں نے جب نماز مکمل کی تو عروہ سے کہا: تم نے ابھی اسے اور اس کی کہی ہوئی بات نہیں سنی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک وقت میں) ایک بات (حدیث) ارشاد فرماتے تھے، اگر کوئی گننے والا اسے گنتا تو گن سکتا تھا۔

[۷۵۰۹] [۷۱- (۲۴۹۳)] حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ! اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ! وَعَائِشَةُ تُصَلِّي، فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آفَافًا؟ إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ. [راجع: ۶۳۹۹]

فوائد و مسائل: ① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں مخاطب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ان کی احادیث کو سن کر اپنی زبان سے یا خاموش رہ کر تصدیق فرمائیں۔ یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جسے اپنی یاد کی ہوئی احادیث کی صحت پر مکمل اعتماد ہو۔ ② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بیان کردہ کسی حدیث پر اعتراض نہیں فرمایا، ان کا اعتراض نہ کرنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سنائی ہوئی احادیث کی صحت کی تصدیق کے مترادف تھا، البتہ انھوں نے بیان میں تیز رفتاری اور ایک ہی مجلس میں زیادہ تعداد میں احادیث بیان کرنے پر اعتراض کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یقیناً ان کی اس تنبیہ کو پلے سے باندھا۔ ان کے ہر دور کے شاگردوں کو ان سے سنی ہوئی احادیث اچھی طرح یاد تھیں اور ان کو بیان کرنے میں انھوں نے کبھی ایک دوسرے سے اختلاف نہیں کیا۔ حدیث کی یہی حفاظت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اصل مقصد تھا جو پورا ہوا۔

[7510] ہداب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں ہمام نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے (سنی ہوئی باتیں) مت لکھو، جس نے قرآن مجید (کے ساتھ اس) کے علاوہ میری کوئی بات (حدیث) لکھی وہ اس کو منادے، البتہ میری حدیث (یاد رکھ کر آگے) بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس نے مجھ پر۔ ہمام نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (زید بن اسلم) نے کہا۔ جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

[۷۵۱۰] [۷۲- (۳۰۰۴)] حَدَّثَنَا هَدَابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَكْتُبُوا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ - قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: - مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

فائدہ: کتاب حدیث کے حوالے سے ابتدا میں یہی حکم تھا، بعد میں جب قرآن مجید کی مکمل طور پر محفوظ کتابت کا اہتمام ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان نوجوانوں، مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو جو کتابان وحی نہ تھے، احادیث لکھنے کی اجازت عطا فرمادی۔

(المعجم ۱۷) (بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ
وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْعَلَامِ) (التحفة ۱۸)

باب ۱۷۔ اصحاب الاخذود، جادوگر راہب اور لڑکے
کا قصہ

[7511] حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا، اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیجیے میں اس کو جادو سکھا دوں گا، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیج دیا، وہ اسے سکھانے لگا، جب وہ لڑکا (جادو سیکھنے کے لیے) جاتا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا، وہ اس کے پاس بیٹھنے اور اس کی باتیں سننے لگا جو اسے اچھی لگتیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آتا تو راہب سے گزرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ جاتا اور جب وہ جادوگر کے پاس جاتا تو وہ (تاخیر کے سبب) اس کو مارتا، اس (لڑکے) نے راہب سے اس بات کی شکایت کی، راہب نے اس سے کہا: جب تمہیں جادوگر سے ڈر لگے تو اس سے کہنا: میرے گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر لگے تو کہہ دینا: مجھے جادوگر نے روک لیا تھا، وہ اسی طرح (معاملہ چلا رہا) تھا کہ اسی اثناء میں اس کا سامنا ایک بڑے جانور سے ہوا جس نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا تھا۔ لڑکے نے سوچا کہ آج میں پتہ چلا لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کا معاملہ جادوگر سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو قتل کر دے تاکہ لوگ گزر سکیں، اس نے پتھر مار کر اس جانور کو قتل کر ڈالا اور لوگ (راستے پر سے) آنے جانے لگے، پھر وہ راہب کے پاس آیا اور یہ بات بتائی۔ راہب نے اس سے کہا: بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو، تمہارا (اللہ کے ہاں مقبولیت کا) معاملہ وہاں تک پہنچ گیا جو مجھے نظر آرہا ہے۔

[۷۵۱۱] ۷۳- (۳۰۰۵) حَدَّثَنَا هَذَا بَنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمُهُ السَّحْرَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ، إِذَا سَلَكَ، رَاهِبٌ، فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ، فَأَعْجَبَهُ، فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرْبَةً، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ: إِذَا خَشِيتُ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَسْبِيَ أَهْلِي، وَإِذَا خَشِيتُ أَهْلَكَ فَقُلْ: حَسْبِيَ السَّاحِرُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلَ أَمْ الرَّاهِبَ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ! إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ، حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا، وَمَضَى النَّاسُ، فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَيُّ بَنِي أَنْتَ، الْيَوْمَ، أَفْضَلُ مِنِّي، قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى، وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى، فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلْ عَلَيَّ، وَكَانَ الْعُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ، فَسَمِعَ

اب جلد ہی تمہاری آزمائش ہوگی۔ جب تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو میری نشاندہی نہ کر دینا۔ یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور پھلپھری کے مریض کو ٹھیک کر دیتا تھا، اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کے ایک مصاحب نے، جو اندھا ہو گیا تھا، یہ بات سنی تو وہ بہت سے ہدیے لے کر آیا اور کہا: یہ جو کچھ ہے، اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو سب تمہارا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا اللہ دیتا ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا، اللہ تمہیں شفا عطا فرما دے گا، وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفا دے دی، وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمہاری بیٹائی کس نے لونا دی، اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے، بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور مسلسل اسے اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا پتہ بتا دیا، اس لڑکے کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، پھلپھری کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور یہ کرتے ہو اور یہ کرتے ہو۔ تو اس نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو صرف اللہ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے مسلسل اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا، پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے آرا منگوایا اور اس کے سر کے درمیان میں رکھا اور اسے چیرا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر ادھر) گر گئے، پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا، اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور اس کو چیر دیا، اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر

جلیس للملک کان قد عیمی، فأتاه بهدایا كثيرة، فقال: ما ههنا لك أجمع، إن أنت شفيتني، فقال: إني لا أشفي أحدا، إنما يشفي الله، فإن أنت آمنت بالله دعوت الله فشفاك، فآمن بالله، فشفاه الله، فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس، فقال له الملك: من رد عليك بصرك؟ قال: ربي، قال: أو لك رب غيري؟ قال: ربي وربك الله، فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام، فجيء بالغلام، فقال له الملك: أي بني! قد بلغ من سحرِكَ ما تُبْرِئُ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل، فقال: إني لا أشفي أحدا، إنما يشفي الله، فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب، فجيء بالراهب، فقيل له: ارجع عن دينك، فأبى، فدعا بالمشار، فوضع المشار في مفرق رأسه، فشقه به حتى وقع شفاؤه، ثم جيء بجليس الملك فقيل له: ارجع عن دينك، فأبى، فوضع المشار في مفرق رأسه، فشقه به حتى وقع شفاؤه، ثم جيء بالغلام فقيل له: ارجع عن دينك، فأبى، فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال: اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا، فاصعدوا به الجبل، فإذا بلغتُم ذروتَه، فإن رجع عن دينه، وإلا فاطرحوه، فذهبوا به فصعدوا به الجبل، فقال: اللهم! اكفنيهم بما شئت، فرجف بهم الجبل فسقطوا، وجاء يمشي إلى الملك، فقال له الملك: ما فعل أصحابك؟ قال:

ادھر) گر گئے، پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا: اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو (پھر بھی) اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کو اس چوٹی سے نیچے پھینک دو، چنانچہ وہ اس کو لے گئے اور اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے، میری ان کی طرف سے کفایت (حفاظت) فرما، چنانچہ پہاڑ نے ان کو زور سے ہلایا اور وہ (پہاڑ سے) نیچے گر گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، چنانچہ اس نے اسے اپنے چند اور ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا: اسے لے جاؤ، اسے ایک کشتی میں بٹھاؤ اور اسے لے کر سمندر کے وسط میں پہنچو۔ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے (سمندر میں) پھینک دو۔ وہ اسے لے گئے۔ اس نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان سے بچا، تو کشتی ان لوگوں پر الٹ گئی اور وہ سب غرق ہو گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: تمہارے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم (اس وقت تک) مجھے قتل نہیں کر سکو گے، یہاں تک کہ جو میں تمہیں کہوں وہی کرو۔ اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا: سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت پر سولی کے لیے لٹکاؤ، پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر لو، اسے کمان کے درمیان میں رکھو، پھر کہو: اللہ کے نام پر جوڑ کے کا رب ہے، پھر مجھے اس کا نشانہ بناؤ، اگر تم نے اس طرح کیا تو مجھے مار دو گے۔ اس نے سب لوگوں کو ایک

كَفَانِيهِمْ اللَّهُ، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَأَحْمِلُوهُ فِي قُرْفُورٍ. فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَأَقْدِفُوهُ، فَذَهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمِ شَيْتَ، فَاثْكَفَاتٍ بِهِمُ السَّيْفِيَّةُ فَعَرَفُوا، وَجَاءَ يَمْسِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمْ اللَّهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَضْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعْ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْزُقْنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ، وَاللَّهِ! نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِودِ بِأَفْوَاهِ السَّكِّ فَحُدَّتْ وَأَضْرَمَ النَّيْرَانَ، وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا، أَوْ قِيلَ لَهُ: افْتَحِمِ، فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمُّهُ! اضْبِرِّي، فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ.

میدان میں جمع کیا۔ اسے کھجور کے ایک تنے کے ساتھ لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر نکالا، اسے کمان کے درمیان میں رکھا، پھر کہا: اللہ کے نام سے جو (اس) لڑکے کا رب ہے، پھر اسے نشانہ بنایا تو تیر اس کی کنپٹی کے اندر گھسا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر، تیر لگنے کی جگہ رکھا اور جاں باختہ ہو گیا۔ اس پر سب لوگ کہہ اٹھے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کے پاس آکر کہا گیا: جس بات سے تم ڈرتے تھے اسے دیکھ لیا؟ اللہ کی قسم! تمہارا ڈر (حقیقت بن کر) تم پر آن پڑا، لوگوں نے ایمان قبول کر لیا۔ بادشاہ نے راستوں کے سروں پر خندقوں (کی کھدائی) کا حکم دیا تو وہ کھود دی گئیں، (ان میں) آگ بھڑکا دی گئی۔ اس (بادشاہ) نے کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے، اسے ان میں جلا ڈالو، یا اس (ایمان لانے والے) سے کہا جاتا: اس کے اندر گھسو تو وہ ایسا کر گزرتے، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اس نے اس میں گرنے سے تردد کیا تو اس بچے نے اس سے کہا: میری ماں! صبر اختیار کر، تو یقیناً حق پر ہے۔“

فائدہ: اس ایمان افروز واقعے سے ہمیں متعدد اسباق حاصل ہوتے ہیں: ❶ جادو کا اگر چہ وقتی طور پر اثر ظاہر ہوتا ہے، لیکن اس کو سیکھنا سکھانا گمراہی بلکہ کفر ہے۔ ❷ جب انسان اللہ کے تابع ہو جائے تو سمندر اور پہاڑ اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ ❸ دین پر ثابت قدمی اور استقامت اختیار کرنے کے نتائج ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ انجام کے اعتبار سے ہمیشہ حق غالب اور باطل مغلوب ہوتا ہے۔

باب: 18- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور
حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ کا قصہ

(المعجم ۱۸) (بَابُ حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ،
وَقِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ) (التحفة ۱۹)

[7512] ہارون بن معروف اور محمد بن عباد نے ہمیں
حدیث بیان کی۔ الفاظ دونوں کے ملتے جلتے ہیں جبکہ سیاق

[۷۵۱۲] ۷۴- (۳۰۰۶) حَدَّثَنَا هَرُونَ بْنُ
مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ

بارون کا ہے۔ دونوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے یعقوب بن مجاہد ابو خزرجہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور میرے والد طلب علم کے لیے انصار کے اس قبیلے کی ہلاکت سے پہلے اس میں گئے، سب سے پہلے شخص جن سے ہماری ملاقات ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابویسرؓ تھے، ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جس کے پاس صحائف (دستاویزات) کا ایک مجموعہ تھا، حضرت ابویسرؓ کے بدن پر ایک دھاری دار چادر اور معافر کا بنا ہوا ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایک دھاری دار چادر اور ایک معافری کپڑا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا: چچا! میں غصے کی بنا پر آپ کے چہرے پر رنگ کی تبدیلی دیکھ رہا ہوں، انھوں نے کہا: ہاں، فلاں بن فلاں، جس کا تعلق بنو حرام سے ہے، کے ذمے میرا مال تھا، میں اس کے گھر والوں کے ہاں گیا، سلام کیا اور میں نے پوچھا: کیا وہ ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہے، پھر اچانک اس کا ایک کم عمر لڑکا میرے سامنے گھر سے نکلا، میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا: انھوں نے آپ کو آواز سنی تو وہ میری والدہ کے چمپرکھٹ میں گھس گئے ہیں۔ میں نے کہا: نکل کر میری طرف آ جاؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے تم کہاں ہو۔ وہ باہر نکل آیا، میں نے پوچھا: اس بات کا باعث کیا بنا کہ تم مجھ سے چھپ گئے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو بتاتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا، اللہ کی قسم! میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں میں آپ سے بات کروں اور جھوٹ بولوں اور میں آپ سے وعدہ کروں اور آپ کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کروں، جبکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم میں جگ دست تھا، انھوں نے کہا کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (دوبارہ)

الْحَدِيثَ وَالسِّيَاقَ لِيُرُونَ - قَالَا : حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي خَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ عَلَامٌ لَهُ، مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِّنْ ضُحَيْفٍ، وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَمُّ! إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ، قَالَ : أَجَلْ، كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيُّ مَالٌ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ، فَقُلْتُ : نَمَّ هُوَ؟ قَالُوا : لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنُ لَهُ جَفَرٌ، فَقُلْتُ لَهُ : أَتَيْنَ أَبُوكَ؟ قَالَ : سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَهُ أُمِّي، فَقُلْتُ : اخْرُجْ إِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَتَيْنَ أَنْتَ، فَخَرَجَ، فَقُلْتُ : مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي؟ قَالَ : أَنَا، وَاللَّهِ! أَحَدْتُكَ، ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ، خَشِيتُ، وَاللَّهِ! أَنْ أَحَدْتُكَ فَأَكْذِبُكَ، وَأَنْ أَعِدَّكَ فَأُخْلِفَكَ، وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكُنْتُ، وَاللَّهِ! مُغْسِرًا، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ! قَالَ : اللَّهُ! قُلْتُ : اللَّهُ! قَالَ : اللَّهُ! قَالَ : فَآتَانِي بِصُحُفَتِهِ فَمَحَاهَا بِبَدْوٍ، قَالَ : فَإِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَأَقْضِنِي، وَإِلَّا، أَنْتَ فِي حِلٍّ، فَأَشْهَدُ بِصُرِّ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَوَضَعُ إِصْبَعِي عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمِعْتُ أَدْنَى هَاتَيْنِ، وَوَعَاةُ قَلْبِي هَذَا - وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ - رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ».

کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (پھر) کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! کہا: پھر انھوں نے اپنا صحیفہ (جس پر قرض کی تحریر لکھی ہوئی تھی) نکالا اور اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا (پھر مقروض سے) کہا: اگر تمہیں ادائیگی کے لیے مال مل جائے تو میرا قرض لوٹا دینا اور نہیں تو تم بری الذمہ ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے (دیکھا) اور (یہ کہتے ہوئے) انھوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دو آنکھوں پر رکھیں، اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا۔ اور انھوں نے اپنے دل والی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض ختم کر دیا، اللہ تعالیٰ اپنے سائے سے اس پر سایہ کرے گا۔“

[7513] (عبادہ بن ولید نے) کہا: میں نے ان سے کہا: چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی دھاری دار چادر لے لیتے اور اسے اپنا معافری کپڑا دے دیتے یا اس سے اس کا معافری کپڑا لے لیتے اور اسے اپنی دھاری دار چادر دے دیتے تو آپ کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا اور اس کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا۔ انھوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اے اللہ! اس کو برکت عطا فرما۔ بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کو میری دو آنکھوں کی بصارت (نے دیکھا) اور میرے دو کانوں نے سنا اور۔ دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میرے اس دل نے اسے یاد رکھا، جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”ان (غلاموں) کو اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اسی میں سے پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔“ اگر میں نے اسے دنیا کی نعمتوں میں سے (اس کا حصہ) دے دیا ہے تو یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے لے جاتا۔

[۷۵۱۳] (۳۰۰۷) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ أَنَا: يَا عَمُّ! لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غَلَامِكَ أَوْ أَعْطَيْتَهُ مَعَاوِرِيكَ، وَأَخَذْتَ مَعَاوِرِيَّهَ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ، فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ! بَارِكْ فِيهِ، يَا ابْنَ أَخِي! بَصُرُ عَيْنِي هَاتَيْنِ، وَسَمِعَ أُذُنِي هَاتَيْنِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا - وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ - رَسُولَ اللَّهِ ﷻ وَهُوَ يَقُولُ: «أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ». وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتَهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[7514] پھر ہم (آگے) روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں حاضر ہوئے، وہ ایک کپڑے میں اسے دونوں پلوؤں کو مخالف سمتوں میں کندھوں کے اوپر سے گزار کر باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کو پھلانگتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کے اور قبلے کے درمیان جا کر بیٹھ گیا۔ (جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے ان سے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کی چادر آپ کے پہلو میں پڑی ہوئی ہے؟ انھوں نے اس طرح اپنے ہاتھ سے میرے سینے میں مارا، انھوں (عبادہ) نے اپنی انگلیاں الگ کیں اور انھیں کمان کی طرح موڑا (اور کہنے لگے) میں (یہی) چاہتا تھا کہ تم جیسا کوئی نا سمجھ میرے پاس آئے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں، پھر وہ (بھی) اس طرح کر لیا کرے۔

(پھر کہا:) رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں ابن طاب (کی کھجور) کی ایک شاخ تھی، آپ نے مسجد کے قبلے کی طرف (والی دیوار پر) جما ہوا بٹغم لگا دیکھا۔ آپ نے کھجور کی شاخ سے اس کو کھرچ کر صاف کیا، پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے (اس کی طرف نظر تک نہ کرے؟) کہا: تو ہم سب ڈر گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ”تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟“ کہا: ہم پر خوف طاری ہو گیا۔ آپ نے پھر سے فرمایا: ”تم میں سے کسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سے کسی کو بھی (یہ بات پسند) نہیں، آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے، لہذا اسے سامنے کی طرف ہرگز تھوکنا نہیں چاہیے۔

[۷۵۱۴] (۳۰۰۸) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُسْتَمِلًا بِهِ، فَتَحَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ! أَنْصَلِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَاؤُكَ إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ يَدِي فِي صَدْرِي هَكَذَا، وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا: أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ، فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ.

أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا، وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ، فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نَخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ؟» قُلْنَا: لَا أَتَيْنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَبْصُرُ قَبْلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ، تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقْلُ بِثَوْبِهِ هَكَذَا» ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: «أَرُونِي غَيْرًا» فَتَارَ فَتَى مِنَ الْحَيِّ يَسْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ، فَجَاءَ بِخُلُوقٍ فِي

نہ دائیں طرف ہی تھوکتا چاہیے، اپنی بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے، اگر وہ جلدی نکلنے والی ہو تو اپنے کپڑے کے ساتھ اس طرح (صاف) کرے۔“ پھر آپ نے کپڑے کے ایک حصے کی دوسرے حصے پر نہ لگائی، پھر فرمایا: ”مجھے خوشبو لا کر دو۔“ قبیلے کا ایک نوجوان اٹھ کر اپنے گھر والوں کی طرف بھاگا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے وہ (خوشبو) لی، اسے چھری کے سرے پر لگایا اور جس جگہ سوکھا بلغم لگا ہوا تھا، اس پر مل دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں سے تم نے اپنی مسجدوں میں خوشبو لگانی شروع کی۔

[7515] (جابر رضی اللہ عنہ نے کہا:) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی بواط کی جنگ میں گئے، آپ (قبیلہ جہینہ کے سردار) مجدی بن عمرو جہنی کو ڈھونڈ رہے تھے، پانی ڈھونے والے ایک اونٹ پر ہم پانچ، چھ اور سات آدمی باری باری بیٹھتے تھے۔ انصار میں سے ایک آدمی کی اپنے اونٹ پر (بیٹھنے کی) باری آئی تو اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا۔ پھر اس کو اٹھایا تو اس (اونٹ) نے اس (کے حکم) پر اٹھنے میں کسی حد تک دیر کی تو اس نے کہا: کھڑا ہو، تم پر اللہ لعنت کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں۔ آپ نے فرمایا: ”اس سے اتر جاؤ، جس پر لعنت کی گئی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے، اپنے آپ کو بددعا نہ دو، نہ اپنی اولاد کو بددعا دو، نہ اپنے مال مویشی کو بددعا دو، اللہ کی طرف سے (مقرر کردہ قبولیت کی) گھڑی کی موافقت نہ کرو، جس میں (جو) کچھ مانگا جاتا ہے، وہ تمہیں عطا کر دیا جاتا ہے۔“

[7516] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب کسی حد تک شام ہو گئی اور ہم عرب کے

راحۃ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ، ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ.

فَقَالَ جَابِرٌ: فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخُلُقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ.

[۷۵۱۵] (۳۰۰۹) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ، وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرِو الْجُهَنِيِّ، وَكَانَ النَّاصِحُ يَعْقِبُهُ مِمَّا الْخَمْسَةُ وَالسَّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ، فَذَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ، فَأَنَاحَهُ فَرَكَبَهُ، ثُمَّ بَعَثَهُ فَقَلَدَنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدِنِ، فَقَالَ لَهُ: شَأْنُ لَعْنَتِكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ؟» قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «انْزِلْ عَنْهُ، فَلَا يَصْحَبْنَا مَلْعُونٌ، لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُؤَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ».

[۷۵۱۶] (۳۰۱۰) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَ غُشَيْشِيَّةً وَدَنَوْنَا مَاءً مِّنْ

پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون شخص ہے جو ہم سے پہلے جا کر حوض (کے کنارے) مضبوط کرنے کے لیے اس کی لپائی کرے گا اور خود بھی پانی پیے گا اور ہمیں بھی پلائے گا؟“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہو گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ ہے وہ آدمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون شخص جابر کے ساتھ جائے گا؟“ تو حضرت جابر بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، ہم کنویں کے پاس گئے اور ہم نے (کنویں سے نکال کر) حوض میں ایک یا دو ڈول پانی ڈالا، پھر اس کو مٹی سے لپا، پھر ہم نے حوض میں اتنا پانی ڈالا کہ اس کو اچھی طرح بھر دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں (مجھے پانی لینے کی) اجازت دیتے ہو؟“ ہم نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے اپنی اونٹنی کا منہ پانی سے لگوا دیا اور اس نے پانی پی لیا، پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی تو اس نے (ہٹ کر) ٹانگیں چوڑی کیں اور پیشاب کیا، پھر آپ اسے ایک طرف لے گئے اور ٹھانڈا دیا، پھر آپ ﷺ حوض کی طرف آئے اس میں سے (پانی نکال نکال کر) وضو کیا، پھر میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی جگہ سے (پانی لے کر) وضو کیا۔ جابر بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے جسم پر ایک چادر تھی۔ میں (ایک طرف) گیا کہ اس (چادر) کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں (کندھوں پر) ڈالوں تو وہ مجھے پوری نہ آئی۔ اس کی جھالیں تھیں، میں نے اس (چادر) کو الٹ کر اس کے کنارے بدلے، پھر اس پر اپنی گردن سے زور ڈالا (گردن جھکا کر اسے اس کے نیچے دبا دیا)، پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے گھمایا، یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں جانب

مِیَّاءِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرِبُ وَيَسْقِينَا؟» قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هَذَا رَجُلٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟» فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ، فَتَرَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجَلًا أَوْ سَجَلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ تَرَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَمْنَاهُ، فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَنَا ذَنَابٌ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، فَشَنَقَ لَهَا فَسَجَّتْ فَبَاكَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مَتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ بِقُضْيَى حَاجَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَابُ فَتَنَكَّسَتْهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَضْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَيْدِينَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ، فَقَالَ هَكَذَا يَبْدُو، بَعْثِي شِدًّا وَسَطَكَ، فَلَمَّا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا جَابِرُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِذَا كَانَ

صَيِّفًا فَاشْدُدَّهُ عَلَى جَفْوِكَ» .

کھڑا کیا، پھر جبار بن صخرؓ آئے، انھوں نے وضو کیا اور آکر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ تسلسل سے میری طرف دیکھ رہے تھے اور مجھے پتہ نہیں چل رہا تھا، پھر مجھے سمجھ آئی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا، آپ کا مقصد تھا کہ اپنی کمر پر باندھ لو۔ جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اے جابر!“ میں نے عرض کی: حاضر ہوں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کپڑا کھلا ہو تو اس کے کناروں کو مخالف سمتوں میں لے جاؤ اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر کے اوپر باندھ لو۔“

[7517] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم پر) گئے، ہم میں سے ہر شخص کی خوراک روز کی ایک کھجور تھی، وہ اس کھجور کو چوستا رہتا اور پھر اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لیتا، ہم اپنی کمائوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور کھاتے تھے، حتیٰ کہ ہماری ہاتھوں میں زخم ہو گئے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک دن ہم میں سے ایک غلطی سے اس (ایک کھجور) سے محروم رہ گیا، ہم اسے (سہارا دے کر) اٹھاتے ہوئے لے کر (تقسیم کرنے والے کے پاس) گئے اور اس کے حق میں گواہی دی کہ اسے وہ (ایک کھجور) نہیں دی گئی۔ وہ اسے دی گئی تو اس نے خود کھڑے ہو کر لی۔

[7518] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم کے لیے) روانہ ہوئے، حتیٰ کہ ہم کشادہ وادی میں جا ترے، رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، میں (چمڑے کا بنا ہوا) پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر دوڑائی تو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کی آپ اوٹ لے سکتے۔ وادی کے کنارے پر دو درخت نظر آئے، آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس تشریف لے

[۷۵۱۷] (۳۰۱۱) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مَنَّا، فِي كُلِّ يَوْمٍ، تَمْرَةً، فَكَانَ يَمُصُّهَا ثُمَّ يَصْرُهَا فِي نَوْبِهِ، وَكُنَّا نَحْتَبِطُ بِقِسِيَّتِنَا وَنَأْكُلُ، حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاؤُنَا، فَأَقْسِمُ أَخْطِئَهَا رَجُلٌ مَنَّا يَوْمًا، فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ، فَشَهِدْنَا لَهُ أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا، فَأَعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا .

[۷۵۱۸] (۳۰۱۲) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَرَلْنَا وَادِيًا أَفْئَحَ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَنَظَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِيرُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِسَاطِئِ الْوَادِي، فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَعْصَانِيهَا، فَقَالَ: «إِنْقَادِي عَلَيَّ يَا ذِي اللَّهِ»

گئے، اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور فرمایا: ”اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔“ تو وہ نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح آپ کا فرمانبردار بن گیا، پھر دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور کہا: ”اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔“ تو وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ (اسے چلاتے ہوئے) دونوں کے درمیان کے آدھے فاصلے پر پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو جھکا کر آپس میں ملا (کر اکٹھا کر) دیا، آپ نے فرمایا: ”دونوں اللہ کے حکم سے میرے آگے مل جاؤ۔“ تو وہ دونوں ساتھ مل گئے (اور آپ ﷺ کو پردہ مہیا کر دیا۔)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ڈر سے بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا کہ میرے قریب ہونے کو محسوس کر کے رسول اللہ ﷺ وہاں سے (مزید) دور (جانے پر مجبور) نہ ہو جائیں، اور محمد بن عباد نے (اپنی روایت میں) کہا: آپ کو دور جانے کی زحمت کرنی پڑے، میں (ایک جگہ) بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا۔ اچانک میری نگاہ پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لارہے ہیں اور دیکھا کہ دونوں درخت الگ الگ ہو چکے ہیں، ہر ایک درخت تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے، پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار رکے اور اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا۔ ابواسامیل (حاتم بن اسماعیل) نے اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا۔ پھر آپ آگے تشریف لائے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: ”جابر! کیا تم نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھی تھی؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”دونوں درختوں کی طرف جاؤ اور دونوں میں سے ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹ کر لاؤ، یہاں تک کہ آکر جب میری جگہ پر کھڑے ہو جاؤ تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دینا اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف۔“

فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ، الَّذِي يُضَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْآخَرَى، فَأَخَذَ بَعْضُ مَنْ أَعْصَانِهَا، فَقَالَ: «انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذِي اللَّهِ» فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَبِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمْ بَيْنَهُمَا يَغْنِي جَمْعُهُمَا، فَقَالَ: «الْتِمَا عَلَيَّ يَا ذِي اللَّهِ» فَاَلْتَأَمَتَا.

قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أَخْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحَسِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَتَّبِعَنِي، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَّبِعُنِي، فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ وَقَفَةً، فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ! هَلْ رَأَيْتَ بِمَقَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا، فَأَقْبِلْ بِهِمَا، حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اٹھا، ایک پتھر اٹھایا، اسے توڑا اور اسے گھسایا، جب وہ میرے (کام کے) لیے تیز ہو گیا تو ان دونوں درختوں کی طرف آیا، ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹی، پھر ان کو گھسیٹتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آکر اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پہلے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دی اور ایک اپنی بائیں طرف، پھر میں آپ کے ساتھ جا ملا اور عرض کی: اللہ کے رسول! (جو آپ نے فرمایا تھا) میں نے کر دیا ہے، وہ کس لیے تھا؟ فرمایا: ”میں دو قبروں کے پاس سے گزرا، ان کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے ان کے بارے میں شفاعت کرنی چاہی کہ ان سے اس وقت تک کے لیے تخفیف کر دی جائے جب تک یہ شامیں گیلی رہیں۔“

[7519] (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر! وضو کے پانی کے لیے آواز دو۔“ تو میں نے (ہر جگہ پکار کر) کہا: کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول مجھے قافلے میں ایک قطرہ (پانی) نہیں ملا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے پرانے مشکیزے میں پانی ڈال کر اسے کھجور کی ٹہنی (سے بنی ہوئی) کھوئی سے لٹکا کر ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے مجھ سے فرمایا: ”فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے پرانے مشکیزے میں کچھ ہے؟“ کہا: میں گیا، اس کے اندر دیکھا تو مجھے اس (مشکیزے) کے منہ والی جگہ پر ایک قطرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ اگر میں اسے (دوسرے برتن میں) نکالتا تو اس کا خشک حصہ ہی اسے پی لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس (مشکیزے) کے منہ میں پانی کے ایک قطرے کے سوا کچھ

قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ، فَأَنْذَلَقَ لِي، فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرُهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أُرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ شِمَالِي. ثُمَّ لِحِقَّتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: «إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأَخْبَيْتُ، بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرْفَهُ ذَاكَ عَنْهُمَا، مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ».

[۷۵۱۹] (۳۰۱۳) قَالَ: فَأَتَيْتَا الْعَسْكَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! نَادِ بِوَضُوءٍ» فَقُلْتُ: أَلَا وَضُوءٌ؟ أَلَا وَضُوءٌ؟ أَلَا وَضُوءٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُرِيدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ، فِي أَشْجَابٍ لَهُ، عَلَى جِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ، قَالَ: فَقَالَ لِي: «انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ، فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءٍ شَجِبَ مِّنْهَا، لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءٍ شَجِبَ مِّنْهَا، لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ، قَالَ: «ادْهَبْ فَأَتِنِي بِهِ» فَأَتَيْتُهُ بِهِ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ

نہیں ملا۔ اگر میں اسے انڈیلوں تو اس کا خشک حصہ اسے پی لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔“ میں اسے آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور کچھ کہنا شروع کیا، مجھے پتہ نہ چلا کہ آپ نے کیا کہا اور اس (مشکیزے) کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبانے اور حرکت دینے لگے، پھر آپ نے وہ مجھے دے دیا تو فرمایا: ”جابر! پانی (پلانے) کا بڑا برتن منگو آؤ۔“ میں نے آواز دی: ”سواروں کا بڑا برتن (ٹب) لاؤ۔ اسے اٹھا کر میرے پاس لایا گیا تو میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ پیالے میں اس طرح کیا، اسے پھیلایا اور اپنی انگلیاں الگ الگ کیں، پھر اسے برتن کی تہ میں رکھا اور فرمایا: ”جابر! میرے ہاتھ پر پانی انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھو!“ میں نے اسے آپ (کے ہاتھ) پر انڈیل دیا اور کہا: بسم اللہ۔ میں نے پانی کو رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھونٹتے ہوئے دیکھا، پھر وہ بڑا برتن (پانی کے جوش سے) زور سے اٹھنے اور گھومنے لگا، یہاں تک کہ پورا بھر گیا تو آپ نے فرمایا: ”جابر! جس جس کو پانی کی ضرورت ہے، اسے آواز دو۔“ کہا: لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب کی ضرورت پوری ہو گئی، کہا: میں نے اعلان کیا: کوئی باقی ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے برتن سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہ (اسی طرح) بھرا ہوا تھا۔

[7520] اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ”عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا دے گا۔“ پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے، سمندر نے جوش مارا (ایک لہری آئی) اور اس نے ایک سمندری جانور (بابر) پھینک دیا، ہم نے سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس (کے گوشت) کو پکایا، بھونا، کھایا اور سیر ہو گئے، حضرت جابر نے کہا: میں اور فلاں اور فلاں، انھوں نے پانچ آدمی گئے،

فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، وَيَعْمُرُهُ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! نَادِ بِجُفْنَةٍ» فَقُلْتُ: يَا جُفْنَةُ الرَّكْبِ! فَأَتَيْتُ بِهَا تَحْمِلُ، فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِيهِ فِي الْجُفْنَةِ هَكَذَا، فَسَطَّهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجُفْنَةِ، وَقَالَ: «خُذْ، يَا جَابِرُ! فَضُبَّ عَلَيَّ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ» فَضَبَّيْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِاسْمِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ فَارَتْ الْجُفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ، فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ» قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجُفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى.

[۷۵۲۰] (۳۰۱۴) وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ، فَقَالَ: «عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ» فَأَتَيْنَا سَيْفَ الْبَحْرِ، فَرَزَخَ الْبَحْرُ رِزْخَةً، فَأَلْفَمِي دَابَّةً، فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ، فَاطْبَخْنَا وَأَشْوَيْنَا، وَأَكَلْنَا وَشَبِعْنَا، قَالَ جَابِرُ: فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، حَتَّى عَدَدُ خَمْسَةٍ، فِي حِجَاجٍ عَيْنِيهَا، مَا يَرَانَا أَحَدٌ، حَتَّى خَرَجْنَا

اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس گئے تو کوئی ہمیں دیکھ نہیں سکتا تھا، حتیٰ کہ ہم باہر نکل آئے اور ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی (ایک جانب کا بڑا کانٹا) لے کر اس کو کمان کی بیٹ میں کھڑا کر دیا، پھر قافلے میں سے سب سے بڑے (قد کے) آدمی کو بلایا اور قافلے میں سب سے بڑے اونٹ کو اور قافلے کے سب سے بڑے پالان کو منگوا دیا، وہ شخص سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا۔

فَأَخَذْنَا ضِلْعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ، ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرُّكْبِ، وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرُّكْبِ، وَأَعْظَمِ كِفَلٍ فِي الرُّكْبِ، فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطَىءُ رَأْسُهُ.

باب: 19 - ہجرت کی حدیث اور اسے کجاوے والی حدیث (بھی) کہا جاتا ہے

(المعجم ۱۹) (بَابُ: فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ: حَدِيثُ الرَّحْلِ) (الصحفة ۲۰)

[7521] ابواسحاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خرید، پھر (میرے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دیں، وہ اس (کجاوے) کو میرے ساتھ اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: اسے تم اٹھا لو تو میں نے اسے اٹھا لیا اور میرے والد اس کی قیمت لینے کے لیے ان کے ساتھ نکل پڑے۔ میرے والد نے ان سے کہا: ابوبکر! مجھے یہ بتائیں کہ جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت کے لیے) نکلے تو آپ دونوں نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم پوری رات چلتے رہے، حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا اور (دھوپ کی شدت سے) راستہ خالی ہو گیا، اس میں کوئی بھی نہیں چل رہا تھا، اچانک ایک لمبی چٹان ہمارے سامنے بلند ہوئی، اس کا سایہ بھی تھا، اس پر ابھی دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پاس (سوار یوں سے) اتر گئے۔ میں چٹان کے پاس آیا، ایک جگہ اپنے ہاتھ سے سنواری تاکہ

[۷۵۲۱] ۷۵- (۲۰۰۹) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي، فَقَالَ لِي أَبِي: إِحْمِلْهُ، فَحَمَلْتُهُ، وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ، فَتَرَلْنَا عِنْدَهَا، فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ يَدَيَّ مَكَانًا، يَتَأَمُّ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا، ثُمَّ بَسَطْتُ لَهُ عَلَيْهِ قِرْوَةً، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

رسول اللہ ﷺ اس کے سائے میں سو جائیں، پھر میں نے آپ کے لیے اس جگہ پر ایک نرم کھال بچھا دی، پھر عرض کی: اللہ کے رسول! سو جائیے اور میں آپ کے ارد گرد (کے علاقے) کی تلاشی لیتا ہوں (اور نگہبانی کرتا ہوں)۔ آپ سو گئے، میں چاروں طرف نگہبانی کرنے لگا تو میں نے دیکھا ایک چرواہا اپنی بکریاں لیے چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے پاس اسی طرح (آرام) کرنا چاہتا تھا جس طرح ہم چاہتے تھے۔ میں اس سے ملا اور اس سے پوچھا: لڑکے! تم کس کے (غلام) ہو؟ اس نے کہا: مدینہ کے ایک شخص کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری بکریوں (کے تھنوں) میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم میرے لیے دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے ایک بکری کو پکڑا تو میں نے اس سے کہا: تھنوں سے بال، مٹی اور تنکے جھاڑ لو۔ (ابو اسحاق نے) کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر جھاڑ رہے تھے، چنانچہ اس نے میرے لیے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میرے ہمراہ چڑے کا ایک برتن (بھی) تھا، میں اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بھر کر رکھتا تھا تاکہ آپ نوش فرمائیں اور وضو کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کو جگاؤں، لیکن میں بیچا تو آپ جاگ چکے تھے۔ میں نے دودھ پر کچھ پانی ڈالا، یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرمائیں۔ آپ نے نوش فرمایا، یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا چلنے کا وقت نہیں آیا؟“ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! کہا: پھر سورج ڈھل جانے کے بعد ہم روانہ ہو گئے اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آ گیا، جبکہ ہم ایک سخت زمین میں (چل رہے) تھے۔ میں نے عرض کی: ہمیں آگیا گیا

نَمْ وَأَنَا أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ، وَخَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي عَنْهُمْ مُقْبِلٍ يَغْتَمِيهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْتُ، فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟ يَا غُلَامُ! قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَفِي عَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ لَهُ: انْفَضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفَضُ، فَحَلَبَ لِي، فِي قَعَبٍ مِنْهُ، كُثْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ، قَالَ: وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ أُرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ، لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ، فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرُدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ؟» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعْنَا سَرِاقَةً بَنُ مَالِكٍ، قَالَ: وَنَحْنُ فِي جَلْدٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَيْنَا، فَقَالَ: «لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَارْتَحَلْنَا فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أَرَى - فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوا لِي، فَاللَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمْ الطَّلَبَ، فَدَعَا اللَّهُ، فَتَنَجَّا، فَارْجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَى لَنَا - [راجع: ۵۲۳۸]

ہے، آپ نے فرمایا: ”نعم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں جھنس گئیں۔ میرا خیال ہے۔ اس نے کہا: مجھے پتہ چل گیا ہے تم دونوں نے میرے خلاف دعا کی ہے۔ میرے حق میں دعا کرو، (میری طرف سے) تمہارے لیے اللہ ضامن ہے کہ میں ڈھونڈنے والوں کو تمہاری طرف سے لوٹاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی تو وہ بچ گیا، پھر وہ لوٹ گیا۔ جس (پچھا کرنے والے) کو ملتا اس سے یہی کہتا: میں (تلاش کر چکا ہوں) تمہاری طرف سے بھی کفایت کرتا ہوں، وہ اس طرف نہیں ہیں، وہ جس کسی کو بھی ملتا اسے لوٹا دیتا، (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: انھوں نے ہمارے ساتھ وفا کی۔

[7522] زبیر بن حرب نے مجھے یہی حدیث عثمان بن عمر سے بیان کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نصر بن مسلم نے خبر دی، ان دونوں (عثمان اور نصر) نے اسرائیل سے روایت کی، انھوں نے ابواسحاق سے روایت کی، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم میں ایک کجاوا خریدا، پھر زبیر کی ابواسحاق سے روایت کردہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں انھوں نے کہا: عثمان بن عمر کی روایت میں ہے: جب وہ (سراقہ رضی اللہ عنہ) قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی، ان کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں جھنس گئیں۔ وہ اچھل کر اس سے اترے اور کہا: اے محمد! مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ آپ کا کام ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مشکل سے، میں جس میں پھنس گیا ہوں، چھکارہ عطا کر دے اور آپ کی طرف سے یہ بات میرے ذمے ہوئی کہ میرے پیچھے جو بھی (آپ کا تعاقب کر

[۷۵۲۲] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا، وَسَاقِيَ الْحَدِيثَ. بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ، مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ، وَوَتَبَ عَنْهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ، فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ، وَلَكَ عَلَيَّ لِأَعْمَبٍ عَلَى مَنْ وَرَائِي، وَهَذِهِ كِنَانَتِي، فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا، فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَعِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، قَالَ: «لَا حَاجَةَ

رہا، ہے میں اس کی آنکھوں کو (آپ کی طرف) دیکھنے سے روک دوں گا اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر نکال لیں، آپ فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور میرے غلاموں کے پاس سے گزریں گے، ان میں سے جس کی ضرورت ہو اسے لے لیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔“ چنانچہ ہم رات کے وقت مدینہ (کے قریب) پہنچے۔ لوگوں نے اس کے بارے میں تنازع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کس کے ہاں اتریں گے (مہمان بنیں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کے نہ خیال بنونجار کا مہمان بن کر ان کی عزت افزائی کروں گا۔“ مرد، عورتیں گھروں کے اوپر چڑھ گئے اور غلام اور نوکر چاکر راستوں میں بکھر گئے، وہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے: اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)، اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)۔

لِي فِي إِبِلِكَ». فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا، فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ، أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَكْرَمُهُمْ بِذَلِكَ» فَصَعِدَ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغُلَمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطَّرِيقِ، يَتَنَادَوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا مُحَمَّدُ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! :



ارشاد باری تعالیٰ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

”یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے،
آپ اسے کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔“ (النحل 44:16)

تعارف کتاب التفسیر

صحیح مسلم کا آخری حصہ کتاب التفسیر پر مشتمل ہے۔ یہ انتہائی مختصر ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے تفسیر کے حوالے سے جو صحیح احادیث موجود تھیں ان کا احاطہ کرنے کی کوشش نہیں کی، لیکن اگر اس کتاب کی احادیث اور ان کی ترتیب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تفسیر سے متعلقہ احادیث کا احاطہ ان کا مقصود ہی نہ تھا بلکہ انھوں نے کتاب التفسیر کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ تفسیر کے بنیادی اصول سمجھ میں آجائیں۔ اس کتاب کے پہلے باب میں متفرق آیات کی تفسیر پر مشتمل احادیث ہیں۔ سب سے پہلی حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ کی نازل کردہ ہدایت بلکہ اس کے الفاظ تک انتہائی اہم ہیں، ان کا تحفظ اور ان کے مقصود کے مطابق ان پر عمل کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔ وحی کے الفاظ کو سنجیدگی سے نہ لینے والے اور انھیں استہزاء کا نشانہ بنانے والے یہودی کی طرح اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن، جو اللہ کی وحی ہے، انسانوں کی ضرورت اور حالات کے مطابق نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جن جن مواقع پر اور جن حالات میں قرآن مجید نازل ہوا ان کو اچھی طرح یاد رکھا، وہ ان سب باتوں کی اہمیت سے پہلے دن ہی سے آگاہ تھے، پھر مختلف آیات کی تفسیر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول احادیث ہیں۔ ان احادیث سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض وضاحت طلب مقامات کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ان حالات کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے جن میں آیات کا نزول ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جن آیات کی تفسیر ان احادیث میں منقول ہے ان کا صحیح مفہوم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تفسیر سے سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مفہوم کا تعین ان حالات کی بنیاد پر اور اس ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جس کے مطابق آیات نازل ہوئیں۔ یہ بھی ایک دلچسپ پہلو ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو احادیث بیان کیں ان کا تعلق انہی آیات سے ہے جو خواتین کے حقوق اور خانگی معاملات کے بارے میں نازل ہوئیں، لیکن ان کی تفسیر انہی مسائل سے متعلقہ آیات تک محدود نہیں۔ بطور نمونہ جنگ خندق کے دوران میں مسلمانوں کی حالت کی منظر کشی کرنے والی آیت کے تعین پر مبنی حدیث بھی شامل ہے۔ اسی طرح وہ حدیث بھی شامل ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید کی آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حالات پر منطبق کر کے دکھایا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث ہیں۔ انھوں نے ان آیات کا مفہوم، جن کے بارے میں اختلاف پیدا

ہو گیا تھا، نزول کے حالات اور آیات کی ترتیب کی روشنی میں کر کے رہنمائی مہیا کی اور اختلاف مٹایا۔ ان کی تفسیر سے پتہ چلا کہ وہ قرآن کے حکم اور مفہوم کے حوالے سے کسی قسم کا رعایتی پہلو تلاش کرنے کے روادار نہ تھے چاہے زد کسی پر بھی پڑتی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ترتیب نزول کو ملحوظ رکھنے کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے تفسیر کے طالب علموں سے اس کے متعلق سوال بھی کرتے تھے۔

(حدیث: 7546)

پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مختلف روایات پیش کیں اور دکھایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح مختلف حالات میں اترنے والی آیات مبارکہ کا مفہوم ان حالات کی روشنی میں کرتے تھے اور اس طریق سے مفہوم کس قدر واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن کے طالب علموں کی تفہیم کے لیے مختلف سورتوں کے موضوعات کی نشاندہی کر کے ان کے کام کو آسان فرمایا۔ تفسیر کے حوالے سے یہ بھی انتہائی اہم نکتہ ہے۔

شراب کی حرمت کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی جو احادیث پیش کی گئیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ مفہوم کے تعین کے لیے شان نزول کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے لیکن اس سے ان کے حکم میں کسی طرح کی تخصیص یا تحدید نہیں ہوتی۔ شان نزول سے صحیح مفہوم کا تعین ہوتا ہے لیکن حکم عام اور دائمی ہوتا ہے۔ ان کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ بات لازمی نہیں کہ ہر ایک کے لیے ہر آیت کا مفہوم واضح ہو۔ ان کو کچھ معاملات میں مشکلات درپیش تھیں، انھوں نے ان کی نشاندہی فرمائی اور واضح کیا کہ قرآن کے مفہوم کا تعین آپ ﷺ کے فرامین کی روشنی ہی میں ہو سکتا ہے۔ انھوں نے اس چیلنج کا سرعام صحابہ کے سامنے ذکر کر کے ان کی ہمتوں کو ہمیز دی کہ وہ ایک دوسرے سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ سے زیادہ فرامین معلوم کریں، ان پر غور و خوض کریں اور مشکل مسائل کو حل کریں۔ الحمد للہ امت نے اس چیلنج کو قبول کیا اور بہترین نتائج سامنے آئے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی آخری حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ فرامین رسول اور آثار صحابہ میسر نہ ہوں تو قرآن مجید کی اصل تفسیر کرنا ممکن ہی نہیں۔ اصل تفسیر، تفسیر ماثور ہی ہے۔

۵۴ - کتاب التفسیر قرآن مجید کی تفسیر کا بیان

باب: متفرق آیات کی تفسیر

(المعجم ۰۰۰) (بَابُ: فِي تَفْسِيرِ آيَاتِ
مُتَفَرِّقَةٍ) (التحفة ۱)

[7523] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک حدیث) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل سے کہا گیا: (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور کہو: هَلْطَهُ (ہمیں بخش دے)، ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے، انھوں نے (اس کے) الٹ کیا، چنانچہ وہ اپنے چوتروں کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے سے داخل ہوئے اور انھوں نے (هَلْطَهُ کے بجائے) ”ہمیں بالی میں دانہ چاہیے“ کہا۔

[۷۵۲۳] ۱- (۳۰۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ، فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا الْبَابَ يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْنَانِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ».

[7524] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی وفات تک لگا تار وحی نازل فرمائی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن سب سے زیادہ وحی آئی۔

[۷۵۲۴] ۲- (۳۰۱۶) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ يَعْثُونَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَافَعَ

الْوَحْيِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تُوفِّيَ، وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

فوائد ومسائل: ① اکثر شارحین نے یَوْمَ تُوفِّيَ سے مراد آپ کی حیات مبارکہ کا آخری دور لیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے در اور دی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ ہے کہ زہری نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ کی رحلت سے پہلے، نزول وحی میں کوئی وقفہ آیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: زیادہ اور اکٹھی ہو کر (وحی نازل ہوئی۔) (فتح الباری: ۱۱/۵) صحیح بخاری میں مروی الفاظ: «أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، يُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ» بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے لگا تار وحی نازل ہوئی حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو وفات دی تو اس وقت سب سے زیادہ وحی آئی، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ (صحیح البخاری، حدیث: 4982) ② بعض شارحین نے یہ کہا ہے کہ وحی عام ہے۔ اس سے مراد محض وحی متلو یا قرآن کی آیات نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں امت کو جو بھی وصیتیں کیں، یاد دہانیاں کرائیں یا خبریں دیں، مثلاً: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی متغلو یا دیگر اقدامات فرمائے، سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی وحی کے مطابق تھا۔

[7525] سفیان نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ (مسلمان) ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں وہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی تھی اور جس وقت وہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفہ (کے مقام) پر نازل ہوئی تھی اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں تھے۔

[۷۵۲۵] ۳- (۲۰۱۷) حَدَّثَنِي أَبُو خَنِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً، لَوْ أَنْزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلْتَ، وَأَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ، وَأَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَنْزَلْتَ، أَنْزَلْتَ بِعَرَفَةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا) جمعہ کا دن تھا یا نہیں؟ ان کی مراد اس آیت سے تھی: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔“

قَالَ سُفْيَانُ: أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا، يَنْبَغِي: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ (المائدة: ۳).

فائدہ: جس دن یہ آیت نازل ہوئی وہ یہودیوں کے اندازوں سے بھی بڑا دن تھا۔ وہ دنیا کے گوشے گوشے سے اللہ کے بلاوے پر لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ کہہ کر آنے والوں کے سب سے بڑے اجتماع کا اور ان کی عبادتوں، گڑگڑانے اور گناہ بخشوانے کا دن تھا اور رہے گا۔ جہاں سے دین حنیف کا آغاز ہوا تھا وہیں اس نعمت کا اتمام اور تکمیل بھی ہوئی۔ وہ دن اور اس کا وہ لمحہ اللہ نے منتخب فرمایا، اسے شرف و عزت بخشی، اسے اپنے بندوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا دن بتایا، اپنے رسول ﷺ کی اور امت کی دعائیں قبول فرمائیں اور یوں ان کو عظیم ترین انعام سے نوازا۔ یہ یہودیوں کی عیدوں کی طرح انسانوں کا مقرر کردہ دن نہیں۔ نہ مسلمانوں کو ایسے دنوں کی ضرورت ہے۔

[7526] عبد اللہ بن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم، یہودیوں کی جماعت پر نازل ہوتی: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔“ ہمیں پتہ ہوتا کہ وہ کس دن نازل ہوئی ہے تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ دن اور وہ گھڑی جس میں یہ آیت اتری تھی اور اس کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کس جگہ تھے (سب کچھ) جانتا ہوں، یہ (آیت) مزدلفہ کی رات (آنے والی تھی، جب) اتری تھی، اور (اس وقت) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

[۷۵۲۶] ۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ الْيَهُودُ لِعُمَرَ: لَوْ عَلَيْنَا، مَعَشَرَ يَهُودَ، نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ، لَا تَحْذَرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ، وَالسَّاعَةَ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَتْ، نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْرَفَاتٍ .

[7527] ابو عُمیس نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہودیوں میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے، آپ اسے پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین

[۷۵۲۷] ۵- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَوْنَهَا، لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ، مَعَشَرَ الْيَهُودِ، لَا تَحْذَرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: وَأَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ

کے طور پر پسند کر لیا۔“ تو حضرت عمرؓ نے کہا: میں وہ دن بھی جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی، وہ جگہ بھی جہاں یہ نازل ہوئی، یہ (آیت) عرفات میں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

يَعْتَمِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴿۱﴾ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ، فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ.

[7528] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اللہ عزوجل کے فرمان: ”اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو ان عورتوں میں سے، جو تمھیں اچھی لگیں، دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو“ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میرے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہوتی ہے، اس کے (موروثی) مال میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے تو اس کے ولی (پچازاد وغیرہ) کو اس کا مال اور جمال دونوں پسند ہوتے ہیں اور اس کا ولی چاہتا ہے کہ اس کے مہر میں انصاف کیے بغیر اس سے شادی کر لے اور وہ بھی اسے اتنا مہر دے جتنا کوئی دوسرا سے دے گا، چنانچہ ان (لوگوں) کو اس بات سے روک دیا گیا کہ وہ ان کے ساتھ شادی کریں، الا یہ کہ وہ (مہر میں) ان سے انصاف کریں اور مہر میں جو سب سے اونچا طریقہ (راج) ہے اس کی پابندی کریں اور (اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو) انھیں حکم دیا گیا کہ ان (یتیم لڑکیوں) کے سوا جو عورتیں انھیں اچھی لگیں ان سے شادی کر لیں۔

[۷۵۲۸] ۶- (۳۰۱۸) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْجٍ وَحَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الشَّجْبِيّ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَزْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَتًى وَثَلَاثَ وَرُبْعَ﴾ [النساء: ۳]. قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا، تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَتُهْوَا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَتْلَعُوا بِهِنَّ أَعْلَىٰ سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، سِوَاهُنَّ.

عروہ نے کہا: حضرت عائشہؓ نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے (عورتوں کے حوالے سے مزید) دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمھیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا

قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ، فِيهِنَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا تُوَفُّنَهُنَّ مَا

کُتِبَ لَهُنَّ وَرَغِبْنَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ ﴿النساء: ۱۲۷﴾
 ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو۔“

قَالَتْ: وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى؛ أَنَّهُ يُنَالِي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ، الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُفْسِدُوا فِي الْبَنَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ الْفَسَادِ﴾ (النساء: ۳).
 (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جس بات کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ کتاب میں تلاوت کی جاتی ہے، وہ وہی پہلی آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: ”اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو (دوسری) جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔“

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْآيَةِ الْآخِرَىٰ: ﴿وَرَغِبْنَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ﴾، رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنْ نَيْمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَتَهُوَا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ بَنَى النَّسَاءِ إِلَّا بِالْفُسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اور تم ان کے نکاح سے رغبت کرتے ہو“ (کا مطلب ہے کہ) جب تم میں سے کسی کی سرپرستی میں رہنے والی لڑکی مال اور جمال میں کم ہو تو اس سے (شادی کرنے سے) روگردانی کرنا، چنانچہ ان سے (نکاح کی) رغبت نہ ہونے کی بنا پر ان کو منع کیا گیا کہ وہ جن (یتیم لڑکیوں) کے مال اور جمال میں رغبت رکھتے ہیں ان سے بھی شادی نہ کریں، (الآیہ کہ) مہر میں (انصاف سے کام لیں۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جل کے فرمان: ﴿وَرَغِبْنَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ﴾ اور اس سے پہلے کی آیت: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُفْسِدُوا فِي الْبَنَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ الْفَسَادِ﴾ کی تفسیر سے واضح کرنا چاہتی ہیں کہ جب کوئی سرپرست اپنی رشتہ دار یتیم بچی کے بالغ ہونے پر اس کے مال و جمال کی کمی کی بنا پر اس سے شادی کرنے کے لیے آمادہ نہیں اور رشتہ داری کا خیال کیے بغیر اسے چھوڑ دیتا ہے، تو مال اور جمال ہونے کی صورت میں بھی رشتہ داری کو درمیان میں نہ لائے اور اونچے درجے کا حق مہر دیے بغیر اس سے نکاح نہ کرے۔

[۷۵۲۹] (. . .) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْخَلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُفْسِدُوا فِي الْبَنَىٰ﴾. وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ [7529] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان: ”اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر پاؤ گے“ کے بارے میں پوچھا، پھر زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس کے آخر میں مزید کہا: ”اگر وہ مال اور جمال میں کم

ہوں تو تمہارے ان سے اعراض کرنے کی بنا پر۔“

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ فِي آخِرِهِ: مِنْ أَجْلِ
رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ، إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ
وَالْجَمَالِ.

[7530] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد
(عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے، اللہ عزوجل کے فرمان: ”اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم
لڑکیوں کے بارے میں عدل نہیں کر پاؤ گے“ کے متعلق
روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) ایسے آدمی کے
بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو، وہ اس
کا ولی اور وارث ہو، اس لڑکی کا مال (میں بھی حق) ہو، اس
(لڑکی کے مفاد) کے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنے والا بھی نہ ہو
تو وہ آدمی اس لڑکی کے مال کی بنا پر اس کی کہیں اور شادی نہ
کرے اور اسے نقصان پہنچائے اور اس سے برا سلوک کرے
تو اس (اللہ) نے فرمایا: ”اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ تم یتیم
لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہ کر پاؤ گے تو (دوسری) جو
عورتیں تمہیں اچھی لگیں، انہی سے نکاح کرو۔“ وہ (اللہ) فرماتا
ہے: (دوسری عورتوں سے نکاح کرلو) جو میں نے تمہارے
لیے (نکاح کے طریق پر) حلال کی ہیں اور اس (لڑکی) کو
چھوڑ دو جس کو تم نقصان پہنچا رہے ہو۔

[7531] عہدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے فرمان: ”جو کتاب
میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تلاوت کی جاتی ہے جن کو
تم وہ (مہر) نہیں دیتے جو ان کے حق میں فرض ہے اور ان
کے نکاح سے رغبت کرتے ہو“ کے بارے میں روایت بیان
کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں
نازل ہوئی جو کسی آدمی کے پاس ہوتی، اس کے مال میں اس
کے ساتھ شریک ہوتی اور وہ اس سے (شادی کرنے سے)

[۷۵۳۰] ۷- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ:
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾.
قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ
وَلَيْهَا وَوَارِثُهَا، وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ
يُخَاصِمُ دُونَهَا، فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا
وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا، فَقَالَ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا
تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾.
يَقُولُ: مَا أَخْلَلْتُ لَكُمْ، وَدَعِ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ
بِهَا.

[۷۵۳۱] ۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا يَتْلَى
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا
تُؤْتُوهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَرَغْبُوْنَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ﴾،
قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ، تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ
فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا،
وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ، فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ،

فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ.

کنارہ کشی کرتا ہے اور اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہے کہ کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کرے اور اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرے تو وہ اسے ویسے ہی بٹھائے رکھتا ہے، نہ خود اس سے شادی کرتا ہے اور نہ کسی اور سے اس کی شادی کرتا ہے۔

[۷۵۳۲] ۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفَيِّدُكُمْ فِيهِنَّ﴾ الْآيَةَ. قَالَتْ: هَذِهِ النِّسِيَمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ، حَتَّى فِي الْعَذَقِ، فَيَرْغَبُ، يَغْنِي، أَنْ يَتَّكِحَهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَّكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيَعْضِلُهَا.

[7532] ابوالاسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے اس عزوجل کے فرمان: ”اور یہ لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے“ مکمل آیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ ایسی قیمتی لڑکی (کے بارے میں) ہے جو کسی آدمی کے پاس ہوتی ہے۔ شاید وہ ایسی بھی ہوتی ہے کہ وہ اس کے مال میں، حتیٰ کہ کھجور کے درختوں میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے، وہ خود بھی اس سے روگردانی کرتا، یعنی اس سے شادی کرنے سے۔ اور کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کر کے اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرنے کو بھی پسند نہیں کرتا تو وہ اسے ویسے ہی رہنے دیتا ہے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشتہ داروں کے زیر کفالت قیمتی لڑکیوں کو پیش آنے والی مشکلات کی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان مشکلات سے محفوظ رکھنے کے لیے سورہ نساء کی آیتیں نازل فرمائیں۔ ابن شہاب کے مختلف شاگردوں نے مختلف مجالس میں یہ احادیث ان سے سنیں اور ان کو جزوی طور پر بیان کیا ہے۔ تمام احادیث کو ایک ساتھ ملا کر دیکھنے سے وہ ساری صورتیں سامنے آجاتی ہیں جن کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نشاندہی فرمائی۔

[7533] عبیدہ بن سلیمان نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: ”اور جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے“ کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت یتیم کے مال کے ایسے متولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اس کی نگہداشت کرتا ہے۔ اور اس کو سنوارتا (بڑھاتا) ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہے تو اس میں سے (خود

[۷۵۳۳] ۱۰- (۳۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ۶]. قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُضْلِلُهُ، إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

بھی کھا سکتا ہے۔

[7534] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: ”اور جو شخص غنی ہو وہ اجتناب کرے اور جو شخص ضرورت مند ہو وہ عرف اور رواج کے مطابق کھائے“ کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی کہ جب وہ محتاج ہو تو اس کے مال میں سے معروف طریقے سے اتنا لے سکتا ہے جتنا اپنا مال (استعمال کرتا تھا)۔

[7535] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[7536] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: ”جب کا فر تم پر چڑھ آئے تمھارے اوپر کی جانب سے اور تمھارے نیچے کی طرف سے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل منہ کو آنے لگے“ کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ خندق کے روز ہوا تھا۔

[7537] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام (بن عروہ) نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (آیت): ”اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے“ مکمل آیت کے بارے میں روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی مرد کے نکاح میں ہو، اس کی صحبت میں لبا عرصہ بیت گیا ہو، وہ اسے طلاق دینا چاہے تو وہ (عورت) کہے: مجھے طلاق نہ دو، اپنے پاس رکھو، تم

[۷۵۳۴] ۱۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعِفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ۶] قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ، أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ، إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا، بِقَدَرِ مَالِهِ، بِالْمَعْرُوفِ.

[۷۵۳۵] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۷۵۳۶] ۱۲- (۲۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذَا زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [الاحزاب: ۱۰]. قَالَتْ: كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[۷۵۳۷] ۱۳- (۳۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ۱۲۸] الْآيَةِ. قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا، فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا، فَتَقْرَأُ: لَا تُطْلِقْنِي، وَأُمْسِكْنِي، وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي، فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

میری طرف سے (میرے واجبات سے) بری الذمہ ہو، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

[7538] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: ”اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے“ کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ (آیت) اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو (مدت سے) کسی مرد کے ہاں ہو، (اسے اندیشہ ہو) کہ شاید اب وہ اس سے (اپنے تعلق کو) زیادہ نہ کرے گا اور اس (عورت) کو اس کا ساتھ میسر ہو اور اولاد ہو اور یہ نہ چاہے کہ وہ (مرد) اسے چھوڑ دے تو اس سے کہہ دے کہ تم میرے معاملے میں (حقوق زوجیت سے) بری الذمہ ہو۔

[7539] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! لوگوں کو حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے اصحاب کے لیے استغفار کریں تو انھوں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا۔

[7540] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: یہ سورہ حشر کی اس آیت کی تفسیر ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ ”جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان میں ہم سے سبقت کی۔“ (الحشر: 59)

[7541] معاذ عمری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مغیرہ بن نعمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سعید بن

[۷۵۳۸] ۱۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ حَاثَتْ مِنْ بَيْتِهَا نَشُورًا أَوْ إِعْرَاصًا﴾ [النساء: ۱۲۸]. قَالَتْ: نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا، وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدًا، فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ لَهُ: أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي.

[۷۵۳۹] ۱۵- (۳۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا ابْنَ أُخْتِي! أَمُرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَبُّوهُمْ.

[۷۵۴۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ، وَمِثْلَهُ.

[۷۵۴۱] ۱۶- (۳۰۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ اہل کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا: ”جس شخص نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے“ چنانچہ میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے اس (آیت) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ آیت آخر میں نازل ہوئی، پھر کسی چیز (قرآن کی کسی دوسری آیت یا آپ ﷺ کے فرمان) نے اس کو منسوخ نہیں کیا۔

[7542] محمد بن جعفر اور نصر بن شمیل دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

ابن جعفر کی روایت میں ہے: یہ آیت آخر میں اترنے والی آیات میں اتری۔

اور نصر کی روایت میں ہے: یہ (آیت) یقیناً ان آیتوں میں سے ہے جو آخر میں اتریں۔

[7543] منصور نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی نے کہا کہ میں (ان کے لیے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں: ”اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کر دے، اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔“ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس کو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔ اور اس آیت کے متعلق (پوچھا): ”اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور نہ حق کے بغیر کسی شخص کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے“ تو انھوں نے کہا: مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

الْمُغِيرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ [النساء: ۹۳] فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ، ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

[۷۵۴۲] ۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ.

وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ: إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

[۷۵۴۳] ۱۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى أَنْ أَسْأَلَ [لَهُ] ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾. فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ. وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾

[الفرقان: ۶۸] . قَالَ: نَزَلْتُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ.

[7544] ابو معاویہ شیبان نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: یہ آیت: ”جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے“ سے لے کر ”ذلت کے عالم میں (ہمیشہ رہے گا)“ تک مکہ میں نازل ہوئی۔ مشرکوں نے کہا: ہمیں اسلام کس بات کا فائدہ دے گا، جبکہ ہم اللہ کے ساتھ (دوسروں کو) شریک بھی ٹھہرا چکے ہیں اور اللہ کی حرام کردہ جانوں کو قتل بھی کر چکے ہیں اور فواحش کا ارتکاب بھی کر چکے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ”سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی، ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے“ آیت کے آخری حصے تک۔

انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا اور اس کو سمجھ لیا، پھر اس نے (عہد کسی مومن کو) قتل کیا تو اس کے لیے کوئی توبہ نہیں۔

[7545] عبد اللہ بن ہاشم اور عبد الرحمن بن بشر عبدی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے قاسم بن ابی بزہ نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا جس شخص نے کسی مومن کو عہد اقل کر دیا اس کے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، (سعید بن جبیر نے) کہا: پھر میں نے ان کے سامنے سورہ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی: ”وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو، جسے اللہ نے حرام کیا ہے، حق کے بغیر قتل نہیں کرتے.....“ آیت کے آخر تک۔ انھوں نے کہا: یہ کی آیت ہے۔ اس کو اس مدنی آیت نے منسوخ کر دیا: ”اور جو کسی مومن کو عہد اقل

[۷۵۴۴] ۱۹- (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَغْنِي شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا مَّا خَرَّ﴾، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مُكَنَّا﴾. فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: وَمَا يَغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا سَابِقًا﴾ [الفرقان: ۷۰] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

قَالَ: فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ، ثُمَّ قَتَلَ، فَلَا تَوْبَةَ لَهُ.

[۷۵۴۵] ۲۰- (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا مَّا خَرَّ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾، إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ: هَذِهِ آيَةُ مَكِّيَّةٌ، نَسَخَهَا آيَةُ مَدْيَنِيَّةٌ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

مُتَمَعِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا ﴿۱﴾
 کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

فائدہ: یعنی اگر کی آیت کا حکم عام سمجھا جائے تو بھی مدنی آیت کے اترنے کے بعد وہ منسوخ تصور ہوگی۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ
 اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے: ”تو میں نے ان کے
 سامنے یہ آیت پڑھی جو سورہ فرقان میں ہے: ”سوائے اس
 کے جس نے توبہ کی۔“

[۷۵۴۶] ۲۱- (۳۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ -
 قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا -
 جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ
 عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا: تَعْلَمُ، وَقَالَ هَرُونَ: تَذَرِي، آخِرَ
 سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ، نَزَلَتْ جَمِيعًا؟ قُلْتُ:
 نَعَمْ، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ، قَالَ:
 صَدَقَتْ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ،
 وَلَمْ يَقُلْ: آخِرَ.

[۷۵۴۷] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا
 أَبُو عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: آخِرَ
 سُورَةٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الْمَجِيدِ: وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ
 سُهَيْلٍ.

[۷۵۴۸] ۲۲- (۳۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
 الضَّيِّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ:
 حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنْ

[7546] ابوبکر بن ابی شیبہ، ہارون بن عبد اللہ اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عبد نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ جعفر بن عون نے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے عبد المجید بن سہیل سے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی آخری سورت جو یکبارگی مکمل نازل ہوئی کون سی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ انھوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: تم جانتے ہو کہ کون سی سورت ہے اور ”آخری“ (کا لفظ) نہیں کہا۔

[7547] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور کہا: ”آخری سورت“ اور انھوں نے (راوی کا نام لیتے ہوئے) عبد المجید (سے) مروی (کہا اور ابن سہیل (عبد المجید بن سہیل) نہیں کہا۔

[7548] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ”مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایک شخص کو ملے جو بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ میں تھا، اس نے (ان کو دیکھ کر) کہا: السلام علیکم۔ تو (اس کے باوجود) انھوں نے اس

کو پکڑا، اسے قتل کیا اور بکریوں کا وہ چھوٹا سار یوڑ لے لیا۔ تو یہ آیت اتری: ”اور اسے جو تم سے سلام کہے، یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔“

قرآن مجید کی تفسیر کا بیان
عَمْرُو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا نِلَكَ الْغَنِيمَةِ، فَتَزَلَّتْ: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَقَ إِلَيْكُمْ أَلَسَلَّمْتُ لَكُمْ﴾ [النساء: ۹۴]

فائدہ: سلام کو سلم بھی پڑھا جاتا ہے۔ لفظی معنی سلامتی اور صلح کے ہیں۔ سلام، سلامتی کی دعا ہے۔ دونوں سے ایک ہی بات مراد ہے۔

وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: السَّلَامُ۔
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس (سلم) کو السلام پڑھا۔

[7549] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: انصار جب حج کر کے واپس آتے تو گھروں میں (دروازوں کے بجائے) ان کے پچھواڑے ہی سے داخل ہوتے، انصار میں سے ایک شخص آیا اور اپنے دروازے سے (گھر کے اندر) داخل ہوا تو اس کے بارے میں اس پر باتیں کی گئیں تو یہ آیت اتری: ”اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے اندر ان کے پچھواڑوں سے آؤ۔“

[۷۵۴۹] ۲۳- (۳۰۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجَّوْا فَرَجَعُوا، لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا﴾ [البقرة: ۱۸۹]۔

باب: 1۔ فرمان باری تعالیٰ: ”کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑ گڑائیں“ کی تفسیر

(المعجم ۱) (بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ (التحفة: ۲)

[7550] عون بن عبد اللہ کے والد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اسلام لانے اور ہم پر

[۷۵۵۰] ۲۴- (۳۰۲۷) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدُوقِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اس آیت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے عتاب کے درمیان چار سال سے زیادہ کا وقفہ نہ تھا: ”کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑگڑائیں۔“

وَهَبْ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَابَتَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الحديد: ۱۶] إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

فائدہ: عتاب، دوست کی پیار بھری ناراضی کو کہتے ہیں جس کا تعلق کسی خاص توقع کی تکمیل سے ہوتا ہے۔

باب: 2۔ فرمان باری تعالیٰ: ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو“ کی تفسیر

(المعجم ۲) (بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (التحفة ۳)

[7551] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: (جاہلی دور میں) ایک عورت برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور کہتی تھی: کون مجھے طواف کرنے والا ایک کپڑا دے گا؟ کہ وہ اس کو اپنی شرمگاہ پر ڈال لے، اور (یہ شعر) کہتی: آج (بدن کا) کچھ حصہ یا پورے کا پورا کھل جائے گا اور اس میں سے جو بھی کھل گیا میں اسے (دیکھنا کسی کے لیے) حلال نہیں کر رہی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو۔“

[۷۵۵۱] ۲۵- (۳۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْبُطَيْنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالنِّيبِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ، فَتَقُولُ: مَنْ يُعِيرَنِي تَطُوفًا؟ تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا، وَتَقُولُ: أَلَسَيُومَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أَجِلُّهُ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف: ۳۱].

باب: 3۔ فرمان باری تعالیٰ: ”اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ کساؤ“ کی تفسیر

(المعجم ۳) (بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَّتَكُمْ عَلَى الْبَغْيِ﴾ (التحفة ۴)

[7552] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان

[۷۵۵۲] ۲۶- (۳۰۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنی ایک باندی سے کہتا تھا: جا اور (بذریعہ بدکاری) ہمارے لیے کچھ کما کر لا، تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ”اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ (خصوصاً) اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تاکہ تم دنیا کی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرو اور جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد“ ان کے لیے ”بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔“

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ يَقُولُ لِعَجَارِيَةِ لَهْ: اذْهَبِي فَاَبْعِينَا شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَّتَكُمْ عَلَى الْإِعْلَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ نَحْصًا لِلنَّعْمِ عَرْضَ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِمْ﴾ لَهُمْ ﴿عَفْوٌ رَجِيمٌ﴾ [النور: ٣٣].

[7553] ابو عوانہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی ایک باندی تھی، اس کا نام مُسکے تھا اور دوسری (باندی) کو اُمیمہ کہا جاتا تھا۔ وہ ان دونوں سے (زبردستی) زنا کرنا چاہتا تھا۔ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی تو اللہ عزوجل نے آیت: ”اور اپنی فوجان لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔“ اس (اللہ) کے فرمان: ”بڑا بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔“ تک نازل فرمائی۔

[٧٥٥٣] ٢٧- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَجَارِيَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولٍ يُقَالُ لَهَا: مُسْكَةُ، وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا: أُمَيْمَةُ، فَكَانَ يُرِيدُهُمَا عَلَى الزَّوْنِ، فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَّتَكُمْ عَلَى الْإِعْلَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ نَحْصًا﴾، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَفْوٌ رَجِيمٌ﴾.

باب: 4۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں“ کی تفسیر

(المعجم ٤) (بَاب: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾) (التحفة ٥)

[7554] عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق روایت کی: ”وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ

[٧٥٥٤] ٢٨- (٣٠٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ

خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوگا۔“ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہو گئی تھی اور (اس سے پہلے) ان کی پوجا کی جاتی تھی، تو جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کی عبادت پر قائم رہے جبکہ جنوں کی یہ جماعت خود اسلام لے آئی۔

[7555] سفیان نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابو عمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: ”وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔“ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: انسانوں کی ایک جماعت جنوں کی ایک جماعت کی پرستش کرتی تھی، تو جنوں کی جماعت نے اسلام قبول کر لیا اور انسان بدستور ان کی عبادت سے لگے رہے۔ اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: ”وہ لوگ جنھیں یہ پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔“

[7556] شعبہ نے سلیمان (اعمش) سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت کی۔

[7557] عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: ”وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔“ انھوں نے کہا: یہ (آیت) عربوں کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جنوں نے اسلام قبول کر لیا جبکہ وہ انسان جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، انھیں پتہ تک نہ چلا۔ اس پر یہ آیت اتری: ”وہ لوگ

يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ ﴿١٥٧﴾ [الإسراء: ١٥٧] . قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا، وَكَانُوا يُعْبُدُونَ، فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَ عَلَىٰ عِبَادَتِهِمْ، وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ .

[۷۵۵۵] ۲۹- (...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ، وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ، فَتَرَكْتُ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾.

[۷۵۵۶] (...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۷۵۵۷] ۳۰- (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: تَرَكْتُ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوا يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ

جنہیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔“

الْحَشِيُونَ، وَالْإِنْسَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ. فَنَزَلَتْ: ﴿أُزْلِقُ الَّذِينَ يُدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾.

باب: 5۔ سورۃ براءت، سورۃ انفال اور سورۃ حشر کی تفسیر

(المعجم ۵) (بَابُ: فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالْإِنْفَالِ وَالْحَشْرِ) (التحفة ۶)

[7558] ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۃ توبہ؟ انھوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ بلکہ وہ تو (کفار اور منافقین کو) ذلیل کرنے والی ہے، اس میں مسلسل: ”اور ان میں ایسے لوگ ہیں“ (سے شروع ہونے) والی آیات اترتی رہیں، یہاں تک کہ ان (منافق) لوگوں کو گمان ہوا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، مگر اس (کی اصلیت) کے بارے میں اس سورت میں بیان ہو جائے گا۔ (سعید بن جبیر نے) کہا: میں نے پوچھا: سورۃ انفال؟ انھوں نے کہا: یہ بدر (کے احوال بیان کرنے) والی سورت ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: تو الحشر؟ انھوں نے کہا: یہ بنی نضیر (کے انجام) کے بارے میں نازل ہوئی۔

[۷۵۵۸] ۳۱- (۳۰۳۱) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: التَّوْبَةُ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ، مَا زَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾، حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا ذِكْرٌ فِيهَا، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْإِنْفَالِ؟ قَالَ: بَلْ ذِكْرٌ سُورَةُ بَدْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَالْحَشْرِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

فائدہ: سوال کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ یہ نام کس مناسبت سے ہیں، کس پس منظر میں یہ سورتیں نازل ہوئیں اور ان کے موضوعات کیا ہیں؟

باب: 6۔ شراب کی حرمت کا نزول

(المعجم ۶) (بَابُ: فِي نَزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ) (التحفة ۷)

[7559] علی بن مسہر نے ابو حیان سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر کہا: اس کے بعد:

[۷۵۵۹] ۳۲- (۳۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى

سنو! شراب کی حرمت نازل ہوئی، جس دن وہ نازل ہوئی (اس وقت) وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، گندم، جو، خشک کھجور، انگور اور شہد سے۔ خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اور لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں شدت سے چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ہمیں اور زیادہ قطعیت سے بتایا ہوتا: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے ابواب میں سے چند ابواب۔

مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، يَوْمَ نَزَلَ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْجَنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّرْبِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ، أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهِ: الْجَدُّ، وَالْكَالَةُ، وَأَبْوَابُ مَنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

فوائد و مسائل: ① کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اپنے پیچھے نہ باپ چھوڑے اور نہ اولاد جو اس کی وارث ہو بلکہ اس کا وارث کوئی اور قرابت دار ہو۔ ② ربا (سود) کے چند ابواب کی مزید وضاحت سے مراد غالباً ربا الفضل یا ربا کی بعض ایسی صورتیں ہیں جن کے بارے میں بعض لوگ اشتباہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

[7560] ابن ادریس نے کہا: ہمیں ابو حیان نے شععی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: حمدوثا کے بعد، لوگو! شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے، اور خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو ڈھانک دے۔ لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اور زیادہ قطعیت سے واضح فرما دیتے: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کی صورتوں میں سے چند صورتیں۔

[۷۵۶۰] ۳۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ. أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالشَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْجَنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثُ، أَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهِمْ عَهْدًا نُنْتَهِي إِلَيْهِ: الْجَدُّ، وَالْكَالَةُ، وَأَبْوَابُ مَنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[7561] اسماعیل بن علیہ اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن علیہ کی حدیث میں ہے: انگور، جس طرح ابن ادریس نے کہا ہے۔ اور عیسیٰ کی روایت میں

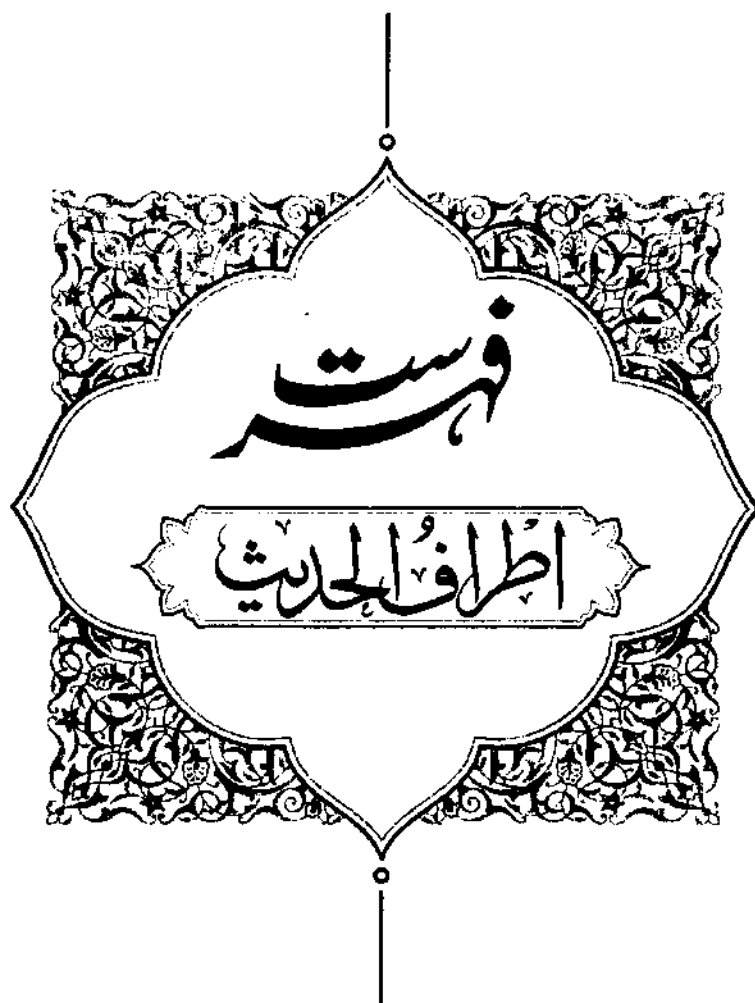
[۷۵۶۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ

حَدِيثُهُمَا، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُثَيْبَةَ، فِي حَدِيثِهِ :
 الْعَبَّ، كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : وَفِي حَدِيثِ
 عِيسَى : الرَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ .

ارشاد باری تعالیٰ

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ
وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

”پس اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب،
تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں سب
بڑائی ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“ (الجاثیہ: 45، 36، 37)



اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى : أَنْتَ آدَمُ

الَّذِي أَخْرَجْتَكَ ٦٧٤٥

اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى ، فَقَالَ مُوسَى : يَا آدَمُ ! ٦٧٤٢

اِخْتَجَبَ النَّارَ وَالْجَنَّةَ ٧١٧٢

اِخْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجِيرَةً بِخَصْفَةٍ ١٨٢٥

اِخْتَلَبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا ٥٣٦٢

اِخْشِدُوا فَإِنِّي سَأَفْرَأُ عَلَيْكُمْ ذَلِكَ الْقُرْآنَ ١٨٨٨

اِخْفَظْ عَلَيْنَا مِصْطَاكَ ١٥٦٢

اِخْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا ١٥٦٢

اِخْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ ١١٦

اِخْلِقِ الشَّقَّ الْآخَرَ ٣١٥٤

اِخْلُقْ ، ثُمَّ ادْنِغْ شَاةً تُسَكَا أَوْصُمُ ٢٨٨٢

اِخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ ، [النَّبِيُّ] عَلَيْهِ السَّلَامُ ٦١٤١

اِخْرُجْ بِأَخِيكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلُ بِمَعْمَرَةَ ٢٩٢٢

اِخْرُصُوهَا ٥٩٤٨

ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهِ ٢٢٥٤

ادْخِرُوا ثَلَاثًا ، ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ ٥١٠٣

ادْعُوا النَّاسَ ، وَبَشِّرُوا وَلَا تَنْفَرُوا ٥٢١٦

ادْعُوا لِي مَخِيمةَ بَنِي جَرْه ٢٤٨٢

ادْعُوهُ بِهَا ٣٤٩٧

ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ ٦١٨١

ادْنِغْ وَلَا حَرَجَ ٣١٥٦

ادْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ ، فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ ٣٤٨٧

ادْهَبْ بِتُعْلَى هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ ١٤٧

ادْهَبْ فَاخْتُ فِي أَقْوَاهِمُ مِنَ الشَّرَابِ ٢١٦١

ادْهَبْ فَادْعُ لِي فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا ٣٥٠٧

ادْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٣٥٠٨

ادْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ ٧٠٢٣

ادْهَبْ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ ٢٥٩٥

ادْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا ٤٢٩٤

ادْهَبْ فَخُذْ حَارِيَةً ٣٤٩٧

ادْهَبْ فَقَدْ مَلِكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ٣٤٨٧

ادْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ ٦٦٢٨

ادْهَبْ ، يَا رَافِعُ ! -لِيَوَابِهِ- ٧٠٣٤

اِثْبَ قُلَانَا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّرَ فَمَرَضَ ٤٩٠١

اِثْبَ قَوْمَكَ ٦٤٣٠

اِثْبِي بِالْمِفْتَاحِ ٣٢٣٢

اِثْمُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ ٣٥١٢

اِثْمُوا رَوْضَةَ حَاخَ ، فَإِنْ بِهَا طَعِينَةٌ ٦٤٠١

اِثْمِي بِالْكَتِفِ وَالذَّوَاءِ أَوِ اللَّزِجِ وَالذَّوَاءِ ٤٢٣٣

الَّذَنْ لَعَسَرَةً ٥٣١٦

الَّذَنْ لَهُ ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ ٦٢١٤

الَّذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ ٩٩٤

الَّذَنُوا لَهُ ، فَلْيَسِّنْ ابْنَ الْعَشِيرَةِ ٦٥٩٦

الَّذَنِي لَهُ ٣٥٧٣

اِثْمَايَ فَأَعْيِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى ٣٧٧٧

اِذَا بَنَيْتُكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا ٢٣١٣

اِذَا بَنَيْتُهَا وَمَوَاصِعَ الرُّضْوَةِ مِنْهَا ٢١٧٦

اِثْمُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ ٦٥٧٦

اِثْمُوا اللَّعَانَتَيْنِ ٦١٨

اِثْمُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ ٤١٨١

اِثْمُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا ٢٣٥٠

اِثْمُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ ٢٣٤٩

اِثْمِي اللَّهَ وَاضْبِرِي ٢١٤٠

اِثْمَانِ فِي النَّاسِ هُمَا يَوْمٌ كُفِّرَ ٢٢٧

اجْتَمَعَ عَلَيَّ وَعُثْمَانُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] ٢٩٦٤

اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ ، قُرَيْشِيَّانِ ٧٠٢٩

اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ يَغَادِرْ مِنْهُنَّ ٦٣١٤

اجْتَبِئُوا السَّعْءَ الْمُوْبِقَاتِ ٢٦٢

اجْعَلْهَا فِي قَرَاتِكَ ٢٣١٦

اجْعَلُوا أَجَرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَنَزَا ١٧٥٥

اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي يَوْمِكُمْ ١٨٢٠

اجْعَلُوهَا عُمْرَةً ٢٩١٩

اجْمَعِي عَلَيْكَ يَتَاكَ ٦٢١٠

اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا ، فَخَجَّ آدَمُ مُوسَى ٦٧٤٤

- ۱۲۳۹ - اذْعُبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ
- ۴۴۳۲ - اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَطْغِيهِ
- ۱۵۶۳ - اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ
- ۳۳۳۶ - اَرْجُلُوا فَإِنَّ تَحَلُّنَا
- ۱۵۶۳ - اَرْجُلُوا فَسَارِبَنَا حَتَّى إِذَا
- ۷۷۳ - اَرْجِعْ إِلَى نَوْبِكَ فَخُذْهُ، وَلَا تَمْشُوا عِزَاءً.
- ۶۳۶۲ - اَرْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ
- ۲۱۳۵ - اَرْجِعْ إِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا: إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ
- ۵۷۶ - اَرْجِعْ فَأَخْسِنْ وَضُرَّكَ، فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى
- ۸۸۵ - اَرْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
- ۱۵۳۵ - اَرْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ
- ۲۳۷۸ - اَرْضَحِي مَا اسْتَطَعْتَ، وَلَا تُوعِي
- ۴۲۴۸ - اَرْكَبْ، أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيَ عَنْكَ
- ۴۱۰۲ - اَرْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ
- ۳۲۱۴ - اَرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أَلْحِثْتَ إِلَيْهَا
- ۳۲۱۵ - اَرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا.
- ۳۲۱۱ - اَرْكَبْهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا بَذَنَتْ
- ۳۲۰۸ - اَرْكَبْهَا، وَتِلْكَ
- ۶۲۳۷ - اَرْمِ، فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ: فَتَرَعْتُ
- ۳۱۶۱ - اَرْمِ وَلَا حَرَجَ.
- ۲۲۵۸ - اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ اسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي ..
- ۲۲۵۹ - اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ اسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ ..
- ۳۱۱۸ - اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُرَدَّةِ ..
- ۶۲۸۲ - اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ حُوَيْلِدٍ، أَخْتُ خَدِيجَةَ ..
- اسْتَأْذَنْتُ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ النَّبِيِّ ﷺ فِي هِجَاءِ
- المُشْرِكِينَ
- ۶۳۹۴ - اسْتَأْذَنْتُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۶۲۰۲ - اسْتَبَّ رَجُلَانِ، وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ
- ۶۱۵۳ - اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
- ۶۶۴۶ - اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ..
- ۶۱۵۴ - اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ
- ۲۰۲۶ - اسْتَعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ
- ۶۲۲۹ - اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]
- عَلَى الصَّدَقَةِ
- ۲۴۰۸ - اسْتَغْفِرُوا لِأَجِيكُمْ
- ۲۲۰۵ - اسْتَغْفِرُوا لِي
- ۴۲۳۵ - اسْتَغْفِرُوا لِي
- ۴۶۵۲ - اسْتَغْفِرُوا لِي
- ۶۳۳۸ - اسْتَغْفِرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ..
- ۵۴۹۴ - اسْتَغْفِرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ
- ۲۲۳ - اسْتَنْصَبَ النَّاسَ
- ۹۷۲ - اسْتَوْوَا وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ
- ۶۱۱۲ - اسْتَقِ، يَا زَيْتَرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ النَّمَا إِلَى جَارِكَ
- ۵۲۳۶ - اسْتَقِنَا يَا سَهْلُ!
- ۵۷۷۱ - اسْتَقِ عَسَلًا
- ۶۲۴۸ - اسْكُنْ، جِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ
- ۳۷۶۱ - اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ.
- ۳۷۶۳ - اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ
- ۴۷۸۲ - اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا ..
- ۷۵۰۹ - اسْمِعِي يَا رَبَّةَ الْمُحَرَّةِ!
- ۴۶۴۸ - اسْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا
- ۳۱۸۸ - اسْتَرْكَنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
- ۴۴۹۷ - اسْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ
- ۴۱۱۴ - اسْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا
- ۴۱۰۵ - اسْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا يَوْقِيتَيْنِ
- ۱۶۵۷ - اسْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا
- ۳۷۸۱ - اسْتَرَيْهَا، وَأَغْنَيْهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ..
- ۳۷۷۹ - اسْتَرَيْهَا وَأَغْنَيْهَا، وَاسْتَرَى لَهَا الْوَلَاءَ
- ۹۲۶ - اسْتَشَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ
- ۴۶۵۷ - اسْتَشَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ لِيْلَتَيْنِ
- ۱۴۰۱ - اسْتَشَكَبَ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ!
- ۶۴۰۵ - اسْتَرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرَعَا عَلَى وَجْهِهِمَا
- ۶۶۹۱ - اسْتَعْمُوا فَلْتَوْجِرُوا، وَلْيَقْضِ اللَّهُ
- ۱۳۹۲ - اسْتَهْدَمْنَا الصَّلَاةَ
- ۷۰۷۱ - اسْتَهْدُوا.
- ۶۹۴ - اسْتَعْمُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّجَاحَ
- ۶۹۳۸ - اسْتَطَعْتُ فِي الْحَيَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ ..
- ۱۱۰۲ - اسْتَعْدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَنْسَطُ أَحَدُكُمْ
- ۲۵۲۲ - اسْتَغْرَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَ شَهْرًا

- ٢٧٧٤ - اغتكتف رسول الله ﷺ العشر الأوسط
 ٥٧٣٢ - اغرضوا علي رقاكم
 ٤٤٩٨ - اعرف عفاصها ووكاءها
 ٦٦٧٣ - اغزل الأذى عن طريق المسلمين
 ٣٥٥٦ - اغزل عنها إن شئت، فإنه سبأيتها ما قلدر لها
 ٤٣٠٦ - اعلم أبا مسعود أن الله
 ٢٩٧٧ - اعلم أن رسول الله ﷺ جمع بين حج وعمره
 ٦٧٣١ - اعملوا فكل ميسر
 ٢٩٥٠ - اعتسلي، واستغفري بنوب وأخروي
 ٤٥٢٢ - اغزوا باسم الله، في سبيل الله
 ٢١٦٨ - اغسلتها ثلاثاً، أو خمساً، أو أكثر من ذلك
 ٢١٧٢ - اغسلتها وثلاثاً أو خمساً
 ٢١٧٤ - اغسلتها وثلاثاً أو خمساً أو أكثر
 ٢٨٩٤ - اغسلوه بماء وبذر واليسوء توبيه
 ٢٨٩١ - اغسلوه بماء وبذر، وكفوه في توبيه
 ٢٩٠١ - اغسلوه ولا تقربوه طيباً
 ٢٤٤٢ - افتتحنا مكة، ثم إننا عزونا حيننا
 ٦٢١٢ - افقع وبشرة بالجنة على بلوى تكون
 ٦٦٧٤ - افعل كذا، افعل كذا
 ٢٩٤٥ - افعلوا ما أمركم به، فإني لولا آلي شفت الهدي
 ٣١٥٩ - افعل ولا حرج
 ٤٣٩١ - ائسكت امرأتان من هذيل
 ٦٥٨٢ - اقتل غلامان، غلام من المهاجرين و
 ٥٨٢٦ - اقتلوا الحيات، والكلاب
 ٥٨٢٥ - اقتلوا الحيات وذو الطفتين
 ٣٣٠٨ - اقتلوه
 ١٨٥٩ - اقرأ، ابن حصير!
 ٢٧٣٢ - اقرأ القرآن في كل شهر
 ١٨٦٨ - اقرأ علي
 ١٩٣٣ - اقرأ عليها السلام منّا جيماً وسلها
 ١٨٥٧ - اقرأ، فلان! فإنها السكينة تنزلت
 ١٨٧٤ - اقرءوا القرآن، فإنه يأتي يوم القيامة
 ٦٧٧٧ - اقرءوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم
 ٦٣٣٥ - اقرءوا القرآن من أربعين نقر
 ٤١٤٣ - اقسموا المال بين أهل الفرائض
 ٣١٥٥ - اقسمة بين الناس
 ٢٣٠٥ - اكتبوا لأبي شاة
 ١٥٦٠ - اكلنا الليل، فصلى بلال ما قلدر له
 ١٨٧٨ - الأتيان من آخر سورة البقرة، من قرأهما
 ٢٣٦٩ - الأجر بينكما
 ٤٨٥٠ - الأجر والمغنم إلى يوم القيامة
 ٦٧٠٨ - الأرواح جنود مجندة
 ٥٦٢٨ - الإسيقان ثلاث، فإن أذن لك وإلا فارجع
 ٣١٤٣ - الإسيقان ثلث، ورمي الجمار ثلث
 ٩٣ - الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله
 ٦٤٣٨ - الأنصار ومزينة وجهته
 ٢٥٠ - الإيمان بالله والجهاد في سبيله
 ١٥٢ - الإيمان بضع وسبعون شعبة
 ١٨٦ - الإيمان ثمان، والكفر قبل المشرق
 ٥٢٨٩ - الأيمن فالأيمن
 ٥٢٩١ - الأيمنون، الأيمنون، الأيمنون
 ٣٤٧٦ - الأيمن أحق بنفسها من وليها
 ٤٤٦٨ - البئر جرحها جبار
 ٦٥١٦ - البئر حسن الخلق، والإثم ما حاك
 ٤٨٥٤ - البركة في نواصي الخيل
 ١٢٣١ - البراق في المسجد خطيئة
 ٤٤١٧ - البكر يخلد ويظفي
 ٣٨٥٨ - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا
 ٣٨٥٣ - البيعان، كل واحد منهما بالخيار
 ٧٥١٨ - التمس علي بإذن الله
 ٧٤٩٠ - التناوب من الشيطان
 ٩٠٢ - الثقيات المباركات الصلوات الطيبات لله
 ٩٥٤ - الشيع للرجال والتضييع للنساء
 ١٢٣٢ - الثقل في المسجد خطيئة
 ٥٧٦٩ - التليئة مجمة لفؤاد المريض
 ٤٠٦٦ - التمر بالتمر، والجنط بالجنط
 ٣٣٢١ - التمس لي غلاماً من غلمانكم يخدمني
 ٢٧٦٥ - التمسوها في العشر الأواخر

- التُّلْتُ، وَالتُّلْتُ كَثِيرٌ ٤٢١٥
 - التُّبُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبُكْرُ ٣٤٧٧
 - التُّبُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبُكْرُ ٣٤٧٨
 - الْحَرَسُ مَزَايِيرُ الشَّيْطَانِ ٥٥٤٨
 - الْخُدَا إِلَى لُحْدَا، وَأَنْصَبُوا عَلَى اللَّيْلِ ٢٢٤٠
 - الْحَرْبُ خُدْعَةٌ ٤٥٣٩
 - أَلْجَعُوا الْقَرَايِصَ بِأَهْلِهَا ٤١٤١
 - الْجِلُّ كُلُّهُ ٣٠٠٩
 - الْجِلُّ كُلُّهُ، قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّسَاءَ ٢٩٤٠
 - الْخَلِيفُ مَنْقُطَةٌ لِلسَّلَامَةِ، مَنْحَقَةٌ لِلرَّوْحِ ٤١٢٥
 - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْبَبَنَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا ٦٨٨٧
 - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ٦٨٩٤
 - الْحَمَوُ الْمَوْتُ ٥٦٧٤
 - الْحُمَى مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرُدُوهَا بِالنَّارِ ٥٧٥١
 - الْحُمَى مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالنَّارِ ٥٧٥٣
 - الْحَبَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ١٥٧
 - الْحَبَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ ١٥٦
 - الْحَبَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ١٥٤
 - الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ ٥١٤٢
 - الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ ٢٢٩٢
 - الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وَذَرٌّ ٢٢٩٠
 - الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ٤٨٤٥
 - الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا - أَوْ قَالَ: ٢٢٩٢
 - الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِتَوَاصِيهَا الْخَيْرُ ٤٨٤٧
 - الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ، طَوْلُهَا فِي السَّمَاءِ يَتَوْنُ مِيلًا ٧١٦٠
 - الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ٧٣٦٦
 - الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، مَكْتُوبٌ ٧٣٦٥
 - الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ٧٤١٧
 - الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ ٣٦٤٩
 - الدُّنْيَا بِالذِّبَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ٤٠٦٩
 - الَّذِينَ النَّصِيحَةُ ١٩٦
 - الدَّائِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا، وَالدَّائِرَاتُ ٦٨٠٨
 - الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ٤٠٦٣
 - الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزَنَا بِوزْنٍ ٤٠٧٥

- الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزَنَا بِوزْنٍ، وَمَثَلًا بِمَثَلٍ ٤٠٦٨
 - الَّذِي تَقْوَتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُزِيَ أَهْلُهُ ١٤١٧
 - الَّذِي لَا يَجِدُ غَنَى يُغْنِيهِ ٢٣٩٣
 - الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفَيْضِ، إِنَّمَا ٥٣٨٥
 - الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ ٥٥٣٥
 - الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا ٥٩١٦
 - الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا ٥٩١٢
 - الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ ... ٥٩٠٣
 - الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا السُّوءُ ٥٩٠٢
 - الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الشُّبُورِ ٥٩٠٨
 - الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ٥٨٩٧
 - الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ٥٩٠٠
 - الرُّؤْيَا فِي الشَّيْئَةِ ٤٠٨٨
 - الرَّجُلُ رَاغٍ، فِي مَالٍ أَبِيهِ ٤٧٢٧
 - الرَّجُلُ مَرْكُومٌ ٧٤٨٩
 - الرَّجُلُ يَزِيهِ الرِّمَّةَ ٢٤٥٧
 - الرَّجْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ٦٥١٩
 - السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ ٧٤٦٨
 - السَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ ... ٢٧٩٤
 - الشَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ٤٩٦١
 - الشُّفْلُ أَرْفَقُ ٥٣٥٨
 - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَاكُمْ مَا .. ٢٢٥٥
 - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا ٥٨٤
 - السُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ ٥٨٠٤
 - الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ ٢٦٠
 - الشُّقْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ فِي أَرْضٍ أَوْ ٤١٢٩
 - الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ ٤٩٤٠
 - الشُّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، الشُّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا .. ٢٥٠١
 - الشُّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ ٢٥٠٣
 - الشُّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً ٢٥٠٥
 - الشُّهُرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا ٢٥٠٩
 - الشُّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا - [وَهَكَذَا] ثُمَّ عَقَدَ ٢٤٩٩
 - الشُّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا [وَهَكَذَا] وَقَبَضَ ٢٥٠٦
 - الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى ٢١٣٩

- اللَّهُمَّ! عَلَيكَ يَا بِي جَهْلٍ نِي هِشَام ٤٦٤٩
- اللَّهُمَّ! عَلَيكَ بِقُرَيْشٍ ٤٦٤٩
- اللَّهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قُرَيْشٍ شَيْءٌ ... ٤٦٥٠
- اللَّهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ٦٨٧١
- اللَّهُمَّ! فَإِنَّمَا عِنْدَ مُؤْمِنٍ سَبِيئَةٌ ٦٦٢٣
- اللَّهُمَّ! قَهْهُ فِي الدِّينِ ٦٣٦٨
- اللَّهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ ٦٩٥١
- اللَّهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ١٣٤٢
- اللَّهُمَّ! لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ ٦٨٩٩
- اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ ١٨٠٨
- اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، يَلْءُ السَّمَاءِ ١٠٦٩
- اللَّهُمَّ! لَكَ رَكْعَتٌ، وَبِكَ آمَنْتُ ١٨١٢
- اللَّهُمَّ! لَكَ سَجْدَةٌ، وَبِكَ آمَنْتُ ١٨١٢
- اللَّهُمَّ! مُصَرَّفَ الْقُلُوبِ! صَرَّفْ قُلُوبَنَا ٦٧٥٠
- اللَّهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ! ٤٥٤٣
- اللَّهُمَّ! مَنْ وَلِيَّ مِنْ أَمْرِ أُمَّيِّ شَيْئًا ٤٧٢٢
- اللَّهُمَّ! نَحْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ ١٥٤٢
- اللَّهُمَّ! نَحْ عَاشِ بْنِ أَبِي رَيْبَةَ ١٥٤٣
- اللَّهُمَّ! هَالَةً بَنَتْ حَوِيلِي ٦٢٨٢
- اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ ١٠٧٥
- اللَّهُمَّ! وَلِيَدِيهِ فَاغْفِرْ ٣١١
- الْمُؤَدُّونَ أَطْوَلَ النَّاسِ أَغْنَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٨٥٢
- الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَجُلُ لِلْمُؤْمِنِ ٣٤٦٤
- الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ ٦٧٧٤
- الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالنِّسْبَانِ، يَشُدُّ ٦٥٨٥
- الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ ... ٦٥٨٨
- الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ ٥٣٧٥
- الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ ٥٣٧٩
- الْمُؤْمِنُ بَعَارٌ لِلْمُؤْمِنِ، وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا ٦٩٩٩
- الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّعَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ ١٨٦٢
- الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنْطَعْ، كَلَّاسٍ قَوْمِي زُؤِيرٌ ٥٥٨٣
- الْمُحَرَّمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ٣٤٤٩
- الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا ٣٣٣٠
- الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى نُورٍ ٣٣٢٧
- الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى نُورٍ ٣٧٩٤
- الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ٣٣١٨
- الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ٦٧١٨
- الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي ٦٥٩١
- الْمُسْلِمُ أَحَرُّ الْمُسْلِمِ، لَا يَطْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ .. ٦٥٧٨
- الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لُسَايِهِ وَيَدِهِ ... ١٦٢
- الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى عَيْنَهُ ... ٦٥٨٩
- الْمُصَلَّى أَمَّا تَك ٣١٠٠
- الْمَيِّتُ يَعْذُبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَبَّحَ عَلَيْهِ ٢١٤٣
- النَّاسُ تَبِعَ قُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ ٤٧٠١
- النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ ٦٧٠٩
- النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَ النُّجُومُ ٦٤٦٦
- النَّذْرُ لَا يَقْدَمُ شَيْئًا، وَلَا يُؤَخَّرُهُ ٤٢٣٨
- النُّزْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ١٧٥٧
- الْوَرَقُ بِالذَّهَبِ رَبًّا إِلَّا مَاءٌ وَمَاءٌ ٤٠٥٩
- الْوُضُوءُ بِمَا مَسَّ النَّارَ ٧٨٧
- الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ ١٢٩٣
- الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النُّعْمَةَ ٣٧٨٢
- الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ٣٦١٥
- الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ٢٣٨٥
- الْيَمِينُ عَلَى رِيَّةِ الْمُسْتَخْلِفِ ٤٢٨٤
- أَمْسِ، وَلَا تَلْتَمِشْ حَتَّى يَفْخَ اللَّهُ عَلَيْكَ ٦٢٢٢
- أَمْكُحِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْسِبُكَ خِيضَتُكَ ٧٥٩
- اِسْتَبْدُوا فِي الْأَسْفِيَةِ ٥١٩٧
- اِنْتَظِرِ اِنْتَظِرْ ١٤٠٠
- اِنْتَظِرِي! فَإِذَا طَهَّرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّعْطِيمِ ... ٢٩٢٧
- اِنْتَظِرِي إِلَى يَتِيمِ ابْنِ عَمَلِكٍ غَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْنُومٍ ٣٧٠٩
- اِنْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ ٢٢١١
- اِنْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) ٢٦٦٤
- اِنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ ٢٢١١
- الْكُفَّةُ ٢٣٠٠
- اِنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، قَالَ ٢٠٢٥
- اِنْحَرُوا وَلَا حَرَجَ ٣١٥٧
- اِنْحَرَهَا، ثُمَّ اصْبَغَ ثَعْلَبَهَا فِي دِمَهِهَا ٣٢١٦

٤٦١٢ انْهَرُوا، وَرَبِّ سُخْمًا
٦٣٤٥ انْهَرُوا لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ
٦٣٨٧ انْهَبْهُمْ، أَوْ هَاجِبَهُمْ، وَجَبْرَيْلُ مَعَكَ
٦٣٩٥ انْهَبُوا فَرِيضًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا
٦٢٤٧ اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ
٦٤١ ابْتَغِ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي

٣٢٧٥ آيُونَ، ثَابِتُونَ، عَابِدُونَ
٤٨٦ آتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِيحُ
٤١٥٣ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلْتُ
٤٦٣ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ
..... آخِرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَشَفَ
٩٤٥ السَّارَةَ
٢٧٨٥ آلِيزُودُنْ؟
١١٥ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ
٦٦٢٧ أَنْتَ هِيَ؟ لَقَدْ كَبُرَتْ
٢٣٥ آيَةُ الْمُتَافِي: بَعْضُ الْأَنْصَارِ
٢١١ آيَةُ الْمُتَافِي ثَلَاثٌ

٢٩٥٠ أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ
١٤٠٠ أَبْرِدْ أَبْرِدْ
١٣٩٩ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ
١٣٩٧ أَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ
٦٤٠٥ أَبْشِرْ
٧٠١٦ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتِكَ أُمَّكَ
٧٠٢٠ أَبْشِرِي، يَا عَائِشَةُ! أَنَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأكَ
٣٧٥٧ أَنْصِرُوا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَتَيْتُمْ سَبْعًا
٤٦٥٦ أَبْطَأَ جَبْرَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
..... أَلَى سَائِرِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ
٣٦٠٥ أَحَدًا يَنْتَلِ الرِّضَاعَةَ
٥٦٢٢ أَبَا عَمْرٍ! مَا فَعَلَ الْغُبَيْرُ؟
٦٥١٤ أَبْرَأُ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ
٣٦٤٠ أَبْكُوا تَرَوْحَتَهَا أَمْ نَبَاتٍ؟
٦٢٤٩ أَبْوَاكُ، وَاللَّهُ! مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ

٢٨٠١ أَنْزِعْ عَنْكَ الْجَنَّةَ، وَأَغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ
٢٨٠٢ أَنْزِعْ عَنْكَ حُبَّتَكَ، وَأَغْسِلْ أَقْرَبَ الْخَلْقِ
٢٩٥٠ أَنْزِعُوا يَبْنَ عِنْدَ الطَّلَبِ! فَلَوْلَا أَنْ يُغْلِبَكُمْ
٧٥١٥ أَنْزِلْ عَنْهُ، فَلَا يَضْحَكُنَا مَلْعُونٌ
٢٥٦٠ أَنْزِلْ فَأَجِدْ لَنَا
٤٦٣٩ أَنْصِرُوا، لَنَبِيٍّ لَهُمْ يَغْثِيهِمْ
٢٨٥٤ أَنْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ
٦٩٥١ أَنْطَلَقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
٦٣١٧ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ
٧٣٥٧ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ
٦٣١٨ أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ تَرَوْرَهَا
٣٤٨٨ أَنْطَلِقْ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا
٦٢٢٥ أَنْطَلَقْتُ أَنَا وَحَصِينَ بْنِ سَبْرَةَ وَعُمَرُ
٣٢١٦ أَنْطَلَقْتُ أَنَا وَبِسْتَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرِينَ
٢٥٧٩ أَنْطَلَقْتُ أَنَا وَتَمْرُوقُ إِلَى عَائِشَةَ
..... أَنْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ
٤٦٠٧ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
..... أَنْطَلِقْ، فَقَدْ بَايَعْتُكُمْ
٤٨٣٤ أَنْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ
٤٥٩١ أَنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ
٦٤٠٢ أَنْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟
٦٢٢٩ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتِمَ مِنْ حَبِيدٍ
٣٤٨٧ أَنْظُرْ إِنْ أَخَوْتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ
٣٦٠٦ أَنْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرِ
٦٣٢٢ أَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَشْفَلُ مِنْكُمْ
٧٤٣٠ أَنْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا
٢٠٠١ أَنْظُرِي عَلَامَةَ التَّجَارِ
١٢١٦ أَنْقَحِي - أَوْ أَنْقَحِي، أَوْ أَنْقَحِي
٢٣٧٦ أَنْفَذَ عَلَى رَسُولِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِيهِمْ
٦٢٢٣ أَنْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ
٧٥١٨ أَنْقَضِي رَأْسَكَ، وَأَمْتِطِي، وَأَمْسِكِي
٢٩١٢ أَنْقَضِي رَأْسَكَ وَأَمْتِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ
٢٩١٠ أَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
٢١٠٩ أَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
٢١٠٢

- أَبُوكَ سَائِمٌ، مَوْلَى سَيِّئَةٍ. ٦١٢٥
 - أَبُوكَ فَلَانٌ ٦١٢٠
 - أَبُو هُرَيْرَةَ؟ ١٤٧
 - أَتَحَدِّثُ أَمَّا طَا؟ ٥٤٥٠
 - أَنَا أَذْنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا؟ ٥٢٩٢
 - أَنَّى جِبْرِيلُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 هَذِهِ خَدِيجَةُ ٦٢٧٣
 - أَنَّى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي
 رَمَضَانَ ٢٦٠٣
 - أَنَّى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ ٢٤٤٩
 - أَنَّى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٤٤٢٠
 - أَنَّى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا اللَّبَّ ٦٣٧٨
 - أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا ١٨٤
 - أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلَيُّ قُلُوبًا ١٩٠
 - أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِنَا، فَاسْتَشْفَى ٥٢٩١
 - أَنَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَبَشَّرَنِي ٢٧٢
 - أَنَانِي دَاعِي الْجَنِّ، فَذَهَبَتْ مَعَهُ ١٠٠٧
 - أَنَانِي عَمِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ٣٥٧٢
 - أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: خَلَفْتُ قَبْلَ ٣١٦١
 - أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا
 الْمُوجِبَتَانِ؟ ٢٦٩
 - أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ ٢٧٩٩
 - أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ التُّغْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ ١٠٨
 - اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ ٥٨٣٣
 - أَتَبِعُ جَمَلَكَ ٣٦٤١
 - أَتَبِعْنِي بِكَذَا وَكَذَا، وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ ٣٦٤٢
 - أَتَبِ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا ٦٧٠٣
 - أَتَجِبُنِ ذَلِكَ ٣٥٨٨
 - أَتَخْلِفُونَ خَمْسِينَ نَبِيًّا فَتُسَجِّقُونَ صَاحِبَكُمْ
 أَوْ قَاتِلَكُمْ ٤٣٤٢
 - أَتَخَذُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاتِمًا مِنْ وَرْقٍ ٥٤٧٦
 - أَتَذَرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ ٣٩٩
 - أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْثُ؟ ٦٥٩٣
 - أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ ٦٥٧٩
 - أَتَذَرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ ١٤٥
 - أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٦٢٦٦
 - أَتَرَى أَحَدًا؟ ٢٣٠٦
 - أَتَرَانِي مَا كُنْتُ لَأَخُذَ جَمَلِكَ؟ ٤٠٩٨
 - أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ٥٣٠
 - أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِخَةَ وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ ٦٩٧٨
 - أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَانًا يَا مُعَاذُ؟ ١٠٤١
 - أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِنَانَةِ ٣٢٩
 - أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْنَنَا ٢١٣٤
 - أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ ٣٥٢٦
 - أَتُشْفَعُ فِي خَدْمٍ جُدُودِ اللَّهِ؟ ٤٤١٠
 - أَتُشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ ٧٣٤٦
 - أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟ ١٦٥٠
 - أَتُغْجِبُونَ مِنْ غَيْرِهِ سَعِيدُ؟ قُوا اللَّهَ! ٣٧٦٤
 - أَتُغْجِبُونَ مِنْ لَيْسَ بِهِ؟ ٦٣٤٨
 - أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً ٣٦٧٤
 - أَتَعْلَمُونَ بِمَقْبَلِهِ بِأَسَا ٤٤٣٢
 - أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ، وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ ١١١٩
 - أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَدَعَاؤُ ٥٦٣٥
 - أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَيْضُ ٢٧٣
 - أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] وَهُوَ
 مَكْتُورٌ عَلَيْهِ ٢٦٢٤
 - أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ ١٠٢١
 - أَتَيْتُ بِالْبَرَاءِ - وَهُوَ دَائِبَةُ أَيْضُ طَوِيلٌ ٤١١
 - أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَرَى ٦٣٢٨
 - أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ٦٣٩
 - أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ ٢١٠٤
 - أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيُّ أُمَّةٍ! أَخْبِرْنِي عَنْ
 صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ١٧٢٦
 - أَتَيْتُ فَاظْلَقُوا يَإِي إِلَى زَمْرَمَ ٤١٢
 - أَتَيْتُ - وَفِي رِوَايَةِ هَذَا: مَرَزْتُ - عَلَى
 مُوسَى لَيْلَةَ أُشْرِي يَإِي ٦١٥٧
 - أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَنُوا إِلَيْهِ حَرَّ ١٤٠٦
 - أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ ٤٢٦٩

- ٤٤٢٧ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟
 - أَجَلُوا مِنْ إِخْرَامِكُمْ، فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ
 ٢٩٤٥ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ
 ٦٤٥٩ أَخْنَأُ عَلَى وَلَدِي فِي صَغَرِهِ.
 ٦٤٥٦ أَخْنَأُ عَلَى بَيْتِمْ
 ٦٠٥٩ أَخْيَانًا يَا بَيْتِي فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْحَرَسِ
 ٦٥٠٤ أَحْيَىٰ وَالدَّادُ؟
 - أَخْبَرْتَنِي بِإِخْدَىٰ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ -
 ٢٨٧٠ أَوْ أَمِيرٌ - أَنْ تُقْتَلَ الْمَارَةُ
 ٧٢٦٥ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنْ
 ١٠٩٣ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ
 ٧٠٩٩ أَخْبَرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ، مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ
 ١٨٩٠ أَخْبَرُونَهُ أَنَّ اللَّهَ يُجِئُهُ
 ٤٤٦٣ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النَّسَاءِ
 ٢١٦٤ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ
 ٢١٦٣ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ
 ٢٤٧٣ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَمَرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ
 ٢٤٨١ أَخْرَجَا مَا تُصَرِّران
 ٢٤٢٢ أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ
 ٥٣١٧ أَذْجِلْ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِي
 ٢١٨٠ أَذْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ بَعِيَّةٍ
 - أَذْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِي اللَّهِ ﷺ
 ٦٧٥١ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدْرِ
 ٧٢٢ أَذْنَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ
 ١٦٠٧ أَذُنُ مُؤَذِّنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ طَهِيرٍ
 ٦٩٨٦ أَذْذَبَ عِنْدَ ذُنُوبَا، قَالَ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي
 ٣٤١٩ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُنْعَةِ
 ٥٦٦٦ إِذْ ذَكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ
 ٥٧١٢ أَذْهَبِ الْبَاسَ، رَبِّ النَّاسِ، يَدِيكَ الشِّفَاءَ
 ٥٧٠٧ أَذْهَبِ الْبَاسَ، رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ
 ٣٨٥٠ إِذَا اتَّفَعْتَ طَعَامًا، فَلَا تَبْعُهُ حَتَّى تَسْتَوِفَهُ
 ٢٢٢٠ إِذَا اتَّفَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُرَضَّعَ
 ٤١٣٩ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ، جَعَلَ عَرَضُهُ
 ٥٦٢٦ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ
- ١٥٣٥ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبِيهٌ مُتَقَارِبُونَ
 - أَتَيْنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ، فَقَالَ:
 ١١٩١ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ
 ٣٩٩٦ أَتَى اللَّهَ تَعَالَى بِعَقْدٍ مِنْ عِبَادِهِ، آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا
 ٢٢٦٢ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ
 ٢٢٣٨ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعَرَّوَرٍ، فَزَكَّاهُ
 - أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبِّينَ
 ٥٠٣٧ مَشْوِيَتَيْنِ
 ٦٦٣ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ يَرْضَعُ، فَبَالَ
 ٥٠٣١ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ
 ٦٢٥٧ أَتَمُّ لَكُمْ؟ أَمْ لَكُمْ؟
 ٦٣٨٤ أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ! أَيُّهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ
 ٩٣٦ أَجْلَسَانِي إِلَى جَنْبِهِ
 ٦٠٦ أَجَلَ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نُسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ
 ١٧١٥ أَجَلَ، وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَخِي مُثْكَمُ
 ٣٥١٦ أَجْبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا
 ٣٢٢٥ أَحَابِسْتُنَا صَفِيَّةُ؟
 ٣٢٢٢ أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟
 ١٨٣٠ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ
 ١٥٢٨ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا جَدَّهَا
 ٢٧٤٠ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ
 ٢٧٢٣ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ
 ٥٦٠١ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ
 ٢٩٥٧ أَحَبُّجَتْ؟
 ٦٤٢٧ أَحَدْتُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟
 ١٥١١ أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فِي صَلَاةٍ
 ٧٦١ أَحَرُّوْرِيَّةٌ أَنْتَ؟ فَذَكَ كَانَتْ إِحْدَانًا تَحِيضُ
 ٤٤٣٣ أَحْسِنُ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَصَّتْ فَاتَّبِعِي بِهَا
 ٥٥٩٣ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسْمُوا بِاسْمِي
 ٦٤٦٦ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصْنَيْتُمْ
 ٣١٧٩ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوا
 ١٥٦٢ أَحْسِنُوا لِلْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيَرَوِي
 ٣٧٧ أَحْصُوا لِي كَمَ يَلُوطُ الْإِسْلَامَ
 ٦٠٠ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَغْفُوا اللَّحَى

- ٩٨٨ - إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ أَمْرًا إِلَى الْمَسْجِدِ
 ٩٩١ - إِذَا اسْتَأْذَنْتَكُمْ بِسَائِرِكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأَذِّنُوا ..
 ٥٦٠ - إِذَا اسْتَجْمَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِعْ وَتَرَا
 ٥٦٥ - إِذَا اسْتَجْمَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْتِرْ
 ٦٤٦ - إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُغْرِغْ عَلَى يَدِهِ
 ٥٦٤ - إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْشِزْ
 ٦٤٣ - إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ
 ١٣٩٥ - إِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَتَرُوا بِالصَّلَاةِ
 ٥٩٠٥ - إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُذِرُوا الْمُسْلِمَ تَكْذِيبًا
 ٧٢٥٣ - إِذَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيِّئِهِمَا
 ٧٢٥٥ - إِذَا اتَّفَقَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ
 ٥٤٩٥ - إِذَا اتَّفَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ
 ١٣٣٤ - إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفِرْ ثَلَاثًا
 ٥٤٩٧ - إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ، فَلَا يَمْشِ
 ٢٣٠ - إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
 ٥٦٤٨ - إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ
 ٧٠٧ - إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَمَلُهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَوِّدَ
 ٢٤٩٤ - إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْذُرْ عَنْكُمْ
 ٦٠٩ - إِذَا أَتَيْتُمُ الْعَاظِمَ فَلَا تَسْتَظِلُّوا الْفَيْلَةَ
 ٣٤٠٩ - إِذَا أَحَدُكُمْ أَعَجَبَهُ الْمَرْأَةُ، فَوَقَمَتْ
 ٣٣٦ - إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ
 ٦٨٨٢ - إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ
 ٧١٨٢ - إِذَا أُدْخِلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
 ٤٣٢٢ - إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ
 ٨٥٧ - إِذَا أَدَّى الْمُؤَدَّى أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ حُصَاصٌ
 ١٩٥١ - إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ
 ٧٢٣٤ - إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
 - إِذَا أُرْسِلَتْ كَلِمَاتُكَ الْمُعَلِّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
 عَلَيْهَا، فَكُلْ
 - إِذَا أُرْسِلَتْ كَلِمَاتُكَ الْمُعَلِّمَةُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
 عَلَيْهِ، فَكُلْ
 ٤٩٧٢ - إِذَا أُرْسِلَتْ كَلِمَاتُكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ
 ٤٩٧٤ - إِذَا أُرْسِلَتْ كَلِمَاتُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَكُلْ
 ٤٩٧٤ - إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ
 ٢٧٠٣ - إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ
 ٢٤٠٨ - إِذَا أُعْطِيَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ، فَكُلْ
 ٢٧٥٣ - إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ
 ٣٩٩٠ - إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ الرَّجُلَ مَنَاعَهُ
 ٢٥٥٨ - إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَذْبَرَ النَّهَارَ
 ١٣٥٩ - إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَشْعُونَ
 ١٣٦٥ - إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي
 ١٦٤٤ - إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
 ٢١٥ - إِذَا أَكْفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا
 ٥٢٩٤ - إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسُحْ يَدَهُ
 ٥٢٦٥ - إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ
 ٥٣٠٧ - إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْمِصْ أَصَابِعَهُ
 ١٠٤٦ - إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ
 ١٠٥١ - إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأُخِيفَ بِهِمُ الصَّلَاةُ
 ٩١٥ - إِذَا أَمِنَ الْإِمَامُ فَأَمُّوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ
 ٦٩٨١ - إِذَا أَنَا مْتُ فَأَخْرِقُونِي، ثُمَّ اسْتَقُونِي
 ٢٣٦٦ - إِذَا انْقَبَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا
 ٢٣٦٤ - إِذَا انْقَبَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ..
 ٦٨٩٢ - إِذَا أَرَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ
 ٣٥٣٨ - إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَامِجَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا
 ١٩٢٦ - إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ
 ٤٧٩٩ - إِذَا بَوَّعَ لِلْخَلِيفَتَيْنِ، فَأَقْبِلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا
 ٣٨٥٥ - إِذَا تَبَاعَجَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
 ٣٨٥٦ - إِذَا تَبَاعَجَ الْمُتَابِعَانِ بِالْبَيْعِ
 ٧٤٩١ - إِذَا تَنَازَعَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ ..
 ٧٤٩٣ - إِذَا تَنَازَعَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ
 ١٣٢٤ - إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ
 ٧٢٥٢ - إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيِّئِهِمَا
 ٥٦١ - إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِزْ بِمَنْجَرِيهِ
 ١٣٦٢ - إِذَا تَوُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْغُ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ
 ١٣٦٠ - إِذَا تَوُوبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَشْعُونَ
 ١٩٥٦ - إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ
 ٢٠٢٢ - إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ
 ٢٤٩٥ - إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

- ۷۱۰ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتَعْتَسِلْ
- ۲۲۱۸ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا
- ۲۲۱۹ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا
- ۵۹۰۴ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا
- ۲۲۱۷ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا
- ۶۷۷۵ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا نَشَأَ مِنْهُ
- ۲۵۶۰ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ ههنا
- ۷۵۰۶ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمُدَّاحِينَ
- ۲۵۱۴ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
- ۵۱۱۹ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ
- ۲۵۱۷ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
- ۲۵۰۴ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
- ۱۵۶۹ إِذَا رَفَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ عَقَلَ عَنْهَا
- ۴۹۷۲ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ، فَكَلِّهِ
- ۴۹۸۲ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ
- ۴۹۸۵ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ، فَقَابِ عَنْكَ، فَأَذْكُرْهُ
- ۱۲۸۷ إِذَا رَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
- ۴۴۴۵ إِذَا رَأَيْتَ أُمَّةً أَحَدَكُمْ فَتَمَيَّنَ وَنَاحَا
- ۴۹۵۹ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَنُوبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ
- ۱۱۰۰ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مِنْهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ
- ۱۱۰۴ إِذَا سَجَدْتَ فَصَغِّ كَتِفِكَ
- ۵۳۰۶ إِذَا سَقَطَتْ لِقَمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى
- ۵۶۵۲ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ
- ۸۴۹ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ
- ۸۴۸ إِذَا سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ
- ۵۷۸۴ إِذَا سَمِعْتُمْ بِوَيْعٍ أَرْضِي، فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ
- ۶۹۲۰ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الذِّبْيَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ
- ۶۵۰ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ
- ۱۲۷۲ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرْ
- ۹۹۷ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيًّا
- ۷۱۸۴ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْحَجَّةِ إِلَى الْحَجَّةِ
- ۲۰۳۶ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا
- ۱۱۲۹ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يُشْتَرَى مِنَ النَّاسِ
- ۱۰۴۸ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ
- ۶۱۰ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ
- ۷۸۳ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا
- ۷۸۵ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ، وَمَسَّ
- ۲۴۶۲ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَا أَنْ أَحْزُرَ
- ۳۶۷۷ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ
- ۱۲۴۱ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ
- ۱۵۳۸ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذْنَا، ثُمَّ أَقِيمَا
- ۲۱۲۹ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوْ النَّيْتَ، فَقُولُوا خَيْرًا
- ۴۴۸۷ إِذَا حَكَّمَ الْحَاجِمُ فَاجْتَهِدْ
- ۴۲۷۷ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ
- ۳۷۱۲ إِذَا حَلَلْتَ قَادِيْنِي
- ۵۹۲۳ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخَيِّرْ أَحَدًا
- ۷۲۲۱ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ
- ۸۱۲ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ
- ۶۱۴ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ يَمِينِيهِ
- ۱۶۵۴ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ
- إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ!
- ۱۶۵۲ انْفُتِحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
- ۵۲۶۲ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَلَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
- ۵۱۱۸ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، وَعِنْدَهُ أَصْحَابُهُ
- ۴۴۹ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْحَجَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ
- ۵۱۱۷ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ
- ۲۴۹۷ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
- ۳۵۱۳ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ
- ۶۸۱۲ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ:
- ۶۸۱۱ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيُعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ
- ۳۵۴۱ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَلَمْ تَأْتِهِ
- ۳۵۰۹ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا
- ۳۵۱۰ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيُجِبْ
- ۳۵۱۸ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ
- ۲۷۰۲ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ
- ۳۵۱۱ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيْمَةٍ عَزِيزٍ فَلْيُجِبْ
- ۳۵۲۰ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا
- ۳۵۱۷ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِبُوا

- إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ ١٣٩٧
- إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ، فَلَا يَتَنَاجَى اثنَانِ دُونَ وَاحِدٍ .. ٥٦٩٤
- إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - ٥٢٥٠
- إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ٢٤٩٦
- إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ، فَلْيَتَفَقَّسْ ٧١١
- إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ٧٥١٦
- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَن ١٩٨٤
- أَبْوَابُ الْمَسْجِدِ ١٩٨٤
- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دَفَعَ اللَّهُ عَرْجَ وَجَلَّ ٧٠١١
- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جِئَ النَّاسُ ٤٧٩
- إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُرْهِمُ أَحَدُهُمْ ١٥٢٩
- إِذَا كُنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَّهُ ٢١٨٥
- إِذَا كُنْتُ بِأَرْضٍ فَوَقَّعَ بِهَا، فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا ٥٧٧٩
- إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثنَانِ دُونَ الْآخَرِ .. ٥٦٩٦
- إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَابِهِ ٥٩٢٧
- إِذَا لَقِيَ اللَّهُ فَجَزَاهُ، فَرَحَ ٢٧٠٩
- إِذَا لَمْ يُوَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ ... ٢٢٩٥
- إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِقَعَةً مَصْرَاءَ ٣٨٣٥
- إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ ٤٢٢٣
- إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ ٧٢١٢
- إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ ... ١٠٤٧
- إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سَوْقٍ ٦٦٦٤
- إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا ٦٦٦٥
- إِذَا مَرَّ بِالطُّفَةِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً ٦٧٢٦
- إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ ثَلَاثَةٌ ١٧٧٤
- إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَثَرًا فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ ٦٨٧٩
- إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ ٧٤٢٨
- إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَرْقُدْ ١٨٣٥
- إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ ... ١٢٦٧
- إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ ١٣٦١
- إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ ٨٥٩
- إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلْ عَلَيْهِ ... ٨٠٥
- إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوجِرَةٍ ١١١١
- إِذَا وَضِعَ عِشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُويِسَ الصَّلَاةُ ١٢٤٤
- إِذَا صَلَّيْتُمْ الْفَجَرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يُطْلَعَ ١٣٨٥
- قَرْنُ الشَّمْسِ ٢٠٣٧
- إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا ٩٠٤
- إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ٤٣١٧
- إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ٦٦٨٩
- إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ١٦٢٧
- إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ ٧٤٨٨
- إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا ٢٥٥٩
- إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ ٧٤٢٧
- إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّهَادَةِ الْآخِرِ ١٣٢٦
- إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلَا يَلْعِنَنَّ الْوُجْهَ ٦٦٥٤
- إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ [أَخَاهُ] فَلْيَلْبِسْ الْوُجْهَ ٦٦٥٣
- إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوُجْهَ ٦٦٥١
- إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ ٩١٨
- إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ: آمِينَ ٩١٧
- إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ٩١٣
- إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ ٦٦٨٣
- إِذَا قَالَ الْقَارِئُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ ٩٢٠
- إِذَا قَالَ الْمُؤَدِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ٨٥٠
- إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ ١٨٣٦
- إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَتَنَبَّحْ صَلَاتَهُ ١٨٠٧
- إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ ١١٣٧
- إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طَرُوقًا ٤٩٦٥
- إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسُ! الْكَيْسُ ٣٦٤٠
- إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اغْتَرَزَ الشَّيْطَانُ ٢٤٤
- إِذَا قَرَّبَ الْعِشَاءَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ١٢٤٢
- إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ ١٨٢٢
- إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ ١٩٦٥
- إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَتَنَاجَى رَبَّهُ ١٢٣٠
- إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ ٧٥٠١
- إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَنْصُقْ قَبْلَ وَجْهِهِ .. ١٢٢٣
- إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا ١١٢٨
- إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ ١٤٠٢

- إِذَا وَقَعَتْ لَفْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا ٥٣٠١
- إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَرْفُهُ ٦٤٨
- أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ تُسْمَى بِبَغْلَى ٥٦٠٣
- أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمِّيهِ ١٦٢٩
- أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ [أَنْ] يَتَبَيَّنَ ٣٤٠٦
- أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ٢٧٦٣
- أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّعْيِ الْأَوَاخِرِ ٢٧٦١
- أَرَى عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا ٦٣٦٩
- أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ٤٢٦
- أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَسْوَأَكَ بِسَوَاءٍ ٥٩٣٣
- أَرَانِي لَيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا ٤٢٥
- أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ ٣٧٤٦
- أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَعِفَارُ وَمُرَيْتُهُ ٦٤٤٤
- أَرَأَيْتَ جِبْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ الْبَيْتِ ٧٠٠٧
- أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ ٦٠٧١
- أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ؟ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مَاءٍ ٦٤٧٩
- أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمْلِكٍ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ ٢٦٩٦
- أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ تَقْضِيهِ؟ ٢٦٩٣
- أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَنَةُ وَأَسْلَمَ وَعِفَارُ ٦٤٤٨
- أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ١٥٢٢
- أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ ٢٣٢٩
- أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَتَّخِذُونَ فِيهِ ٦٧٣٩
- أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ بِالنِّسَبِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ ٣٠٥٥
- أَرَأَيْتَ يَا عَامِصُ! لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ٣٧٤٣
- أَرَبْعٌ فِي أُمِّي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ٢١٦٠
- أَرَبْعٌ كُلُّهُنَّ قَوَائِصُ، يُقْتَلْنَ فِي الْجُلِّ ٢٨٦١
- أَرَبْعٌ مِنْ كُلِّ فِيهِ كَانَ مَنَاقِبًا خَالِصًا ٢١٠
- أَرَبْعُونَ سَنَةً، وَأَيْنَمَا أَذْرَكَكَ الصَّلَاةُ فَضَلِّ ١١٦١
- أَرَبْعُونَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ ١١٦٢
- أَرَدْتُ الْحَقَّ ٢٩٠٢
- أَرَدْتُ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ؟ ٤٣٦٨
- أَرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَخْلُ؟ ٤٣٦٩
- أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ ٦٢٧٠
- أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ ٧٧٤
- أَرْسَلَ الْأَوَّاحُ النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ٦٢٩٠
- أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو ٣٧١٣
- أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ٤٥٧٧
- أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ ٢٦٦٩
- أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟ ٥٣١٦
- أَرْسَلَ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ٦١٤٨
- أَرْسَلَنِي بِصَلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْتَانِ ١٩٣٠
- أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ ٦٢٧٨
- أَرْضِعِيهِ تَحْرِيماً عَلَيْهِ ٣٦٠١
- أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ ٣٦٠٣
- أَرْضِعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي خَدِيجَةَ ٣٦٠٤
- أَرْضُوا مُصَدِّقَكُمْ ٢٢٩٨
- أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ٦٤٥٧
- أَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: ٦٢٣٠
- أَرَكُنْتُ وَرَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا ٢٠٢١
- أَرْوَاهُمُ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضِرَ ٤٨٨٥
- أَرَيْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ٦٣٢١
- أَرَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَزْكُونَ طَهْرَ الْبَحْرِ ٤٩٣٥
- أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا ٢٧٧٥
- أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَتَقَطَّنِي بَعْضُ أَهْلِي ٢٧٦٨
- أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، جَاءَنِي ٦٢٨٣
- أَرِيدُ أَنْ أَصْلِيَ فَأَتَوْضَأُ؟ ٨٢٧
- أَرِيْبِيهِ، فَلَقَدْ أَضْبَعْتُ صَانِفًا قَاكِلَ ٢٧١٥
- أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةً وَمَغْفِرَةً ١٩٠٦
- أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ١٣٣٤
- أَسْخَعَ كَسَخِ الْأَعْرَابِ ٤٣٩٣
- أَسْرَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ سِرًّا ٦٣٧٩
- أَسْرَعُكُمْ لِحَاقِي، أَطْوَلُكُمْ يَدًا ٦٣١٦
- أَسْرَعُوا بِالْحَنَارَةِ، فَإِنَّ تَكَّ صَالِحَةً ٢١٨٦
- أَسْرَعُوا بِالْحَنَارَةِ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً ٢١٨٨
- أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ ٦٩٨١
- أَسْلَمْتُ عَلَى مَا أَسْلَمْتُ مِنْ خَيْرٍ ٣٢٣
- أَسْلَمَ سَالِمُهَا اللَّهُ وَعِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ٦٤٣٢

- أَضَعُفْتُ، أَرَيْتَ، لَا تَقْرَبَنَّ هَذَا ٤٠٨٦
 - أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا ١٩٨٢
 - أَضَلَّتْ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ ... ٢٩٥٦
 - إِطْرَاقُ فُلْحَلِهَا، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَيْبَحَتُهَا ٢٢٩٧
 - أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ ٧٥١٣
 - أَطْلِفُوا ثِمَامَةَ ٤٥٨٩
 - أَطْلِفُوا لِي غُفْرِي ١٥٦٢
 - أَطْلَبُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنْ
 النُّبَرَيْنِ ٧٤٢٥
 - أَطْلَبْتُ أَنْ يُجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟ ٢٢٥٦
 - أَغْنَيْهَا، فَإِنَّهَا مُؤَمِّنَةٌ. ١١٩٩
 - أَغْنَيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ٦٤٥١
 - أَغْنَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى ذَهَبَ ١٤٤٥
 - أَغْنَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ١٤٤٣
 - أَعْجِلْ أَوْ أَرْزِ مَا أَتَهَرَّ الدَّمُ ٥٠٩٢
 - أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ، فَقَالَ عِتْبَانُ ٧٧٥
 - أَعْدُنُسْكَ ٥٠٧٠
 - أَعْطُوهُ مِثْلًا فَوْقَ سِوَةِ ٤١١٢
 - أَعْطِهِ أَوْقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَرَدَّهُ ٤١٠١
 - أَعْطِهِ إِيَّاهُ، إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً. ٤١٠٨
 - أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ ٢٤٤٣
 - أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبِيرَ بَسْطَرٍ مَا يَخْرُجُ ٣٩٦٣
 - أَعْطَيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: ١١٦٣
 - أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ ٦١١٧
 - أَعْلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ٤٧١٤
 - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، ثُمَّ قَالَ: أَلْعَنُكَ ١٢١١
 - أَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَةً ٨٩٥
 - أَغْلِفُوا الْبَابَ ٥٢٤٨
 - أَغْطِ رَجُلٌ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٥٦١١
 - أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَقَاتٍ ٣١٠١
 - أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ - أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ - ٢٣٨٦
 - أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ٢٧٥٦
 - أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقُنُوتِ. ١٧٦٨
 - أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ ٢٧٥٥
 - أَشْلَمَ وَغَفَارُ وَمُرَيْتُهُ وَجُهِتُهُ خَيْرٌ ٦٤٤٦
 - أَشْلَمَ وَغَفَارُ وَمُرَيْتُهُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهِتِهِ ٦٤٤١
 - أَسْمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ لِرَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا [أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟] ٢٥٧٤
 - أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوَّرُونَ. ٥٥٣٩
 - أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّسَنِ وَأَخْلَى ٥٩٩٠
 - أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ، كَلِمَةُ لَيْبِدٍ ٥٨٨٨
 - أَشْعَرُهَا إِيَّاهُ ٢١٧٣
 - أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْرِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٧٩٧
 - أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ ٢٠٧٩
 - أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيْلَالِي خَبِيرٍ ٥٠١١
 - أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَبِيرٍ ٥٠١٠
 - أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاجِسَةِ ٧٠٠٣
 - أَصَابَنَا وَتَحَرَّجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ ٢٠٨٣
 - أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ ١٤٩
 - أَصَابُوا سَيِّئًا يَوْمَ أُوطَاسٍ، لَهُمْ أَزْوَاجٌ ٣٦١١
 - أَصَابَتْ ٦٠٥٦
 - أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَبِيرٍ ٤٢٢٦
 - أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا ٥٩٢٨
 - أَصَبْتُ شَارِقًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ ٥١٢٧
 - أَضْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ ٢٣٤
 - أَضْبَحْنَا وَأَضْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ ٦٩٠٨
 - أَضْبَحْنَا حُمْرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَتَأَذَى ٥٠١٢
 - أَضْبَحْنَا سَبَايَا، فَكُنَّا نَعْرَلُ، ثُمَّ سَأَلْنَا ٣٥٤٦
 - أَضْبَحْنَا يَوْمَ خَبِيرٍ حُمْرًا ٥٠١٣
 - أَضْحَايِي، أَضْحَايِي ٥٩٧٩
 - أَضِدُّقُ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ ٢٤٨١
 - أَضِدُّقُ كَلِمَةً قَالَهَا شَاعِرٌ ٥٨٨٩
 - أَضِدُّقُ هَذَا؟ ١٢٩٣
 - أَضَلُّي مِنْ خَلْقِكُمْ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَامَ ١١٩٣
 - أَضَلُّي النَّاسُ؟ ٩٣٦
 - أَضَلَّيْتُ؟ قَالَ: لَا ٢٠٢٠
 - أَصِيبَ أَبِي يَوْمَ أَحُدٍ، فَجَعَلْتُ ٦٣٥٥
 - أَصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخُدَيْدِ ٤٥٩٨

- أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ : ٢٣١٠
 - أَفْضَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا ٣١١٥
 - أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟ ٤١٨١
 - أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَذَرُكَوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ ١٣٤٧
 - أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ ٧١٢٤
 - أَفَلَا شَقَقْتَ عَنِ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ ٢٧٧
 - أَفَلَا قَعَدْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ ٤٧٣٩
 - أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنَمُونِي ٢٢١٥
 - أَفَلَا يَتَذَوُّ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ ١٨٧٣
 - أَفَلَحَ إِنْ صَدَقَ ١٠٠
 - أَفِي شَيْءٍ أَنْتَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! ٣٦٩٥
 - أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: لَا ٢٤٣٩
 - أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْعَةً ثَلَاثَ عَشْرَةَ ٦٠٩٧
 - أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْعَةً خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً .. ٦١٠٤
 - أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي ٥٣٦٢
 - أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ ٨٢٢
 - أَقْبَلْتُ رَايِكَ عَلَى أَنَا وَإِنَّا يَوْمَئِذٍ ١١٢٤
 - أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ ٣٢٣٢
 - أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ ٣٢٨٠
 - أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا ١٩٤٩
 - أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا ٥٩٥٢
 - أَقْبَلْنَا مُهْلِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ ٢٩٣٧
 - أَتَيْنَا لَا؟ أَيْ سَعْدًا! إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ ... ٢٤٣٥، ٣٨١
 - أَقْدَقَضَى قَالُوا: لَا ٢١٣٧
 - أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ ١٩٠٢
 - أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ١٠٨٣
 - أَزِيرُكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ٣٩٦٥
 - أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً ٦٥١٧
 - أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَتَأْمُرْكَ بِهَا ٢٤٠٤
 - أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقُمْنَا فَعَدَلْنَا الصُّفُوفَ ١٣٦٧
 - أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَتَأَجَّجِي رَجُلًا ٨٣٤
 - أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ ١٣٦٨
 - أُقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، قَوْلَهُ! ٩٥٩
 - أُقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ ٩٧٧
 - أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُ خَدِيجَةَ بَنِيَّتَ ٦٢٧٤
 - أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّغْلَيْنِ؟ ١٢٣٦
 - أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ ٢٧١٨
 - أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ٢٧٤٤
 - أَكُلَ بَيْتِكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ الثَّقَمَانَ؟ ٤١٨٥
 - أَكُلَ بَيْتِكَ نَحَلْتَ؟ قَالَ: لَا ٤١٧٨
 - أَكُلْتُ ثَمَرًا خَيْرًا هَكَذَا؟ ٤٠٨٢
 - أَكَلْنَا، وَزَمَنَ خَيْرٌ، الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ ٥٠٢٣
 - أَكُنْتُ تُحَالِلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ ٦٠٣٥
 - أَكُنْتُمْ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُتَيْنٍ؟ ٤٦١٦
 - أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ ٢٢٤٣
 - أَلَا أَخَذْتُكَ بِخَدَيْتَيْنِ عَجَبَتَيْنِ؟ ٦٩٨١
 - أَلَا أَخَذْتُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ ٢٢٥٦
 - أَلَا أَخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ ٦٩٢٦
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ حَرَمَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ٧٠٤٢
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ٧١٨٧
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ ٧١٨٧
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ؟ ٤٤٩٤
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ عَنِ الدُّجَالِ حَيْثُهَا؟ ٧٣٧٢
 - أَلَا أَخْبِرُكُمْ عَنِ الْقَمَرِ الثَّلَاثَةِ؟ ٥٦٨١
 - أَلَا أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُتُورِ الْجَنَّةِ؟ ٦٨٦٨
 - أَلَا أَذْلُكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ؟ ٦٩١٨
 - أَلَا أَذْلُكُمْ عَلَى مَا يَمْنَحُوا اللَّهَ بِهِ الْخَطَايَا ٥٨٧
 - أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ٦٥٧١
 - أَلَا أَسْتَجِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَجِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ ... ٦٢٠٩
 - أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ ٦٩١٥
 - أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي، يُعْنِي قُلَانَا، لَيْسُوا لِي ٥١٩
 - أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هُنَا ١٨١
 - أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا ٧٢٩٢
 - أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرُّمِّيَ ٤٩٤٦
 - أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُم أَنْ تُخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ٤٢٥٧
 - أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟ ٢٥٩
 - أَلَا أَنْبِئُكُمْ مَا الْبَعْضُ؟ هِيَ التَّجْبِئَةُ ٦٦٣٦
 - أَلَا! إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمُكُمْ مَا خَلَعْتُمْ ٧٢٠٧

- [أَلَا] إِنَّمَا الرِّبَا فِي السَّيِّئَةِ. ٤٠٩١
 - أَلَا إِنَّهَا حَرَمٌ مِّنْ يُّؤْمِكُمْ هَذَا. ٣٤٣٠
 - أَلَا إِنِّي أَنبِئُكَ إِلَى كُلِّ حَيْلٍ مِّنْ حَيْلِهِ. ٦١٧٦
 - أَلَا إِنِّي قَرِطٌ لَّكُمْ عَلَى الْخَوْصِ. ٦٠٠٢
 - أَلَا تَأْمُرُونِي؟ وَأَنَا أَمِيرٌ مِّنْ فِي السَّمَاءِ. ٢٤٥٢
 - أَلَا تَسْمَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ ٢٤٠٣
 - أَلَا تُحِبُّونِي؟ ٢٤٤٦
 - أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالنِّسَاءِ وَالْإِبِلِ. ٢٤٤٦
 - أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ تُكُونِي سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ. ٦٣١٤
 - أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِذُنُوبِ الْعَيْنِ. ٢١٣٧
 - أَلَا تُشْعِرُ؟ يَا جَاهِلُ. ١٨٠٥
 - أَلَا تَصُومُونَ كَمَا تَصُومُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ ٩٦٨
 - أَلَا تَصُومُونَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا. ١٨١٨
 - أَلَا رَجُلٌ بَأْتِيَنِي بِخَيْرِ الْقَوْمِ. ٤٦٤٠
 - أَلَا رَجُلٌ يُصِيفُ هَذَا؟ رَحِمَهُ اللَّهُ! ٥٣٦١
 - أَلَا رَجُلٌ يَمْنَعُ أَهْلَ بَيْتِ ثَاغَةَ تَغْدُو بِعُصْرٍ. ٢٣٥٧
 - أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. ١٦٠٢
 - أَلَا كَلَّمَكُم رَاعٍ، وَكَلَّمَكُم مَّشْوُولٌ عَنْ رُعِيَّتِهِ؟ ٤٧٢٤
 - أَلَا كَلَّمَا نَقَرْنَا [غَارِبِينَ] فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ٤٤٢٤
 - أَلَا لَا يَبِيتُ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ نَّيِّبٍ. ٥٦٧٣
 - أَلَا، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ. ٥٣١
 - أَلَا وَإِنِّي نَارُكُمْ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا. ٦٢٢٨
 - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ ٤٣٨٣
 - أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ. ٦٣٩٩
 - إِلَّا الْإِدْجِرَ. ٣٣٠٢
 - إِلَّا آلَ فُلَانٍ. ٢١٦٥
 - أَلَا أَخَذْتُمْ إِمَائَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ؟ ٨١٠
 - أَلَا خَمْرَتُهُ وَلَوْ تَغْرَضُ عَلَيْهِ عُودًا. ٥٢٤٢
 - أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ ٧٤٥٩
 - أَلَسْتُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ. ١٢١١
 - أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلْفَعَهُ جَبْرِيلُ. ٣١٣٢
 - أَلَيْكَ بَنُو سِوَاهُ؟ ٤١٨٣
 - أَلَيْكَ بَيْتٌ؟ قَالَ: لَا. ٣٥٨
 - أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ٢٧٣٠
 - أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَقُطِرُ. ٢٧٣٤
 - أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ ٢٧٣٨
 - أَلَمْ أَرِ بِرُومَةٍ عَلَى الْبَارِ فِيهَا لَحْمٌ؟ ٣٧٨٦
 - أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلْتُ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِنْهُمْ قَطْرٌ؟ ١٨٩١
 - أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخْصَ بَصْرُهُ. ٢١٣٢
 - أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ وَرُكْنٌ عَزَّ وَجَلَّ؟ ٢٣٢
 - أَلَمْ تَرَى إِلَى فَلَانَةٍ بَنَتْ الْحَكَمَ؟ ٣٧٢٠
 - أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ جِئْنَ بَنَاتِ الْكُفَّةِ. ٣٢٤٢
 - أَلَمْ تَرَى أَنَّ مَجْرُورًا نَظَرَ أَيُّهَا إِلَى زَيْدٍ. ٣٦١٧
 - أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ؟ ٧٥٢١
 - أَلَهُ إِخْوَةٌ؟ ٤١٨٧
 - أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا. ٧٠٨٧
 - أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمْ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا؟ ٤١٨٦
 - أَلَيْسَتْ نَفْسًا. ٢٢٢٥
 - أَلَيْسَ قَدْ أَغْطَيْتَ عُهْدَكَ وَمَوَائِدَكَ. ٤٥١
 - أَلَيْسَ لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ؟ ١٧٣٩
 - أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ. ٣٦٤١
 - أَمَّا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ. ١٤٣٤
 - أَمَّا إِنَّكُمْ سَتَعْرِضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ قَتْرَوْتَهُ. ١٤٣٥
 - أَمَّا إِنَّهَا سَتَكُونُ. ٥٤٤٩
 - أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ. ١٢٠٧
 - أَمَّا إِنَّهُ لَيْسَ فِي الثَّوْمِ تَقْرِيطٌ. ١٥٦٢
 - أَمَّا إِنَّهُمَا لَيُعَذِّبَانِ، وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ. ٦٧٧
 - أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. ٣٠٦
 - أَمَّا إِنِّي لَمْ أَشْتَرِ لَكُمْ نَهْمَةً لَّكُمْ. ٦٨٥٧
 - أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تُكُونُوا رُفْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ ٥٢٩
 - أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا. ٢٤٤٠
 - أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تُكُونُوا لَهُمْ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ. ٣٦٩٢
 - أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تُكُونُوا مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هُرُونَ. ٦٢٢١
 - أَمَّا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِأَيْمَانِكُمْ وَأَنْتُمْ صَاحِبُكُمْ؟ ٤٣٨٧
 - أَمَّا تَسْتَحْيِي امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ؟ ٣٦٣٢
 - أَمَّا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ. ٣٢١
 - أَمَّا لَيْلٌ خَلَفَ عَلَى مَا لَيْلًا كُلَّهُ ظُلُمًا. ٣٥٨
 - أَمَّا لَوْ قُلْتَ جِئْنَ أُنْسِيَتْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتٍ. ٦٨٨٠

- أَنَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ، لَلْفَحْكَ النَّارُ ٤٣٠٨
- أَنَا وَأَيُّكَ لَتَبَاءُ: أَنْ تَصَدَّقَ ٢٣٨٣
- أَنَا وَاللَّهِ! إِنِّي لَا تَقَاكُمْ فِيهِ، وَأَخْشَاكُمْ لَهُ ٢٥٨٨
- أَنَا وَاللَّهِ! لَقَدْ جَمَعْتُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٦٢٤٥
- أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ ٩٦٣
- أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ؟ ٢٧٤١
- أَمَا ابْتَهَا فَتَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا ٢١٢٦
- أَمَا إِبْرَاهِيمَ، فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ ٤٢٢
- أَمَا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ ٣٦٩٧
- أَمَا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكَ تَقُولِينَ ٦٢٨٥
- أَمَا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ ٦٣٨٣
- أَمَا الطَّبِيبُ الَّذِي بَكَ، فَأَعْيِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ٢٨٠٠
- أَمَا أَنَا، فَأَنْفِغْ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا ٧٤٢
- أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَيْضًا عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْثَبَ ٧٤٠
- أَمَا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا ٤٥٩
- أَمَا بَعْدُ، أُبَيِّرُوا عَلَيَّ فِي أَنَا سِي أَيْتُوا أَهْلِي ... ٧٠٢٢
- أَمَا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ٦٢٢٥
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آتَتْ بِصُرْمٍ ٧٤٣٥
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آتَيَانِ ٢٠٩٠
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ﴾ ٢٣٥٣
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ٢٠٠٥
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ ١٧٨٤
- أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِي بْنِ الرَّبِيعِ ٦٣١٠
- أَمَا بَعْدُ، فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يُشْتَرِطُونَ شُرُوطًا ٣٧٧٩
- أَمَا بَعْدُ، مَا مِنْ شَيْءٍ وَلَمْ أَكُنْ رَأْيُهُ إِلَّا قَدْرَائُهُ ٢١٠٣
- أَمَا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ [عَدُوٌّ] بَلَغَنِي عَنْكَ ٧٠٢٠
- أَمَا مَا ذَكَرْتَ أَتُكِّمُ بِأَرْضِي قَوْمَ [مَنْ] ٤٩٨٣
- أَمَا مُعَاوِيَةُ قَرِجُلٌ قَرِيبٌ لَا مَالَ لَهُ ٣٧١٢
- أَمَا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ ٣١٨
- أَمَا هَذَا، فَقَدْ صَدَّقَ، فَقُمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ اللَّهُ يَمِينُكَ ٧٠١٦
- إِنَّمَا أَنْ يُدْأَى صَاحِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُؤَدَّنَا ٤٣٤٩
- إِنَّمَا لَا، فَأَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ٤٤٣٢
- أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَضَعُ ٥٣١٩
- أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْيَمِينِ ٣٢٢٠
- أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعِ ١٠٩٧
- أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ١٠٩٥
- أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ ٨٤١
- أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ ٨٣٨
- أَمَرْتُ أَنْ أُسْجَدَ عَلَى سَبْعِ وَلَا أَكْفَيْتُ ١٠٩٩
- أَمَرْتُ أَنْ أُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ١٠٩٦
- أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا ١٢٦
- أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: ١٢٤
- أَمَرْتُ بِقَرْنَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى ٣٣٥٣
- أَمَرْتُنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُضْحَكًا ١٤٢٧
- أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٌ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ .. ٩٤٣
- أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهْلُوا ٢٨٠٧
- أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُ ذِي الطَّمِيئِينَ ٥٨٢٣
- أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا، فَقَالَ: ٦٢٢٠
- أَمَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ، لَمَّا أَخْلَلْنَا، أَنْ تُحَرِّمَ ٢٩٤١
- أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ ٢٣٥٥
- أَمَرْنَا - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَنْ نُخْرِجَ فِي ٢٠٥٤
- الْمُعَذِّبِينَ، الْمَوَاتِقِ ٢٠٥٦
- أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَنْ نُخْرِجَهُنَّ ٢٠٥٦
- أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَلْقَى لَحُومَ الْحُمُرِ ٥٠١٥
- الْأَهْلِيَّةَ ٣٤٢٤
- أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِالْمَشَقَةِ، عَامَ الْفَتْحِ ... ٥٣٨٨
- أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعِ ... ٢٣٦٩
- أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدَدَ لَحْمًا ٦٦٦١
- أَمْسِكَ بِصَالِحِهَا ٧٠١٦
- أَمْسِكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ٤١٩٦
- أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا ٦٩٠٧
- أَمْسِنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ ٦٣١
- أَمْعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَزَلَّ عَنْ رَأْسِي ١٠٥٠
- أَمْ قَوْمُكَ، قَوْمٌ أَمْ قَوْمًا فَلْيُخَفَّفْ ٦٥٠١
- أَمْكَ، ثُمَّ أَمْكَ، ثُمَّ أَمْكَ، ثُمَّ أَمْكَ ٢٨٥٦
- أَمْسِكُوا أَحَدَ أَمْرِهِ أَنْ يَخُولَ عَلَيْهَا ٤٩٦٤
- أَمْسِكُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا ٤٩٦٤

- أَنَا أَغْنِمُ النَّاسَ بِالْحِجَابِ ٣٥٠٦
 - أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٤٨٤
 - أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ٦٠٠٣
 - أَنَا، أَنَا! ٥٦٣٦
 - أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يُشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ ٤٨٣
 - أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ ٤٨٥
 - أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَأْتِي مَرْثَمَ ٦١٣٠
 - أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ٤١٦٠
 - أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بَعِثَ نَبِيٌّ مَرْثَمَ ٦١٣٢
 - أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بَعِثَ ٦١٣١
 - أَنَا أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ٤١٥٧
 - أَنَا أَوَّلُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ٢٠٠٥
 - أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ خَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ ٢٨٨
 - أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٤٨٠
 - أَنَا سَيِّدٌ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٥٩٤٠
 - أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ٣٥٥٧
 - أَنَا قَتَلْتُ بَلَدَكَ الْفَلَانِيَّةَ مِنْ عَيْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ٣٢٠٠
 - أَنَا قَرَطُكُمُ عَلَى الْحَوْضِ ٥٩٦٦
 - أَنَا قَرَطُكُمُ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ ٥٩٦٨
 - أَنَا قَرَطُكُمُ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَا تَأْزَعُرْ ٥٩٧٨
 - أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَخِي، وَالْمَقْفِيُّ، وَالْحَاشِي ٦١٠٨
 - أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ ٦١٠٥
 - أَنَا وَمَنْ قَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَعْفَةِ أَهْلِهِ ٣١٢٧
 - أَنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عَفْرِ الْحَوْضِ ٥٩٩١
 - أَنَا ثَوْنٌ بِاللَّهِ وَمَلَايِكَةٌ وَكُتُبٌ وَلِقَائِهِ ٩٧
 - أَنَا ثَوْنٌ بِاللَّهِ، وَمَلَايِكَةٌ، وَكُتُبٌ، وَرُسُلُهُ ٩٣
 - أَنَا تَجْعَلُ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ ٢٥٧
 - أَنَا تَدْعُو لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ ٢٥٨
 - أَنَا تَصَدَّقُ وَأَنْتَ صَحِيعٌ فَحِجٌّ ٢٣٨٢
 - أَنَا تَعْبُدُ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ٩٣
 - أَنَا لَا تَنْفِيقِي بِنَفْسِكَ ٣٧٠٠
 - أَنَا أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٦٢١٠
 - أَنَا أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقُ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا
 - خَارِيتَانِ ٢٠٦٣
- أَنَا أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعٍ ٩٤٤
 - أَنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ
 - الْأَبْيَاحُ ٣١٧١
 - أَنَا أَبَا عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ
 - عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ ٣٧٠٤
 - أَنَا أَنَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنَ ٥٦٢٩
 - أَنَا أَنَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا ٥٦٣١
 - أَنَا أَنَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قُبُو ١١٢٠
 - أَنَا أَبَا مُرَيْزَةَ قَرَأَ لَهُمْ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ
 - انشَقَّتْ﴾. فَسَجَدَ فِيهَا ١٢٩٩
 - أَنَا أَنَا عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَحَ مَكَّةَ ٣٤٢٠
 - أَنَا أَنَا كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَاءً ٣٨٤٧
 - أَنَا ابْنَةُ لَعْمَرٍ كَانَتْ يَتَالَى لَهَا عَاصِيَةً ٥٦٠٥
 - أَنَا ابْنُ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 - عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْلَى هَذَا ٣٢٠٥
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ ٣١٩٣
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْزٍ
 - وَرَبِيعٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا ١٦٠٠
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ٣٦٥٦
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدُّهُ الشَّيْخُ، جَمَعَ ١٦٢٢
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ كَانَ لَا يَتَقَدَّمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ ٣٠٤٥
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَا كُلَّ سَنَةٍ ٣٣٩٥
 - أَنَا ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ شَيْئًا ٣١٦٨
 - أَنَا ابْنَتَاهَا، ذَاكَ، بَالٍ فِي حَجَرِ رَسُولٍ ٥٧٦٥
 - أَنَا أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَغْرُجْنَ بِاللَّيْلِ .. ٥٦٧١
 - أَنَا أَغْرَابِيَا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٣٧٦٨
 - أَنَا أَغْرَابِيَا بَاتَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَصَابَ
 - الْأَغْرَابِيَّ رَعَكَ ٣٣٥٥
 - أَنَا أَغْرَابِيَا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي
 - سَفَرٍ ١٠٤
 - أَنَا أَغْرَابِيَا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ؟ ٦٧١٠
 - أَنَا أَفْلَحَ، أَخَا أَبِي الْقَعْسِ، جَاءَ ٣٥٧١
 - أَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ
 - عَاشُورَاءَ ٢٦٥٠

- ۳۳۰۸ يغفرُ
 ۳۳۱۰ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
 ۵۹۴۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَى بِقَدَحٍ وَخَرَجَ
 ۲۴۵۷ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمِّيهِ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيحَاتًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ
 ۶۴۱۷ حُرْسٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
 ۳۴۹۰ أَمْرَ صُفْرَةٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
 ۴۶۵۹ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ جِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ
 ۵۲۷۴ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَعَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا
 ۵۱۴۰ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبِلَ عَنِ الْحَمْرِ تَنَحُّدًا خَلَا
 ۱۲۸۶ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ الشُّهُورِ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خُمْسًا
 ۱۲۸۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَسِمَ عَنَائِمَ حَنِينٍ، فَأَعْطَى
 ۲۴۴۴ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَسِمَ شَهْرًا بِلُغْنٍ رَغْلًا وَذُكْرَانًا ..
 ۱۵۵۲ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ، سَأَلَ عَنْهُ
 ۲۴۹۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَشْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ ..
 ۵۷۱۵ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ
 ۱۳۰۹ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالشَّوَاكِ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي
 ۱۵۲۶ مُصَلَّاهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزُّوْرَاءِ، فَأَتَى بِإِنَاءٍ مَاءٍ
 ۵۹۴۴ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عِلْمٌ
 ۱۲۴۰ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْرَى لَهُ
 ۶۳۵۸ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ
 ۶۸۷۷ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ
 ۱۱۱۸ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ
 ۱۶۱۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا
 ۱۱۴۰ مُعْتَرِضٌ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ
 ۲۷۸۰ مِنْ رَمَضَانَ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْرُصُ رَاحِلَتَهُ
 ۱۱۱۷ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَشْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقْرَأُ
 ۱۲۹۵ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ
 ۳۰۸۳ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا
 ۲۴۶۸ أَنَّ الْحُزُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ
 ۴۶۰۴ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الثَّخَالَاتِ
 ۲۰۹۲ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ۱۵۷۲ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا قُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ
 أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ۱۳۶۹ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرِو الدُّؤَيْبِيَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ..
 ۳۱۱ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ
 اللَّهُ ﷺ أَنْ يَبُيِّتَ بِمَكَّةَ
 ۳۱۷۷ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يَعْدُبُ
 ۲۱۴۸ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا، فَأَذِنَ لَهَا
 ۱۴۰۲ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَحِرُونَ بِهَدَايَاهُمْ
 ۶۲۸۹ أَنَّ النَّاسَ تَزَلُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَجَرِ
 ۷۴۶۶ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ، فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا
 ۶۳۶۸ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْحَمْرَ
 ۴۴۵۲ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى، وَهُوَ فِي مُعَرَّبِهِ
 ۳۲۸۶ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ
 ۲۸۸۶ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحِجَامَ أَجْرَهُ
 ۵۷۴۹ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ
 ۲۸۸۵ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنْطَفَى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ
 ۲۰۷۵ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَمَّ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ
 شَهْرًا
 ۲۵۲۰ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْعِ، وَسَمَّاهُ قُوْنَيْفًا
 ۵۸۴۴ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ
 ۲۵۹۹ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ
 ۵۸۴۲ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْلَ حِينَ اشْتَوَتْ يَوْمَ نَاقَتِهِ
 ۲۸۲۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِسِتٍّ مَنِيعٍ
 ۳۴۸۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ
 ۲۰۹۳ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ
 أَهْلِهِ شَهْرًا
 ۲۵۲۳ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ
 ۷۰۳۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِخُزَّةٍ
 ۶۹۱۳ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ ...
 ۳۲۳۸ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

- أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ ١٠١٣
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ١٠٣٠
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِ «ق» ١٠٢٧
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ١٠١٥
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ
 الْحُمْفَةِ: «أَلَمْ تَنْزِيلُ» ٢٠٣١
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ رَنْبٍ ٣٦٧٨
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْتَدِلُهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ٥٢٠٥
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ ١٦٤١
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ، دَخَلَهَا مِنْ ٣٠٤٢
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يَلْبَسُ حَتَّى رَمَى ٣٠٨٨
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَضْمِ الْعَشْرَ ٢٧٩٠
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَائِلِ،
 أَشَدَّ مُعَاهَدَةً ١٦٨٦
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا ١٧١٤
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِمُونَ ٦١٢٨
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَذِييَةِ ٢٨٨١
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ، فَتَزَلَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي
 الشُّفْلِ ٥٣٥٨
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ ٣٤٥٨
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ ٥٢٨٥
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ ٦١٥
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالْتَمَرُ ٥١٤٥
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّرَغْفُرِ ٥٥٠٦
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ ٥١٤٩
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَبِ ٥١٧٣
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ ٢٥٦٣
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَبِيعِ تَمْرِ التُّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ ٣٩٧٧
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَنَعَةِ ٣٤٢٦
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَنَعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ٣٤٣٣
 - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٌ وَعُمَرُ، كَانُوا يَصْلُونَ .. ٢٠٥٢
 - أَنَّ أُمَّ شَرِيكِ يَأْتِيهَا الْمَهْجَرُونَ الْأَوَّلُونَ ٣٧٠٠
 - أَنَّ أُمَّ حِينَ وَلَدَتْ ابْنَهَا، انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى
 النَّبِيِّ ﷺ ٥٥٥٥
- أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: ٢٦٩٣
 - أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَكَلَّمَتْهُ ٦١٨٠
 - أَنَّ امْرَأَةً بَيْعًا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ ٥٨٦٠
 - أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ ٢٢١٥
 - أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرْبَتَهَا ٤٣٩٤
 - أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ ١٣١٣
 - أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
 وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ ٢٦٤٢
 - أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَرُوا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ ١٠١٦
 - أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَفُوا إِلَى عُمَرَ ٦٤٩٠
 - أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ
 آيَةَ ٧٠٧٦
 - أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْهَا فِي كِتَابَيْهَا ... ٣٧٧٧
 - أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَارِئًا ٥٣١٢
 - أَنَّ جَارِيَةَ لَعْنِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي [ابْنِ سُلَوٍ] ٧٥٥٣
 - أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ٥٥٦٨
 - أَنَّ جَارِيَةَ وَجَدَ رَأْسَهَا قَدْرُضَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .. ٤٣٦٥
 - أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ ٦٣١٣
 - أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً .. ٦٣١٤
 - أَنَّ جَدَّةَ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ١٤٩٩
 - أَنَّ حَسَنًا بِنَ تَابِتٍ كَانَ يَمْنُ كَثْرًا عَلَى عَائِشَةَ ٦٣٨٩
 - أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ اعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ٣٢٦
 - أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَا لَبْلَةً
 الْقَدِيرَ فِي الْمَنَامِ ٢٧٦١
 - أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ كَانُوا ٧٠٣٣
 - أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِفِ
 الصَّلَاةِ ١٣٩٢
 - أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 إِنِّي أَقْبَلْتُ ٢٣٢٦
 - أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ
 نَاقَتِهِ ٢٨٩٩
 - أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً ٧٠٠١
 - أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ ٥٦٤١

- أَنْ رَجُلًا أَغْتَقَ مِنْهُ مَمْلُوكَيْنِ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ٤٣٣٥
- أَنْ رَجُلًا أَوْقَصَهُ رَاحِلَتَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ٢٨٩٦
- أَنْ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَشْفِيهِ ٢٥٩٣
- أَنْ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَغْرُلُ عَنِ امْرَأَتِي ٣٥٦٧
- أَنْ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَمَرَهُ ١٣٥٧
- أَنْ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ٢٠٧٨
- أَنْ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي فَرْثَةٍ أُخْرَى ٦٥٤٩
- أَنْ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْمَا بَيْنَ جَبَلَيْنِ ٦٠٢١
- أَنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ٢٧٩١
- أَنْ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ ١٣٩١
- أَنْ رَجُلًا يَمْنَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأْسُهُ اللَّهُ ٦٩٨٤
- أَنْ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ ٦٦٨١
- أَنْ رَجُلًا قَتَلَ نِسْفَةً وَنِسْعِينَ نَفْسًا ٧٠٠٩
- أَنْ رَجُلًا قِيمَ مِنْ حَيْشَانٍ ٥٢١٧
- أَنْ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمًا ٢٨٩٧
- أَنْ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ ٢٨٩٣
- أَنْ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ ٣٩٩٥
- أَنْ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَدْ أَبْذَى .. ٦٦٦٢
- أَنْ رَجُلًا مَنِ الْأَعْرَابُ لِقِيَّتِهِ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ٦٥١٣
- أَنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ ٦١١٢
- أَنْ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَا لَا وَوَلَدًا ٦٩٨٥
- أَنْ رَجُلًا مَنِ أَهْلُ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ: سَلْ لِي عَزْوَةً مِنَ الزُّبَيْرِ ٣٠٠١
- أَنْ رَجُلًا وَقَصَّ بَعِيرَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ٢٨٩٨
- أَنْ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ٢٥٩٧
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاءَ جَبْرِيلَ ﷺ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ ٤١٣
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مِنَى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ ٣١٥٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فِي مَعْرَسِهِ ٣٢٨٥
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ ٦٤٦٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صُغِيَّةٍ ٣٢٢٧
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَفْتَى لِلْأَنْصَارِ ٦٤١٦
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فَوْضِي الْجَبَلِ ٣٠٤٧
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَسَرَ أَرْبَعَ عُمُرٍ ٣٠٣٣
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ ٣١٠٥
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ٣١٦٥
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَرَّةَ الْحَجِّ ٢٩٢١
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى ٧٩٠
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفُطُرِ ٢٢٨٩
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفُطُرِ ٢٢٨٨
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ ٤٠١٦
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَتْشِ أَقْرَنَ ٥٠٩١
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ ٦٨٨٤
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ ٣٢٨٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى ٣٠٤٤
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى خَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ ٦١٧٧
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَ بَنِي ثَلَاثًا ٧٢٢٣
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ ٣٤٥٣
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ٦٠٩٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ٦١٠٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ ١٦٣٠
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ٨٠٠
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ ٤٥٥٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ٣١٥١
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَبَسَ قَفْلَ مِنْ عَزْوَةِ خَبِيرٍ، سَارَ لَيْلَةً ١٥٦٠
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَشْفِي ٢٠٧٢
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ رَأَعَتْ ٦١٢١
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ غَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ ٢٦١٠
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ غَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ ٢٦٠٤
- أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ٢٦٠٤

- ١٧٨٤ فَصَّلِي فِي الْمَسْجِدِ
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ ... ٢٠٥٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ ...
 سَوْدَاءُ. ٣٣١١
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ ٣٢٣٠
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي ٦٢١٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ .. ٣٠٤٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُوذُ ٦٨٣٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا ... ٦٣١٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي غَمْرٍو ٩٤٩
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ وَزَيْنَبَ ٣٤٠٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارٍ ١٢٢٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ٥٤٧٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْغَرَايَا ٣٨٨٤
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَةِ ٣٨٨٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَةِ ٣٨٧٩
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ٥٤٢٩
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: سِئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ .. ٤٤٤٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سِئِلَ فِي غَزْوَةِ ثُبُوكَ عَنْ شُرَّةِ الْمُصَلِّي ١١١٤
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ. ٥٢٨٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ ١٥٨١
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْغُضْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ١٢٩٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْمِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا. ٣١١٠
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَحَّفَهُمْ خَلْفَهُ ١٩٤٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا ١٦٣٥
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِ وَيَأْمُرُهُ أَوْ خَالَتِهِ ١٥٠٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ ١٢٩١
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ ٢٢٠٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَمَا دُفِنَ ... ٢٢١١
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ١٦٧٠
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ ٥٣٧٩
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ ٣٠٧٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ... ٦٨٣٥
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِطَطْرِ ٣٩٦٤
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا بَنِي عَشْرَةَ غَزْوَةً ٤٦٩٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ. قَالَ: ٣٤٩٧
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَضَ رَكَاتَةَ الْفِطْرِ ٢٢٧٨
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَضَ رَكَاتَةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ ٢٢٨٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسْوِي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ ١٢٢٢
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّيَّةَ ٦٢٢٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي الشُّعْبِ الَّذِي يُرِيدُ ... ١٢٧١
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ١٢٧٠
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَتَرَلَّ فِي عُلوِّ الْمَدِينَةِ ١١٧٣
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ ١٦٩٠
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مَجَنٍّ ٤٤٠٦
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتَلَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ ... ١٥٤٨
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتَلَ شَهْرًا، يُذْعَرُ ١٥٥٤
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْبَيْدِ، أَمَرَ بِالْحَرَبَةِ ١١١٥
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ يَدَيْهِ ١١٠٦
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ ١٦٧٦
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ ١١٠٥
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ٣٠٤٨
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ ٣٠٤٩
 - أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ ١٧٤٣

- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ٤٠٠٩
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ : ٢٦٧٢
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ : ٢٦٧٤
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جُنَّانٍ ٥٨٢٩
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقِسِيِّ ٥٤٣٧
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ٣٤٣١
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى، يَوْمَ الْفَتْحِ، عَنْ مُتْعَةِ
 النِّسَاءِ ٣٤٢٧
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ ٢٥٦٤
 - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، بَعَثَ جَيْشًا .. ٣٦٠٨
 - أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْطُبِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ٣٥٢٨
 - أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلًّا قَابًا بَاتًا ٣٧١٥
 - أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ بَنٍ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْرُو ١٧٣٩
 - أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ ٣٣٢٠
 - أَنَّ ضِمَادًا قَدِيمَ مَكَّةَ ٢٠٠٨
 - أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُنْمَرَ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي
 وَقَاصٍ فِي الْمَسْجِدِ ٢٢٥٢
 - أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٦٤٠٣
 - أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى
 وَرْثِ نَوَافٍ ٣٤٩٢
 - أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالرُّبَيْرِ بْنَ الْعَوَّامِ
 شَكَّرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمَلَ ٥٤٣٣
 - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَبِّصَةَ خَرَجَا إِلَى ٤٣٤٩
 - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ ... ٣٢٨٤
 - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضِعْفَةَ أَهْلِهِ ٣١٣٠
 - أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بَنَاتِ أَبِي جَهْلٍ ٦٣١٠
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَبَّادٍ ٧٣٥٤
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيَّنَّا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ، دَخَلَ رَجُلٌ ١٩٥٥
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
 وَعِنْدَهُ بِنُوَّةٌ ٦٢٠٣
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ ٥٧٨٤
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ٤١٥٠
 - أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحْرَمَ الصَّلَاةَ يَوْمًا،
 فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ ١٣٨٠
 - أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يُشِيدُ الشُّعْرَ ٦٣٨٤
 - أَنَّ فَاطِمَةَ أُمِّتِ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ٦٩١٨
 - أَنَّ فَاطِمَةَ اسْتَكْتَبَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى ٦٩١٥
 - أَنَّ فَاطِمَةَ بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى
 أَبِي بَكْرٍ ٤٥٨٠
 - أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسُ أَنْبَا أَبَا بَكْرٍ ٤٥٨١
 - أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا ٦٤٩٦
 - أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ ٢٦٤١
 - أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 الْعِشَاءَ ١٠٤٢
 - أَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا جَعَلَ يَضِفُ الصَّاعَ مِنَ الْحِطَّةِ ٢٢٨٧
 - أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّجِيمِ، إِذَا أَرَادَ اللَّهُ ٦٧٢٩
 - أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ ٢٦٣٢
 - أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٤٥٤
 - أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٢٤٢٤
 - أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ، جِئْنَا
 أَقَاءَ اللَّهِ ٢٤٣٦
 - أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشَّرِكِ قَتَلُوا فَأُكْفِرُوا ٣٢٢
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بَنِيهِ ٣١٨٣
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً ٣٦٠٩
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ ٤٤٥٤
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ
 مَسْجِدَاتٍ ٢٠٩٧
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، أَمَرَ أَصْحَابَهُ
 بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ ٣٤٢٥
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ ٨٤٢
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يُكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ
 فَقِيلَ لَهُ ٥٤٨١
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ
 دُعَائِهِ ٢٠٧٦
 - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، بَيْنَ النَّدَاءِ
 وَالْإِقَامَةِ ١٦٨٣

- ٤٦٠٩ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى
 - ٦٣٤ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْحَقَّيْنِ
 - ٥١٥٨ أَنْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الثَّمَرِ وَالْبُسْرِ
 - ٤٦٨٤ أَنْ تَجِدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
 - ١٤٥٧ أَنْ يَسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
 - ١٢١٦ أَنْ تَقَرَّأُوا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمَيْتَرِ
 - ٣٤٠٣ أَنْ تَقَرَّأُوا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ
 - ٤٣٥٤ أَنْ تَقَرَّأُوا مِنْ عَمَلِي، ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا
 - ٥٨٤٩ أَنْ تَمْلَأَ قَرَصَتِ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
 - ٣٥٣٦ أَنْ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ: إِذَا أَتَيْتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبْرَهَا، فِي قُبْلَيْهَا
 - ٤٣٦١ أَنْ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً
 - ٢٦٣٩ أَنْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 - ٣١٣٨ إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ
 - ٤٧٦٢ إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ
 - ٣٩٧٥ إِنْ بَعَثَ مِنْ أَحَبِّكَ تَمَرًا
 - ٦٢٦٥ إِنْ تَقَلَّعُوا فِي إِمَارَتِهِ - يُرِيدُ أَسَامَةَ
 - ٦٢٦٤ إِنْ تَقَلَّعُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَقْلَعُونَ
 - ٣٦٢٥ إِنْ شَيْتَ أَنْ أَسْبَحَ لَكَ
 - ٤٢٢٤ إِنْ شَيْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا
 - ٣٦٢٣ إِنْ شَيْتَ زِدْتِكَ وَحَاسِبْتُكَ بِهِ
 - ٦٥٧١ إِنْ شَيْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْحَقَّةُ
 - ٨٠٢ إِنْ شَيْتَ فَتَرَضًا
 - ٢٦٢٥ إِنْ شَيْتَ فَصُصْ، وَإِنْ شَيْتَ فَافْطِرْ
 - ٤٣٥٣ إِنْ شَيْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ
 - ٢٩٨٩ إِنْ صَدِدْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَنَعْنَا
 - ٧١٩٦ إِنْ طَالَتْ بِكَ مَدَّةٌ، أَوْ شَكَ أَنْ تَرَى قَوْمًا
 - ٣٢١٨ إِنْ عَطِبَ بِهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا
 - ٧٤١١ إِنْ عَمَّرَ هَذَا، لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى
 - ٤٣٨٧ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ
 - ٥٨٨٧ إِنْ كَادَ لَيْسَلِمَ
 - ٧٥٠٢ إِنْ كَانَ أَخَذَكُمْ مَا دَوَّحَا أَخَاهُ
 - ٦١٦ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمَنَ
 - ٢٥٩٢ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا
 - ١٤٥٩ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النَّسَاءُ
 - ٥٨١٠ إِنْ كَانَ، فَبِئْسَ الْمَرْأَةُ وَالْقَرْسُ وَالْمَسْكَنُ
 - ٥٧٤٣ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ
 - ٦٥٩٣ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَنَيْتَهُ
 - ٦٠٥٨ إِنْ كَانَ كَثُرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَدَاةِ
 - ٦١٢٦ إِنْ كَانَ يَتَغَنَّمُ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ
 - ٢٦٩١ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَقْطُرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا تَقْدِيرُ
 - ٩٢٨ إِنْ كَذَبْتُمْ آتِفًا تَقْلَعُونَ فَعَلَّ فَارِسَ وَالرُّومَ
 - ٧٤٤٩ إِنْ كُنَّا، أَلْ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَتَمُكَّتْ شَهْرًا
 - ١٢١٩ إِنْ كُنْتُ لَا بَدَّ فَاعِلًا، قَوَاجِدَةٌ
 - ٦٨٥ إِنْ كُنْتُ لَا دُخْلَ النَّبِيِّ لِلْحَاجَةِ
 - ٢٨٣٧ إِنْ كُنْتُ لَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ
 - ٣٩٧٩ إِنْ لَمْ يُعْمَرْهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 - ٣٧٧٤ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْعُقْدُ
 - ٤٥١٦ إِنْ تَرَأْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَتَّبِعِي لِلضَّيْفِ
 - ٣٧٦٢ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا
 - ٧٤١٢ إِنْ يُؤَخَّرَ هَذَا، فَلَنْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ، حَتَّى
 - ٧٤٠٩ إِنْ يُعْمَرْ هَذَا، لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ، قَامَتْ
 - ٥٨٠٧ إِنْ يَكُ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ
 - ٦٥١٣ إِنْ أَبَرَ الْبَرِّ صِلَةَ الْوَلَدِ أَهْلٌ وَدُأْبَةٌ
 - ٦٠٢٦ إِنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَنِي، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي التَّلْدِي
 - ٣٣١٧ إِنْ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ
 - ٣٣١٣ إِنْ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا
 - ٦٧٨٠ إِنْ أَبْغَضَ الرِّجَالُ إِلَى اللَّهِ الْأَكْدَ الْحَصِيمُ
 - ٧١٠٦ إِنْ أَيْلَسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ
 - ٤٩١٦ إِنْ أَبْوَابُ الْحَيَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ
 - ٤٢١٩ إِنْ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ
 - ٥٠٠ إِنْ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ

- إِنَّ الْخَمْدَ لِلَّهِ، تَحْمَدُهُ وَتَسْتَعِينُهُ ٢٠٠٨
 - إِنَّ الْخُمَى مِنْ فَوْزِ جَهَنَّمَ ٥٧٥٩
 - إِنَّ الْخَاوَنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُتَّقَدُّ ٢٣٦٣
 - إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ ٢٤٢١
 - إِنَّ الدُّجَالَ يَخْرُجُ، وَإِنْ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا ٧٣٧٠
 - إِنَّ الدُّنْيَا خُلُوعٌ خَصِيرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ ٦٩٤٨
 - إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرْبَهَا حَرَّمَ يَبْعَهَا ٤٠٤٤
 - إِنَّ الَّذِي يُجَرُّ نِيَابَتَهُ مِنَ الْخَيْلِ ٥٤٥٥
 - إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَّبَ ١٣٢٥
 - إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ ٦٧٤٠
 - إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلٍ [أَهْلِي] الْجَنَّةِ ٣٠٦
 - إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلٍ [أَهْلِي] الْجَنَّةِ ٦٧٤١
 - إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يَكْتَسِبَ صِدْقًا ٦٦٣٦
 - إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ ٤٢٣٤
 - إِنَّ الرُّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا رَأْنَهُ ٦٦٠٢
 - إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ النَّبْصَرِ ٢١٣٠
 - إِنَّ الرِّمَانَ قَدْ اشْتَدَّ ٤٣٨٣
 - إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ ٧٢٨٦
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ٢٠٨٩
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ٢٠٨٩
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ٢١٢٢
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ٢١١٤
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ ٢١٢١
 - إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ ٢٠٩٦
 - إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعَ وَعِشْرُونَ ٢٥٢٠
 - إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعَ وَعِشْرُونَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ ٣٦٩٦
 - إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ طَبَّقَ ٢٥٢٢
 - إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَقُمْتُ ٣٦٩١
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى ١٢٦٨
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ٨٥٦
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ ٨٥٤
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ، إِذَا لُوْدِي بِالصَّلَاةِ، وَلَّى ٨٥٨
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَ أَنْ يَغْبِثَ الْمُصَلِّينَ ٧١٠٣
 - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَتْلَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ مِثْلَ الدَّمِ ٥٦٨٠
 - إِنَّ أَنْفَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُسَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ
 - وَصَلَاةُ الْفَجْرِ ١٤٨٢
 - إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ ٥٥٨٧
 - إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ ٢٧٣٩
 - إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، شُبْحَانُ اللَّهِ ٦٩٢٦
 - إِنَّ أَحَدًا جَلَّ يَجِبْنَا وَنُجِبُهُ ٣٣٧٣
 - إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ ١٢٦٥
 - إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ ٧٢١١
 - إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجْمَعُ خَلْفَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ٦٧٢٣
 - إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُؤْفَى بِهِ ٣٤٧٢
 - إِنَّ أَحَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَفُتُّوا ٢٢٠٩
 - إِنَّ أَخْتَعَ اسْمَ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمَّى ٥٦١٠
 - إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اللَّهُمَّ!
 - بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا ٤٩١٧
 - إِنَّ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ رَجُلٌ ٤٦٤
 - إِنَّ أَذْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، تَنْتَعِلُ بِتَغْلِيْنٍ ٥١٤
 - إِنَّ أَذْنَى مَقْعَدٍ أَحَدَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ .. ٤٥٣
 - إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي ٧١٦
 - إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ ٥٥٣٣
 - إِنَّ أَصْدَقَ نَبِيٍّ قَالَهُ الشَّاعِرُ ٥٨٩٠
 - إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ، كَلِمَةُ لَيْبِ ٥٨٩٢
 - إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا ٦١١٦
 - إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ آخِرًا فِي الصَّلَاةِ ١٥١٣
 - إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْجِمَامَةُ ٤٠٣٨
 - إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْجِمَامَةُ وَالْقُسْطُ ٤٠٣٩
 - إِنَّ أَقْلَ سَائِكِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ ٦٩٤٢
 - إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَمُوتُ غَرِيبًا ٣٧٣
 - إِنَّ الْإِسْلَامَ بَنِي عَلَى خَمْسَةِ ١١٤
 - إِنَّ الْأَشْعَرِيْنَ، إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْعَزْوِ ٦٤٠٨
 - إِنَّ الْأَخْرَبِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٢٣٠٤
 - إِنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ٣٦٧
 - إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرَّمِي وَعَنْبِي ٦٤٢٠
 - إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرُرُ إِلَى الْمَدِينَةِ ٣٧٤
 - إِنَّ الْفَحْلَ بَيْنَ وَإِنَّ الْفَحْرَامَ بَيْنَ ٤٠٩٤

- ٥٦٧٨ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ
- ٥٦٧٩ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ
- ٥٣٠٣ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ
- ٥٣٠٤ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ
- ٥٢٥٩ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ
- ٦٦٣٨ - إِنَّ الصَّدَقَ بَرٌّ، وَإِنَّ الْبَرَّ يَهْدِي إِلَى أَنْجَتِهِ
- ٢٤٨١ - إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِأَلٍ مُحَمَّلٍ
- ٦٦٣٧ - إِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ، وَإِنَّ الْبَرَّ يَهْدِي
- ٦٥٧٧ - إِنَّ الظَّلْمَ ظَلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ٤٣١٨ - إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ
- ٧٢١٦ - إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ
- ٧٤٨١ - إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُ بِالْكَلِمَةِ، يَتَوَلَّى بِهَا فِي النَّارِ
- ٧٢٠٥ - إِنَّ الْعَرَقَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لَيَذْهَبُ
- ٤٥٣١ - إِنَّ الْعَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لَوَاءً
- ٦٧٦٦ - إِنَّ النَّلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْحَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا
- ٧٢٩٧ - إِنَّ الْفِتْنَةَ نَجِيءٌ مِنْ هُهْنَا
- ٢٥٤٢ - إِنَّ الْفَجَرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا
- ٧٠٩٠ - إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طَعْمَةً
- ٢١٤٩ - إِنَّ الْكَافِرَ يَرِيدُهُ اللَّهُ بِكَأَيِّ أَهْلِهِ عَذَابًا
- ٦٦١٢ - إِنَّ الْمُتَعَانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ
- ٦٧٠٥ - إِنَّ اللَّهَ، إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا، دَعَا جَبْرِئِيلَ
- ٣٦٩٦ - إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُزِيلْنِي مُعْتَكًا
- ١٨٦٥ - إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ
- ٧٣٦١ - إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ
- ٤٣٤ - إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ
- ٣٣١ - إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمِّي مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا
- ٣٣٢ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمِّي
- ٣٣٥٧ - إِنَّ اللَّهَ [تَعَالَى] اسْمُ الْمَدِينَةِ طَابَةٌ
- ٤٢٤٧ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعَذُّبِ هَذَا نَفْسِهِ لِعَبْدِي
- ٤٢٥٤ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمُ أَنْ تَخْلِقُوا بِأَبَائِكُمْ
- ١٨٨٧ - إِنَّ اللَّهَ جَزَاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءَ
- ٢٦٥ - إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبِيرُ
- ٣٣٠٥ - إِنَّ اللَّهَ حَسْبُ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلِ، وَسَلَطَ عَلَيْهَا
- ٤٤٨٦ - إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا
- ٦٥١٨ - إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ
- ٦٩٧٧ - إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ
- ٧٢٥٨ - إِنَّ اللَّهَ رَأَى لِي الْأَرْضَ، فَأَرَيْتُ مَشَارِفَهَا
- ٥٩٦٥ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أَمُومًا مِنْ عِبَادِهِ
- ٥٩٣٨ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اضْطَفَى كَنَانَهُ
- ٤٤٨٣ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ
- ٦٧٣٠ - إِنَّ اللَّهَ [عَزَّ وَجَلَّ] أَقَدَّ وَكَلَّ بِالرَّحِمِ مَنَكًا
- ٤٤٥ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ
- ٦٧٧٢ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا
- ٦٩٨٩ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُو بَدَنَهُ بِاللَّيْلِ
- ٣١٢ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَتِمُّتُ رِبْعًا مِنَ الْبَيْعِ
- ٢٧٠٨ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي
- ٧١٤٠ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ النَّجْوَى
- ٦٥٥٦ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنِ آدَمَ! مَرَضْتُ
- ٦٥٨١ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْلِي لِلطَّالِمِ
- ٦٥٨١ - إِنَّ اللَّهَ قَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، عَلَى الْمُسَافِرِ وَرُكْعَتَيْنِ
- ٦٨٠٧ - إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدٌ بِشِبْرِ
- ٢٣٠٩ - إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ
- ٢٥٣٠ - إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤُوسِهِ
- ٦٦٩٤ - إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَرْجَبَ لَهَا بِهَا الْحِجَّةَ
- ٥٦٧٧ - إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّاهَا مِنْ ذَلِكَ
- ٤٤١٨ - إِنَّ اللَّهَ [قَدْ] تَمَّتْ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ
- ٥٠٥٥ - إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
- ٣٣٨ - إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْخُسَنَاتِ وَالشَّيْئَاتِ
- ٦٧٥٣ - إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حُطَّةً مِنَ الزُّلْمِ
- ٤٤٨٥ - إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ
- ٧٠٨٩ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُبُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً
- ٦٧٩٦ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا
- ٦٧٩٩ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَرِغُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا
- ٦٥٤٢ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ
- ٦٥٤٣ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ

- إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يُجْرُ إِزَارَهُ بَطَرًا. ٥٤٦٣
 - إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَابَةَ وَالطَّيْنَ. ٥٥٢٠
 - إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَنْعٍ شُئْلًا وَلَا عَقِبًا. ٦٧٧٠
 - إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ. ٦٩٣٢
 - إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ. ٢٥٢٩
 - إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ. ٨٩٧
 - إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ. ٤٠٤٨
 - إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ. ٤٦٢٢
 - إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ نَقَرَأَ أَمْرًا مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ. ١٩٠٦
 - إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ النَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ. ٧٤٣٢
 - إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِّنَ النَّارِ فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ. ٤٧٠
 - إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْفُرُ لَكُمْ ثَلَاثًا. ٤٤٨١
 - إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا. ١٨٩٧
 - إِنَّ اللَّهَ يَرِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكِبَارِهِ عَلَيْهِ. ٢١٥٠
 - إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ. ٦٦٥٧
 - إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِكِبَارِهِ أَحَدًا. ٢١٥٠
 - إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ. ٦٩٩٥
 - إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَنَا عَبْدُ ظَنِّ عَبْدِي بِي. ٦٨٢٩
 - إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ. ٦٥٤٨
 - إِنَّ اللَّهَ يُنْهَلُ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. ١٧٧٧
 - إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ، فَلَا يَشْفِي إِلَيْهِ أَحَدٌ. ٧٠٣٧
 - إِنَّ الشَّعْرَ لَا يَنْكَحُ وَلَا يَنْكَحُ. ٣٤٤٧
 - إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقِيلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. ٣٤٠٧
 - إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِفَتْ مِنْ صَلَاحٍ. ٣٦٤٣
 - إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالصَّلَاحِ، إِذَا ذَهَبَتْ نَفْسُهَا. ٣٦٥٠
 - إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَتَقَّى عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً. ٢٣٢٢
 - إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. ٦٥٥٣
 - إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ. ٨٢٥
 - إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي. ٦٥٧٩
 - إِنَّ الْمُفْلِسَ، عِنْدَ اللَّهِ، عَلَى مَنَابَرٍ مِنْ نُورٍ. ٤٧٢١
 - إِنَّ الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمُقْبِلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ٢٣٠٥
 - إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ. ١٥٠٨
 - إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ. ٥٥١٧
 - إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَابَةَ فَقُومُوا. ٢٢٢٢
 - إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ يَسْمَعُ. ٧٢١٧
 - إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِتَغْيِصِ بَيْكَاءِ أَهْلِهِ. ٢١٤٩
 - إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِتَغْيِصِ بَيْكَاءِ أَهْلِهِ. ٢١٤٩
 - إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِبَيْكَاءِ النَّحْيِ. ٢١٤٥
 - إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِبَيْكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. ٢١٥٠
 - إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِتَغْيِصِ بَيْكَاءِ أَهْلِهِ. ٢١٥٠
 - إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبَيْكَاءِ أَحَدٍ. ٢١٤٩
 - إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبَيْكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. ٢١٤٢
 - إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ بِبَيْكَاءِ أَهْلِهِ [عَلَيْهِ] ... ٢١٥٤
 - إِنَّ النَّاسَ شَكَرُوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ٢٦٣٦
 - إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَتَأَمَّلُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا. ١٤٤٨
 - إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَنَهَّمُونَ، وَإِنَّا نَخَافُ. ٢٩٩٢
 - إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى، لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ، بِإِلْيَاءٍ، بِقَدْحَيْنِ. ٥٢٤٠
 - إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفَيْطَرِ، فَصَلَّى. ٢٠٤٧
 - إِنَّ النَّذْرَ لَا يَقْرُبُ مِنْ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا. ٤٢٤٣
 - إِنَّ النُّطْقَةَ تَقَعُ فِي الرَّجْمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ٦٧٢٨
 - إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا. ٤٨٢٦
 - إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلِمُوا عَلَيْكُمْ. ٥٦٥٤
 - إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَضْمُونُ. ٥٥١٠
 - إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْصًا، مَا بَيْنَ تَاجِيئِهِ. ٥٩٨٤
 - إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًا مُّحْلَلِينَ. ٥٨٠
 - إِنَّ أَمْرًا أَشْتَكَّتْ شَكْوَى. ٢٣٨٣
 - إِنَّ أَمْرَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصَحْبِهِ. ٦١٧٠
 - إِنَّ أُمَّيْ أَفْثَلَتْ نَفْسَهَا. ٤٢٢٠
 - إِنَّ أُمَّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ، وَهِيَ رَاحِيَةٌ. ٢٣٢٤
 - إِنَّ أَنَا نَاسًا يَزْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَرْقِ الْمَقْبَرَةِ. ٣١٣٦
 - إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ الْعُرَّةَ. ٧١٤١
 - إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ. ٧١٥٢
 - إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ٥١٦
 - إِنَّ أَوْلَيْكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ. ١١٨١
 - إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ. ٧٣٨٣
 - إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ. ٤٩٢٣
 - إِنَّ أَوَّلَ رُمْزَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ. ٧١٤٧

- ۶۴۴۹ - إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ۵۰۷۳ - إِنَّ أَوَّلَ مَا بُنِيَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا، أَنْ تُصَلِّيَ
 ۴۹۳۲ - إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا
 ۵۸۴۱ - إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَقَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَشْكَلُوا
 - إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَبْكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - قَوْمٌ يَقْرَءُونَ ۲۴۶۹
 - إِنَّ بِلَا لَا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا ۲۵۳۶
 - إِنَّ بِلَا لَا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا ۲۵۳۸
 - إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ ۶۲۵
 - إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اشْتَأَدُّونِي ۶۳۰۷
 - إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشَّرِّكَ وَالْكَفْرِ نَزْكٌ الصَّلَاةِ ۲۴۶
 - إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ۶۷۸۸
 - إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَائِبٌ ۷۳۴۰
 - إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَبْرَصَ ۷۴۳۱
 - إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ ۵۵۱۳
 - إِنَّ جَبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ۶۳۰۱
 - إِنَّ حَمْرَةَ أَخِي مِنَ الرُّضَاعَةِ ۳۵۸۵
 - إِنَّ حَوْضِي لَا بَعْدَ مِنْ أَيْلَةٍ مِنْ عَدَنٍ ۵۸۳
 - إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ ۶۹۱
 - إِنَّ خُرَاعَةً قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ ۳۳۰۶
 - إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۶۷۲۴
 - إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ ۱۴۶۷
 - إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ ۴۷۵۵
 - إِنَّ خَبَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِبَطْعَانٍ ۵۳۲۵
 - إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ أُوَيْسُ ۶۴۹۱
 - إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ۵۹۴۸
 - إِنَّ خَيْرَ نَحْمٍ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ۶۴۷۵
 - إِنَّ رِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ ۲۹۵۰
 - إِنَّ ذَلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ ۳۵۵۷
 - إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ ۵۹۱۱
 - إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ ۵۹۵۰
 - إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ غَرَجَتْ بِهِ قَرْحَةٌ ۳۰۷
 - إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ۴۴۳۵
 - إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَرَاوِزَ ۵۰۰۰
 - إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يَقَالُ لَهُ أُوَيْسُ ۶۴۹۰
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَسَكَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ ۲۷۷۱
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِرِكَاتِ الْفِطْرِ، صَاعٌ ۲۲۸۱
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ۲۹۷۴
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَدِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا ۳۴۱۳
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ ۷۱۲۹
 - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الشَّمْرُ وَالرَّهْوُ ۵۱۳۷
 - إِنَّ رُوحَ الْقُدْسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ ۶۳۹۵
 - إِنَّ سَائِمِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرُّنَا ۱۵۶۲
 - إِنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا .. ۳۷۲۳
 - إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ ۶۶۷۲
 - إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ ۱۴۰۰
 - إِنَّ شِدَّةَ الْخُمَى مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ ۵۷۵۲
 - إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْمُحَطَّمَةُ ۴۷۳۳
 - إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي ۶۶۳۱
 - إِنَّ طَوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقَصْرَ خَطْبَتِهِ ۲۰۰۹
 - إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ ۲۶۴۲
 - إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ - أَوْ الْأَشْعَرِيَّ - أُعْطِيَ مِرْمَارًا ۱۸۵۱
 - إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ ۶۲۱۰
 - إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ ۱۲۱۱
 - إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ ۷۱۰۵
 - إِنَّ عِفْرِينَ مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ بَقْعًا عَلَى الْبَارِحَةِ ۱۲۰۹
 - إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ ۶۳۰۹
 - إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْقُونَ الْأَغْنِيَاءَ ۷۴۶۳
 - إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ إِلَّا زُحْرُ أَبَدًا ... ۷۴۱۶
 - إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لِسَاعَةً، لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ ۱۹۷۰
 - إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لِسَاعَةً، لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ ۱۹۷۳
 - إِنَّ فِي الْحَبَّةِ بَابَا يَقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ۲۷۱۰
 - إِنَّ فِي الْحَبَّةِ لِسُوقًا، يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ ۷۱۴۶
 - إِنَّ فِي الْحَبَّةِ لَشَجَرَةً يُسِيرُ الرَّايِبُ فِي ظِلِّهَا ۷۱۳۶
 - إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ۵۷۶۶

- إِنَّ فِي الصَّلَاةِ سُغْلًا ١٢٠١
 - إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ ١٧٧٠
 - إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً ٥٣٤١
 - إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ ١١٧
 - إِنَّ فِيهِ شِفَاءٌ ٥٧٤٢
 - إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ ٢٤٣٩
 - إِنَّ قُلُوبَ نَبِيِّ آدَمَ كُلُّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّخْمِ ٦٧٥٠
 - إِنَّ قَوْمًا يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ يَخْرُقُونَ فِيهَا ٤٧٢
 - إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَغْفِرُوا مِنْ ثُبَانِ النَّيْتِ ٣٢٤٦
 - إِنَّ قَوْمَكَ فَصَّرْتَ بِهِمُ النِّقْمَةَ ٣٢٤٩
 - إِنَّ لِبَصَاجِ الْحَقِّ مَقَالًا ٤١١٠
 - إِنَّ لَكَ مَا اخْتَصَبْتَ ١٥١٦
 - إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ٦٢٥٢
 - إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً ٤٨٨
 - إِنَّ لَكُمْ بَكْلَ خُطُوءِ ذَرَجَةٍ ١٥١٨
 - إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخِيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ ٧١٥٨
 - إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً، فَضْلًا ٦٨٣٩
 - إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا ٦٨١٠
 - إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ حَفِظَهَا ٦٨٠٩
 - إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً ٦٩٧٤
 - إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ ٦٩٧٥
 - إِنَّ لَهُ دَسَمًا ٧٩٨
 - إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ٥٠٩٢
 - إِنَّ لِهَذِهِ النَّبِيِّاتِ عَوَامِرَ ٥٨٤٠
 - إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ ٦١٠٦
 - إِنَّ مَثَلُ مَا بَغَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ٥٩٥٣
 - إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَغَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ٥٩٥٤
 - إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرَبَّ بِخَفِيفِ الْحَابِ ٣٧١٣
 - إِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا ٧٣٦٨
 - إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ٣٣٠٤
 - إِنَّ مَعًا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي ٢٤٢٣
 - إِنَّ مِنْ أَمْرِ الْبَرِّ صَلَاةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدِأْبِهِ ٦٥١٥
 - إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٥٥٢٥
 - إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا ٥٥٣٨
 - إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ٦٧٨٦
 - إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْرَةً ٣٥٤٢
 - إِنَّ مِنْ أَكْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ ٣٥٤٣
 - إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا ٧٠٩٨
 - إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ١٧٧١
 - إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَافًا ٦٠٣٣
 - إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَحْشَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي ٦٦٣٠
 - إِنَّ مِنْ ضَيْضِيءٍ هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ ٢٤٥١
 - إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ ٤٣٧٤
 - إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ نَاخَذَهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ ٧١٦٩
 - إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ٣٤٢٩
 - إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أَرَوْا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ ٢٧٦٤
 - إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيِّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى ٦١٦٣
 - إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ ٦١٦٤
 - إِنَّ هَذَا اتِّبَاعًا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ ٥٣٠٩
 - إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَسَّعَ النَّاسُ ٣٠١٩
 - إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ ٣٣٠٢
 - إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ ١٣٩٨
 - إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ ٥٧٧٤
 - إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصِرَةٌ خُلُوءٌ ٢٣٨٧
 - إِنَّ هَذَا الرَّجْعُ أَوْ السَّقَمُ رَجَزٌ ٥٧٧٧
 - إِنَّ هَذَا أَمْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ ٢٩٣٧
 - إِنَّ هَذَا حِمْدُ اللَّهِ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمِدِ اللَّهَ ٧٤٨٦
 - إِنَّ هَذَا قَدَرُ الْبُشْرَى ٦٤٠٥
 - إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ بَصُومُهُ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ ٢٦٤٥
 - إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ ٢١١٧
 - إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنْسَانِي أَوْسَاخُ النَّاسِ ٢٤٨٢
 - إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عَرَضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ١٩٢٧
 - إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ ١١٩٩
 - إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا ٢٢١٥
 - إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَابُكُمْ ٥٢٥٨
 - إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ

- ۳۹۹ العرش
- ۷۵۶ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلَكِنْ هَذَا عَرَقٌ
- ۵۴۳۴ إِنَّ هَذِهِ مِنْ نِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبِسْهَا
- ۳۷۵۷ إِنَّ هِلَالَ مِنْ أُمِّيَّةٍ قَدْ فُتِرَتْ بِسَرِيكِ
- ۲۵۳۳ إِنَّ وَمَسَاكِلَ لَعْرِضٍ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ
- ۲۵۱۱ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ
- ۴۶۲۰ إِنَّا قَائِلُونَ عَدَا
- ۵۸۲۲ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ
- ۲۸۵۰ إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ، إِنَّا حُرْمٌ
- ۳۷۵۵ إِنَّا لِلَّيْلِ جُمُعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ
- ۲۸۴۵ إِنَّا لَمْ نَرِدْهُ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنَا حُرْمٌ
- ۴۷۱۷ إِنَّا، وَاللَّهِ! لَا تَوَلَّى عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ
- ۲۴۷۴ أَنَا لَا تَجِلْ لَنَا الصَّدَقَةُ
- ۲۴۷۵ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ
- ۲۷۲۹ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ؟
- ۵۶۰۴ أَنْتَ جَمِيلَةٌ
- ۶۷۱۰ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ
- ۶۲۱۷ أَنْتَ مَيِّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى
- ۵۷۹ أَنْتُمْ الْعُرَّ الْمُحْجَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ۴۸۱۱ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ
- ۶۱۲۸ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ
- ۲۱۵۳ أَنْتُمْ تَبْكُونَ، وَإِنَّهُ لَيَعْدَبُ
- ۲۰۴۴ أَنْتُمْ عَلَى ذَلِكَ
- ۱۸۹۲ أَنْزِلْ أَوْ أَنْزِلْتَ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرْ مِثْلَهُنَّ
- ۸۹۴ أَنْزِلْتَ عَلَيَّ آيَةً سَوْرَةً
- ۶۲۳۹ أَنْزِلْتَ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ
- ۷۵۳۷ أَنْزِلْتَ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ
- ۷۵۳۴ أَنْزِلْتَ فِي وَلِيِّ النَّبِيِّ
- ۷۵۲۲ أَنْزِلْ عَلَى بَنِي الشَّجَارِ
- ۳۴۸۵ أَنْظَرْتُ إِلَيْهَا؟
- ۲۹۱۸ أَنْفَسْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ
- ۶۸۳ أَنْفَسْتُ - يَغْنِي الْحَيْضَةُ
- ۲۳۷۵ أَنْفَقِي - أَوْ انْفِقِي أَوْ انْصَحِي
- ۲۴۸۱ أَنْكُحْ هَذَا الْعُلَامَ ابْنَتَكَ
- ۵۹۳۵ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ
- ۱۲۱ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَأَذْعُهُمْ
- ۱۲۳ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ
- ۶۷۷۲ إِنَّكَ سَأَلْتَ اللَّهَ لَا حَالَ لَكَ بِشُرُوتِهِ
- ۱۲۰۵ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آيَةً وَأَنَا أَصْلِي
- ۴۶۷۸ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ: اللَّهُمَّ! أَنْفِصِي
- ۲۷۳۰ إِنَّكَ لَا تَذَرِي لَعَلَّكَ يَطُورُ بِكَ غَمْرٌ
- ۱۹۳۰ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا
- ۴۲۰۹ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ
- ۴۴۷۳ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
- ۱۵۶۲ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عِيَّتَكُمْ وَلَيْتَكُمْ، وَتَأْتُونَ
- ۵۹۴۷ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَدَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، عَيْنَ تَبُوكَ
- ۶۴۹۳ إِنَّكُمْ سَتَقْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكِّرُ فِيهَا الْفَيْرَاطُ
- ۶۴۹۴ إِنَّكُمْ سَتَقْتَحُونَ بَصْرًا، وَهِيَ أَرْضٌ
- ۴۷۷۹ إِنَّكُمْ سَتَقْفُونَ بَعْدِي أَنْزَةً
- ۵۵۸۱ إِنَّكُمْ قَدْ أَخَذْتُمْ زِيَّ سَوَاءٍ
- ۲۶۲۴ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ
- ۵۳۰۰ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ الْبَرَكَةِ
- ۶۸۶۴ إِنَّكُمْ لَا تَدَاوُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا
- إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ
- ۱۴۴۶ غَيْرُكُمْ
- ۲۵۶۷ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِنْلِي إِنِّي أَبِيتُ طُعْمِي
- ۲۶۲۴ إِنَّكُمْ مُصْبِحُو عَدُوِّكُمْ، وَالْفَيْطَرُ أَقْوَى لَكُمْ
- ۷۲۰۰ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاهِدَةً عَرَاءَ عَزْلًا
- ۹۴۱ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ
- ۴۹۲۷ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِأَمْرِي مَا نَوَيْ
- ۹۳۴ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا
- ۴۷۷۲ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ
- ۴۰۸۹ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ
- ۲۵۰۲ إِنَّمَا الشَّهْرُ ثِنْتَانِ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا
- ۲۱۴۰ إِنَّمَا الصَّيْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدَمَةٍ
- ۷۷۵ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
- ۳۳۵۵ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ
- ۶۱۲۷ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ

- ۱۲۸۴ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ
- ۱۲۸۳ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ
- ۴۴۷۵ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِی الْخَضَمُ
- ۶۶۲۵ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي
- إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسِي
- ۲۳۸۹ فَمَبَارَكُ
- إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِنُصِيبَ بِهَا مَا لَا
- ۵۴۰۸ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِنُتَفِعَ بِهَا
- إِنَّمَا جُعِلَ الْإِدْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ
- ۵۶۳۸ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ، فَإِذَا كَبُرَ فَكَبِّرُوا
- ۹۲۱ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا
- ۹۳۰ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا
- ۸۰۶ إِنَّمَا خَبَرَنِي اللَّهُ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ
- ۶۲۰۷ إِنَّمَا خَبَرَنِي اللَّهُ، فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ
- ۷۰۲۷ إِنَّمَا ذَلِكَ عِزْقٌ فَأَغْتَسِلِي، ثُمَّ صَلِّي
- ۷۵۵ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي
- ۶۳۰۸ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۵۴۴۷ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّامَةِ وَالْمَرْوَةِ
- ۳۰۸۱ إِنَّمَا كَانَ يُجْرُكَ، إِنْ رَأَيْتَهُ، أَنْ تَعْمَلَ مَكَانَهُ
- ۶۶۸ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ يَدَيْكَ هَكَذَا
- ۸۱۸ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ الشُّوءِ
- ۶۶۹۲ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ
- ۴۱۷۳ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمَعْقَلَةِ
- ۱۸۳۹ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ
- ۱۱۰۱ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمِّي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا
- ۵۹۵۵ [إِنَّمَا] نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ
- ۵۱۰۳ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ
- ۴۳۹۱ إِنَّمَا هَلِيقَ لِيَأْسَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
- ۵۴۰۴ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا هَلِيقَهُ
- يَسْأَوُهُمْ
- ۵۵۷۸ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ
- ۶۷۷۶ إِنَّمَا هُوَ جَبْرِيلُ
- ۴۳۹ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ
- ۳۷۲۷ إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْوهَا اللَّهُ
- ۲۸۵۲ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِي يُغْضِبُهَا
- ۷۳۵۹ إِنَّمَا يُسَافِرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
- ۳۳۸۶ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
- ۵۴۰۳ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
- ۵۴۰۹ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
- ۵۴۰۱ إِنَّهُ أَلَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ جَنَّاتٍ
- ۱۵۸۵ إِنَّهُ أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ
- ۵۲۸۷ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ
- الْمَسْجِدِ
- ۱۵۱۹ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي قَوْمِهِ
- يَذْكُرُهُمْ
- ۶۱۶۵ إِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْنَيْنِ
- وَثَلَاثِينَ مِائَةً مُفَصِّلٌ
- ۲۳۳۰ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ
- ۴۷۹۶ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضَيْفِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ
- ۲۴۵۳ إِنَّهُ عَرَضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ
- ۲۱۰۰ إِنَّهُ عَلِمَ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ
- ۳۵۷۵ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكَ أَنْ تَخْرُجَ لِحَاجَتِكَ
- ۵۶۶۸ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ
- ۶۴۰۱ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي أَرْضُ ذَاتِ نُحُلٍ
- ۶۳۵۹ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالْخَيْرِ بِالشَّرِّ
- ۲۴۲۳ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِخَيْرٍ
- ۴۲۳۹ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ
- ۳۰۵ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ
- ۴۲۴۲ إِنَّهُ لَا يَنْكُحُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّنَدَ
- ۵۰۵۲ إِنَّهُ لَمْ يَقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ
- ۶۲۹۷ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ
- ۴۷۷۶ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَتَانَاكُمْ بِهِ
- ۱۲۷۴ إِنَّهُ لَوْ قَاتَلَهَا، لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّي
- ۱۴۴۵ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ۷۰۴۵ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ
- ۵۱۴۱ إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ
- ۳۶۲۱ إِنَّهُ لَيَعْدَبُ بِحُطْبَتِهِ أَوْ بِذَنبِهِ
- ۲۱۵۴ إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
- ۶۸۵۸

- إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ٧٣٥٦
 - إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ٣٠٥
 - إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ ٦٠٢٨
 - إِنَّهُ وَثَرٌ، يُحِبُّ الْوَثَرَ ٦٨١٠
 - إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضُضَى هَذَا قَوْمٌ ٢٤٥٢
 - إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغَلَامُ الْأَيْمَنُ ٣٦٠٣
 - أَنَّهُ أَنْصَرَفَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ ٥٤٨٣
 - أَنَّهُ أَنَا سَائِلٌ يُسْأَلُهُ عَنْ مُوَاقِفِ الصَّلَاةِ ١٣٩٣
 - أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ ٣٣٣٦
 - أَنَّهُ أَطْعَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ
 فِيهِمْ ٢٤٣٣
 - أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرًا عَلَى جَمَارٍ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ١١٢٥
 - أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا، كَانَ يَصْدُقُ بِالْبَيْلِ فِي الْمَسْجِدِ ٦٦٦٣
 - أَنَّهُ أَتَاهُ إِلَى الْكَنْعَةِ، وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ .. ٣٢٣٤
 - أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَبَّةً مِنْ سُندُسٍ ٦٣٥١
 - أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَارًا وَخَبِيثًا ٢٨٤٥
 - أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيِّمُونَةً ١٧٩٣
 - أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ٥٩٦
 - أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيِّمُونَةٍ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ١٧٨٩
 - أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا ٣٩٨٤
 - أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَدٍ ٣٩٨٥
 - أَنَّهُ تَعَارَى مَوْ وَالدَّخْرُ بْنُ قَبَسٍ بِنِ حِضْنِ
 الْغَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى ٦١٦٨
 - أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَا لَزَمْتُ ٦٢١٤
 - أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ ٣١٣٤
 - أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُعْرَمًا، فَقِيلَ ٢٨٨٤
 - أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ ٥٨٣٩
 - أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ ١٤١٢
 - أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيِّمُونَةٍ ٥٠٣٥
 - أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودٍ خَبِيرَ نَخْلٍ خَبِيرٌ ٣٩٦٦
 - أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ٢٣٥٠
 - أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ ١١٥٨
 - أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ٥٥٩
 - أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ .. ٥٥٠٤
 - أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفٍ ٧٩٢
 - أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ
 فِي الشَّعْرِ ١٦١٩
 - أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ، إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ... ٨٦٤
 - أَنَّهُ رَفَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَقِطَ ١٧٩٩
 - أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا]: عَنِ
 الرَّجُلِ يُضِيحُ جُنُبًا أَنْصُومُ؟ ٢٥٩٤
 - أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ ١٧٢٣
 - أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ #٦٠٩٩
 - أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ٥٠٩٨
 - أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكَعَتَيْنِ ٢٠٩٤
 - أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ٣١١٢
 - أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِعَمَى وَغَيْرِهِ رَكَعَتَيْنِ ١٥٩٠
 - أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ، قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ ٢١١٢
 - أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ ١٠٢٦
 - أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فَتَشْتَعُ ١٢٣٥
 - أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،
 الْمَغْرِبِ ٣١٠٨
 - أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ٣٦٥٣
 - أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ٣٦٩٨
 - أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ ٥٩٥١
 - أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبُوكَ ٩٥٢
 - أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ ٢٨٥٧
 - أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاذٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ ١٦٠٤
 - أَنَّهُ قَرَأَ: «وَالنَّجْمِ»، فَسَجَدَ فِيهَا ١٢٩٧
 - أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ جِمَارٌ ٦٥١٥
 - أَنَّهُ كَانَ، إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ، أَنْصَرَفَ ٢٠٣٩
 - أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفَيْتَةِ
 فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ ٣٣٤٥
 - أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَقَاضَ ٣١٠٤
 - أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ ٢٤٦٧
 - أَنَّهُ كَانَ فِي شَعْرِ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْأَجْرَةَ ١٠٣٧

- ١٣٣٢ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
 - أَنَّهُ لَا يَجُلُ [لِلْمُسْلِمِ] أَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ ٣٧٩٠
 - أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَوْ مُؤْمِنٍ ٢٦٧٩
 - أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاغَهُ ٣٩٨٩
 - أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ، أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ٧٦٥
 - أَنَّهُ مَاتَ ابْنُ لَهُ بِقَدِيدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ ٢١٩٩
 - أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ ١٦٠١
 - أَنَّهُ تَرَكْتُ فِيهِ آيَاتَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ ٦٢٣٨
 - أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُحْتَضِرًا ١٢١٨
 - أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَبَعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ ٣٨٠٩
 - إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ ٦٢٩٠
 - إِنَّهَا سَكَتُوهُ بَعْدِي أَثَرُهُ وَأُمُورٌ تُذَكِّرُوهَا ٤٧٧٥
 - إِنَّهَا سَكَتُوهُ فَرَنَ ٧٢٥٠
 - إِنَّهَا طَيِّبَةٌ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَإِنَّهَا تَغْنِي ٢٣٥٦
 - إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا ٢٤٩٠
 - إِنَّهَا لَا تَجُلُ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ٣٥٨١
 - إِنَّهَا لَا تَجُلُ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ
 الرِّضَاعَةِ، وَتَخْرُمُ ٣٥٨٣
 - إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَحُ عَدُوًّا ٥٠٥٣
 - إِنَّهَا لَمَّا تَوَفَّيْتُ سَعْدُ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، أَرْسَلَ
 أَرْوَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا ٢٢٥٣
 - إِنَّهَا لَمْ تَقُومْ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ ٧٢٨٥
 - إِنَّهَا مَبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِمَ ٦٣٥٩
 - أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنِ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ ٥٧٦٤
 - أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً، فَهَلَكَتْ ٨١٧
 - أَنَّهَا تَطْلُعُ بِرُؤْيُودٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا ٢٧٧٧
 - أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بِمَكَّةَ ٥٦١٧
 - أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] كَمْ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّحَى؟ ١٦٦٣
 - أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ ٣٧٠٢
 - أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالنَّاتِ ٦٢٨٧
 - أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ نِصَاوِيرُ ٥٥٣٢
 - أَنَّهُ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُشْكِرٍ أَسْكِرَ عَنِ الصَّلَاةِ ٥٢١٦
- ٥١٧٠ أَنَّهُا كُمْ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ
 ٥١٧٨ أَنَّهُا كُمْ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ
 ٢٨٨٩ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
 - أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ
 مُعَاوِيَةَ ٦٣٠٩
 - أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي ١٢٢٠
 - أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ١٠٦٢
 - إِنَّهُمْ خَبَرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفَحْشَى ٢٤٢٨
 - إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَبْنَائِهِمْ ٥٥٩٨
 - إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتَعْدُبُ ٢١٥٦
 - إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ ٢١٥٤
 - إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ٢١٥٤
 - إِنَّهُمْ مَعِي، قِيْلَ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا ... ٥٩٦٩
 - أُمِّي عَلَّقَهَا؟ ١٣١٣
 - أُمِّي عَلَّقَهَا؟ ١٣١٤
 - إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ ١١٨٨
 - إِنِّي اسْتَحْذَرْتُ خَاتَمًا مِنْ قِضَى ٥٤٧٨
 - إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمِعَهُ مِنْ غَيْرِي ١٨٦٩
 - إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَنِي الْمَدِينَةِ ٣٣١٨
 - إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَنِيهَا ٣٣٢٢
 - إِنِّي أَرْحَمُهَا، قِيلَ أَخُوهَا مَعِي ٦٣١٩
 - إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ طَلَّةً تَنْطَفِئُ السِّنَنُ ٥٩٢٨
 - إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُدُوفَةً مِنْ دُحُولٍ ٣٦٠٠
 - إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدَرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا ٢٧٧٢
 - إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمِعَهُ مِنْ غَيْرِي ١٨٦٧
 - إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ ٢٧٧١
 - إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَعْمَةٍ ١٩١٢
 - إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَنَّا لَنَهُمْ ٢٤٥١
 - إِنِّي حَرُمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ ٦٥٧٥
 - إِنِّي حَرُمْتُ مَا بَيْنَ لَابَنِي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ ... ٣٣٤٠
 - إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سَلَطَ عَلَى أُمَّتِي ٢٠٨٤
 - إِنِّي ذَاكِرُ لِكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي ٣٦٨١
 - إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَّاوَلْتُ مِنْهَا عُثُقُودًا ٢١٠٩
 - إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَمَا تَقْرَبَانِي ثَلَاثَ نَفَرَاتٍ ١٢٥٨

- ۲۶۲۶ إني لأرجو أن تكون منهم.
- ۲۶۲۸ إني لأرجو أن يكون مني.
- ۲۶۵۵ إني صائم، فمن شاء أن يصوم فليصم.
- ۷۰۰۴ إني عالجت امرأة في أقصى المدينة.
- ۵۹۷۳ إني على الخوض، أنتظر من يرد عليّ منكم.
- ۵۹۷۲ إني على الخوض حتى أنظر.
- ۵۹۷۷ إني فرطكم على الخوض، وإن عرضه.
- ۵۹۷۶ إني فرط لكم، وأنا شهيد عليكم.
- ۲۰۹۸ إني قد رأيتمكم تفتنون في القبور.
- ۶۲۷۸ إني قد رزقت حبها.
- ۱۹۱۳ إني قرأت المفضل الليلة كله في ركعتي.
- ۱۸۸۸ إني قلت لكم: سافروا عليكم ثلث القرآن.
- ۲۹۸۶ إني قلدت هدي، وليدت رأسي.
- ۲۷۶۹ إني كنت أجاور هذه العشرة.
- ۵۴۷۳ إني كنت ألتبس هذا الخاتم.
- ۴۲۶۹ إني لا أخلف على يمين أرى غيرها.
- ۱۰۶۰ إني لا ألو أن أصلي بكم.
- ۱۰۵۶ إني لأدخل في الصلاة أريد إطالتها.
- ۲۳۷۳ إني لأرجو أن تكون منهم.
- ۳۰۷۹ إني لأطو رجلاً، لو لم يطف بين الصفا.
- ۷۲۸۱ إني لأعرف أسماءهم، وأسماء آبائهم.
- ۶۴۰۷ إني لأعرف أصوات رفق الأشرار.
- ۱۹۱۰ إني لأعرف النظائر التي كان يقرأ.
- ۵۹۳۹ إني لأعرف حجراً بمكة كان يسلم عليّ.
- ۶۶۴۶ إني لأعرف كلمة لو قالها لذهب عنه.
- ۲۴۳۳ إني لأعطي الرجل وغيره أحب إليّ منه.
- ۳۷۸ إني لأعطي الرجل وغيره أحب إليّ منه.
- ۱۴۹۸ إني لأعقل مجة محبها رسول الله ﷺ.
- ۴۶۷ إني لأعلم آخر أهل الجنة دخول الجنة.
- ۴۶۱ إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها.
- ۶۲۸۵ إني لأعلم إذا كتب عني راضية.
- ۷۵۲۵ إني لأعلم حيث أنزلت، وأي يوم أنزلت.
- ۶۶۴۷ إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب ذا عنه.
- ۷۸۶ إني لأفعل ذلك، أنا ولهذه، ثم تغسل.
- ۳۳۹۹ إني لأمنني مع عبد الله بن مسعود يعني.
- ۷۳۵۶ إني لأندركموه، ما من نبي إلا.
- ۲۴۷۶ إني لأثقل إلى أهلي، فأجد الثمرة.
- ۲۹۸۴ إني لثدث رأسي، وقلدت هدي.
- ۵۹۹۰ إني ليعفر حوضي أدود الناس لأهل اليمن.
- ۲۵۶۳ إني لست كهتبتكم، إني أطعم وأسقى.
- ۲۵۷۲ إني لست كهتبتكم، إني يطعمني.
- ۲۵۶۴ إني لست مثلكم، إني أطعم وأسقى.
- ۵۱۳۳ إني لقائم على الحي، على عومتي.
- ۵۹۷۴ إني لكم فرط على الخوض، فإناي.
- ۵۴۲۰ إني لم أبعث بها إليك لئلا تبسها.
- ۶۶۱۳ إني لم أبعث لعناً، وإنما بعثت رحمة.
- ۵۴۰۱ إني لم أكسها لئلا تبسها.
- ۲۴۵۲ إني لم أومر أن أنقب عن قلوب الناس.
- ۷۵۱۸ إني مررت بقرنين يعدان.
- ۳۳۷۱ إني مسرع، فمن شاء منكم فليسر معي.
- ۵۹۴۸ إني مسرع، فمن شاء منكم فليسر معي.
- ۴۴۶۴ إني من النقاء الذين يابغوا رسول الله ﷺ.
- ۲۶۷۵ إني نذرت أن أصوم يوماً، فوافق.
- ۴۲۶۵ إني، والله! إن شاء الله، لا أخلف على يمين.
- ۳۲۰۳ أهدى رسول الله ﷺ مرة إلى النبي عمنّا.
- أهدت خالتي أم حبيب إلى رسول الله ﷺ.
- سمنّا وأقبطا.
- ۵۰۳۹ أهدني للنبي ﷺ شق جمار وحش فردة.
- ۲۸۴۹ أهديت لرسول الله ﷺ حلة حرير.
- ۶۳۴۸ أهرقوها وأحسروها.
- ۵۰۱۸ أهل النبي ﷺ بعمره.
- ۳۰۰۷ أهل رسول الله ﷺ بالحج، فقدم لأربع.
- ۳۰۱۰ أهلنا رمضان ونحز بذات عرق.
- ۲۵۳۰ أهلنا مع رسول الله ﷺ بالحج، قلنا.
- ۲۹۴۴ أهلنا مع رسول الله ﷺ بالحج مفردا.
- ۲۹۹۴ أهلي بالحج، واشترطي أن مجلي.
- ۲۹۰۵ أهون أهل النار عذاباً أبو طالب.
- ۵۱۵ أو أمك إن كان الله نزع منكم الرحمة.
- ۶۰۲۷

- ٢٨٧٩ أَيُؤْذِيكَ هَوَانُكَ ؟
 ٢٣١٨ أَيُّ الرِّبَايِبِ ؟
 ٢٧٥٦ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ؟
 ٤٠٩ أَيُّ الْقُرْآنِ أَتَرَلُ قَبْلَ ؟
 ٤٢٠ أَيُّ نَبِيَّةٍ هَذِهِ ؟
 ٤٢١ أَيُّ نَبِيَّةٍ هَذِهِ ؟
 ١٤٥٢ أَيُّ جَبِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَصْلِيَ الْعِشَاءَ
 ٤٣٨٣ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟
 ٤٢١ أَيُّ وَادٍ هَذَا ؟
 ٤٢٠ أَيُّ وَادٍ هَذَا ؟
 ١٨٧٢ أَيُّجِبْ أَخَذَكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يُجِدَ
 ٢٩٣٥ أَيُزِجُّ النَّاسَ بِأَخْرَجِينَ وَأَرْجِعُ بِأَخْرَجٍ ؟
 ٤١٨٥ أَيُسْرُكُ أَنْ يُكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً ؟
 ١٨٨٦ أَيُنَجِّزُ أَخَذَكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ ؟ ..
 ٦٨٥٢ أَيُنَجِّزُ أَخَذَكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ
 ٤٣٦٦ أَيُبْعِضُ أَخَذَكُمْ كَمَا يَبْعِضُ الْقَحْلُ ؟
 ٢٤٨ إِيْمَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 ٦٢٢٩ أَيَيْنُ عَمَلِكَ ؟
 ٢٨٠٠ أَيَيْنُ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْمُمْرَةِ آيَفَا ؟
 ٢٧٩٨ أَيَيْنُ السَّائِلُ عَنِ الْمُمْرَةِ ؟
 ١٣٩١ أَيَيْنُ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ ؟
 ١٣٩٢ أَيَيْنُ السَّائِلُ ؟ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتُ .
 ٥٦٢١ أَيَيْنُ الصَّيِّ ؟
 ١١٩٩ أَيَيْنُ اللَّهِ ؟
 ٣٩٨٣ أَيَيْنُ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَقْعَلُ الْمَعْرُوفَ ؟
 ٢٦٠٣ أَيَيْنُ الْمُخْتَرَفُ آيَفَا ؟
 ٦٢٩٢ أَيَيْنُ أَنَا الْيَوْمَ ؟ أَيِنُ أَنَا غَدًا ؟
 ١٤٩٦ أَيَيْنُ تُحِبُّ أَنْ أَصْلِيَ مِنْ بَيْتِكَ ؟
 ٧١٦ أَيُنْقَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ ؟
 ١٦١٥ أَيَيْنُ كُنْتُ ؟ قُلْتُ لَهْ : خَبِيثُ الْفَجْرِ
 ٨٢٤ أَيَيْنُ كُنْتُ ؟ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ !
 ٥٣١٣ إِيَّاكَ وَالْعُلُوبَ
 ٥٥٦٣ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرَافِ
 ٥٦٧٤ إِيَّاكُمْ وَالْدُّخُولَ عَلَى النَّسَاءِ
 ٦٧٦٨ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ ؟ يَا عَائِشَةُ ! إِنْ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ
 ١١٥٠ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ؟
 أَوْ كُلُّمَا انْطَلَقْنَا غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ
 رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا
 ٤٤٢٨ أَوْ لَا تَذَرِينِ أَنْ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ ...
 ٦٧٦٧ أَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ
 ١١٤٨ أَوْ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ ؟
 ٢٣٢٩ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ
 يَتَرَدَّدُونَ
 ٢٩٣١ أَوْ مَا كُنْتُ طَلْتُ لِبَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ ؟
 ٢٩٢٩ أَوْ مُخْرِجِي هُمْ ؟
 ٤٠٣ أَوْ أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ
 ٢٣٣١ أَوْ مُسْلِمٌ
 ٣٧٨ أَوْ مُسْلِمًا ، إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبَّ
 إِلَيَّ مِنْهُ
 ٣٧٩ أَوْ مُسْلِمًا ، قَالَ : إِنِّي لَأَعْطِي
 ٢٤٣٣ أَوْ يُزَوُّوا قَبْلَ الصُّبْحِ
 ١٧٦٥ أَوْ يُزَوُّوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا
 ١٧٦٤ أَوْ صَاحِبِي حَبِيبِي ﷺ بِنِثْلَاثٍ لَنْ أَدْعَهُنَّ
 ١٦٧٥ أَوْ صَاحِبِي خَلِيلِي ﷺ بِنِثْلَاثٍ : بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
 ١٦٧٢ أَوْلَيْكَ الْمَضَاءُ ، أَوْلَيْكَ الْمَضَاءُ
 ٢٦١٠ أَوْلَى ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ
 ٦١٢١ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ
 ٣٤٩١ أَوْلُ رُمُرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي
 ٧١٥٠ أَوْلُ رُمُرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ ، صَوْرُهُمْ
 ٧١٥١ أَوْلُ مَا اسْتَكْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ
 ٩٣٧ أَوْلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ٤٣٨١ أَوْهَ ! عَنِ الرِّبَا
 ٤٠٨٣ أَيْ أَنْجَسَهُ ! وَنَيْدَا سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ
 ٦٠٣٩ أَيْ بَرِيرَةُ ! هَلْ رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ
 ٧٠٢٠ أَيْ بَنِي ! وَمَا يَنْصِبُكَ مِنْهُ ؟ إِنَّهُ لَنْ يُصْرِكَ
 ٥٦٢٤ أَيْ نَبِيَّةً ! أَلَسْتَ تُحِبِّينِ مَا أَحْبَبَ
 ٦٢٩٠ أَيْ سَعْدُ ! أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ ؟ ..
 ٤٦٥٩ أَيْ عَبَّاسُ ! نَادِ أَصْحَابَ الشَّمْرِ
 ٤٦١٢

- ۶۵۳۶ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
- ۲۵۶۷ إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ
- ۴۱۲۶ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْخَلِيفِ فِي السَّبْعِ
- ۲۶۷۷ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبِ
- ۱۳۵۷ أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟
- ۱۷۶۷ أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّزْ
- ۸۸۷ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟
- ۶۳۹۹ أَيُّكُمْ يَسْطُرُ نَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَوْبِي هَذَا
- ۷۴۱۸ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ يَدْرَهُمْ؟
- ۷۵۱۴ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ؟
- ۱۸۷۳ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَتَلَوَّ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ
- ۲۷۷۹ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ، جِئَ طَلَعَ الْقَمَرُ
- ۹۹۸ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَحُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَهَا
- ۳۹۰۳ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَبْرَأَ نَحْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا
- ۲۱۶ أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَالَ لِأَخِيهِ: [لَا] كَافِرًا!
- ۳۷۹۸ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمٍ أَغْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمًا
- ۴۰۲۸ أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا
- ۴۱۸۸ أَيُّمَا رَجُلٍ أَغْمَرَ غَمْرِي
- ۲۲۹ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ
- ۲۲۸ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَى مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ
- ۴۵۷۴ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا
- ۳۹۰۲ أَيُّمَا نَحْلٍ اشْتَرَيْتُ أَصُولَهَا وَقَدْ أَبْرَتْ
- ۴۶۳۴ أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهَمُوا آرَاءَكُمْ، وَاللَّهِ
- ۶۸۶۲ أَيُّهَا النَّاسُ! ارْزُقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ
- ۲۹۵۰ أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةُ السَّكِينَةُ
- ۲۹۴۴ أَيُّهَا النَّاسُ! أَجْلُوا
- ۲۳۴۶ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا
- أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ السُّبُوءِ
- ۱۰۷۴ إِلَّا الرُّوْيَا
- ۱۲۵۶ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمٍ
- ۹۶۱ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي
- ۷۳۸۹ أَيُّهَا النَّاسُ! حَدَّثَنِي نَيْمِ الدَّارِيُّ
- ۵۹۷۵ أَيُّهَا النَّاسُ! فَقَالَتْ لِمَا نَبِطُهَا: كُنِّي رَأْسِي
- ۵۹۷۴ أَيُّهَا النَّاسُ! قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: امْتَاخِرِي عَنِّي
- ۳۲۵۷ أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ
-
- ۷۳۲۰ بِئْسَ ابْنُ سَمِيَّةٍ، تَقْتُلُكَ وَتَقْتُلُ بَاغِيَةً
- ۶۵۹۷ بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَبِيرَةِ هَذَا
- ۲۰۱۰ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ
- ۳۵۲۱ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يَذْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ
- ۱۸۴۱ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ
- بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ
- وَكَيْتَ
- ۲۸۲۳ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مُبْدَأَهُ
- ۱۷۵۳ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُثْرِ
- ۷۳۹۷ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَيَّ
- ۳۱۳ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَتَا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
- ۶۳۲۲ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِي غَابِرٍ لَيْلَتُكُمْ
- ۵۰۹۱ بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ! تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ
- ۵۷۱۹ بِاسْمِ اللَّهِ، تَرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا
- ۷۵۱۱ بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ الْعَالَمِ
- ۲۰۱ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
- ۲۰۰ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ
- ۱۹۹ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ
- ۴۷۶۸ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
- ۴۶۷۸ بَايَعُ، يَا سَلَمَةُ!
- ۱۸۰۰ بِتِ ذَاتِ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ
- ۱۷۹۴ بِتِ فِي يَتِّ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبَقِيَتْ
- ۱۷۸۸ بِتِ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ
- ۱۷۹۲ بِتِ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنَيْتِ الْحَارِثِ
- ۶۵۴۱ بِحَسْبِ امْرَأَةٍ مَنَ الشَّرُّ أَنْ يُحَفِّرَ أَخَاهُ
- ۲۳۱۵ بَيْعَ ذَلِكَ مَالٍ رَابِعٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٍ
- ۳۷۲ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا
- ۵۲۱۵ بَشَرًا وَبَشَرًا، وَعَلِمًا وَلَا تُفْقَرَا
- ۴۵۲۵ بَشَرُوا وَلَا تُفْقَرُوا
- بَعِثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلَى قُرَاءِ أَهْلِ
- ۲۴۱۹ الْبَصْرَةِ
- ۴۵۵۸ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً، وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ تَجْدِ

- بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَاءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ ٢٤٩٠
 - بَعَثَ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّي فِيهِ ٢٩٧٦
 - بَعَثَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ ٣١٢٩
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُذْرِ بَجِيَّةَ سَنَدَسٍ ٥٤٢٤
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُسَيْمَةَ، عَيْنًا ٤٩١٥
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْنًا إِلَى أَرْضِ جُهَيْنَةَ ٥٠٠٤
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْنًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ ٦٢٦٤
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِيَلًا قَبْلَ نَجْدٍ ٤٥٨٩
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَهْيَاوِ الْعَرَبِ ٦٤٩٥
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ غَاثُورَاءَ ٢٦٦٨
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ .. ٢٦٧٠
 - بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً، أَنَا فِيهِمْ ٥٠٠٣
 - بَعَثَ عَلَيَّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] وَهُوَ بِالْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ ٢٤٥١
 - بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَتَفَرَّقَ بَيْنَ ٢٠٠٥
 - بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، قَالَ: وَضَمَّ ٧٤٠٨
 - بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا. ٧٤٠٣
 - بُعِثْتُ بِجَمَاعٍ الْكَلِمِ. وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ١١٦٨
 - بُعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مَنْ أَقْبَى ٧٠٤١
 - بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَحْنَا الْخُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ٢٧٧
 - بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَنَا عُثَيْدَةُ ٤٩٩٨
 - بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ رَاكِبٍ ٤٩٩٩
 - بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ٣٢٨٧
 - بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٥٣١٧
 - بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ فِي يَتَبِ خَالَتِي ١٨٠١
 - بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ ٣١٢٦
 - بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَنَا مَرْتِدُ الْغَتَوِيِّ ٦٤٠٢
 - بَغِيَنِي جَمَلُكَ هَذَا ٤١٠١
 - بَغِيَنِي بِرُقِيَّةَ ٤٠٩٨
 - بَلَى، فَحَدَّثَنِي لَخْلُكَ فَإِنَّكَ عَلَى أَنَا ٣٧٢١
 - بَلَى أَخْرَفَهُمَا. ٥٤٣٦
 - بَلَى أَنْتَ أَبْرُهُمْ وَأَخَيْرُهُمْ ٥٣٦٦
 - بَلَى أَنْتَ، فَتَرَبَّتْ بِيَمِينِكَ ٧٠٩
 - بَلَى سَرِيَّتُ عَسَلًا عِنْدَ رَيْثَبَ ٣٦٧٨
 - بَلَى لِلنَّاسِ كَافَّةً. ٧٠٠٤
 - بَلَى هُوَ مِنْ أَهْلِ الْحِجَّةِ. ٣١٤
 - بَلَعْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مَهَاجِرِينَ ٦٤١٠
 - بِمَا أَهْلَلْتُ؟ ٢٩٥٩
 - بِمَا أَهْلَلْتُ؟ ٢٩٤٣
 - بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ ١١٣
 - بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ ١١١
 - بِهَا نَظَرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا ٥٧٢٥
 - بَيِّدَاؤَكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا ٢٨١٦
 - بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَدِمَتْ عِمْرٌ ٢٠٠٠
 - بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ تَخَطَّبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ ٢٠١٨
 - بَيْنَا أَنَا أَصْلَى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ، سَلَّمَ .. ١٢٩٢
 - بَيْنَا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ ١١٩٩
 - بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَنَتْ ٢٦٩٧
 - بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ النَّائِمِ وَالْبُقْطَانِ ٤١٦
 - بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ٦٢٨
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَيْتُ خَرَائِنَ الْأَرْضِ ٥٩٣٦
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا ٦١٩٠
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجَّةِ ٦٢٠٠
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَرَيْتُ أَنِّي أَتْرُعُ عَلَى حَوْصِي ٦١٩٥
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يَغْرَضُونَ عَلَيَّ ٦١٨٩
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ ٥٩٣٥
 - بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ ٦١٩٢

- ٥٤٦٥ يَتِمَّا رَجُلٌ يَمْسِي، فَاذْأَعَجِبْتُهُ جُمُعَتُهُ
- ٤٦٥٠ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ
- يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَحَرُّ
- ٧٠٠٧ قُعُودُ مَعَهُ
- ٦٢١٢ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خَائِطٍ
- ٤٦٤٩ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ
- يَتِمَّا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ
- ١٩٥٦ الْجُمُعَةِ
- يَتِمَّا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرُكْبَتَيْهِ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ ..
- ٦١٦٨ يَتِمَّا مُوسَى فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
- يَتِمَّا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْنَى، إِذَا انْقَلَقَ
- ٧٠٧٢ الْقَمَرُ
- يَتِمَّا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ قَالَ
- ١٣٥٨ رَجُلٌ
- يَتِمَّا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَ
- ١٣٦٣ جَلْبَةً
- يَتِمَّا يَهُودِيٌّ يَغْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا ..
- ٦١٥١ يَتِمَّا نَحْنُ، قَالَ: لَيْسَ لِي بَيْتَةٌ
- ٣٥٩

ت

- تَأْخُذُ إِحْدَاهُمَا مَاءً وَمِيذْرَتَهَا فَتَطْلَهُ
- ٧٥٠ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا
- ٤٤٦١ تَبَكِّيهِ، أَوْ لَا تَبَكِّيهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ
- ٦٣٥٥ تَبْلُغُ الْحِلْيَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ يَتَلَفُّ الْوُضُوءُ ..
- ٥٨٦ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينَ إِبَابَ أَوْ يَتَابَ
- ٧٢٩٠ تَجِدُونَ النَّاسَ كَالْبِلِّ مَائَةٍ
- ٦٤٩٩ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخَيَّارُهُمْ
- ٦٤٥٤ تَجِدُونَ مَنْ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ
- ٦٤٥٥ تَجِدُونَ مَنْ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوُجْهَيْنِ
- ٦٦٣٢ تَحَاجَّ آدَمَ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمَ مُوسَى
- ٦٧٤٣ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْحَيَّةُ
- ٧١٧٣ تَحْتَهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ
- ٦٧٥ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ..
- ٢٧٦٢ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ..
- ٢٧٧٦ تَحَوَّلَ
- ١٠٥٠

- ٤٥٦٩ يَتِمَّا أَنَا وَأَقِفُ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ
- يَتِمَّا جَبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ يَقِيضًا
- ١٨٧٧ مِنْ قَوْفِهِ
- ٦١٨٣ يَتِمَّا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَذَا عَلَيْهِ الذُّبُّ
- يَتِمَّا رَجُلٌ يَمْلَأُ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي
- ٧٤٧٣ سَخَايَةٍ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ
- ٩٣ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ
- ٢٤٥٦ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٢٤٧ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشَّرِّ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ ..
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ١٩٤٠ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٢٠٦٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ١١٧٨ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٤٤٩٥ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٢١٢٠ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٢١١٨ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٧٠٥٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ١١٢٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٤٢٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٦٧١٥ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٦٩٤٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٦٦٠٦ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٢٨٩٢ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٥٤٦٨ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٥٤٦٧ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٦١٨٣ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٥٨٥٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ
- ٦٦٦٩ يَتِمَّا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ

- ٧٤٨ تَطْهَرِي بِهَا، وَشَبَّحَانَ اللَّهَ
 ٧٠١٦ تَمَالَ، فَجِئْتُ أُمْنِي حَتَّى جَلَسْتُ
 ١٨٤٤ تَعَاذِلُوا الْقُرْآنَ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ
 ١٠٤ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
 ٢٣٣٥ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَ
 ٦٥٤٧ تَعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ
 ٦٥٤٦ تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ
 تَعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا
 ٣٦٩ عَوْدًا
 ٣٢٤٦ تَعَزَّزُوا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا
 ١٠١٩ تَعْلَمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ
 ٧٢١٣ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ
 ٧٢١٣ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
 ٧٢١٣ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
 ٢٥٠ تَعِينُ صَانِعًا
 ٧٢٨٤ تَعَزُّوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ
 ٦٥٤٤ تَفْتَحُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
 ١٤٧٣ تَفْضُلُ صَلَاةٍ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ
 ٧٣٣٨ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ، فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ
 ٧٣١٤ تَقَابِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نَعَاهُمُ الشَّعْرُ
 ٧٣٣٧ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَيَهُودُ، حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ
 ٧٣٢٤ تَقْتُلُ عَمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ
 ٧٣٢٢ تَقْتُلُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ
 ٩٨٢ تَقْدُمُوا قَاتِلُوا بِي، وَلِيَأْتِمَ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ
 ٧٤١٣ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللَّحْمَةَ
 ٧٢٧٩ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ
 ٧٢٧٠ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ
 تَقِيهِ الْأَرْضُ أَفْلاةً كَبِيدَهَا أَثْنَالُ الْأَسْطُوانِ
 ٢٣٤١ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
 ٢٥٠ تَكْفُ شَرُّكَ عَنِ النَّاسِ، فَإِنَّهَا صَدَقَ
 ٤٨٦١ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ
 ٧٠٥٧ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَيْرَةً وَاحِدَةً
 ٧٢٤٩ تَكُونُ فِتْنَةُ النَّاسِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْطَانِ
 ٣٩٩٣ تَلَقَّى الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 ٢٧٦٧ تَحِيَّتُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَمْرِ الْأَوَّلِ
 ٦٣٣ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَخَلَّفَتْ مَعَهُ
 ٦٠٢٥ تَذْمَعُ الْعَيْنُ وَتَحْزَنُ الْقَلْبُ
 ٧٢٠٦ تَذْنَى الشَّمْسُ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنَ الْخَلْقِ
 ٧٣٤٤ تَرَبَّتْ بِذَلِكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟
 ٣٥٧٢ تَرَبَّتْ بِذَلِكَ، أَوْ يَمِينُكَ
 ٧١٢ تَرَبَّتْ بِذَلِكَ، فِيمَ يُسَبِّحُهَا وَلَدَهَا
 ٥٨٢ تَرَدُّ عَلَيَّ أُمْنِي الْخَوْضِ، وَأَنَا أَذْوَ النَّاسِ
 ٧٠٦٧ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُقْسِرُ
 ٤٦٢٢ تَرَوْنِ إِلَى أَوْبَاشِي قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ
 ٧٣٤٦ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ
 ٦٠٠٠ تَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
 ٣٥٠٧ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ
 ٣٤٥٢ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةً وَهِيَ مُحْرِمٌ
 ٣٤٨٠ تَزَوَّجَنِي الرَّبِّيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَيْتٍ سَيْنِي
 ٣٤٨٣ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سُؤَالٍ
 ٣٤٧٩ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ سَيْنِي، وَبَنِي بِي
 ٣٤٨٢ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سَيْتٍ
 ٦٤٨١ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمْتُهَا
 ١٣٤٧ تَسْبِيحُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
 ١٣٤٧ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ
 ٢٥٥٢ تَسْجُدُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا
 ٢٥٤٩ تَسْجُدُوا فَإِنَّ فِي السُّجُودِ بَرَكَةً
 ٥٥٨٦ تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي
 ٣٣٨٥ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
 ٢٦٠١ تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ
 ٢٣١٩ تَصَدَّقْ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ
 ٢٣١٨ تَصَدَّقْ يَا مَعْشَرَ النَّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ
 ٢٠٥٣ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا
 ٣٩٨١ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ
 ٢٣٣٧ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ بِمَنْبِي بِصَدَقَتِهِ
 ٣٦٣٨ نَصَاجِكُمْ وَأَنْصَاجِكُمْ
 ٤٨٥٩ تَصَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ
 ١٦٠ تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

- ١٦٦ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ
- ٢٩٥ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
- ٢٩٣ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ٦٧٠٠ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتْلَمُوا الْجَنَّةَ
- ٣٨٧ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ
- ٢٥٤ ثُمَّ يَرْوِي الْوَالِدَيْنِ
- ٦٤٢٧ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ
- ٦٤٢٧ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ
- ١١٦١ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ
- ٧٠١٦ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ
- ٤٠٧ ثُمَّ فُتِرَ الْوَحْيُ عَنِّي فِتْرَةً
- ٦٤٢٧ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ
- ٦٨٩٣ ثُمَّ لَقِيتُ: بِأَسْمِكَ رَبِّي وَصَفْتُ جَنِّي
- ١٧٧٦ ثُمَّ يَنْسُطُ بِيَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ
- ٦٤٧٢ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ [مِنْ] بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
- ٦٤٧٥ ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَنْشَهُدُونَ وَلَا
- ٤٠١٢ ثُمَّ الْكَلْبُ حَيْثُ

ج

- ٧٥٢١ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ
- ٥٦٣٣ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
- ١٨٢ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَفِيدَةً
- ١٨٩ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَفِيدَةً
- ٧٠٤٦ جَاءَ خَبَرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!
- ٢٠٦٦ جَاءَ حَبِشٌ يَزْفُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ ...
- جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
- ٢٣٨٣ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا؟
- ٢٥٩٥ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: هَلَكْتُ
- جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجَمْرَةِ، عَلَيْهِ
- ٢٧٩٨ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلْقٌ
- ٦٥٠٤ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ ..
- جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ
- ٦١٣٨ الْبَرِّيَّةِ!
- جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخْبَرُ
- ٦٥٠٠ الثَّاسِي

- ١٦٢٠ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ
- ٦٣٨١ تِلْكَ الرُّوضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ
- ١٨٥٦ تِلْكَ الشَّكِيَّةُ، تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ
- ١٨٥٩ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ
- ٣٦٩٧ تِلْكَ امْرَأَةٌ نَظَّاهَا أَصْحَابِي، اغْتَدِي
- ٥٠٦٩ تِلْكَ شَاءَ لَحْمٍ
- ١٤١٢ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُتَأَفِّقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ ..
- ٦٧٢١ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ
- ٣٤٢ تِلْكَ مَخْضُ الْإِيمَانِ
- ٢٩٨٢ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
- ٣٠١٥ تَمَتَّعْتُ فَتَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ
- تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ
- ٢٩٧٨ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ
- ٢٩٧٩ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ
- ٢٤٥٨ تَمَرُّقُ مَارِقَةٍ عِنْدَ مُرَقَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
- ٢٤٦٠ تَمَرُّقُ مَارِقَةٍ فِي مُرَقَّةٍ مِنَ النَّاسِ
- ٣٦٣٥ تَنْكَحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ
- ٥٥٥ تَوَضَّأْنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ٧٠٤ تَوَضَّأَ، وَاعْبَلْ ذِكْرَكَ، ثُمَّ نَمْ
- ٦٩٧ تَوَضَّأَ، وَانْصَبْ فَرَجَكَ
- ٧٨٨ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
- ٧٨٩ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
- ٣٧٢٩ تُؤْفَى حَبِيبٌ لَأَمْ حَبِيبَةٍ، فَذَعَتْ بِشَفْرَةٍ
- تُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ
- ٧٤٥٥ الْمَاءِ وَالْتَمَرِ
- ٧٤٥١ تُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ
- ٦٧٦٧ تُؤْفَى صَبِيٍّ، فَقُلْتُ: طَوْبِي لَهُ

ث

- ٣٩٨ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْتَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا
- ثَلَاثٌ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ
- نُصَلِّيَ فِيهِنَّ
- ١٩٢٩ ثَلَاثٌ لَيَالٍ يُمْكِنُ لَكُمُ الْمَهَاجَرُ بِمَكَّةَ
- ٣٢٩٩ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ ...
- ٢٧٤٦ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِمْ خِلَاةَ الْإِيمَانِ ...
- ١٦٥

- جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ... ١٠٠
 - جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! ٧٠٤٨
 - جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ ٤٢٧٥
 - جَاءَ شَيْبَةُ الْخَطَطَايِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ،
 وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعَدَّ عَلَى الْمِنْبَرِ ٢٠٢٣
 - جَاءَ عَبْدُ قَبَائِعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَلَمْ
 يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ ٤١١٣
 - جَاءَ مَا عَزَبَ نِ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ٤٤٣١
 - جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 فِي الْقَدْرِ ٦٧٥٢
 - جَاءَ مَلِكُ الْعَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ... ٦١٤٩
 - جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَوِ ابْعَثْ
 مَعَنَا رَجُلًا ٤٩١٧
 - جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
 عَلَيْهِمُ الصُّوفُ ٢٣٥٤
 - جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
 عَلَيْهِمُ الصُّوفُ ٦٨٠٠
 - جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ وَكَانَتْ اسْتَحْيَضَتْ ٧٥٧
 - جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُ أَقْبُ لَكَ ٣٤٨٧
 - جَاءَتْ بِي أُمِّي، أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .. ٦٣٧٦
 - جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ ٤٤٨٠
 - جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي . ٦٦٩٣
 - جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا ٦٦٩٤
 - جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ ٤٦٧٢
 - جَاءَنَا كِتَابُ عَمْرِو وَنَحْنُ بِأَذْرِيحَانَ ٥٤١٥
 - جَاوَزْتُ بِحِزَاءِ شَهْرًا ٤٠٩
 - جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ٦١٨٧
 - جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا ٥٣٢٣
 - جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ ٧٢٧١
 - جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رِجَاعِيْنُهُ ٤٦٤٢
 - جُرُوا الشَّوَارِبُ وَأَزْخُوا اللَّحَى ٦٠٣
- جَعَلَ اللَّهُ الرِّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ ... ٦٩٧٢
 - جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أَمْنِي ١٠٨٦
 - جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ خَمْزَاءُ. ٢٢٤١
 - جَلَسَ إِخْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدَنَ ٦٣٠٥
 - جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ٢٤٢٣
 - جَمَعَ الْقُرْآنَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَرْبَعَةً
 كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ ٦٣٤٠
 - جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ، فَقَالَ: ٢٤٣٩
 - جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ،
 وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ ١٦٣٣
 - جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
 بِجَمْعٍ ٣١١١
 - جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بُؤُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ
 وَالْعَصْرِ ١٦٣٢
 - جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ٤٤٨
 - جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدِّعًا ٦٣٥٧
- ح**
- حَاصِرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَهْلُ الطَّائِفِ ٤٦٢٠
 - حَاصِصَةُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْمٍ ٣٢٢٢
 - حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ ... ٦٤٦٤
 - حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ ٢٣٦
 - حَتَّى تَرْجِعَ. ٣٥٣٩
 - حَتَّى تَوْضَعَ فِي اللَّحْدِ. ٢١٩٠
 - حَتَّى مَيَّرُوهُ ٢٤٨
 - حَخَّجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ ٣١٣٩
 - حَخَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرْنَا الْبَيْرَ ٣١٨٧
 - حَكَّمَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ لُبَيْبٍ بِيَاضَةَ ٤٠٤٢
 - حُجِّي عَنْهَا. ٢٦٩٧
 - حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ تَحْبِسْنِي ... ٢٩٠٣
 - حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ حَبَسْتِنِي. ٢٩٠٣
 - حُجِّي، وَاشْتَرِطِي وَقُولِي: اللَّهُمَّ! مَجْلِي ٢٩٠٢
 - حَدَّثَنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَشْرِيَةِ
 بِلَعْنِكَ وَقَسَرَهُ لِي ٥١٩٩
 - حَدَّثَنِي فَصْدَقِي، وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي ٦٣٠٩

٧٥١٩ خُذْ، يَا جَابِرُ! فَضَبَّ عَلَيَّ
 ٥٨٩٥ خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ
 ٦٣٣٤ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ ابْنِ أُمِّ عَدِي
 ٢٨٥٥ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي
 ٤٤١٤ خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي
 ٦٦٠٥ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرِوْهَا
 ٦٦٠٤ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعَوْهَا
 ٢٧٢٣ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيفُونَ
 ٢٤٠٦ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ
 ٢٤٠٥ خُذْهُ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ
 ٤٥٠٢ خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّيْلِ
 ٧٤٩ خُذِي فِرَاصَةَ مُسَكَّةً فَتَوَضَّعِي بِهَا
 ٤٤٧٧ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ
 ٣٥٠٠ خَرِبْتَ خَيْرٌ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ
 ٩٢٢ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ، فَجَحَشَ
 ٦٢١٥ خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ
 ٥٦١٦ خَرَجْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ
 ٧٥١٢ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ
 ٤٦٧٧ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّنَ بِالْأُولَى
 خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ٢٣٠٥ يَمْشِي وَخَذَهُ
 ٦٤٢٨ خَرَجْتُ مَعَ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ فِي سَفَرٍ
 ٦٢٥٧ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ
 خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي
 ١٦٥٨ جَمَلِي وَأَغْنَى
 خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ،
 ١٥٨٤ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ
 ٤٥٧١ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ
 ٦٢٦١ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ يَرْطُ مَرْحَلٌ
 ٢٠٧٠ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَشْفَى ..
 ١١٢٢ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَلْهَا جَزَةَ إِلَى الْبَطْحَاءِ ...
 ٦٢١٦ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَانِطٍ
 ٢٠٧٣ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَشْفِي
 ٦٨٥٧ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

٥٠٠٧ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
 ٤٩٠٨ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِيدِينَ
 ١٩٣٠ حُرٌّ وَعَبْدٌ
 ٣٧٤٨ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَذَبٌ
 ١٤٢٦ حَسَا اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا
 ٤٧١٣ حَضَرْتُ أَبِي جَدٍّ أَصِيبَ
 حَضَرْنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةٍ
 ٣٢١ الْمَوْتِ يَتَكَبَّرُ طَوِيلًا
 حَضَرْنَا، مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ
 ٣٦٣٣ النَّبِيِّ ﷺ، بِسَرَفٍ
 ٧١٣٠ حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحَقَّتِ النَّارُ
 ١٥٦٢ حَقِيقَةُ اللَّهِ بِمَا حَقِيقَتْ بِهِ نَبِيُّهُ
 ٥٦٥١ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ
 ١٩٦٣ حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يُعْتَسِلَ
 ٢٢٩٦ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ ذَلِيقِهَا
 ٣١٤٤ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ
 ٢٩٤٣ جَلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ
 ١٨٣١ حُلُوهُ، لِيُصَلَ أَحَدُكُمْ نَشَاطُهُ
 ٣٩٩٧ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 ٥٩٨٢ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ ضَعَاءٍ وَالْمَدِينَةِ
 ٥٩٧١ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ
 ٥٥٢١ حَوْلِي هَذَا، فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ
 ٢٦٦٦ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

ح

٦٠٢ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، أَخْضُوا الشَّوَارِبَ
 ٢٤٣١ خَبَأَتْ هَذَا لَكَ
 ١٠٨٨ خَيْرِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمِّي
 ٦٠١٤ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ
 ٦٠١١ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ
 ٣١٥٢ خُذْ
 ٣٤٩٧ خُذْ جَارِيَةً مِنَ الشَّيْءِ غَيْرِهَا
 ٣٦٤١ خُذْ جَمَلَكَ، وَلَكَ ثَمَنُهُ
 ٥٨٣٩ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَحْسَنُ
 ٤٢٦٤ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرْنَيْنِ

٣٠٢٣ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ نَضْرُحُ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَرَى إِلَّا أَنَّهُ
 ٢٩٢٩ الْمَحْجُ
 خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارًا، وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ
 ٦٣٥٩ الْحَرَامَ
 خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
 ٢١٠٣ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
 ٢٠٩١ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٢١١٧ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 ٢٠٨٩ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٧١٩١ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ النَّاقَةَ
 ٤٤٥٠ خَطَبَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِثْرِ رَسُولِ اللَّهِ
 ٧٥٥٩ ﷺ
 ١٦٣٦ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ
 ٥٠٧٥ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
 ٤٣٨٦ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ:
 ١٦٠٥ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فِي يَوْمٍ ذِي رَدْفٍ
 خَلَبَ الْبَقَاعَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ
 ١٥١٩ أَنْ يُنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ
 ٦٢١٨ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
 ٧١٦٣ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ
 ٧٠٥٤ خَلَقَ اللَّهُ، [عَزَّ وَجَلَّ]، التُّرْبَةَ يَوْمَ النَّبِيِّ
 ٦٩٧٣ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَوَضَعَ وَاحِدَةً
 ٧٤٩٥ خُلِفَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ
 ٥٦٥٠ خُمُسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ
 ٢٨٦٣ خُمُسُ قَوَائِمُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْمُعْرُوبُ
 ٢٨٦٢ خُمُسُ قَوَائِمُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
 ٢٨٦٨ خُمُسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ فِي الْحَرَمِ
 ٢٨٧٥ خُمُسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ
 ٢٨٦٩ خُمُسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلِّهَا قَائِمٌ
 ٢٨٦٧ خُمُسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلِّهَا قَائِمٌ، تُقْتَلُ
 ٢٨٧٣ خُمُسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ
 خُمُسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي

٧٣٥٠ خَرَجْنَا حُمَاجًا أَوْ عَمَارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَالِدٍ
 ٢٥٢٩ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ
 ٢٨٨٧ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلِكٍ
 ٢٩١٨ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا تَرَى إِلَّا الْمَحْجُ
 ٥٠١٨ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ
 ٤٦٦٨ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا
 ٢٨٥١ بِالْقَافَةِ، قَمِينًا
 ٢٩١٧ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
 ٤٥٦٨ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حُتَيْنَ
 ٥٩٤٧ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَأَتَيْنَا
 ٥٩٤٨ وَادِيَ الْقُرَى
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْفَارِهِ،
 ٨١٦ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالنِّدَاءِ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، أَصَابَ
 ٧٠٢٤ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ،
 ٢٦٣٠ فِي حَرْشٍ شَدِيدٍ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، وَنَحْنُ
 ٤٦٩٩ سِتَّةَ نَفَرٍ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ،
 ١٦٣١ فَكَانَ يُصَلِّي
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ
 ٤٥١٨ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِخُمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي
 ٢٩٢٥ الْقَعْدَةِ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى
 ١٥٨٦ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ
 ٢٩٢٢ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ،
 ٣١٨٦ فَأَمَرْنَا
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا
 ٢٩٤٠ النِّسَاءُ
 خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهَيْلَالِ ذِي
 ٢٩١٦ الْحِجَّةِ

- قَتَلَهُنَّ جُنَاحٌ ٢٨٧٢
- خَمْسٌ، مَنِ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ٢٨٧٦
- خِيَارُ أَيْمَانِكُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ ٤٨٠٤
- خِيَارُكُمْ مَخَاسِنُكُمْ قَضَاءً ٤١١١
- خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ٦٤٧٢
- خَيْرُ أُمَّي الْقُرْنِ الَّذِي يُعِثُّ فِيهِمْ ٦٤٧٣
- خَيْرُ أُمَّي الْقُرْنِ الَّذِينَ يَلُونِي ٦٤٦٩
- خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الشَّجَارِ ٦٤٢١
- خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي الشَّجَارِ ٦٤٢٤
- خَيْرُ صُغُوفِ الرِّجَالِ أُولَئِهَا، وَسُرَّهَا آخِرُهَا .. ٩٨٥
- خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ٤١١٢
- خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَرَنَاهُ ٣٦٨٧
- خَيْرُ نِسَاءٍ وَكِينَ الْإِبِلِ، صَالِحُ نِسَاءٍ قُرْنِي، ٦٤٦٠
- خَيْرُ نِسَاءٍ وَكِينَ الْإِبِلِ، قَالَ أَحَدُهُمَا ٦٤٥٦
- خَيْرُ نِسَائِيَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ٦٢٧١
- خَيْرُ هَلِيقَةِ الْأُمَّةِ الْقُرْنِ الَّذِي يُعِثُّ فِيهِمْ ٦٤٧٧
- خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ١٩٧٦
- ٥**
- دِبَاغُهُ طَهُورُهُ ٨١٤
- دِبَاغُهُ طَهُورُهُ ٨١٥
- دَبِيرُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا ٤٣٣٩
- دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٣٦٩٠
- دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ٢٦٥١
- دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَغَدَّى ٢٦٤٨
- دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي ١٥٠١
- دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي، ٦٣٧٥
- دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ ٤٦٢٥
- دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ أَلْعَدَاةِ ١٦٥١
- دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ ٢٠٢٠
- يَحْطُبُ ٣٢٣٥
- دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّبِيَّةَ، هُوَ وَأَسَامَةُ ٣٢٣٣
- دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّبِيَّةَ، وَمَعَهُ أَسَامَةُ ٢٠٦٥
- دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَغْتَابَانِ ٢٠٦١
- دَخَلَ عَلِيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ ٢٧١٥
- دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ ٦٦١٤
- دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ ٤١٤٨
- دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ ١٣١٩
- دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَرَتْ سَهْوَةٌ ٥٥٢٨
- دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرُوقٌ ٦٠٥٥
- دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ ٢١٦٨
- دَخَلَ قَائِمٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاهِدٌ ٣٦١٩
- دَخَلْتُ الْحَجَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا ذَارًا أَوْ قَصْرًا ٦١٩٨
- دَخَلْتُ الْحَجَّةَ فَسَبِغْتُ خُفَّي ٦٣٢٠
- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ ١٦٥٥
- دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٥٠٣٤
- دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ ٢٥٥٧
- دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: ٢٥٥٦
- دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفَ السَّوَالِكُ عَلَى لِسَانِهِ ٥٩٢
- دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُؤَفِّي أَبُوهَا ٣٧٢٥
- دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَعُكُ ٦٥٥٩
- دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، أَنَا وَأَخُوهُمَا مِنَ الرِّضَاعَةِ ٧٢٨
- دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا ٥٤٤٢
- دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُبَشِّرُهَا بِغُفْرَانٍ ٦٣٩١
- دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ

- ٣٠٩٩ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَقَةٍ
 ٦٧٠٣ دَفَعْتُ ثَلَاثَةً؟
 ٢٢١٥ دَلَّوْنِي عَلَى قَبْرِهِ
 ٤٦٥٤ دَعَيْتُ إِصْبَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٢٠٦٥ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ!
 ٢٣١١ دِينَارُ أَنْفَقْتُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 ذ
 ١٥١ ذَاكَ طَعْمُ الْإِيمَانِ، مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا
 ٢٣٠٤ ذَاكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَنَا نَبِي
 ١٨١٧ ذَاكَ رَجُلٌ بَالُ الشَّيْطَانِ فِي أَذْنِهِ
 ١١٩٩ ذَاكَ شَيْءٌ يُجَادُونَ فِي ضُدُورِهِمْ
 ٥٧٣٨ ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ تُخْرَبُ
 ٣٤٠ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ
 ٢٦٤٧ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَضُومُهُ أَهْلُ الْحَاجِلِيَّةِ
 ٢٧٤٧ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ
 ٣٧٤٥ ذَاكُمْ التَّغْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ
 ٥٠٧٧ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
 ٣١٩١ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً
 ٣٢٥٧ ذَرَوْنِي مَا تَرَكْتُمْكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ
 ٦١١٥ ذَرَوْنِي مَا تَرَكْتُمْكُمْ وَفِي حَدِيثٍ هَمَامٌ :
 ٢٤٥٩ ذَكَرَ الْخَوَارِجُ، فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْذَجٌ ...
 ٧٣٧٣ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ
 ٢٣٤٩ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارَ، فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ...
 ٧٤٦١ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا
 ٣٧٥٨ ذَكَرَ الثَّلَاثِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٣٥٥٠ ذَكَرَ الْعَزْلَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَمَا ذَاكُمْ؟ ..
 ٥٢٣٦ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ
 ٥٠٤٣ ذَكَرَ لِي أَنَّ أُمَّهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيحَتْ
 ٦٥٩٣ ذَكَرْتُ أَحَاكَ بِمَا يَكُونُ
 ذَكَرْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْسَةً وَأَيُّهَا بِأَرْضِ
 ١١٨٣ الْحَبَشَةِ
 ٨٣٩ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ
 ٤٢٣١ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا
 ٣٨٨٧ ذَلِكَ الرَّبَا، تِلْكَ الْمُرَابَنَةُ
 ٣٧٠٥ قَضَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا
 ١٣٢١ دَخَلْتُ [عَلَيَّ] عُمُورَانِ مِنْ عُجْرٍ يَهُودٍ
 دَخَلْتُ عَلَيَّ بَرِيرَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي كَانُوا يَنْبَغِي
 ٣٧٧٩ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ
 ٦٩٨٢ دَخَلْتُ امْرَأَةً النَّارِ فِي هَرَّةٍ وَبَطْنَهَا
 ٦٦٧٩ دَخَلْتُ امْرَأَةً النَّارِ مِنْ جَرَاءِ هَرَّةٍ لَهَا
 ٦٨١٧ دَخَلْنَا عَلَى خَبَابٍ وَقَدْ اخْتَوَى تِسْعَ كَبَابٍ ...
 ٤٧٧١ دَخَلْنَا عَلَى عِمَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ ...
 دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَحَفَّنَا بِرُطَبٍ
 ٣٧٠٧ ابْنِ طَابٍ
 ٧٣٨٧ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَحَفَّنَا
 دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي
 ٥٢٣٣ عُرْبِهِ
 ٤٨١٠ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى بَثْرِ الْمُحَدَّبِيَّةِ
 ٤٠٤٠ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ غَلَامًا لَنَا حَجَامًا
 ٥٣٢٦ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ
 دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ
 ١٥٤٥ بَثْرَ مَعُونَةٍ
 دَعَانَا عُرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ
 ٥٠٤٠ عَسْرَ صَبَا
 ٤٢١٢ دَعْنِي أَلَيْسَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ، فَأَبَى
 ٦٦٠ دَعُوهُ
 دَعُوهُ، فَإِنَّهَا مُتَبَنِيَّةٌ
 ٦٥٨٣ دَعُوهُمْ، يَكُنْ لَهُمْ يَدُ الْفَجُورِ وَبَنَاءُ
 ٤٦٧٨ دَعُوهُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ لِأَجْبِهِ
 ٦٩٢٩ دَعُهُ
 ٩٥٣ دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْفَرُونَ أَحْدَكُمْ صَلَاتَهُ ...
 ٢٤٥٦ دَعُهُ، فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ، لَنْ تَسْتَطِيعَ ...
 ٧٣٤٥ دَعُهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يُقْتَلُ
 ٦٥٨٣ دَعُهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ
 ٦٣١ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٍ
 ٢٠٦٣ دَعُهُمْ، يَا عُمَرُ!
 ٢٠٦٩ دَعِي عُمْرَتَكَ، وَانْقَضِي رَأْسُكَ
 ٢٩١٤ دَعِيهَا، وَهَلْ يَكُونُ الشُّبَّ إِلَّا مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ ...
 ٧١٥

- ذَلِكَ الْوَأْدُ الْحَقِي ٣٥٦٥
- ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ١٣٤٧
- ذِمَّةٌ وَصَهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ ... ٦٤٩٤
- ذَمَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ٢٦٢٣
- ذَمَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ ٢٣٢٩
- ذَمَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى ١٣٤٨
- ذَمَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ ١٦٦٩، ٧٦٤
- ذَمَّيْتُ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٦٠٨٧
- ذُو السُّوفْيَتَيْنِ مِنَ الْحَبِيبَةِ يُحَرِّبُ بَيْتَ اللَّهِ ٧٣٠٧
- رَأَى ابْنُ عُمَرَ مَسْكِينًا ٥٣٧٤
- رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُصْطَلِحًا فِي الْمَسْجِدِ ٥٣٢٢
- رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْلِفُ ٥٠٥٠
- رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْزِيمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَشْرُقُ ٦١٣٧
- رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ ... ٣٤٩٤
- رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَهُنَا ٧٢٩٥
- رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ ١٨٥
- رُؤْيَا الرُّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا ٥٩١٣
- رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ ٥٩٠٦
- رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى لَهُ ٥٩١٢
- رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ، فِي: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ ١٣٠٦
- رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ ٦١٩٤
- رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ٣٠٦٥
- رَأَيْتُ الْأَضْلَعَ يَتَنَبَّأُ عُمَرَ (ابْنَ الْخَطَّابِ)، يُعَلِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: ٣٠٦٩
- رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ ... ٦٢٥٨
- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ٣١٤٠
- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُغْتَبَا، يَأْكُلُ ثَمَرًا. ٥٣٣١
- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا ٦٠٨٨
- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ ١٢١٣
- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ١١٥٦
- رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ ٧٣٥٣
- رَأَيْتُ حَاتِمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٦٠٨٥
- رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، يَمَّا يَرَى النَّاسُ ٥٩٣٢
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَيْصُ قَدْ شَابَ ٦٠٨١
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَعْجَلَهُ الشَّيْرُ فِي الشَّغْرِ ١٦٢٤
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ٨٦١
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَفْعَلُ مَكَّةَ ٣٠٥٠
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ٣٢٣٦
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ رَاجِلَتَهُ بِذِي الْخُلَيْفَةِ ٢٨٢٢
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ٣٠٥٣
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْبَابِ ٣٤٢٣
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ ٦٠٨٠
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ٥٩٤٢
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ ٦٠٧٢
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْفَيْءَ بِالرُّطْبِ ٥٣٣٠
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ١٦٢٣
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ ٢٠٧٤
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى جِمَارٍ، وَهُوَ مُوجَّهٌ ١٦١٤
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتٍ أَمْ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ ١١٥٤
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا ١١٥٢
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَجِفًا بِهِ ١١٥٥
- رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأَمَامَهُ

- ٤٤٤٢ رَجِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَجُلَا مِنْ أَسْلَمَ
 ٣١٤٤ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحْلِقِينَ
 ٦١٦٥ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَخِي كَذَا
 ١٨٣٨ رَحْمَةُ اللَّهِ، لَقَدْ أَذْكُرَنِي آيَةُ كُنْتُ أَنْسِيَهَا .
 رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَامَ أَوْطَاسَ، فِي
 ٣٤١٨ الْمُتَعَةِ
 رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ
 ٥٧٢٤ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِ فَتَنَرُهُ عَنْهُ نَاسٌ
 ٦١١١ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْقَرْيَةِ بِخَرْصِهَا
 ٣٨٨٨ تَمَرًا
 رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونِ الثَّبَلِ
 ٣٤٠٤ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَاقَاتِ
 ٣٠٨٧ رَدَّةً مِنْ حَيْثُ أَخَذْتُهُ
 ٦٢٣٨ رُدُّهُ عَلَيَّ
 ٩٩ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
 ٦١١٩ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ
 ٦٥١١ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا
 ٣٢٥٤ رَفَذْتُ فِي بَيْتٍ مَيْسُومَةٌ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
 عِنْدَهَا
 ١٧٩٨ رَقِيتُ عَلَى بَيْتِ أَخِي حَفْصَةَ
 ٦١٢ رَحِمْنَا الْفَقْرَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .
 ١٦٨٨ رَكَعْتُ، فَقُلْتُ يَدَيَّ هَكَذَا، يَعْنِي طَبَقَ يَوْمًا
 ١١٩٦ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ:
 غَفَارُ غَفَرِ اللَّهِ لَهَا
 ١٥٥٨ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ
 ١٧٥٩ رَمَعْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ
 ١٠٥٧ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
 ثَلَاثًا
 ٣٠٥١ رَمَى أَنِّي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ
 ٥٧٤٧ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحُمْرَةَ يَوْمَ النَّخْرِ ضَحَى
 ٣١٤١ رَمَى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ
 ٥٧٤٨ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
 ٣١٣١ رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةَ! لَا تُكْسِرِ الْقَوَارِيرَ
 ٦٠٤٠
- ١٢١٤ بَنَتْ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَقْبِهِ
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ
 ٣٠٧٧ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، عَلَى
 نَاقَتِهِ، يقرأ سُورَةَ الْفَتْحِ
 ١٨٥٤ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ
 ٦٤٩٦ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخُرَاعِيَّ يَجْرُ قُضْبُهُ
 فِي النَّارِ
 ٧١٩٣ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ لُحَيٍّ بِنِ قَمْعَةٍ
 ٧١٩٢ رَأَيْتُ عُمَرَ قَبْلَ الْحَجَرِ وَالنَّزَمَةِ
 ٣٠٧١ رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ
 ٣٠٧٠ رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ
 ٤٢٧ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ
 يَوْمَ أُخِذَ رَجُلَيْنِ
 ٦٠٠٤ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ
 ٥٩٣٤ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةً يَسْتَبْرِقُ
 ٦٣٦٩ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ
 ٢٠٩١ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَيْسَمَ
 ٥٥٥٨ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوٍ بَكْرَةً عَلَى قَلْبٍ
 ٦١٩٦ رَأَيْتُ مَا عَزَّ بَيْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ
 رَجُلٌ قَصِيرٌ
 ٤٤٢٤ رَأَيْتُ نُورًا .
 ٤٤٤ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَنُفَسْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا
 ٢٢٣٠ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ
 ٤٩٣٨ رَبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ
 ٦٦٨٢ رَبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ
 ٧١٩٠ رَبُّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
 ٤٦٤٦ رَبُّ قَبِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
 ١٦٤٢ رُبَّمَا قَتَلْتُ الْقَلَايِدَ لِهَذِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٣٢٠٢ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ
 ١٢٩٦ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ
 ٥٧٠ رَجُلٌ أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟
 ٢٧٤٦ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَتَفَرَّ عَنْهُ
 ٦١١٨ رَجُلٌ لَمِنَ رَهْءٍ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا عَمِلْتُ؟
 ٣٩٩٤ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ
 ٢٣٨١

- الله ﷻ؟ ٣٠٣٥
- سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] ٢٩٦٩
- عَنِ الْمُنْعَةِ ٢٧٢٦
- سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ ١٦٩٩
- سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ ٢٨٤٢
- تَطْلُوعِهِ ١٦٦٨
- سَأَلْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] عَنِ ٢٨٤٢
- الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يَصْبِحُ مُحْرِمًا؟ ١٦٦٨
- سَأَلْتُ وَحَرَضْتُ عَلَى أَنْ أَحَدَ أَحَدًا مِنْ ١٥٤٩
- النَّاسِ يُخَيِّرُنِي ٢٩٩٨
- سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَنُوتِ، قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ ٥٢٣٠
- الرُّكُوعِ؟ ٢٩٩٨
- سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] أَطُوفُ ٥٢٣٠
- بِالْبَيْتِ ٤٦٥
- سَأَلَ قَوْمُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا ٢٩٩٩
- سَأَلَ مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - رَبَّهُ تَعَالَى: مَا ٥١٣٢
- أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةً؟ ٢٢١
- سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةَ ٣٢٧٥
- سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقَصِيخِ؟ ٨٢٤
- سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقَالَ كُفْرٌ. ٤٢٤٥
- سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ٦٩١٤
- سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا تُطِيعُهُ - أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ - أَقْلًا ٦٨٣٥
- قُلْتُ: اللَّهُمَّ! آتِنَا ١٠٨٨
- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ١٨١٤
- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ١٨١٤
- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ١٠٨٥
- سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا! وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ! ١٠٨٧
- اغْفِرْ لِي ١٠٨٦
- سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ ١٠٨٩
- سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

ز

- زَمَلُونِي زَمَلُونِي ٤٠٣

س

- سَافَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ ٢٦٠٨
- سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ ٢٦٢٠
- سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَصُومُ الصَّائِمُ ٢٦١٩
- سَأَفْعَلُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ١٤٩٦
- سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ٤٠٣٨
- سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ خَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ ٦٠٧٣
- ﷺ؟ ٢٤٨
- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَنْفَضُ؟ ٦٧٦٥
- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْقَالِ الْمُشْرِكِينَ ١١١٣
- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ شُرَّةِ الْمُصَلِّي ٥١٢٦
- سَمِعْتُ عَلِيَّ: أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ ٣٧٤٦
- سَمِعْتُ عَنِ الْمُتَلَاءِ عَيْنَيْنِ فِي إِمْرَةٍ مُضْعَبٍ ٦١٠٠
- سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ تَبْيِذِ الْحَرِّ؟ ٥١٨٧
- سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ٦٠٧٤
- ﷺ خَصَبَ؟ ٣٠٣٤
- سَأَلْتُ أَنَسًا: كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ ١٦٤٠
- سَأَلْتُ أَنَسًا: كَيْفَ أَنْصَرَفَ إِذَا صَلَّيْتُ؟ ٤٨١٢
- سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَصْحَابَ الشَّجَرَةِ؟ ٢٦٨١
- سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] ٧٢٦٠
- وَهُوَ يَطُوفُ ٣٤٧٥
- سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ ١١٦٢
- سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا ٤٠٢
- أَهْلُهَا ٥٦٤٤
- سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ ٤٠٢
- فِي الْأَرْضِ ٥٦٤٤
- سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ٤٠٢
- «وَالشَّعْسُ تَعْبَرِي لِمُسْتَقَرِّهَا» ٥٦٤٤
- سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرَةِ الْمَجَاءَةِ ٤٠٢
- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ: كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ

- سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْسِمُ قَسْمًا ٧٥٦٢
 - سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَأَى رَجُلًا يُجْتَازُ
 - الْمَسْجِدَ خَارِجًا ١٤٩٠
 - سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالنِّينِ
 - وَالزُّبُونِ ١٠٣٩
 - سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُكَلِّمُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا ٢٩٩٥
 - سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سُمْرَةَ سَمِعَ عَنْ سَبِّ النَّبِيِّ ﷺ
 - ٦٠٨٣
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ ٣١٦٣
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِشُيُوبِهَا ٢٢٤٢
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِيزُ فِي صَلَاتِهِ ١٣٢٣
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ، فِي
 - الْمَغْرِبِ ١٠٣٥
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فَلَا أَذَى لَأَنِّي ٢٤١٦
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهَلُّ مُكَلِّدًا يَقُولُ: ٢٨١٤
 - سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ، وَسَأَلَهُ
 - رَجُلٌ فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ قُرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ ٧٤٦٢
 - سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمَشْرِ ٥٢٠١
 - سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 - عَلَى مَنِيرٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٧٥٦٠
 - سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ ٧٠١٨
 - سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ خَطِيبٌ ٢٣٩٢
 - سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَزْبَعًا، فَأَعْجَبَنِي
 - وَأَبْقَيْتَنِي ٣٢٦٢
 - سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مِنْ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
 - الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ ١٨٩٩
 - سَمِعْتُ بِمَدِينَةِ بَابِ مَنَاهُ فِي الْبَرِّ ٧٣٣٣
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَقْدَمَةَ الْمَدِينَةِ، لَيْلَةً ٦٢٣١
 - سَوَّاءُ صُفُوفِكُمْ فَإِنَّ تَسْبِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَعَامٍ
 - الصَّلَاةِ ٩٧٥
 - سَيِّحَانُ وَجَنَحَانُ، وَالْقُرْآنُ وَالنَّبْلُ ٧١٦١
 - سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَخَذُوا
 - الْأَسْنَانَ، شَقَاءَ الْأَخْلَامِ ٢٤٦٢
 - سَيَرُوا، هَذَا جُمْدَانُ ٦٨٠٨
 - سَبْعَةٌ يُظْلِمُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ... ٢٣٨٠
 - سَبَقَتْ بِهَا عُنَاثَةٌ. ٥٦٢
 - شَوْحٌ قُدُوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. ١٠٩١
 - شَفَعْتُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ ٤٩٤٧
 - شَتَكُونَ أَمْزَاءً، فَتَعْرِفُونَ وَتُشْكِرُونَ ٤٨٠٠
 - شَتَكُونَ فَرْنَ، الْقَاعِدَ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَانِمِ ٧٢٤٧
 - شَهَبٌ عَلَيْكُمُ الْمُنْبَلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ٥٩٤٨
 - سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي: ﴿إِذَا السَّمَاءُ
 - انْفَلَتْ﴾. وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ١٣٠٢
 - سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي: ﴿إِذَا السَّمَاءُ
 - انْفَلَتْ﴾. وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ١٣٠١
 - سَجَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - جِئَ مَاتَ - بِثَوْبٍ
 - جَبَرَةٍ. ٢١٨٣
 - سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيَّ ٥٧٠٣
 - سِيرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ٢٥٦١
 - سَقَتْنِي حَفْصَةُ مَرْبَةً عَسَلٍ ٣٦٧٩
 - سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ
 - قَانِمٌ. ٥٢٨٠
 - سَلَى ٧١٦
 - سَلَى هَلِيوُ ٢٥٨٨
 - سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ٤٦٠٧
 - سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، كَيْفَ أَنتُمْ يَا أَهْلَ الْيَتِيمِ؟ ٣٥٠٠
 - سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ
 - الْقُعْصِرِ ١٢٩٤
 - سَلَوْنِي عَمَّا شِئْتُمْ ٦١٢٥
 - سَلَوْنِي، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ ٦١٢١
 - سَلَوْنِي، فَهَابُوهُ أَنْ يُسْأَلُوهُ ٩٩
 - سَلَوْنِي، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا يَنْتَهَ لَكُمْ .. ٦١٢٣
 - سَلَوُوهُ، لِأَيِّ شَيْءٍ يُضَعُّ ذَلِكَ ١٨٩٠
 - سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، جِئَ يَرْفَعُ ٨٦٨
 - سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ١٨١٣
 - سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، يَقُولُ فِي قُتُوبِهِ ١٥٤٢
 - سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ حُصُومٍ بِالْبَابِ ... ٣٩٨٣
 - سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَادِهِ عَلَيْنَا ٦٩٠٠

- سَبَّحُوا بِهَذَا النِّبْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ ٧٢٤٣
- تَبَسَّطْ لَهُمْ مَتْنَعٌ ٧٢٤٣
- ش**
- شَاهِدَاكَ أَوْ تَبِيئَهُ. ٣٥٦
- شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُنْتَعَمُ مِنْ بَائِتِهَا .. ٣٥٢٥
- شَرُّ الْكُتُبِ مَهْرُ الْبَيْعِ، وَتَمَرُ الْكَلْبِ، وَكُتُبُ الْحَجَّامِ. ٤٠١١
- شَغَلْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، فَأَذْهَبُوا بِهَا ١٢٣٨
- شَعَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ١٤٢٤
- شَعَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ... ١٤٢٥
- شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ ١٤٢٢
- شَفَقْنَا حُمْرًا بَيْنَ يَسَائِكَ ٥٤٠٣
- شَفَقْنَا حُمْرًا بَيْنَ الْقَوَاطِمِ ٥٤٢٢
- شَكَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ ٢٦٣٥
- شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمَضَاءِ ١٤٠٥
- شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ، جِئْنَا مَاتَ ... ٦٣٢٩
- شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٥٠٦٤
- شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَدًّا ٥٠٩٧
- شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ٢٦٧١
- شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْأَضْحَى ٥٠٦٧
- شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ٢٠٤٤
- شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَى بِالْوَلِيدِ ٤٤٥٧
- شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ .. ٢٠٤٨
- شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَوْفِ، فَصَفْنَا صَفَيْنِ ١٩٤٥
- شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ ٤٦١٢
- شَهْرَ عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ ٢٥٣٢
- شَهْرَ عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَدُو الْحِجَّةِ. ٢٥٣١
- ص**
- صَارَتْ صَفِيَّةٌ لِدَخِيَّةٍ فِي مَقْبَرِهِ ٣٥٠١
- صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ ٧٣٤٨
- صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، قَالَ: ١٥٧٩
- فَضَّلِي لَنَا الظَّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ٦٤٠١
- صَدَقَ ٥٧٧٠
- صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَّبَ بَطْنُ أُخَيْك ٣٧١٣
- صَدَقَ، لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ ٢٩٥٠
- صَدَقْتُ صَدَقْتُ، مَاذَا قُلْتَ جِئْتَ قَرَضْتُ ١٣٢١
- صَدَقْتُ، إِنَّهُمْ يُعَذِّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ النَّبَاهِيمُ ... ١٥٧٣
- صَدَقَهُ نَصْرُ اللَّهِ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ. ٦٧٠١
- صَغَارُكُمْ دَعَائِمُ الصَّحَابَةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ ١٧٤٧
- صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتِ الْفَيْصَالُ. ١٧٤٦
- صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ جِئْتَ تَرْمِضُ الْفَيْصَالُ. ١٤٧٢
- صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ ١٤٧٧
- صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفُلْ ١٤٧٥
- صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعَشْرِينَ ١٤٧٨
- صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ .. ١٤٧٨
- صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ ١٥٠٦
- فِي بَيْتِهِ ١٧١٥
- صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نُسْفُ الصَّلَاةَ ١٧١٥
- صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ ١٧٤٨
- الصُّبْحُ ١٧٥٠
- صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَفَتِ الصُّبْحُ ... ١٧٦٣
- صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ ١٩٣٦
- صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ ٣٣٧٦
- صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ ... ٣٣٧٤
- صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، أَفْضَلُ ٣٣٧٥
- صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، خَيْرٌ ٣٣٨٣
- صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ ١٤٧٦
- صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ ١٤٦٩
- صَلَّ الصَّلَاةَ لِزَوْجَتِهَا، فَإِنْ أَذْرَكَتْهَا مَعَهُمْ ١٤٦٥
- صَلَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ ١٩٣٠
- صَلَّ عَلَيْهِمْ ٢٤٩٣

- صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَى صَلَاةِ الْمَسَافِرِ ١٥٩٤
- صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْخُرُجِ بِالْمَدِينَةِ ٥٠٨٣
- صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيْ الْعِشِيِّ
- إِمَّا الظُّهْرِ وَإِمَّا الْعَصْرِ ١٢٨٨
- صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بَيْنَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ ١٥٩٦
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى ٣٠١٣
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ ٣٠١٦
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا
- بِالْمَدِينَةِ ١٦٢٩
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا،
- وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ١٦٢٨
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَى رُكْعَتَيْنِ ١٥٩٢
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ،
- ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ٢١١١
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ ١٩٤٢
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ ١٩٤٤
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدُّخْدَاحِ ٢٢٣٩
- صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ ٥٩٧٧
- صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ ١٠٢٢
- صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ ١٤١٤
- صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُكْعَتَيْنِ ١٢٦٩
- صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ ١٢٩٠
- صَلُّوا الصَّلَاةَ لِيُوفِّيَهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ ١٤٧١
- صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ٤١٥٧
- صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا ١٨٢١
- صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكَتُ .. ١١٩٧
- صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، قَالَ: وَجَعَلْتُ يَدَيَّ .. ١١٩٤
- صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْقَعْبَرِ ١٠٦٦
- صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ ٨٩٢
- صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَلَّى عَلَى أُمِّ
- كَنْبٍ، مَاتَتْ ٢٢٣٥
- صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَى ١٥٩٩
- صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ ١٣٠٤
- صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ١١٧٦
- صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا ١٦٣٤
- صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْشَحَ الْبَقَرَةَ .. ١٨١٤
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ١٠٣٨
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ ٢٠٥١
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَى ١٥٩٨
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ٦٠٥٢
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَطَالَ ١٨١٥
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَرَأْتُهُ تَنَحُّعًا ١٢٣٤
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ
- ١٦٩٨
- صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ ٨٩٠
- صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ق .. ١٠٢٤
- صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
- سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ١١٧٧
- صَلَّيْنَا مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْغَزِيرِ الظُّهْرَ ١٤١٣
- صُمُّ أَفْضَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ، صَوْمُ دَاوُدَ ٢٧٤٢
- صُمُّ إِنْ شِئْتَ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ ٢٦٢٦
- صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصُدَّقْ بِقَرْنِي ٢٨٨٠
- صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ ٢٧٤٢
- صُمُّ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا ٢٧٢٩
- صُمُّ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ ٢٧٤٢
- صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَحَّصَ فِيهِ ٦١٠٩
- صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا ٥٥٨٢
- صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ٢٧٤٧
- صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ ٢٥١٥
- صُومُوهُ أَنتُمْ ٢٦٦٠
- صُومِي عَنْهَا ٢٦٩٧
- صَبَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَفْعُ ٦١٣٦
- ض**
- ضَعَّ يَدَاكَ ٥٠٨٤
- ضَحَّ بِهَا، وَلَا تَضْلُجْ لِعَيْرِكَ ٥٠٦٩
- ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَتْمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَتَيْنِ ٥٠٨٧
- ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى الْأُخْرَى ٢٥٢٥
- ضَرَسَ الْكَافِرَ ٧١٨٥

- ۹۳۶ صُمُوَالِي مَاءٍ فِي الْمَخْضَبِ
 ۲۱۷۷ صُمُّوْهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوْا
 ۳۵۰۷ صَفْنَهُ
 ۵۷۳۷ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي بِالْمِ مِنْ جَسَدِكَ
ط
 ۳۷۱۲ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ خَيْرٌ لَكَ
 ۳۰۷۵ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
 ۳۰۷۴ طَافَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّبِيتِ
 ۵۳۶۷ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ
 ۵۳۷۱ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي الرَّجُلَيْنِ
 ۵۳۶۸ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ
 ۳۶۵۴ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ
 ۳۷۲۱ طَلَّقْتُ خَالَتِي، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ تَحْلَهَا
 ۳۷۱۶ طَلَّقْنِي زَوْجِي ثَلَاثًا
 طَمِئْتُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُجَيْجٍ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي
 ۳۲۲۳ حَجَّةُ الْوَدَاعِ
 ۶۵۱ طَهَّوْا إِنَاءَهُ أَحَدُكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ
 ۳۰۷۸ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ
 ۱۷۶۹ طَوَّلِ الْقُتُوْبَ
 ۲۸۲۸ طَمِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيْرَةٍ
 ۲۸۲۴ طَمِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِحُزْمِهِ
 ۲۸۲۷ طَمِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِحِلْمِهِ
ع
 ۶۵۵۱ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ
 ۲۰۹۸ عَائِدًا بِاللَّهِ
 ۴۲۰۹ عَادَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
 ۴۱۴۷ عَادَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ
 ۹۷۹ عِبَادَ اللهِ! اتَّقُوْا صُفُوْفَكُمْ
 ۶۱۷۰ عَبْدُ خَيْرَةٍ اللهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةُ الدُّنْيَا
 ۷۵۰۰ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ
 ۱۳۵۸ عَجِبْتُ لَهَا، فَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ
 ۶۲۰۲ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّانِي
 ۴۳۰۲ عَجَلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ
 ۱۱۴۴ عَذَّبْنَاهُ بِالْكَلَابِ وَالْحُمْرِ
 عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرْوٍ، أَوْ لُفَّتَهَا، فَلَمْ
 ۶۶۷۷ تُطْعَمَهَا
 ۵۸۵۲ عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرْوٍ سَجَّتْهَا
 ۶۶۷۵ عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرْوٍ، سَجَّتْهَا
 ۵۸۵۵ عَذَّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرْوٍ لَمْ تُطْعَمَهَا
 ۱۲۳۳ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي
 ۵۲۷ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ
 ۶۱۱۹ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
 ۴۲۳ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ
 ۴۸۳۷ عَرَضَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ
 ۴۵۰۶ عَرَفَهَا حَوْلًا
 ۴۴۹۹ عَرَفْتُهَا سَنَةً
 ۷۵۲۰ عَسَى اللهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ
 ۶۰۴ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ
 ۱۵۴۷ عُصْبَةُ عَصَبِ اللهِ وَرَسُوْلُهُ
 ۳۲۲۸ عَفَرِي خَلْفِي إِنَّكَ لِحَابِسُنَا
 ۹۷۰ عَلَامٌ تُؤْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ
 ۵۷۶۳ عَلَامٌ تَذَعْرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟
 ۴۷۶۳ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
 ۲۴۰۳ [عَلَى] أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
 ۳۳۵۰ عَلَى أَثْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ
 ۴۸۲۲ عَلَى أَيْ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟
 ۱۴۵۱ عَلَى رُسُلِكُمْ، أَعْلِمُكُمْ، وَأَنْبِئُوكُمْ
 ۵۶۷۹ عَلَى رُسُلِكُمْ، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْجٍ
 ۱۹۸۶ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ
 ۲۳۳۳ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ
 ۳۴۸۶ عَلَى كَمِّ تَرَوْجَتِهَا
 ۶۹۱۵ عَلَى مَكَائِكُمْ
 ۴۷۵۴ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
 ۱۰۹۳ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ
 ۴۰۲۰ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْهَيْمِ ذِي الثُّمْلَتَيْنِ
 ۵۳۴۹ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ
 ۳۰۸۹ عَلَيْكُمْ بِالشَّكِيَّةِ
 ۶۶۳۹ عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ

غَيْرُوا هَذَا بِشَيْءٍ ٥٥٠٨

ف

فَاخْلُقْ رَأْسَكَ ٢٨٨٠

فَاخْلُقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ٢٨٧٧

فَاخْرُجْنِ ٣٢٢٦

فَادْنِيعْ وَلَا حَرَجَ ٣١٦١

فَادْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ٣٤٨٥

فَارْجِعْ إِلَى وَالِدِكَ فَاحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا ٦٥٠٧

فَارْجِعْ، فَلَنْ أَشْتَعِينَ بِمُشْرِكَ ٤٧٠٠

فَاشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِتَاءً ٤١١٠

فَاعْتَرِلْ يَلَدَكَ الْفَرَقِ كُلَّهَا ٤٧٨٤

فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْحَاوِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يُيْرِكَ ٤٨٣٢

فَاغْرُغُوا لِلصَّلَاةِ ٢٠٩١

فَاغْرَأْ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَلَا تَرُدْ عَلَى ذَلِكَ ٢٧٣٠

فَاغْرَأْ فِي كُلِّ عَشْرِينَ ٢٧٣٠

فَاكْلَمُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَائِفَةً ٢٥٦٨

فَاكْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً ٦٩٥١

فَانْظُرْ فَطْفُفَ بِالْيَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْعَمْرَوَةِ ٢٩٦٠

فَانْقِرِي ٣٢٢٨

فَأَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ بِحِكْمَةٍ ٤١٧

فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي ٣٠٣٨

فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، لَا يَغْتَسِلْ ١٦٥٥

فَإِذَا كَانَ الْقَامُ الْمُغْبِلُ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - صُمْنَا .. ٢٦٦٦

فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ١٢٨٣

فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ ١٠٩٤

فَأَنْبِئُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ ٧٤٢٥

فَأَجِبْ ١٤٨٦

فَأَمَرْنَا إِذَا أَخْلَقْنَا أَنْ نُهْدِي ٣١٨٩

فَأَنَا اللَّيْثُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ٥٩٦١

فَأَنَا مُوضِعُ اللَّيْثِ، جِئْتُ ٥٩٦٣

فَأَنْتَ السَّرَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟ ٢٢٥٦

فَأَنْتَ شَهِيدٌ ٣٦٠

فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أُحْيِيتَ ٦٧١٥

فَإِنْ أَذْرَكَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا ١٤٦٧

عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ ٣٠٨٩

عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ ٢٦١٤

عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيعُونَ ١٨٣٤

عَمْدًا صَغَفْتُهُ يَا عَمْرُؤُ! ٦٤٢

عَمِلْ هَذَا يَسِيرًا، وَأَجِرْ كَثِيرًا ٤٩١٤

عَمِّي الَّذِي سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ ٤٩١٨

عِنْدَ أَذُنِي طَهْرُهَا: بُيُوتَةٌ مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ ٣٧٤١

عُودُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ ١٣٢٩

عِيسَى جَعَدَ مُرْبُوعٌ ٤١٨

ع

عَدُّوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا ١٩١١

عَدُّوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى ٣٠٩٥

عَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَشْرَةَ عَزْوَةً ٤٦٩٥

عَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَزْوَةَ الْفَتْحِ ٦٠٢٢

عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ عَزْوَةً ٤٦٩٦

عَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ ٤٥٥٥

عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَزَوَاتٍ ٤٦٩٠

عَزَوْنَا عَزَاءً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوَنَةٌ ٤٠٦١

عَزَوْنَا قِرَارَةً وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ ٤٥٧٣

عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَيْنَا ٤٦١٩

عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَزَوَاتٍ نَأْكُلُ ٥٠٤٥

الْحِرَادُ ٥٠٤٥

عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ ١٩٤٦

عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَقْصَتْ .. ٢٦١٥

عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازَنَ ٤٥٧٢

عُشِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [وَأَجِبْ] عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ ١٩٦٠

عَطُوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ ٥٢٥٥

عَطُوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ، وَأَغْلَقُوا الْبَابَ ٥٢٤٦

غِفَارُ عَمْرِو اللَّهِ لَهَا: وَأَسْلَمَ سَالِمَهَا اللَّهُ ٦٣٥٩

غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ ٤٦٧٨

غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ ١٠٥٨

غَلِظَ الْقُلُوبُ وَالْحَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ ١٩٣

غَيْرَ الدَّخَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ ٧٣٧٣

- ٣٦٣٧ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا
 ٣٤٩٠ فَتَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاوَةٍ
 ٤٠٦ فَيُنَادِي أَنَا أَشْمِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ
 ٢٣٠٦ فَيُنَادِي أَنَا فِي خَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ
 ٦٥٠٧ فَتَنْتَبِهُ الْأَخْرَجَ مِنَ اللَّهِ
 ٤٣٤٦ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودَ بِخَمْسِينَ
 ٧٢٣٩ فَوَجَّحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ تَأْجُوجٌ وَمَأْجُوجٌ
 ٢٠٤٤ فَتَصَدَّقْ، فَسَطَّ بِأَلَالِ تَوْبَةٍ
 ٣١٩٨ فَتَلَتْ فَلَا يَذُنُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدَيْ
 ٩٠٤ فَتِلْكَ بِتِلْكَ
 ٧٢٦٨ فَتَنَنَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ
 ٦٩٥١ فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
 ٦٧٤٤ فَخَجَّ آدَمُ مُوسَى
 ٣٢٥٢ فَحُجِّي عَنْهُ
 ٦٢٤٥ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي!
 فَدَخَلْتُ أَشْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِنْ قَدِيمٍ
 ٦٤١١ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةٍ
 ١٦٥٨ فَدَخَلَ جَمَلُكَ، وَادْخُلْ فَصَلَ رَكْعَتَيْنِ
 ٢٦٩٤ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى
 ٢٦٩٣ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ
 ٣٤٧٥ فَذَلِكَ إِذْ نُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ
 ٥٤٥٢ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لَأَمْرَأَةٍ
 ٤١٥ فُوحٌ شَقَفَ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ
 ١٥٧١ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ
 فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي
 ١٥٧٥ الْحَضَرِ أَرْبَعًا
 ٢٢٨٠ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةً رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ
 فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ
 ٢٢٧٩ تَمْرٍ
 فَرَضَتِ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ
 ١٥٧٠ وَالْحَفَرِ
 ٢١٠٦ فَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا
 ٢٥٥٠ فَضْلٌ مَا بَيْنَ صَبَابَةٍ وَصَبَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ
 ٢٠٩١ فَضَلُّوا حَتَّى يَفْرَجَ اللَّهُ عَنْكُمْ
 ٢٥٠٠ فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدَرُوا ثَلَاثِينَ
 ٦١٧٩ فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَيْنَ أَبَا بَكْرٍ
 ٥٣٥٣ فَإِنَّ الْخَلَّ يَنْعَمُ الْأَدَمُ
 ٧٤٣٥ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَفْكَتْ بِضُرْمٍ
 فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا
 ١٤٩٦ اللَّهُ
 ٧٠٠٧ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ
 ٣٥٤٥ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 ٢٢٥٦ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَنَا بِي حِينَ رَأَيْتَ
 ١٤٤ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوا اللَّهَ
 ٤١٠٩ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً
 ٤٣٨٣ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
 ٥٨٢٨ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ
 ٤٦٠٧ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرَبِيِّينَ
 ٢٧٣٠ فَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا
 ٢٧٣١ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَثْمَالِهَا
 ٦٨٥١ فَإِنَّ هَذَا لَا يَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ
 ٢٧٣٨ فَإِنَّكَ، إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنُكَ
 ٢٧٢٩ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ
 ٦٧١٣ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ
 ٢٤٣٦ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أُنْثَى شَدِيدَةً
 ٥٥٩٠ فَإِنَّمَا يُبْعَثُ قَاسِمًا، أَوْ قِسْمٌ بَيْنَكُمْ
 ٣٥٧٤ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ قَرِيبٌ بَيْنَكَ
 ٣٥٥٣ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا
 ٢٨٩٥ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْكًا
 ٣٧٣٧ فَإِنَّهَا تُجَدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
 ٥٨١٩ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لَمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
 ٤٥١ فَإِنَّهَا مِثْلُ سَوَكِ السَّعْدَانِ
 ٦٤٤٨ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ
 ٣٣٧٦ فَإِنِّي أَخْرَجُ الْأَنْبِيَاءَ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ
 ٢٤٣٦ فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكَفَرٍ
 ٦١٨٣ فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
 ٢٩٤٣ فَأَهْدُوا مَنُكْتُ خَرَامًا
 ٤٢٩٢ فَأَوْفِ بِبُذْرِكَ

- فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - صُمُّ يَوْمًا .. ٢٧٤٣
 - فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا .. ٢٧٣٦
 - فَضَلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بَيْتٌ: أُعْطِيتُ ١١٦٧
 - فَضَّلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَلُ الثَّرِيدِ ٦٢٩٩
 - فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ ثَلَاثٌ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا .. ١١٦٥
 - فَطَلْتُ بِالنَّبِيِّ وَبِالضُّعْفَاءِ وَالْمَرْوَةِ ٢٩٥٩
 - فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً ٣٠٣٩
 - فَمَنْ مُعَادِيَنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ ٦١٦١
 - فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً ٤١٥
 - فَفِيهِمَا فَبَاهِدٌ ٦٥٠٤
 - فَقَدْ أَحْسَنْتَ، طُفْتُ بِالنَّبِيِّ ٢٩٥٧
 - فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ٧٤٩٦
 - فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا ٢٥٢٨
 - فَكَانَ لَا يَصْلِي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ ٢٠٤٠
 - فَكَلَّمَهُ مَا لَمْ يَنْتَهِ ٤٩٨٦
 - فَكَلَّمَهُمْ أُعْطِيتُ مِثْلَ هَذَا؟ ٤١٨٣
 - فَكَيْفَ تَصْنَعُ يَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ٢٧٩
 - فَلَا أَجَلَ حَتَّى أَنْتَحِرَ ٢٩٨٧
 - فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِنْ صَعِقٍ فَأَفَاقَ قَلْبِي ٦١٥٥
 - فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ ٤١٨٣
 - فَلَا تَأْتُوا الْكُتَّانَ ٥٨١٣
 - فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمِعْتُ عَلَى كَلْبِكَ ٤٩٧٩
 - فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَا، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ ٤١٨٢
 - فَلَا تُعْطِهِ مَا لَكَ ٣٦٠
 - فَلَا تَفْعَلْ، بَعِ الْجَنَعَ بِالذَّرَاهِمِ ٤٠٨٢
 - فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ ١٣٦٣
 - فَلَا تَفْعَلُوا، أَرْزِعُوهَا أَوْ أَرْزِعُوهَا ٣٩٤٩
 - فَلَا يَضُرُّكَ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكَ ٢٩٢٢
 - فَلَتَنْتَهَرُ ٣٢٢٢
 - فَلَوْ كُنْتُ نَمًّا، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ ٦١٤٨
 - فَلَوْ وَجَدْتُ الطَّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَّهَا مَا دَعَرْتُهَا .. ٣٣٣٣
 - فَلَقِيصُ عَنْ يَسَارِهِ، جِئْتُ يَهُبُّ مِنْ تَوَمِهِ ٥٨٩٩
 - فَلَتَنْتَحِرَ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ ١٢٧٨
 - فَلَتَنْتَحِرَ الصَّوَابِ ١٢٨٠
 - فَلَتَيْتُ فِي مُعْتَكِفِهِ ٢٧٧٠
 - فَلَيْسَ يَضْلُجُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا ٤١٨٧
 - فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمَّكَ ٣٥٧٥
 - فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ ١٢٧٦
 - فَمَا ظَنُّكُمْ؟ ٤٩١٠
 - فَمَنْ اتَّبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ حَنَازَةَ؟ ٦١٨٢
 - فَمَنْ أَخَفَرَ مُسْلِمًا فَقَلْبِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ٣٣٢٨
 - فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ ٢٣٧٤
 - فَمَنْ أَغْدَى الْأَوَّلُ؟ ٥٧٨٨
 - فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ حَنَازَةَ؟ ٢٣٧٤
 - فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ ٢٣٧٤
 - فَمَنْ كَانَ يَطْعُمُكَ؟ ٦٣٥٩
 - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجَرُهُ عَلَى اللَّهِ ٤٤٦٣
 - فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِخُفِّهِ ٦٣٥٣
 - فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِنَّ عَصْنَتَهُ ٢٤٥١
 - فَمَنْ يُعْدِلُ إِنَّ لَمْ يُعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ٢٤٤٧
 - فَتَاجِ مُسْلِمًا، وَمُخْدُوشُ مُرْسَلٍ ٤٥٤
 - فَتَاوِ لَيْسَهَا فَإِنَّ الْخَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ ٦٩٠
 - فَتَنْحُرْ أَخًى وَأَوَّلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ٢٦٥٨
 - فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ بَيْتِي مِسْكِينًا؟ ٢٥٩٥
 - فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبِيًّا تُطِيبُ بِهِ ٦٧٠٢
 - فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ ٣٤٨٧
 - فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ ٣٧٦٦
 - فَهَلْ مِنْ وَالِدِكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ ٦٥٠٧
 - فَهَلَّا أَدْنَيْتُ لَهُ؟ تَرَبَّتْ تَيْمُوكَ أَوْ يَدُكَ ٣٥٧٨
 - فَهَلَّا يَكْرَأُ تَلَا عَمَّهَا؟ ٣٦٣٦
 - فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَا عَمَّهَا وَتَلَا عَمَّكَ ٣٦٣٧
 - فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ ٤٧٤٠
 - فَهَنْ لَهْرًا، وَلَيْسَ أُنَى عَلَيْهِنَّ ٢٨٠٣
 - فَهَوَّ أَحَدٌ بِهِ مِنَ الْفَرَمَاءِ ٣٩٩١
 - فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُمْ لِأَخِيرُ مِنْهُمْ ٦٤٤٤
 - فَوَاللَّهِ! إِنْ ضَلَّيْتُهَا ١٤٣٠
 - فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُتَافِقًا ٧٠٣٥

- ۷۰۳۶ - فِي أَمْنِي اثْنَا عَشَرَ مَثَاقًا
- ۲۱۸۲ - فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ سَحُولِيَّةٍ
- ۲۳۶۱ - فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ
- ۶۵۳۳ - فَيَضُدُّ هَذَا وَيَضُدُّ هَذَا
- ۶۵۳۳ - فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا
- ۶۷۲۸ - فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَذْكَرُ أَوْ أَنْسَى؟
- ۲۲۷۲ - فَيَمَّا سَقَبَ الْأَنْهَارُ وَالْعَنِيمُ الْعُسُورُ
- ۱۹۶۹ - فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُؤَاقِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ
- ۷۱۳۵ - فِيهَا مَا لَا غَيْرَ رَأَتْ، وَلَا أَدُنَّ سَمِعَتْ
- ۲۷۵۰ - فِيهِ وَلِدْتُ، وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ
- ۶۱۶۱ - فَيُوسِفُ نَبِيَّ اللَّهِ ابْنَ نَبِيِّ اللَّهِ
- ق**
- ۱۱۸۵ - قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
- ۴۰۴۸ - قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ [عَزَّ وَجَلَّ] لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ
- ۴۰۵۲ - قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ
- ۶۲۲۲ - قَاتَلَهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ۶۵۶۹ - قَارِبُوا وَاسْدُدُوا، فَبَقِيَ كُلُّ مَا يُصَابُ بِهِ
- ۷۱۱۷ - قَارِبُوا وَاسْدُدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ
- ۷۰۶۴ - قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ! إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
- ۷۰۶۵ - قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَمِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ؟
- ۷۴۷۵ - قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءَ
- ۲۳۰۸ - قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! اتَّقِ
- ۵۸۶۴ - قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: بُؤْدِي ابْنَ آدَمَ
- ۳۳۶ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَتَعَمَلَ
- ۲۷۰۶ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَّامَ
- ۶۸۳۰ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَيْئًا
- ۳۳۴ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ
- ۶۹۵۲ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي
- ۳۵۱ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ أُمْتُكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَبَا؟ مَا كَذَبَا
- ۶۹۷۰ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي
- ۲۷۰۴ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا
- ۵۵۴۳ - يَخْلُقُ
- ۵۸۶۲ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنَ آدَمَ الدَّهْرُ
- ۴۸۸۷ - قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟
- ۴۹۱۳ - قَالَ رَجُلٌ: أَتَيْنَ أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ قُتِلْتُ؟
- ۱۶۳۷ - قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ
- ۲۳۶۲ - قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ
- ۶۹۸۰ - قَالَ رَجُلٌ، لَمْ يَتَعَمَلْ حَسَنَةً قَطُّ، لِأَهْلِيهِ:
- ۱۹۱۶ - قَالَ: فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ
- ۷۳۴۹ - قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ
- ۶۱۵۹ - قَالَ: - يَتَعَبَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - لَا يَتَبَعَى لِعَبْدِي
- ۱۴۰۳ - قَالَتِ النَّارُ: رَبِّ! أَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا
- ۴۱۸۷ - قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ: انْخَلِ ابْنِي غِلَامَكَ
- ۱۱۴۲ - قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا يَنْقُطُ الصَّلَاةُ؟
- ۲۲۲۳ - قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ، مَرَّتْ بِهِ
- ۲۲۲۴ - قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ
- ۷۵۰۵ - قَامَ رَجُلٌ يُنْبِئِي عَلَى أُمِيرٍ
- ۱۲۳۹ - قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي حَمِيضَةٍ ذَاتِ أَغْلَامٍ
- ۴۶۳۳ - قَامَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ يَوْمَ صِفِّينَ
- ۷۲۶۳ - قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا
- ۶۱۶۳ - قَامَ مُوسَى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] خَطِيئًا
- ۶۰۹۱ - قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِشْرَيْنَ
- ۳۰۶۷ - قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرُ
- ۴۵۷۰ - قُتِلَ رَجُلٌ مِنْ جَعْفَرٍ رَجُلًا
- ۶۳۵۸ - قُتِلَ سَبْعَةٌ ثُمَّ قُتِلُوا
- ۱۶۶۹ - قَدْ أَجْرْنَا مَنْ أَجْرَبَ يَا أُمَّ هَانِئٍ!
- ۳۵۵۶ - قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا
- ۴۱۰۷ - قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَابِيرَ
- ۴۱۰۱ - قَدْ أَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ
- ۲۴۲۶ - قَدْ أَقْلَعُ مِنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كُفَّافًا

- قَدْ أَوْذَى مُوسَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ ٢٤٤٨
 - قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ ١٥١٤
 - قَدْ خَلَلْتُ مِنْ حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا ٢٩٣٧
 - قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَيْبًا ٧٣٤٥
 - قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَفَكَانَ طَلَاقًا ؟! ٣٦٨٥
 - قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ تَعُدَّهُ طَلَاقًا ٣٦٨٤
 - قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْتَنِعْنِي مِنَ
 الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ ١٧٨٣
 - قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ٤١١
 - قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ لِأَجَائِ مَضْرُوبَةٍ ٦٧٧٠
 - قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا ٨٨٨
 - قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَبْرِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ ٥٣٥٩
 - قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا ٨٨٩
 - قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ٣٦٠٠
 - قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ ٢٩٤٣
 - قَدْ غُفِرَ لَكَ ٧٠٠٦
 - قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهُ الْقَجْرُ فِي رَمَضَانَ ٢٥٩٠
 - قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِيهِ الْقَطَاءَ ٢٤٠٥
 - قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُخَذَّنُونَ ٦٢٠٤
 - قَدْ كَانَتْ إِخْدَاكُنْ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ ٣٧٣٣
 - قَدْ كَانَتْ إِخْدَاكُنْ تَكُونُ فِي شَرِّ نَبِيَّهَا ٣٧٣١
 - قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ ضَائِمًا ٢٧١٤
 - قَدْ مَاتَ كِشْرَى فَلَا كِشْرَى بَعْدَهُ ٧٣٢٧
 - قَدْ مَضَى الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا ٤٨٢٧
 - قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ ٣٧٤٣
 - قَدْ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَشَرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ٥١٦٤
 - قَدْ رُحِضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَصَنَاءٍ ٥٩٩٥
 - قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ ٥٢٩٠
 - قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مُضِيِّ مِنْ ذِي
 الْحِجَّةِ ٢٩٣٢
 - قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ
 الْعَشْرِ ٣٠١٢
 - قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ
 يَصُومُونَ ٢٦٥٦
 - قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ ٥٥٢٣
 - قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ
 وَهَنَتْهُمْ حُمَى يَنْتَبِ ٣٠٥٩
 - قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتَرَلَ بِفَنَاءِ
 الْكُفَّةِ ٣٢٣١
 - قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمِيمُ الدَّارِيُّ ٧٣٨٨
 - قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكَلٍ ٤٣٥٥
 - قَدِمَ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ،
 الْمَدِينَةَ ٥٩٣٥
 - قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَحَطَبْنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةَ ٥٥٨٠
 - قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ ٦١٢٧
 - قَدِمَ وَقَدْ عَيْدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٥١٧٨
 - قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ ٦٣٢٦
 - قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةً ٢٤٣٢
 - قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُبِيعٌ ٢٩٥٩
 - قَدِمْنَا الْحَذَنِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٤٦٧٨
 - قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْعَجِ ٢٩٤٦
 - قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَضْرَحُ ٣٠٢٤
 - قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَيْكَ
 بِالْعَجِ ٢٩٤٩
 - قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فِي مَسِيرِهِ ١٨٥٣
 - قَرِيبِي، فَقَدْ بَلَغْتَ مَجْلَهَا ٢٤٨٣
 - قَرِيبِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ٦٤٧٠
 - قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمَرْزَبَةُ وَجُهَيْنَةُ ٦٤٣٩
 - قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَحْرَمَةً ٢٤٣١
 - قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا صَحَابًا ٥٠٨٥
 - قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: ٢٤٤٨
 - قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَمًا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! ٢٤٢٨
 - قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ ٣٠٢٢
 - قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشَّفْعَةِ ٤١٢٨
 - قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ ٤٣٩٠
 - قَضَيْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ ٤٥٩٦
 - قَضَيْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ٤٥٩٦
 - قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي ٦٨٤٨

- ٢٠٢٣ - قُمْ فَأَرْجِعْهُمَا .
- ٢٠٢٠ - قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ .
- ٤٦٤٠ - قُمْ، يَا نَوْمَانُ !
- ١٥٥٦ - قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَحْرِ وَالْمَغْرِبِ .
- قُولُوا : اللَّهُمَّ ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ،
وَأَعُوذُ بِكَ
- ١٣٣٣ - قُولُوا : اللَّهُمَّ ! صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
- ٩٠٧ - قُولُوا : اللَّهُمَّ ! صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
- ٩١١ - قُولُوا : اللَّهُمَّ ! صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
- ٣٣٠ - قُولُوا : سُبُّعَنَا وَأَطْفَنَا وَسَلَّمْنَا
- ٥٦٥٣ - قُولُوا : وَعَلَيْكُمْ
- ٢٢٥٦ - قُولِي : السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ
- ٢١٢٩ - قُولِي : اللَّهُمَّ ! اغْفِرْ لِي وَلَهْ
- ٥٣١٧ - قَوْمُوا
- ٤٥٩٦ - قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ
- ١٤٩٩ - قَوْمُوا فَأَصْلِي لَكُمْ
- ٢٤٧٠ - قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ بِالسِّيْتِ لَا يَعْدُو
- ٧٥٢٣ - قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ : ادْخُلُوا الْبَابَ
- ٤٦٦١ - قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي ؟
- ٦٣٢٥ - قِيلَ لِي : أَنْتَ مِنْهُمْ .
- ك**
- ٧٤٦٩ - كَافِلُ النَّبِيِّمِ ، لَهُ أَوْلَىغَيْرِهِمْ ، أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ
- ٥٣٣٣ - كَانَ ابْنُ الرَّبِيعِ يَزُرُّنَا الشَّعْرَ
- كَانَ ابْنُ الرَّبِيعِ يَقُولُ : فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ،
جِئْتُ بِسَلَامٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ١٣٤٣ - كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ اسْتَجَمَرَ بِالْأَلْوَةِ
- ٥٨٨٤ - كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُبَيِّعُ بِالْطَّعَاءِ
- ٣٢٨٣ - كَانَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَسْتَحْيِي
- ٥٦١٣ - كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ
- ٦٢٥١ - كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ
- ٤٨١٩ - كَانَ إِذَا اسْتَحْيَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَاهُ جَبْرِيلُ
- ٥٦٩٩ - كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ ، وَضَعَ كَفَّهُ
- ١٣١١ - كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الشَّهَادَةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى
- ١٣١٠ - كَانَ اسْمِي بَرَّةً ، فَسَمَّيَنِي
- ٥٦٠٨ - كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَأَمُّونَ ، ثُمَّ
- ٦٩١١ - قُلِ : اللَّهُمَّ ! اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي
- ٦٩١٢ - قُلِ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ
- ٦٨٦٩ - قُلِ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا
- ١٥٩ - قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِيمَ
- قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا
- ١٣٤ - قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
- ٦٨٤٨ - قُلْتُ الشَّيْخُ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ :
- ٢٤١٠ - قُلْتُ الشَّيْخُ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ :
- ٢٤١١ - قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَلِمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ ؟
- ٧٥٤٥ - قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ
- ٦٧٠١ - قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ ، غَدَاةَ عَرَفَةَ
- ٣٠٩٨ - قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ : كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ
- ٦٠٦٧ - قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ : مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ
- ٦٣٤١ - قُلْتُ لِحَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ
- ١٥٢٥ - قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى ؟
قَالَتْ : لَا
- ١٦٦١ - قُلْتُ لِعَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ؟
- ١٧٠٧ - قُلْتُ لِعَائِشَةَ : هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ
قَاعِدٌ ؟
- ١٧٠٨ - قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ :
أَدْخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ
- ٣٢٣٩ - قُلْتُ لِعُرْوَةَ : كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ؟
- ٦٠٩٤ - قُلْتُ لِعُرْوَةَ : كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ؟
- ٦٠٩٥ - قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أُمُورًا كُنَّا نَضَعُ
- ٥٨١٣ - قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! رَوْحِي طَلَفَنِي ثَلَاثًا
- ٣٧١٨ - قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِفْعَاءِ
- ١١٩٨ - قُمْ أَبَا الثَّرَابِ ! قُمْ أَبَا الثَّرَابِ .
- ٦٢٢٩ - قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلِهَا
الْمَسَاكِينُ
- ٦٩٣٧ - قُمْ فَأَرْجِعْ .
- ٢٠١٨

- يُصَلُّونَ ٨٣٥
- كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا فَطَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٦٣٧٠
- كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٣٦٧٣
- كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ٣٢٥١
- كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَحْتَمِمُونَ فَيَسْتَحْيُونَ الصَّلَوَاتِ ٨٣٧
- كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سَفْيَانَ ٦٤٠٩
- كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ ٢٨١٥
- كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ ١٩٥٩
- كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ ٤٧٨٤
- كَانَ النَّاسُ يَسْتَأْذِنُونَ الْجُمُعَةَ ١٩٥٨
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ ١٦٢٦
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ٦٠٦١
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ، لَوْ شَاءَتْ بِهِمَّةٌ ١١٠٧
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ، لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا بِمَقْدَارٍ ١٣٣٥
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْقَصْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً، حَدَّثَنِي ١٧٣٢
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِنَا ٦٢٦٩
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ ١٠٠٤
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَحْلِ يَثْرَجًا عَلَى عَيْيَبٍ ٧٠٦١
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِ ٦٣١٩
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ٧٣٧
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سَلِيمٍ ٦٠٥٦
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الطُّهْرَ إِذَا ١٤٠٤
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي النَّصْرَ وَالشَّمْسُ ١٣٨٢
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ، مِنَ اللَّيْلِ ١١٤١
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا ١١٤٧
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً ١٠٠٥
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ، فِي رَمَضَانَ ٢٥٨٤
- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الطُّهْرِ ١٠٢٩
- كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَنَامُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ ٣٨١٠
- كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَشْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ ٦٠٦٢
- كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ٢٦٦١
- كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ٤٠٣
- كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَخَصَتْ ١٣٧٠
- كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حَدِيثَةٍ ٧٠٣٧
- كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ١١٣٤
- كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ ٦٥٠٨
- كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ ٥٤٨٩
- كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَرْقٍ ٥٤٨٦
- كَانَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ ٤٦٧٨
- كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ ٧٥٣٦
- كَانَ رَجُلٌ، لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ ١٥١٤
- كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، بَيْنَهُ أَقْصَى ١٥١٦
- كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ ٣٩٩٨
- كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ ١٨٥٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخُوَدَ النَّاسَ بِالْخَيْرِ ٦٠٠٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، فَرُبَّمَا تَخْضَرُ الصَّلَاةُ ١٥٠٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ٦٠١٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا ٦٠٦٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنَاةَ قَوْمٍ يَصْدَقْتِهِمْ ٢٤٩٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ٢٨٣٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ ٧٠٢٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَبَّرَ، صَلَّى الْقَهْرَ ٢٧٨٥
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَرُيَعَ الشَّمْسُ ١٦٢٥
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اسْتَمْتَحَ الصَّلَاةَ ١٨١٣
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِرِجْلَيْهِ ٧٢٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ ٧٢٥

- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، ٧١٨
نَهَضَ عَلَيْهِ بِأُتْمَعُودَاتٍ ٥٧١٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَةِ ٤٥٢٢
الْقَائِمَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ ١٣٥٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا وَصَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ ٦٢٩٨
وَأَتْبَعَتْ بِهِ رِجْلَهُ ٢٨٢٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ ٦٠٥٤
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ ٦٠٣٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَرَلَ نِسَاءً شَهْرًا ٢٥٢١
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا، وَفِي يَدِهِ ٦٧٣٣
عُودٌ يَتَكُتُّ بِهِ ٦٠٦٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مُرَبُّوعًا ٦٠٧٠
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْقَمِ ٦٠٣٦
وَعَلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْعَشَهُ يَخْدُو ٢٦١٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَجُلًا ٦٠٨٤
فِيَا جَمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ ٢٦٢٣
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ بَعْضُ ٦٠٨٤
وَأَفْطَرَ بَعْضُ ٢٢٥٥
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ ١٤٦٣
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ ٦٠٨٩
صَلَاةِ الْعِشَاءِ ٢٢٠٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ ٦٠١٥
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي سَجْدَةَ قَبَاءٍ ٣٣٩٠
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ ١٤٦٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَكْلِ ثَلَاثِ أَصَابِعَ ٥٢٩٧
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرِ بِصِيَامِهِ قَبْلَ ٢٦٤٠
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ٤٠١٨
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ ١٣٥٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ، أَقْرَعَ بَيْنَ ١٥٨٣
نِسَائِهِ ٢٠٠٥
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ ٢٧٨٧
أَمْيَالٍ ١٠٦٧
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا خَطَبَ اخْمَرَتْ ١١٠٩
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ الْعَشِيرُ ١١٠٨
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ ١١٠٦
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا صَلَّى الْعِدَّةَ جَاءَ ٦٠٤٢
خَدَمُ الْمَدِينَةِ ١٦٨٥
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَلَّى ١٦٧٨
رَكْعَتَيْنِ ١٦٢١
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا عَمِلَ بِهِ السَّيْرُ ١٧٤٤
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ ٨٦٨
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ ٥٩٣
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ١٨٠٦
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى ٦٢٦٨
بِصِيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ ١٣٠٧
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ ١٣٠٨
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ١٥٦٥
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ ٢٠٨٣
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا كَثُرَ فِي الصَّلَاةِ ١٣٥٤

- وَيُحْتَفَا عَلَيْهِ ٢٦٥٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ .. ٦٨١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَثَّرُ بِالْهَذِي ٣١٩٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَرَّرُ لِجَاحِيهِ ٦٢١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ ٢٧٦٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ ٢٧٨٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمُنَ ٦١٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ ... ٣٦٧٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَى رَأْسِهِ ٦٨٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْطُبُ النَّاسَ ٢٠٠٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ١٩٩٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ .. ٦٢٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُكِعُ بِذِي الْحُلْفَةِ ٢٨١٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ١٦١٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا ٣٦٨٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِي الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ .. ١١١٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَشْمَاءَ ٦١٠٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ٦٨٠٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضِيحُ جُنُبًا مِّنْ جَمَاعٍ ... ٢٥٩١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا ... ١٤٥٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا ١٦٦٥
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّهْجَةِ ١٤٦٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ ١٣٨٤
- وَأَقِئَةً ١٣٨٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ١٠١٢
- وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقَاتِحَةٍ ١٠١٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، إِذَا ١٦٨١
- سَمِعَ الْأَذَانَ ١٦٨١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ١٦٨٤
- فَيُخَفِّفُ ١٦٨٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ ١٦١٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ ٢٥٧٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يُفْرَغَ ١٧١٨
- مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ١٧١٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا ١٧٠٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ ١٧٢٠
- عَشْرَةٍ رَّكْعَةً ١٧٢٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، حَتَّى ١٧٢٩
- يَكُونَ ١٧٢٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا ١٧٣٤
- أَوْتَرَ قَالَ: ١٧٣٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مِثْلِي مِثْلِي ١٧٦١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا جِدَاءُهُ ١١٤٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا جِدَاءُهُ ١٥٠٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهُوَ مُقْبِلٌ ١٦١٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصُومُ حَتَّى يَقُولَ: ٢٧٢١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا ٩٠٣
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى ٢٢٥٧
- الْمَقَابِرِ ٢٢٥٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ٧٣٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَائِكَ .. ٧٣٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ ٧٢٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعَ ٧٣٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغَيِّرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ٨٤٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ إِحْدَى نِسَائِهِ ٢٥٧٣
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ ٢٥٨٣
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلِي وَهُوَ صَائِمٌ ٢٥٧٥
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ ٢٥٧٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي ٢٠٢٨
- الْجُمُعَةِ ٢٠٢٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ١٠٣٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ١٦٩٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ ١٧٠٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي ٤٣٩٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، جِئْتُ يُفْرَغُ مِنْ ١٥٤٠
- صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَرَاةِ ١٥٤٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رَبَّنَا آتِنَا فِي ٦٨٤١
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ: إِنَّهُ ... ٦٢٩٧

- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا ١٧٠٣
- فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ٤٨٥٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْثُرُ الشُّكَاكَ مِنَ الْخَيْلِ .. ٥٢٢٩
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ الرَّيْبَ ٥٢٢٦
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ٥٢٢٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ٧٧٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْسُخُ حَدِيثَهُ ٦٨٢
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْصُجُ مَعِيَ وَأَنَا خَائِضٌ ٥٢٢٨
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفَعُ لَهُ الرَّيْبُ ٣١٩٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ ١٣٤٤
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ بِهَلٍّ ١٦١٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَيِّرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ٩٧
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ ٤٦٧٠
- كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَخْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا الثَّرَابَ ٦١٦٢
- كَانَ زَكْرِيَّا تَجَارًا ٢٢١٦
- كَانَ زَيْدٌ يَكْثُرُ عَلَى جَنَابِنَا أَرْبَعًا ١١٣٦
- كَانَ سَلَمَةُ يَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمَضْحَبِ ٦٠٦٩
- كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ... ٧٥٥٢
- كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْنِ سَلُولٍ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ .. ٢٩٦٢
- كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَنَعَةِ ٢٨١٤
- كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ [رضي الله عنه] يَهْلُ بِأَهْلَالٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ١٩٣٨
- كَانَ عُمَرُ يَقْرُبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ٣٥٩٧
- كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ ٧٠٠٨
- كَانَ فَيْسَمٌ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ ٢٩٥٤
- كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمَرْذَلَةِ ... ١٤٦٢
- كَانَ لَا يَبَالِي بَعْضُ تَأْخِيرِهَا ١٨٢٧
- كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ ٨٤٣
- كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَدَّتَانِ ٢٥٣٨
- كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونُ امْرَأَةٍ ٤٢٨٥
- كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَسْعُ بَسْوَةٍ ٣٦٢٨
- كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي مِنْ وَائِلٍ ذَنْبٌ ٧٠٦٢
- كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَنْبٌ، فَقَضَانِي ١٦٥٦
- كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ١٠٤٠
- كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهُ سَاجِرٌ .. ٧٥١١
- كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْجَارِ، قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ .. ٧٠٤٠
- كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا ٦١٤٧
- كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ٦٠٦٠
- كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ ١١٩٩
- كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ ٥٨١٥
- كَانَ نَقْرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَقْرًا مِنَ الْجِنِّ ٧٥٥٥
- كَانَ نَقْرٌ مِنَ الْجِنِّ أَشْلَمُوا ٧٥٥٤
- كَانَ وَصَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٥٤٤٦
- كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ ١٧٣٠
- كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ ١٠٢٨
- كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَرْوَاحِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ ٥٦٩١
- كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ١٧٢٤
- كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الطَّهْرِ أَرْبَعًا ١٦٩٩
- كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا ١٧٠٢
- كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ سُجِّلَ ١٩٣٤
- كَانَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ: قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ ... ٢٧١٩
- كَانَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ ٢٧٢٢
- كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ٢٧٣٠
- كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ ٢٦٨٧
- كَانَ يَتَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُخَيِّ آخِرُهُ ١٧٢٨
- كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ ٥٢٠٦
- كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعْطَمُ الْيَهُودُ ٢٦٦٠
- كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ٢٦٤٤
- كَانَتْ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ خَائِضًا ٦٧٩
- كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجَّوْا فَرَحُوا، لَمْ يَدْخُلُوا ٧٥٤٩
- الْبُيُوتُ ٣٠٨٤
- كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا ٣٠٨٤

- ٢٣١٢ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
 ١٢٢٩ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ تَوْبَتَهُ
 كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ
 ٢٨٣٢ اللَّهُ ﷻ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
 كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرَقِ
 ٢٨٣٩ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى
 ٤٢٠ كَبُرَ - الْكُبْرُ فِي السَّنِ
 ٤٣٤٢ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ
 ٦٢٢٧ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ
 ٦٧٤٨ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ ..
 ٤٥١٩ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيحَتُهُ مِنَ الزُّلْمِ
 ٦٧٥٤ كَتَبَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصَّلْحَ
 ٤٦٢٩ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحُرُورِيَّ
 ٤٦٨٦ كَخِ كَخِ، أَرَمَ بِهَا
 ٢٤٧٣ كَذَبْتُ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا
 ٦٤٠٣ كَذَبَ مَنْ قَالَ، إِنَّ لَهُ لَا جُرَيْنَ
 ٤٦٦٨ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ سَيَاءَ
 ٥٤٢٣ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا
 ٦٥٨٤ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٢١٠٠ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٢١٠٨ كَفَّارَةُ الذَّنْبِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ
 ٤٢٥٣ كَفَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ
 ٢١٧٩ كَفَى [بِالْمَرْءِ] إِنَّمَا أَنْ يَحْسِنَ
 ٢٣١٢ كَلَّا كَمَا قُلْتُ
 ٤٥٦٩ كُلُّ بَيْمِينِكَ
 ٥٢٦٨ كُلُّ، فَإِنِّي أَنَا جِي مِنْ لَا تَنَاجِي
 ١٢٥٣ كُلُّ مِمَّا يَلِيكَ
 ٥٢٧٠ كُلُّهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُثْبِتَ، فَدَعُهُ
 ٤٩٨٧ كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ عَلَيْهَا
 ٣٠٩ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ
 لَتَلْتَقِي عَلَيْهِ نَارًا
 ٣١٠ كُلُّ ابْنِ آدَمَ بِأَكْلِهِ التُّرَابَ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ ...
 ٧٤١٥ كُلُّ اللَّيْلِ فَذُ أَوْزَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ١٧٣٨
- ٦١٦٣ كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا
 ٢٩٥٥ كَانَتْ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالنَّبِيِّ عُرَاءَ
 ٢٩٦٥ كَانَتْ الْمُتَعَفَّةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ
 ٣٧٢٨ كَانَتْ الْمَرْأَةُ، إِذَا تَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا
 ٧٥٥١ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالنَّبِيِّ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ
 كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ،
 مِنْ دُبُرِهَا، فِي قُبُلِهَا
 ٣٥٣٥ كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْرُومَةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ
 ٤٤١٢ كَانَتْ امْرَأَةٌ، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَصِيرَةٌ
 ٥٨٨١ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَأَ اللَّهُ
 ٤٥٧٥ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ
 ٤٧٧٣ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاءَ
 ٧٧٠ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاءَ
 ٦١٤٦ كَانَتْ ثَقِيفٌ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ
 ٤٢٤٥ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 ٢٠٠٦ كَانَتْ سُودَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً بَطْنَةً
 ٣١١٩ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ
 رَكَعَاتٍ
 ١٧٢٧ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرُكُوعُهُ
 ١٠٥٨ كَانَتْ صَلَاتُهُ، فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ
 ١٧٢٦ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَشَانُ
 ٧٠٢١ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلِيمَ نَيْمَةً، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ
 ٦٦٣٧ كَانَتْ فِي بَرِيَّةٍ ثَلَاثَ شَهْرٍ
 ٣٧٨٦ كَانَتْ فُرَيْسٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ...
 ٢٦٣٧ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا
 ١٩٩٥ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيحِي مِنَ الْمَغْنَمِ
 ٥١٢٩ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ
 ٧٣٥ كَانُوا يَزُونُ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ
 أَفْجَرِ الْعُجُورِ
 ٣٠٠٩ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٢٨٣٦ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمَرِ أَرْضِنَا
 ٤٠٨٦ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْ، أَقِيلُ فَلَا يَدُ هَذِي
 ٣١٩٦ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ،

- كُلُّ أَشْيٍ مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ ٧٤٨٥
- كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ ٦٧٦١
- كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ ٦١٣٥
- كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا يَتَّبِعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا ٣٨٥٧
- كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ٧٠٥
- كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ ١٢٩٠
- كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، فَأَكَلَهُ حَرَامٌ ٤٩٩٢
- كُلُّ سَلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ٢٣٣٥
- كُلُّ شَرَابٍ أَشْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ ٥٢١١
- كُلُّ شَرَابٍ مُشْكِرٍ حَرَامٌ ٥٢١٣
- كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَهْنُ ٦٧٥١
- كُلُّ عَامِلٍ مُبْتَرِّ لَعْمَلِهِ ٦٧٣٦
- كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ٢٧٠٧
- كُلُّ كَلِمَةٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ٤٨٦٣
- كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَمٌ، وَكُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ ٥٢١٨
- كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ ٥٥٤٠
- كُلُّ مَغْرُوفٍ صَدَقَةٌ ٢٣٢٨
- كُلُّ مُبْتَرِّ لَمَّا خُلِقَ لَهُ ٦٧٣٧
- كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ ٦٨٤٦
- كُلُّوا، فَإِنَّهُ خَلَالٌ، وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ٥٠٣٢
- كُلُّوا، وَأَخْرِجْ لَهُمْ ٥٣١٧
- كُلُّوا وَأَطِيعُوا وَأَخْشُوا أَوْادِخِرُوا ٥١٠٨
- كُلُّوا وَتَزَوَّدُوا وَأَدْخِرُوا ٥١٠٤
- كُلُّوا وَسَمُّوا اللَّهَ ٥٣١٩
- كُلُّوا، وَهُمْ مُعْرَمُونَ ٢٨٥٤
- كُلُّوهُ، وَهُمْ مُعْرَمُونَ ٢٨٥٧
- كَمْ أَضْدَقْتُهَا؟ ٣٤٩٤
- كَمْ طَلَّقَكِ؟ ٣٧١٣
- كَمْ كَانَ صِدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ ٣٤٨٩
- كَمْ مِنْ عَذَابٍ مُتَعَلِّقٍ أَوْ مُدَلَّى - فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدُّخْدَاحِ ٢٢٣٩
- كَمُلْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ ٦٢٧٢
- كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ؟ ٧٠١٦
- كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا ٥٢٥٩
- كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَخْبَيْنَا ١٦٤٢
- كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا ٣٩٥٣
- كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَدْنَى الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِي ١٩٣٩
- كُنَّا بِعَرَفَةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ٦٧٠٧
- كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ نَزَلَتْ ٦٤٩٨
- كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ ٧١٢٧
- كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ٢٣١٢
- كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، فَذَعَا بِمَا يَدِيهِ ٤٢٦٥
- كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً ٢٤٠٣
- كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَعظَنَا ٦٩٦٧
- كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ ٢٣٥١
- كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ٧٠٦٦
- كُنَّا فِي الْحَمَامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى، فَاطَّلَى ٥١٢٢
- كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَيْعِ الْغَزَقِدِ ٦٧٣١
- كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ ٦٣٣٠
- كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٢٦٨٦
- كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثَّلْثِ ٣٩٢٥
- كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ١٤٧
- كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ ١٤٨٩
- كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَيْرِ بَأْسًا ٣٩٣٥
- كُنَّا لَا نُمْسِكُ لَعُومَ الْأَصَاحِي فَوْقَ ثَلَاثِ ٥١٠٦
- كُنَّا مَشَاءً، فَأَتَانَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ ٤٢٧٠
- كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ ٦٢٤١
- كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشَّعْرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ ٢٦٢٢
- كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفَ ٤١٠٢
- كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدِمَتْ ١٩٩٩
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ ٢٨٠٢
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَنْفَى ٥٢٤٤
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَسَرَّيْنَا لَيْلَةً ١٥٦٤
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ ٢٥٥٩
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ ٣٠٩٦
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَقْبَلْنَا ٣٦٤٠

- ٤٠٧٨ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبَاحُ
 ٢٨٦٠ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرَمٌ
 ٥٤١٣ كُنَّا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ قُرْقِدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ
 ٧٢٢٢ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا
 ٤٠٧٩ كُنَّا مَعَ فَصَالَةَ بْنِ عُثَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ
 ٢٠٥٥ كُنَّا نَوْمُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ
 ٤٣٠٣ كُنَّا نَسِيرُ الْبَرَّ فِي دَارِ سُودَيْنِ بْنِ مَقْرُونٍ
 ٣٢٢٥ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ نَحْضِرَ صَغِيئَةً قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ
 ٥١٠٧ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلَى عَهْدِ
 ١٢٠٣ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ: بِكُلِّ رَجُلٍ
 ٣١٩٠ كُنَّا نَتَمَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمُرَةِ
 ١٩٩٢ كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا
 ٣٩٤٥ كُنَّا نَحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٣٩٢٤ كُنَّا نَخَافُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 كُنَّا نَخْرِجُ، إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ
 الْفِطْرِ
 ٢٢٨٤ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ
 ٢٢٨٣ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ
 ٢٢٨٦ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ
 ٢٦١٧ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ، بِالْقَبْضَةِ مِنَ الثَّمَرِ وَالذَّقِيقِ
 ٣٤١٦ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
 ١٢٠١ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ
 ١٤١١ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ
 ١٤١٠ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَتَخَرَّ
 الْجَزُورُ
 ١٤١٥ كُنَّا نُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ
 أَحَدُنَا
 ١٤٤١ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ
 ١٩٩٣ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَرْجِعُ
 ١٩٨٩ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
 ١٤٠٧ كُنَّا نُصَلِّيُ وَالذَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا
 ١١١٢ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ١٣١٦ كُنَّا نَعْرِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٣٥٦١ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ
 ٢٦١٨
- ٣٤١٠ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ
 ٣١٢٥ كُنَّا نَقْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، نَعْلَسُ
 ٣٢٠٤ كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاءَ فَتُرِيْلُ بِهَا
 كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:
 السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ
 ٨٩٧ كُنَّا نَبْدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ
 ٥٢٣٢ كُنَّا نَتَخَرَّ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ١٤١٦ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحَدَّ عَلَى مِثْبَ فَوْقَ ثَلَاثٍ
 ٣٧٤٢ كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ
 ٢١٦٦ كُنَّا، وَنَحْنُ شَبَابٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 ٣٤١٢ كُنْ أَرْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ
 ٦٣١٣ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ
 ٦٣٧١ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَانِي بِوَضُوءِهِ
 ١٠٩٤ كُنْتُ أَخْدُمُ الرَّبِيبَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ
 ٥٦٩٣ كُنْتُ أَذْغُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ
 ٦٣٩٦ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ
 ١٣١٥ كُنْتُ أَرْبِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ
 ٢١١٩ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَشَالَ عُمَرَ عَنِ الْمَوَاتَيْنِ
 ٣٦٩٤ كُنْتُ أَشْفِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ
 ٥١٣٥ كُنْتُ أَشْفِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
 ٥١٣٨ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ
 ٦٢٩٥ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَافِضٌ
 ٦٩٢ كُنْتُ أَصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ
 ٢٠٠٤ كُنْتُ أَصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ
 قَصْدًا
 ٢٠٠٣ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ
 ٤٣٠٦ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ
 ٢٨٤١ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَطِيبٍ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ
 ٢٨٣٠ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ يَطُوفُ
 ٢٨٤٣ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِخْرَاجِهِ
 ٢٨٢٦ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ
 ٣٦٣١ كُنْتُ أَغْسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ
 ٧٣٢ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَافِضٌ
 ٦٨٨ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَابَةَ هَذِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ٣٢٠٦

- ۳۱۹۷ - كُنْتُ أَهْلُ فَلَانٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
- ۶۶۹ - كُنْتُ أَفْرَكُهُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۲۳۰۴ - كُنْتُ أُمِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ
- ۵۶۶۵ - كُنْتُ أُمِّي مَعَ نَائِبِ الْبَنَانِيِّ قَمَرٍ
- ۲۴۲۹ - كُنْتُ أُمِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِذَاءُ نَجْرَانِي غَلِيطُ الْحَاشِيَةِ
- ۳۰۳۶ - كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَمَرٍ مُتَشَبِّهَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ
- ۱۴۵۱ - كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي - الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي الشَّيْثَةِ - نُزُولًا
- ۶۲۴۵ - كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ
- ۱۱۴۵ - كُنْتُ أَنَا مِمَّنْ يَدَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَجُلَانِي فِي قَلْبِهِ
- ۶۳۸۱ - كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ، فِيهِمْ
- ۲۱۴۹ - كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ
- ۲۹۹۷ - كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ
- ۲۳۵۳ - كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنَاءَهُ قَوْمٌ
- ۶۳۸۳ - كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ
- ۳۱۷۹ - كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ
- ۶۰۹۸ - كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
- ۶۳۹۷ - كُنْتُ رَجُلًا مُشْكِيًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
- ۳۵۰۰ - كُنْتُ رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ
- ۴۶۶۶ - كُنْتُ رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ
- ۵۱۳۱ - كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ، يَوْمَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ
- ۱۷۰۱ - كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارَسٍ، فَكُنْتُ أَصْلِي قَاعِدًا
- ۳۴۸۵ - كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ
- ۶۴۰۵ - كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ
- ۱۹۰۴ - كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي
- ۵۲۶۹ - كُنْتُ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي
- ۶۳۸۲ - كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ
- ۲۳۰۷ - كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَمَرُ أَبُو دَرٍّ
- ۵۱۳۴ - كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَصْبَحَهُمْ
- ۷۱۶ - كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ جَبْرٌ
- ۴۷۳ - كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيِي مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ
- ۶۳۰۵ - كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرْعٍ لَأَمْ زَرْعٍ
- ۳۷۱۰ - كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيدٍ جَالِسًا
- ۶۲۴ - كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَنْتَهَى إِلَى سَبَاطَةِ قَوْمٍ
- ۱۵۶۳ - كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرِهِ
- ۲۳۶۸ - كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
- ۶۷۴ - كُنْتُ نَارًا عَلَى عَائِشَةَ فَاخْتَلَسْتُ فِي ثَوْبِي
- ۵۲۰۹ - كُنْتُ نَهْنُكُمْ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ
- ۲۲۶۰ - كُنْتُ نَهْنُكُمْ عَنِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا
- ۱۵۷۷ - كُنْتُ أَصْلِي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ، إِذَا لَمْ أَصْلُ مَعَ الْإِمَامِ
- ۱۴۶۸ - كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤْخَرُونَ
- ۱۴۶۵ - كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أَمْرَاءُ يُؤْخَرُونَ
- ۳۹۳ - كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثَمٍ فِيكُمْ
- ۱۴۷۰ - كَيْفَ أَنْتُمْ، أَوْ قَالَ: كَيْفَ أَنْتَ
- ۶۳۹۳ - كَيْفَ بِفَرَاتِي مِنْهُ؟
- ۴۱۰۰ - كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟
- ۳۶۷۰ - كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟
- ۱۹۱۴ - كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ «فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ»
- ۶۹۵۹ - كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرْحِ رَجُلٍ انْفَلَسَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ
- ۷۰۲۰ - كَيْفَ نِيَكُمُ؟
- ۳۱۰۲ - كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَشِيَةً
- ۳۱۰۶ - كَيْفَ كَانَ يُسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؟
- ۴۶۴۵ - كَيْفَ يُغْلِقُ قَوْمٌ شَجَرًا نَبِيَهُمْ
- ل
- ۲۴۵۳ - لَنْ أَذَرْتُكُمْ لَأَقْتُلَكُمْ قَتْلَ ثَمُودَ
- ۳۶۶۷ - لَنْ يَبْقِيَ إِلَيَّ قَابِلٌ لِأَصُومِ النَّاسِ
- ۱۰۲ - لَنْ صَدَقَ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ
- ۶۵۲۵ - لَنْ كُنْتُ حَمًا قُلْتُ، فَكُنَّا ثَمِيغُهُمُ الْمَلُ
- ۵۰۲۹ - لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ
- ۷۰۸۰ - لَا أَخَذَ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ

- ٦٩٩٢ - لَا آخِذَ أَغْرَبَ مِنَ اللَّهِ
 - لَا أَذْرِي، إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
 ٥٠١٧ أَجَلَ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ
 - لَا أَذْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مِثَحَتْ
 ٦٦٢٨ - لَا أَشْتَعِ اللَّهَ بَعْلَتُهُ
 - لَا، الثَّلَثُ، وَالثَّلَثُ كَثِيرٌ
 ٤٢٠٩ - لَا أَلْفَيْنِ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ٤٧٣٤ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْخَلِيمُ
 ٦٩٢١ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ
 ٦٩١٠ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 ٣٢٧٨ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 ١٣٣٨ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 ٢٩٥٠ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 ٧٢٣٥ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُفُّ لِلْغَرْبِ مِنْ شَرٍّ
 - لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ غَافَنِي اللَّهُ
 ٥٧٠٣ - لَا أَمَ لَكَ أَتَعْلَمُنَا بِالصَّلَاةِ؟
 ١٦٣٧ - لَا، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَبِصَةِ
 ٧٥٣ - لَا، إِنَّمَا يَخْفِيكَ أَنْ تَخْفِيَ عَلَى رَأْسِكَ
 ٧٤٤ - لَا، أَيُّمُ اللَّهِ! لَا تَصَاحِبُنَا رَاحِلَةً
 ٦٦٠٧ - لَا بَأْسَ، الْفَرِي
 ٢٩٢٩ - لَا بَأْسَ، وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ
 ٦٥٨٢ - لَا، بَلْ شَيْءٌ قَبِيضٌ عَلَيْهِمْ وَمَقْضَى
 ٦٧٣٩ - لَا، بَلْ فِيمَا جَعَلْتَ مِنَ الْأَقْلَامِ
 ٦٧٣٥ - لَا بَلْ لَا يُدْ أَيْدٍ
 ٢٩٥٠ - لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ، وَعَلَى الْأَرْضِ
 ٦٤٨٥ - لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ
 ٥٢٦٤ - لَا تَبَادِرُوا الْإِسَامَ، إِذَا كَثُرَ فَكَبِّرُوا
 ٩٣٢ - لَا تَبَاغُ حَتَّى تَفْصَلَ
 ٤٠٧٦ - لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا
 ٦٥٢٦ - لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَنَافَسُوا
 ٦٥٤٠ - لَا تَبْتَاعُوا الشَّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا
 ٣٨٧٤ - لَا تَبْتَاعُوا الشَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ
 ٣٨٦٥ - لَا تَبْتَاعُوا الشَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ
 ٣٨٧٧ - لَا تَبْتَغُوا وَإِنْ أَعْطَاكُمْ بِدَرَاهِمٍ
 ٤١٦٤ - لَا تَبْتَغُوا وَلَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكُمْ، فَإِنَّ الْعَائِدَ
 ٤١٦٣ - لَا تَبْذُوهَا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ
 ٥٦٦١ - لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ
 ٢٣٠٤ - لَا تَكُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
 ٦٥٧ - لَا تَبِيعُوا الشَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ
 ٣٨٦٩ - لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ
 ٤٠٥٨ - لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
 ٤٠٥٤ - لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزَنًا بِوَزْنٍ
 ٤٠٧٨ - لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا تَبِيعُوا
 ٤٠٥٥ - لَا تَتَخَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ
 ١٩٣٢ - لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا
 ٥٠٥٩ - لَا تَتَرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ
 ٥٢٥٧ - لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ
 ١٨٢٤ - لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصْلُوا إِلَيْهَا
 ٢٢٥٠ - لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَابْتَسِرَ
 ٥١٤٧ - لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَنَاقُطُوا
 ٦٥٣٠ - لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ
 ٣٥٧٩ - لَا تُحْدِثُ امْرَأَةٌ عَلَى مِثْبَ فَوْقَ ثَلَاثِ
 ٣٧٤٠ - لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ
 ٥٩٢٦ - لَا تُحْرَمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ
 ٣٥٩١ - لَا تُحْرَمُ الرُّضْعَةُ أَوْ الرُّضْعَتَانِ
 ٣٥٩٣ - لَا تُحْرَمُ النِّصَّةُ وَالْمَصْنَانِ
 ٣٥٩٠ - لَا تُحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا
 ١٩٢٥ - لَا تُحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا
 ٧٥٢١ - لَا تُحْزِنَنَّ مِنَ الْمَغْرُوفِ شَيْئًا
 ٦٦٩٠ - لَا تُخْبِرَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ
 ٥٩٢٥ - لَا تُخْطُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ
 ٢٦٨٤ - لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
 ٦١٥٦ - لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى
 ٦١٥٣ - لَا تَدْخُلَ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ...
 ٥٥١٤ - لَا تَدْخُلَ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلٌ
 ٥٥١٩ - لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ
 ٧٤٦٤ - لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
 ٧٤٦٥ - لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوُيُّوْا
 ١٩٤ - لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ
 ٢١٣٠

- ٥٠٨٢ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسْنَةً إِلَّا
 لَا تَذْبَحُ الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ
 يُقَالَ لَهُ الْجَهَنَّمُ ٧٣٠٩
 لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ ٢٢٣
 لَا تُزِيلُوا قَوَائِمَكُمْ وَصِيَابَكُمْ إِذَا ٥٢٥٣
 لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ٢١٨
 لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِثْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٤٨٧١
 لَا تَرَأَى الْمَسْأَلَةَ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ ٢٣٩٦
 لَا تَرَأَى جَهَنَّمَ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مُرِيدٍ ٧١٧٧
 لَا تَرَأَى طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي طَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ ٤٩٥٠
 لَا تَرَأَى طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ ٤٩٥٥
 لَا تَرَأَى طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ٣٩٥
 لَا تَرَأَى طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ٤٩٥٤
 لَا تَرَأَى عِصَابَةً مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ ٤٩٥٧
 لَا تَزِرْ وَهْمَهُ دَعْوُهُ ٦٦١
 لَا تَزُكُّوا أَنْفُسَكُمْ ٥٦٠٩
 لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ٣٢٥٨
 لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ٣٢٦٣
 لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ٣٢٦٤
 لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرَّانِ، فَإِنِّي لَا أَمُرُ أَنْ يُتَالَهُ الْعَدُوُّ ٤٨٤١
 لَا تُسَالِّي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتَهَا ٣٦٩٠
 لَا تُسَبِّحُوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي ٦٤٨٨
 لَا تُسَبِّحُوا أَصْحَابِي، لَا تُسَبِّحُوا أَصْحَابِي ٦٤٨٧
 لَا تُسَبِّحُوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ ٥٨٦٦
 لَا تُسَبِّحِ الْحُمَى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا ٦٥٧٠
 لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رِبَاخًا، وَلَا يَسَارًا ٥٦٠٠
 لَا تُسَمُّوا الْعَيْبَ الْكَرَّمَ ٥٨٦٩
 لَا تُسْتَرَوْ، وَإِنْ أُعْطِيَتْهُ بَدْرَهُم ٤١٦٥
 لَا تُشَدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ ٣٢٦١
 لَا تُشَدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ ٣٣٨٤
 لَا تُشْرَبُوا فِي اللَّيْلِ ١٢٠
 لَا تُشْرَبُوا فِي إِثَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ٥٣٩٤
 لَا تُشْهَدْنِي عَلَى جُورٍ ٤١٨٤
 لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ ٦٦٠٦
- ٥٥٤٦ لَا تُصَحِّبِ الْمَلَائِكَةَ رُقَّةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا حَرْسٌ
 لَا تُصَلِّحِ الشُّعْثَانِ إِلَّا لَنَا حَاصَةً ٢٩٦٧
 لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُجْلِسُوا عَلَيْهَا ٢٢٥١
 لَا تُضْمِ الْمَرْأَةَ وَتَعْلَمُ شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ ٢٣٧٠
 لَا تُضْمُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ ٢٤٩٨
 لَا تُجِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ ٢٦٠٩
 لَا تُجْعَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ ٦٣٩٥
 لَا تُعْذِرْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ! ٤١٦٩
 لَا تُعْذِرْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا
 تُصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكْتُمَ ٢٠٤٢
 لَا تُغْلِبَنَّكَ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ ١٤٥٦
 لَا تُفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ ٦١٥١
 لَا تُفْعَلُوا، وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلِ ٤٠٨١
 لَا تُقَاطِعُوا، وَلَا تَذَابِرُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا ٦٥٣٩
 لَا تُقْبَلْ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ ٥٣٧
 لَا تُقْبَلْ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ ٥٣٥
 لَا تُقْتَلْ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ ٤٣٧٩
 لَا تُقْتَلْ، فَإِنْ قُتِلَ فَإِنَّهُ بِمِثْرِكَ قُتِلَ أَنْ تُقْتَلَ ٢٧٤
 لَا تُقَدِّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمٍ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ ٢٥١٨
 لَا تُقْسِمُ ٥٩٢٨
 لَا تُقَطِّعِ الْبَيْدَ إِلَّا فِي رُبْعٍ وَيَسَارٍ فَمَا فَوْقَهُ ٤٤٠١
 لَا تُقُولُوا: الْكَرَّمَ ٥٨٧٢
 لَا تُقُولُوا: كَرَّمَ، فَإِنَّ الْكَرَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ٥٨٦٨
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ ٤٩٥٧
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ ٧٤٠٢
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُخْرَجَ نَارٌ ٧٢٨٩
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُظْطَرِبَ أَلْبَابُ بَنَاءِ
 دُوسٍ ٧٢٩٨
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ٣٩٦
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ ٧٣١١
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا ٧٣١٠
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا تَعَالَاهُمْ ٧٣١٢
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ ... ٧٢٥٦
 لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ ... ٧٢٧٨

- ٧٣٤٢ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ ..
 ٧٢٧٢ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْسِرَ الْفَرَاتُ
 ٧٣٠٨ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ فَحْطَانٍ
 ٧٣١٣ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الثَّرَكُ
 ٧٣٣٩ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ
 ٢٣٣٩ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ
 ٧٢٥٧ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ
 - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ، فَيَقْبِضَ
 حَتَّى يَهْمَ رَبُّ الْمَالِ
 ٢٣٤٠
 ٧٣٠١ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ
 ٣٧٦ - لَا تَقُومُ السَّاعَةَ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ : اللَّهُ، اللَّهُ .
 ٧٥١٠ - لَا تَكْتُمُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ
 - لَا تَكُونَنَّ، إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ
 الشُّوقَ وَلَا آخِرَ
 ٦٣١٥
 ٥٤١٠ - لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ
 ٥٤٠٠ - لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَنَاجَ
 ٢٧٩١ - لَا تَلْبَسُوا الْقَوْبِصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ
 ٢٣٩٠ - لَا تَلْجُؤُوا فِي الْمَسَائِدِ، فَوَاللَّهِ !
 ٣٨٢٣ - لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَّى
 ٥٥٠٢ - لَا تَمْسُ فِي نَعْلِ وَاجِدَةٍ
 ٩٩٥ - لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُطُوطَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ
 ٩٩٢ - لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ
 ٩٩٠ - لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ .
 ٩٨٩ - لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ إِلَيْهَا
 ٤٥٤١ - لَا تَمْنَعُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا .
 ٣٤٥٩ - لَا تَتَاجَسُّوا، وَلَا يَبِيعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
 ١٨٣٣ - لَا تَتَأَمَّ اللَّيْلُ اخْدُوا مِنَ الْعَمَلِ
 ٥١٥٤ - لَا تَتَنَبَّهُوا الرَّهْمَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا
 ٥١٦٨ - لَا تَتَنَبَّهُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي الْمُرْقَبِ
 ٤٢٤١ - لَا تَتَذَرُوا، فَإِنَّ التَّذَرَ لَا يُعْنِي مِنَ الْقَدَرِ
 ٣٤٧٣ - لَا تُنْكَحِ الْأَيِّمَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ
 ٣٤٣٨ - لَا تُنْكَحِ الْعَمَةَ عَلَى بَنِي الْأَخِ
 ٣٤٤٠ - لَا تُنْكَحِ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا
 ٦٥٣٧ - لَا تَهْجُرُوا، وَلَا تَدَابِرُوا، وَلَا تَحْسَبُوا
 ٣٦٧٩ - لَا حَاجَةَ لِي بِهِ .
 ٧٥٢٢ - لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ
 ٣٥٣١ - لَا، حَتَّى يَدُوقَ الْآخَرُ مِنْ عُسَلَتِهَا .
 ٣٥٢٩ - لَا، حَتَّى يَدُوقَ عُسَلَتِهَا .
 ٣١٦٤ - لَا حَرْجَ .
 ٤٤٧٩ - لَا حَرْجَ عَلَيْكَ أَنْ تُثْفِي عَلَيْهِمُ بِالْمَعْرُوفِ .
 ١٨٩٥ - لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ : رَجُلٌ
 ١٨٩٤ - لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ : رَجُلٌ
 ١٨٩٦ - لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ : رَجُلٌ
 ٦٤٦٥ - لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَلَيْمَا حِلْفٍ
 ٦٨٦٤ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .
 ٤٠٩٠ - لَا رَبًّا فِيمَا كَانَ يَدَا يَدَيْهِ .
 ٣٤٦٨ - لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ .
 ٦٩٩٨ - لَا شَيْءَ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .
 ٤٠٨٥ - لَا ضَاعَنِي تَمْرٍ بِضَاعَ
 ٢٧٣٤ - لَا ضَامَ مِنْ ضَامٍ الْأَكْبَدَ .
 ٢٧٤٦ - لَا ضَامَ وَلَا أَفْطَرَ
 ١٢٤٦ - لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ
 ١٩٢٣ - لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَضَرِ
 ٨٧٦ - لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ .
 ٨٧٤ - لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِقَابِضَةِ الْكِتَابِ .
 ٢٧٤١ - لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ
 ١٥٦٤ - لَا صَيْرَ، ازْتَجَلُوا .
 ٥٧٩٨ - لَا طَيِّرَةَ وَخَيْرَهَا الْقَالُ
 ٥٧٩٧ - لَا غَدَاوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غَوْلَ
 ٥٧٨٩ - لَا غَدَاوَى وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ
 ٥٨٠٠ - لَا غَدَاوَى وَلَا طَيِّرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْقَالُ
 ٥٨٠٣ - لَا غَدَاوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيِّرَةَ
 ٥٧٩٤ - لَا غَدَاوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ .
 ٣٥٤٤ - لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا
 ٣٥٤٧ - لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .
 ٣٧٥٣ - لَا عَن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَيْنَ رَجُلٍ
 ٥١١٦ - لَا فَرْغَ وَلَا غَبِيرَةَ
 ١٢٩٨ - لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ

- ۱۸۲۹ - لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً
- ۱۵۶۷ - لَا عَمَلَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ
- ۳۷۴۸ - لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا
- ۳۶۹۹ - لَا نَفَقَةَ لَكَ، فَانْقِطِ
- ۳۶۹۸ - لَا نَفَقَةَ لَكَ، وَلَا سُكْنَى
- ۴۵۷۷ - لَا تَوَرَّثَ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً
- ۴۸۳۱ - لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ
- ۶۵۳۵ - لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ
- ۳۳۰۲ - لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَثِيَّةٌ
- ۴۸۲۹ - لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَثِيَّةٌ
- ۲۴۲۱ - لَا وَاللَّهِ! مَا أَخْطَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ!
- ۱۲۶۲ - لَا وَجَدْتُ، إِنَّمَا يَبْتَغِي الْمَسَاجِدَ لِمَا بَيْنَتْ لَهُ
- ۵۶۲۱ - لَا، وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ
- ۷۰۱۶ - لَا، وَلَكِنْ لَا يَمُوتُكَ
- ۵۳۵۶ - لَا، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ
- ۱۶۹ - لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
- ۱۷۰ - لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَحِبَّ لِأَخِيهِ
- ۲۴۲۲ - لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْغَيْرِ
- ۴۶۲۲ - لَا يَأْتِيهِ إِلَّا أَنْصَارِي
- ۴۱۳۶ - لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِشَيْءٍ خَفِيَ
- ۵۱۰۰ - لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمٍ أَضْحِيَّتِهِ
- ۵۲۶۷ - لَا يَأْكُلُنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ
- ۴۰۰۸ - لَا يَبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِبَيْعٍ بِهِ الْكَلَاءُ
- ۳۴۵۵ - لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
- ۳۴۵۴ - لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ
- ۲۳۸ - لَا يَبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
- ۶۴۷۹ - لَا يَبْقَى مِنْهُنَّ هُوَ الْيَوْمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
- ۶۵۶ - لَا يَبُولُونَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
- ۳۸۱۲ - لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
- ۳۸۱۱ - لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ
- ۳۸۲۴ - لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ
- ۳۸۲۶ - لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعَا النَّاسَ
- ۱۹۲۴ - لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ قَيْصُلِي
- ۲۳۴۳ - لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ مِنْ كَسْبِ طَيْبٍ
- ۳۸۱۵ - لَا يَتَلَقَى الرَّجُلَانِ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ
- ۶۸۱۴ - لَا يَتَمَتَّعُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَّ نَزْلُ بِهِ
- ۶۸۱۹ - لَا يَتَمَتَّعُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، وَلَا يَبْذَعُ بِهِ
- ۵۴۰ - لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُخْسِنُ الْوُضُوءَ
- ۴۸۹۶ - لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يُضَرُّ
- ۴۸۹۵ - لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَائِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا
- ۳۷۹۹ - لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مُتْلُوًّا
- ۱۶۳۸ - لَا يَجْعَلُنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا ...
- ۴۴۶۰ - لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ
- ۳۴۳۶ - لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَتَيْهَا
- ۵۳۳۶ - لَا يُجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمَرُ
- ۵۹۲۶ - لَا يُحَدِّثُنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ
- ۴۴۹۰ - لَا يُحْكَمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ
- ۴۵۱۱ - لَا يُحْلِلُنَّ أَحَدٌ مَا يَبِيتُ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ
- ۴۳۷۵ - لَا يُحِلُّ ذِمَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
- ۳۳۰۷ - لَا يُحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَخْتَلِمَ بِمَكَّةَ السَّلَاحِ
- ۳۲۶۹ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا
- ۳۲۶۰ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ، تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
- ۳۷۳۹ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
- ۳۷۳۴ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
- ۳۷۲۶ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
- ۳۷۲۵ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
- ۳۲۶۶ - لَا يُحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ
- ۶۵۳۴ - لَا يُحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
- ۶۵۳۲ - لَا يُحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
- ۳۴۴۲ - لَا يُخْطَبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ
- ۳۲۷۲ - لَا يُخْلَوْنَ رَجُلٌ بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ...
- ۷۱۲۱ - لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ
- ۶۵۲۰ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ
- ۶۵۲۱ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجِيمٌ
- ۲۹۱ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَتَاثٌ
- ۲۶۵ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
- ۱۷۲ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمُرُ جَارَهُ بِوَابِقِهِ
- ۲۹۰ - لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ

- لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ ٢٦٦
 - لَا يَدْخُلُ النَّارَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، مِنْ أَصْحَابِ
 الشَّجَرَةِ، أَحَدٌ مِنَ الَّذِينَ ٦٤٠٤
 - لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ، بَعْدَ يَوْمِي هَذَا ٥٦٧٧
 - لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ ٥٦٩٠
 - لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ ٥٠٧١
 - لَا يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُغْبِثَ اللَّائِثُ ٧٢٩٩
 - لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ٤١٤٠
 - لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ ١٥١٠
 - لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ٤٧٠٨
 - لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ٤٧١١
 - لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ ١٥٠٩
 - لَا يَزَالُ النَّاسُ يُخَيَّرُ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ ٢٥٥٤
 - لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ ٣٤٧
 - لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا حَبَا مَا وَلِيَهُمْ ٤٧٠٦
 - لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ ٤٩٥٨
 - لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ ٤٧٠٤
 - لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيْزًا مُمِيْعًا ٤٧١٠
 - لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ ٦٩٣٦
 - لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! ٣٤٩
 - لَا يَزِيْهِ الرَّأْيِي حِينَ يَزِيْهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ٢٠٢
 - لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا ٦٥٩٤
 - لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا ٦٥٩٥
 - لَا يَسْتُرُعِيَّ اللَّهُ عَبْدًا رَعِيَّةً، يَمُوتُ ٣٦٤
 - لَا يَسْتَنْقِ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ ٥٥٠٣
 - لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ٦٠٧
 - لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ ٣٨١٣
 - لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ ٣٤٦١
 - لَا يَسْنُ عَبْدٌ سَنَةً ضَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ٦٨٠٢
 - لَا يَسْرُبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا ٥٢٧٩
 - لَا يُبَيِّرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ ٦٦٦٨
 - لَا يَضْرِبُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَانِهَا قِيَمُوتٌ ٣٣٣٩
 - لَا يَضْرِبُ عَلَى لَأْوَانِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا ٣٣٤٧
 - لَا يَضْرِبُ عَلَى لَأْوَانِهَا وَشِدَّتِهَا [أَحَدٌ] ٣٣٤٥
 - لَا يُضَلِّحُ الصَّبَامَ فِي يَوْمَيْنِ ٢٦٧٣
 - لَا يُضَلِّي أَحَدُكُمْ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ ١١٥١
 - لَا يُضْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ ٢٦٨٣
 - لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ شَوْكَةً فَمَا قَوْفُهَا ٦٥٦٣
 - لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ .. ٦٥٦٦
 - لَا يُضَعِّفَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ ٥٠٧٦
 - لَا يُضْرَكَ أَنْ لَا تَحْجُ الْعَامَ، فَإِنَّا نَحْشَى ٢٩٩٠
 - لَا يُطَوَّفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ ٣٠٢٠
 - لَا يُغْرَسُ مُسْلِمٌ غَرْمًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا ٣٩٦٩
 - لَا يُغْرَنُ أَحَدُكُمْ بِدَاءِ يَلَالٍ ٢٥٤٤
 - لَا يُغْرَتُكُمْ أَذَانُ يَلَالٍ ٢٥٤٥
 - لَا يُغْرَتُكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ يَلَالٍ ٢٥٤٦
 - لَا يُغْرَتُكُمْ بِدَاءِ يَلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ ٢٥٤٧
 - لَا يُفْرَقُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ٣٦٤٥
 - لَا يُقْتَسَمُ وَرَثَتِي دِينَارًا ٤٥٨٣
 - لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ٤٦٢٧
 - لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا ٦٨٥٥
 - لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: اسْقِ رَيْكَ، أَطْعِمِ رَيْكَ ٥٨٧٧
 - لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: خَبِثَتْ نَفْسِي ٥٨٧١
 - لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ ١٨٤٢
 - لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكَرُمُ ٥٨٧٠
 - لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ .. ٦٨١٣
 - لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمْنِي ٥٨٧٤
 - لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيَّةَ الدَّهْرِ! ٥٨٦٥
 - لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مُقْبَدِهِ ٥٦٨٤
 - لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ٥٦٨٨
 - لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ٥٦٨٣
 - لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ٤٨٦٢
 - لَا يَكُونُ اللَّعَّالُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ ٦٦١٠
 - لَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْوِعَامَةَ ٢٧٩٢
 - لَا يَلْجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ١٤٣٧
 - لَا يَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ، مِنْ جُنْحٍ وَاحِدٍ، مَرَّتَيْنِ ٧٤٩٨
 - لَا يُنْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِمِيسِهِ وَهُوَ يُنَوِّلُ ٦١٣
 - لَا يُنْسِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ ٥٤٩٦

- ٤١٣٠ - لَا يَمْتَنِعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغُرَّرَ
 ٤٠٠٦ - لَا يَمْتَنِعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَمْتَنِعَ بِهِ الْكَلَاءُ
 ٣٧٧٦ - لَا يَمْتَنِعُكَ ذَلِكَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْنَى
 ٣٧٨٧ - لَا يَمْتَنِعُكَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى
 ٣٧٧٨ - لَا يَمْتَنِعُكَ ذَلِكَ مِنْهَا، الْبَايِعُ وَأَغْنِي
 ٣٥٤١ - لَا يَمْتَنِعُ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ
 ٧٠١٢ - لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَذْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ
 ٦٦٩٨ - لَا يَمُوتُ إِلَّا خِدَاكُنْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْسِبُهُ
 ٦٦٩٦ - لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ
 ٧٢٢٩ - لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الطَّنَّ
 ٦٦٠٨ - لَا يَنْتَبِئُ لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا
 ٦١٥٩ - لَا يَنْتَبِئُ لِعَدُوِّي
 ٥٤٢٧ - لَا يَنْتَبِئُ هَذَا لِلْمُتَّقِينَ
 ٨٠٤ - لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا
 ٧٦٨ - لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ
 ٥٤٥٣ - لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ
 ٣٢١٩ - لَا يَنْفَرُ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ
 ٥١٨ - لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي
 ٥٤٧٧ - لَا يَنْفُسُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِ خَاتَمِي هَذَا
 ٣٤٤٦ - لَا يَنْكُحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يَنْكُحُ وَلَا يَخْطُبُ
 ٥٧٩١ - لَا يُورِدُ مَغْرَضٌ عَلَى مُصْبَحٍ
 ٦٢٥٤ - لَا يَبْعَثُ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ
 ٤٥٩٤ - لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
 ٥٩٩٣ - لَا تُدَوِّنَنَّ عَنْ خَوْصِي رَجُلًا
 ١٨٠٤ - لَا تُرْمَقَنَّ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ
 ٦٤٤٣ - لَا تُسَلِّمْ وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ
 ٤٢٨٨ - لَا تُطِيقَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً
 ٦٢٢٤ - لَا تُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ، أَوْ لَبَأُ خَدَّنَ بِالرَّأْيَةِ، عَدَا
 ٤٦٧٨ - لَا تُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ تَعَالَى
 ٦٢٢٠ - لَا تُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 ٢٧٢٩ - لَا قَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ، مَا عِشْتُ
 ٧٣٦٧ - لَا أَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ
 ٢٨٤٤ - لَا أَنْ أَصْبَحَ مُطْلِقًا بِطَيْرَانٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ
 ٦٨٤٧ - لَا أَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 ٢٢٤٨ - لَا أَنْ يُجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جُفْرَةٍ فَتَحْرَقَ ثِيَابُهُ
 ٢٤٠٢ - لَا أَنْ يُخْتَرِمَ أَحَدُكُمْ حُرْمَةً مِنْ حَطَبٍ
 ٢٤٠٠ - لَا أَنْ يُغْدُو أَحَدُكُمْ فَيَخْطُبَ عَلَى ظَهْرِهِ
 ٥٨٩٤ - لَا أَنْ يُنْتَلَى جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِتْعًا يَرِيهِ
 ٥٨٩٣ - لَا أَنْ يُنْتَلَى جَوْفُ الرَّجُلِ قِتْعًا يَرِيهِ
 ٣٩٥٧ - لَا أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ آخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ
 ٢٠٤٨ - لَا أَنْ تَكُونَ تُكْزِنُ الشُّكَاةَ، وَتُكْفِرُنَ الْعَمِيرَ
 ٢٠٨٣ - لَا أَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 ٥٤١٩ - لَيْسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ مِنْ دِيْبَاجٍ
 ٣٠٩٢ - لَيْتَكَ اللَّهُمَّ! لَيْتَكَ
 ٢٨١١ - لَيْتَكَ اللَّهُمَّ! لَيْتَكَ، لَا شَرِيكَ
 ٣٠٢٩ - لَيْتَكَ بِمَعْرَةٍ وَحَجٍّ
 ٢٩٩٥ - لَيْتَكَ عُمرَةً وَحَجًّا
 ٣٠٢٨ - لَيْتَكَ عُمرَةً وَحَجًّا، لَيْتَكَ عُمرَةً وَحَجًّا
 ٢٨١١ - لَيْتَكَ لَيْتَكَ، وَسَعْدُكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ
 ٢٩٢٠ - لَيْتَنَا بِالْحَجِّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ حَضُّتْ
 ٣١٣٧ - لِنَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَذْرِي
 ٦٥٨٠ - لِنُؤَدِّنَ الْحَقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ٦٧٨١ - لَنَشْعُرَنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، شَيْبًا بِشِيرٍ
 ٩٧٨ - لَنَسُوءَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَنَخَالِفَنَّ اللَّهَ بَيْنَ وَجْهِكُمْ
 ٧٣٣١ - لَنَفْتَحَنَّ عِصَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 ٧٣٣٥ - لَنُقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ، فَلَنَقْتُلَنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ
 الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ!
 ٤٢٥٠ - لَنَنْشِئَنَّ وَلَتَرْكَبَنَّ
 ٥٠٢٧ - لَنَسْتُ بِأَكْبَلِهِ وَلَا مَحْرُوبِهِ
 ٤٣٠١ - لَنَطْمُتُ مَوْلَى كُنَّا فَهَرَيْتُ
 ٦٣٢٢ - لَنَعْلُ أُمَّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ؟
 ٣٥٢٧ - لَنَعْلُكَ تُرَيْدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ
 ٧٧٨ - لَنَعْلُكَ أَعْجَلْنَاكَ؟
 ٣٧٥٥ - لَنَعْلُهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَشْوَدُ جَعْدًا
 ٥١٣ - لَنَعْلُهُ تَنْفَعُهُ شِفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ٢٠٨٥ - لَنَعْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ
 ٣٥٦٢ - لَنَعْلُهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا
 ٥٥٥٢ - لَنَعْنِ اللَّهُ الَّذِي وَسَّمَهُ

- لَعَنَ اللَّهُ الشَّارِقَ، بِسَرِقِ الْبَيْضَةِ ٤٤٠٨
 - لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِصَاتِ وَالْمُسْتَوِصِمَاتِ ٥٥٧٣
 - لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ ٥٥٦٥
 - لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ ٤١٥٠
 - لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ١١٨٤
 - لَعَنَ اللَّهُ مَنْ دَبَّحَ لِغَيْرِ اللَّهِ ٥١٢٥
 - لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ ٥١٢٤
 - لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ ٤٠٩٢
 - لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ ٤٠٩٣
 - لَعْنُ الْمُوَصِلَاتِ ٥٥٧٠
 - لَعْنُ الْوَاصِلَاتِ ٥٥٦٩
 - لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا ١١٨٧
 - لَعْنُوهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَهُ، خَيْرٌ ٤٨٧٣
 - لَعْنُ اخْتِطَارَتْ بِحِطَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ ٦٧٠٤
 - لَعْنُ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ ٥١٣٩
 - لَعْنُ أَنْزَلَ آيَةً مَا أَنْزَلَ، ثُمَّ مَا تَسْخَفُهَا شَيْءٌ ٧٥٤١
 - لَعْنُ أَنْزَلَ عَلَى آيَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ ٤٦٣٧
 - لَعْنُ أَهْلِكُمْ، أَوْ قَطْعُكُمْ، ظَهَرَ الرَّجُلُ ٧٥٠٤
 - لَعْنُ تَابَتْ تَوْبَةُ لَوْ قُيِّمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سَعَتْهُمْ ٤٤٣١
 - لَعْنُ تَابَتْ تَوْبَةُ لَوْ قُيِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ ٤٤٣٣
 - لَعْنُ خَشِيبٌ عَلَى نَفْسِي ٤٠٣
 - لَعْنُ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ ٩٣٩
 - لَعْنُ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَنْتَدِرُونَهَا ١٣٥٧
 - لَعْنُ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَّقِلُ فِي الْجَنَّةِ ٦٦٧١
 - لَعْنُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحَلَاقُ يَخْلِفُهُ ٦٠٤٣
 - لَعْنُ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْقَائِهِ ٢٦٣١
 - لَعْنُ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُتَاقٍ ١٤٨٧
 - لَعْنُ رَأَيْتُنِي أَقْبَلَ الْقَلْبَ لِهَذَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ٣٢٠١
 - لَعْنُ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي ٤٣٠
 - لَعْنُ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ ٤٨١٧
 - لَعْنُ فَدْتُ بَنِي اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ٦٦٦٠
 - لَعْنُ كَانَ تَوَدُّنَا وَتَوَدُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاجِدًا ٢٠١٥
 - لَعْنُ كَانَ بِنَاءَ مِنَ الْمَوَاصِياتِ يَشْهَدُنَ الْعَجْرَ ١٤٥٨

- والمروءة، إلا طوافاً واحداً ٣٠٨٥
- لم يكدب إبراهيم النبي، عليه السلام ٦١٤٥
- لم يكن رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت
- إلا الركن الأسود ٣٠٦٢
- لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحي ٢٠٤٩
- لما أتى أم حبيبة نعي أبي سفيان ٣٧٣٤
- لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية ٣٢٤٥
- لما أحضر النبي ﷺ عند البيت ٤٦٣١
- لما أراذ رسول الله ﷺ أن يكتب إلى الروم ٥٤٨٠
- لما أصيب عمر أقبل صهيب من منزله ٢١٤٧
- لما اغتزل نبي الله ﷺ بساءه ٣٦٩١
- لما آفاه الله على رسوله ما آفاه من أموال
- هوازن ٢٤٣٧
- لما أقبل رسول الله ﷺ من مكة إلى المدينة
- فأتيه سراقه ٥٢٣٩
- لما أنزلت الآيات من آخر سورة البقرة، في
- الربا ٤٠٤٧
- لما انقضت عده زينب ٣٥٠٢
- لما انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ،
- نودي: الصلاة جامعة ٢١١٣
- لما أبدن رسول الله ﷺ ونفل ١٧١١
- لما بلغ أبا ذر مبعث النبي ﷺ بعثه ٦٣٦٢
- لما بينت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس
- بثلاثين حجارة ٧٧١
- لما تزوج النبي ﷺ زينب أهدت له أم سليم ٣٥٠٨
- لما تزوج النبي ﷺ زينب بنت جحش ٣٥٠٥
- لما توفي عبد الله بن أبي ابن سلول ٦٢٠٧
- لما توفي عبد الله بن أبي ابن سلول ٧٠٢٧
- لما نفل رسول الله ﷺ واشتد به وجعه ٩٣٨
- لما خرجنا مع النبي ﷺ من مكة ٥٢٣٨
- لما خلق الله الخلق، كتب في كتابه ٦٩٦٩
- لما رمى رسول الله ﷺ العجزة ٣١٥٥
- لما صالح رسول الله ﷺ أهل المدينة ٤٦٣٠
- لما صور الله آدم في الجنة تركه ما شاء الله ٦٦٤٩
- يكل نبي دعوة مستجابة ٤٩٢
- يكل نبي دعوة يدعوها فأريد ٤٨٧
- يكل نبي دعوة يدعوها فأنا أريد ٤٩٠
- لكني أفيق جليبي، فاطلبوه ٦٣٥٨
- للعبد المملوك المضلح أجزان ٤٣٢٠
- للمملوك طعامه وكسوته ٤٣١٦
- للمهاجر إقامة ثلاث، بعد الصدر ٣٢٩٧
- لله أرحم بعباده من هديه بوليها ٦٩٧٨
- لله أشد فرحاً بتوبة أحدكم ٦٩٥٣
- لله أشد فرحاً بتوبة عبده المؤمن ٦٩٥٥
- لله أشد فرحاً بتوبة عبده المؤمن ٦٩٥٧
- لله أشد فرحاً بتوبة عبده حين يتوب إليه ٦٩٦٠
- لله أشد فرحاً بتوبة عبده من أحدكم ٦٩٦١
- لله أشد فرحاً بتوبة عبده من رجل ٦٩٥٨
- لم أرا رسول الله ﷺ يستلم غير الركنين ٣٠٦٦
- لم أرا رسول الله ﷺ ينسح من البيت ٣٠٦١
- لم أرا كاليوم قط في الخير والشر ٦١٢٣
- لم أزل حريصاً أن أشال عمر عن المراتين ٣٦٩٥
- لم أكن ليلة الجن مع النبي ﷺ ١٠١٠
- لم تراعوا، لم تراعوا ٦٠٠٦
- لم تفعل ذلك؟ ٣٥٦٧
- لم صرته؟ ٢٣٦٩
- لم قلته؟ ٢٧٩
- لم لطمت وجهه؟ ٦١٥١
- لم يبايع رسول الله ﷺ على الموت ٤٨٠٨
- لم يضر ٣٥٠١
- لم يبق مع رسول الله ﷺ في بغض ٦٢٤٢
- لم يبلغ الخصب ٦٠٧٤
- لم يزوج النبي ﷺ على خديجة حتى ماتت ٦٢٨١
- لم يتكلم في العهد إلا ثلاثة: ٦٥٠٩
- لم يخرج إلينا نبي الله ﷺ - ثلاثا ٩٤٧
- لم يظف النبي ﷺ ولا أصحابه بين الصفا
- والمروة، إلا طوافاً واحداً ٢٩٤٢
- لم يظف النبي ﷺ ولا أصحابه، بين الصفا

- لَمَّا قَبِحتْ خَبِيرٌ سَأَلَتْ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ... ٣٩٦٥
 - لَمَّا قَبِحتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ ... ٢٤٤٠
 - لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبِيرَ، أَصَبْنَا حُمْرًا ... ٥٠٢٠
 - لَمَّا قَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ ... ٦٤٠٦
 - لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ ... ٤٦٠٣
 - لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ... ٦٠١٣
 - لَمَّا نَفَضَ اللَّهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ ... ٦٩٧١
 - لَمَّا قَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ ... ٤٢٩٥
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ ... ٤٦٨٣
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، جِيءَ بِأَبِي مُسْجَى ... ٦٣٥٤
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَغُمَرُ ... ٦٢٤٦
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ... ٤٥٨٨
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ ... ٧٢٢٤
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا ... ٢٤٤٧
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَعُظْفَانَ ... ٢٤٤١
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَبِيرٍ جَاءَ جَاءَ ... ٥٠٢١
 - لَمَّا كَانَ يَوْمُ غُرُورٍ تَبَوَّكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ ... ١٣٩
 - لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ ... ٦٠٢٤
 - لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، طَلِقَ يَطْرُحُ ... ١١٨٧
 - لَمَّا نَزَلَتْ: «حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
 الْأَيْتُصُ» ... ٢٥٣٣
 - لَمَّا نَزَلَتْ: «لَا يَسْتَوِي الْغَائِدُونَ مِنْ
 الْمُؤْمِنِينَ» ... ٤٩١٢
 - لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «وَعَلَى الَّذِينَ ... ٢٦٨٥
 - لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا ... ٣١٤
 - نَزَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» ... ٢١٦٥
 - لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا ... ٧٠٦٧
 - يُضْمِرْ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ ... ١٩٤١
 - لِمَنْ شَاءَ ... ١٩٤٢
 - لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي ... ٧٠٠١
 - لَنْ، أَوْ لَا تَسْتَغْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ ... ٤٧١٨
 - لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا ... ٤٩٥٣
 - لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ ... ٤٩٥١
 - لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ... ١٤٣٦
 - لَنْ يُجِيءَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ ... ٧١١١
 - لَهُ أَجْرَانِ ... ٣٤٩٩
 - لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقِرَاءَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ... ٢٣١٨
 - لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا ... ١٦٨٩
 - لَوْ أُعْطِيَتْهَا أَخْوَالُكَ، كَانَ أَكْبَرُ لَأَجْرِكَ ... ٢٣١٧
 - لَوْ أَعْلِمَ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعْنَتْ ... ٥٦٣٩
 - لَوْ أَعْلِمَ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْنَتْ بِهِ فِي عَيْنِكَ ... ٥٦٣٨
 - لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ... ٣٥٣٣
 - لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثَّلَاثِ إِلَى الرَّبِيعِ ... ٤٢١٨
 - لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتُ ... ٦٤٩٥
 - لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ ... ٥٦٤٣
 - لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى مَا أَخَذَتِ النِّسَاءُ
 لَمَتَّهِنَّ ... ٩٩٩
 - لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا ... ١٩٥٨
 - لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ، يَغْفِرَهَا اللَّهُ ... ٦٩٦٤
 - لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ بِلَّةً وَادُّمَالًا ... ٢٤١٨
 - لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي جَعْرِي ... ٣٥٨٨
 - لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي جَعْرِي ... ٣٥٨٦
 - لَوْ أَنِّي اسْتَفْتَيْتُكَ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْدَرْتُ ... ٢٩٥٠
 - لَوْ بَغْتُ مِنْ أَحَبِّكَ ثَمَرًا ... ٣٩٧٥
 - لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لِرَدِّكُمْ ... ٢٥٦٦
 - لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ ... ٧٣٥٥
 - لَوْ تَرَكْتُمَهَا مَا زَالَ قَائِمًا ... ٥٩٤٥
 - لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَوْهَا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ... ٤٧٦٥
 - لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا ... ٤٧٦٦
 - لَوْ دَنَا مِنِّي لَا خَطْفَتُهُ الْمَلَائِكَةُ غَضًّا ... ٧٠٦٥
 - لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَصُرْتُهُ بِالسَّيْفِ ... ٣٧٦٤
 - لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ قِرَاءَتِكَ الْبَارِعَةَ ... ١٨٥٢
 - لَوْ رَجَعْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَجَعْتُ هَذِهِ ... ٣٧٥٨
 - لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْفُطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا ... ٥٩٣٥
 - لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ ... ٢٤٤١
 - لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ ... ٦٠٧٦
 - لَوْ صَعَنْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ؟ ... ٣٧٨٢

- لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا ٤٢٨٩
لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَفَذَّاعُنَّكَ ٦٠٢٣
لَوْ كَانَ اسْتَنْتَى لَوْلَدْتُ كُلَّ وَاحِدَةٍ ٤٢٨٥
لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَاقَتْ ٦٤٩٨
لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ ٦٤٩٧
لَوْ كَانَ ذَلِكَ صَارًا، ضَرَّ قَارِسَ وَالرُّومَ ٣٥٦٧
لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ ٢٤١٧
لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَأَتَفَقَى ٢٤١٥
لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعَتْ يَدَهَا فَقَطَعَتْ ٤٤١٣
لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا ٣٧٦٠
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ٦١٧٢
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ ٦١٧٤
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا ٦١٧٣
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا ٦١٧٥
لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا نَا ٤٨١٣
لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ ٤٨٦٤
لَوْ لَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا ٢٤٧٨
لَوْ لَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا ٢٤٧٠
لَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافِقُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ ٧٢١٤
لَوْ لَا أَنْ يُشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ ١٤٥٢
لَوْ لَا أَنَا مُخْرِمُونَ، لَقِيلَ نَاهُ مِنْكَ ٢٨٤٨
لَوْ لَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ ٣٢٤٥
لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَةٍ ٣٢٤٣
لَوْ لَا أَنْتُمْ تَذُنُّونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا ٦٩٦٣
لَوْ لَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، لَأَخْلَلْتُ ٣٠٢٦
لَوْ لَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يُحْبَبِ الطَّعَامُ ٣٦٤٨
لَوْ لَا حِدَانَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ ٣٢٤٠
لَوْ لَا جِدْقَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ [لَقَعَلْتُ] ٣٢٤٢
لَوْ لَا حَوَاءُ، لَمْ تُخْنِ أُنثَى رَوْحَهَا الدُّهْرَ ٣٦٤٧
لَوْ لَمْ تَكَلِّهْ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ٥٩٤٦
لَوْ مَدُّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وَصَالًا ٢٥٧١
لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا ٣٧٦٣
لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ ٤٤٧٠
لَوْ يَعْلَمُ الْمَارِئِيُّ يَدِي الْمُصْلِي ١١٣٢
لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ ٦٩٧٩
لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّغْفِ الْأَوَّلِ ٩٨١
لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ
بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ٢٢٣٨
لَيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاجِلِيهِ ١٥٦١
لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا النَّبِيُّ خَيْشَ يَقْرُؤُهُ ٧٢٤٢
لَيَذْأَبُ الْأَكْبَرُ ٤٣٤٣
لَيَسْخُلَنَّ عَشْرَةُ عَشْرَةٍ وَلَيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ ٣٥٠٧
لَيُتْرَكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ ٣٣٦٦
لَيُخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ٤٩٠٧
لَيَذْخُلْ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ عَمُوكَ ٣٥٨٠
لَيُرَاجِعُهَا، فَإِذَا طَهَّرْتَ، فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطْلِقْهَا ٣٦٦٥
لَيُرِدَنَّ عَلَيَّ الْعَرُوضُ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحِبِي ٥٩٩٦
لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ٦٩٩١
لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ٦٩٩٤
لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اللَّيْلَةُ ١٤٤٧
لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ إِلَّا هَلَكَ ٧٢٢٧
لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي الشَّفْرِ ٢٦١٢
لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ ٦٦٤٣
لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ٢٤٢٠
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُضْلِعُ بَيْنَ النَّاسِ ٦٦٣٣
لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ الشُّعْرَةُ وَالشُّمْرَتَانِ ٢٣٩٤
لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ ٢٣٩٣
لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ ٦٤١١
لَيْسَ بِذَلِكَ، وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ ٦٦٤١
لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ حَوَانٌ ٣٦٢٢
لَيْسَ ذَلِكَ بِالرُّغُوبِ ٦٦٤١
لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ٦٩٩٦
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَلَا ٢٢٧٣
لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ٣٠٣
لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفَطْرِ ٢٢٧٦
لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرِ صَدَقَةٌ ٢٢٦٨
لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ ٢٢٧١
لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ ٢٢٦٧

- مَا أَرَى بِأَسَا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْتَفِعَ ٥٧٣١
 - مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ، لَمْ يَطْلُبْ بَيْنَ الصَّامَاتِ ٣٠٨١
 - مَا أَرَى عَلَى جُنَاتٍ أَنْ لَا تَطُوفَ ٣٠٨٠
 - مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فُكْلُهُ، وَمَا أَصَابَ ٤٩٧٧
 - مَا أَضْطَقَاهُ اللَّهُ لِمَلَأَ بَيْتَهُ أَوْ لِيَعَادِهِ ٦٩٢٥
 - مَا أَقْعَدَكُمْ هَهُنَا؟ ٥٣١٤
 - مَا الَّذِي يُلْغِي عَنْكُمْ؟ ٢٤٤٠
 - مَا أَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّحْرُ الْأَعْلَى ١٧٣١
 - مَا الْمُسْتَوَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ٩٣
 - مَا الْمُسْتَوَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ٩٧
 - مَا الْمُسْتَوَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ٩٩
 - مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنْ اللَّهُ حَمَلَكُمْ ٤٢٦٣
 - مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ٧٢٢٢
 - مَا أَنْتُمْ بِيَوْمِيذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشُّعْرَةِ ٥٢٣
 - مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ
 - فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ ٢٢٣
 - مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَلِيزِ الْآيَةُ ... ٢٢٩٠
 - مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. ٤٦٤١
 - مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ... ٣٥٠٤
 - مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَسْتَعِجُّ ١٢٢٨
 - مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا؟ ٣٤٠٣
 - مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ ٦١١١
 - مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ ٦٣٩٩
 - مَا بَالُ رَجَالٍ يَلْمُهُمْ عَنِّي أَمْرٌ ٦١٠٩
 - مَا بَالُ رَجَالٍ يُوَاصِلُونَ ٢٥٧٠
 - مَا بَالُ عَابِلٍ أَبْعَثَهُ فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ ٤٧٣٨
 - مَا بَالُهُمْ وَيَا لِكَيْلَابٍ؟ ٦٥٣
 - مَا بَالُهُمْ وَيَا لِكَيْلَابٍ؟ ٤٠٢١
 - مَا بَيْنَ النَّحْتَيْنِ أَوْعُونَ ٧٤١٤
 - مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِسْبَرِي رَوْضَةٌ ٣٣٦٨
 - مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِسْبَرِي رَوْضَةٌ ٣٣٧٠
 - مَا بَيْنَ خَلْقِي آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ ٧٣٩٥
 - مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا حَرَامٌ ٣٣٣٢
 - مَا بَيْنَ مِسْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ٣٣٦٩

- لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ٢٢٦٣
 - لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ٢٢٦٦
 - لَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا بُشِّرَ ٦٨٢٢
 - لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ ٣٦٩٧
 - لَيْسَ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ ٣٧٠٨
 - لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبْطُوهُ الدَّجَالُ ٧٣٩٠
 - لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِفَيْءِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ ٢١٧
 - لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ ٦٧٥٩
 - لَيْسَ مِمَّا مِنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ ٢٨٥
 - لَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ ٣٢٧
 - لَيْسَ أَلْسَنُكُمْ النَّاسَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَقُولُوا ٣٥٠
 - لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُنْطَرَأَ وَلَكِنَّ السَّنَةَ ٧٢٩١
 - لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ٣٧٠٠
 - لِيُضِلَّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ ١٦٠٣
 - لِيُفَرِّقَ النَّاسَ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ ٧٣٩٣
 - لِيُزَمَّ كُلُّ إِنْسَانٍ مُضَلَّاهُ ٧٣٨٦
 - لِيُزَيِّنَ مِنْكُمْ أَوْ لَوْ الْأَخْلَامَ وَالنَّهْيَ ٩٧٤
 - لِيُتَبِعَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا ٤٩٠٤
 - لِيُتَبِعِينَ أَقْوَامَ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ ٢٠٠٢
 - لِيُتَبِعِينَ أَقْوَامَ يَزْعُمُونَ أَنْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ .. ٩٦٦
 - لِيُتَبِعِينَ أَقْوَامَ عَنْ رَفْعِهِمْ أَنْصَارَهُمْ ٩٦٧
 - مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ٢٣٧٤
 - مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ٦١٨٢
 - مَا أَجْلَسَكُمْ؟ ٦٨٥٧
 - مَا أَجِبْتُ أَنْ أَخْذَ ذَلِكَ عِنْدِي دَعْبٌ ٢٣٠٤
 - مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي
 - الصُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِيَةَ ١٦٦٧
 - مَا أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ ٥٣١٣
 - مَا أَذْرِي، أَخَذْتُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَشْكُتُ؟ ٥٤٦
 - مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّكَ كَأَذْنِي ١٨٤٩
 - مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّكَ، مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ ١٨٤٧
 - مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّكَ، مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ ١٨٤٥
 - مَا أَزِدْتُ صَلَاةً فَأَتَوْضَأُ ٨٣٠

- ۷۱۸۶ مَا بَيْنَ مُنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ
 ۵۹۹۸ مَا بَيْنَ نَاجِيَتِي خَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَفَاءِ
 ۶۳۲۲ مَا بَيْنَ لَأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سَلِيمٍ
 ۲۲۰۸ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ عَبْدَ اللَّهِ صَالِحٍ، أَصْحَمُهُ
 ۴۳۷۰ مَا تَأْمُرُنِي؟ تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ
 ۴۶۶۹ مَا تَجَاهِدُ مُجَاهِدًا
 ۴۴۳۷ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ رُلِّي
 ۷۲۸۵ مَا تَذْكُرُونَ؟ قَالُوا: تَذْكُرُ السَّاعَةَ
 ۷۳۵۱ مَا تَزِيهِ الْخَبْرَةُ؟ قَالَ دَرَّ مَكَّةَ
 ۳۰۶۴ مَا تَرَكْتُ اسْتِغْلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ:
 ۶۹۴۵ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً، هِيَ أَصْرُ
 ۶۹۴۶ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ، فِتْنَةً أَصْرُ
 ۴۲۲۹ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا
 ۱۵۶۲ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا؟
 ۴۵۸۸ مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى؟
 ۴۱۰۰ مَا تَرَوْجَتْ؟ أَبْكُرًا أَمْ ثَنِيًا؟
 ۲۳۴۲ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَلَبٍ
 ۳۴۸۷ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا
 ۶۱۲۷ مَا تَصْنَعُونَ؟
 ۶۶۴۱ مَا تَعْدُونَ الرُّقُوبَ فِيكُمْ؟
 ۴۹۴۱ مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟
 ۶۲۳۱ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ
 ۶۲۳۳ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ
 ۶۳۶۴ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ اسْتَلَمْتُ
 ۶۳۶۳ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ اسْتَلَمْتُ
 ۲۴۳۶ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟
 ۲۰۱۴ مَا حَفِظْتُ ﴿ق﴾ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ۴۲۰۴ مَا حَقَّ أَمْرِي وَمُسْلِمٌ، لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ
 ۴۲۰۷ مَا حَقَّ أَمْرِي وَمُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ
 ۷۰۱۶ مَا خَلَقْتُ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَدَأْتَ ظَهْرَكَ؟
 ۶۰۴۸ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ
 ۶۰۴۵ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ
 ۴۵۸۹ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟
 ۵۸۱۹ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ
 ۰۰۲۶ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ
 ۳۶۲۹ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ
 ۳۵۰۳ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ
 ۲۷۸۹ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَافِيًا فِي النَّعْصِرِ قَطُّ
 مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا
 ۳۱۱۶ لِيَمِيقَانَهَا
 ۱۷۱۲ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شَبَحِهِ
 ۵۳۸۳ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَابَ طَعَامًا قَطُّ
 مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّوَافِلِ
 ۱۶۸۷ أَسْرَعَ مِنِّي
 ۲۰۸۶ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَجِيمًا صَاحِبًا
 ۱۵۵۰ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَةٍ
 ۱۶۶۲ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي شُبْحَةَ الضُّحَى
 مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ
 ۱۷۰۴ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا
 ۶۷۵۳ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ
 ۶۰۶۵ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَيْعَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلْوَةِ حَمْرَاءَ ...
 ۶۰۰۷ مَا رَأَيْتُ مِنْ فَرَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا
 ۱۸۲۵ مَا زَالَ بِكُمْ صَبِيغُكُمْ حَتَّى طَلَسَتْ
 ۶۶۸۷ مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ
 ۶۹۱۳ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟
 ۶۴۶۶ مَا زِلْتُمْ هَهُنَا؟
 ۶۰۱۸ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ، فَقَالَ: لَا
 مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا
 ۶۰۲۰ أَعْطَاهُ
 ۶۱۲۱ مَا سَمِعْتُ بَابِنَ قَطُّ أَعَزَّ مِنْكَ
 ۶۳۸۰ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يُخْشِي
 ۹۷۱ مَا سَأَلْتُكُمْ؟ تُبَيِّرُونَ بِأَيْدِيكُمْ
 ۱۳۶۳ مَا سَأَلْتُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعَجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ
 ۱۲۸۳ مَا سَأَلْتُكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ زَيْدٌ
 ۷۳۷۳ مَا سَأَلْتُكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتُ
 ۲۶۰۳ مَا سَأَلْتُهُ
 ۷۴۴۳ مَا سَمِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ
 ۷۴۴۶ مَا سَمِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْرٍ يُرَى

- ٣٧١٩ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا
 ٥١٢٩ مَا لَكَ؟
 ٦٥٧٠ مَا لَكَ؟ يَا أُمُّ الشَّائِبِ!
 ٢٢٥٦ مَا لَكَ؟ يَا عَائِشُ! حَتَّى رَأَيْتَ
 ٧١١٠ مَا لَكَ؟ يَا عَائِشَةُ! أَغْرَبَ؟
 ٥٦٤٧ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ؟
 ٥٧٢٦ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً
 ٣٧٢٢ مَا لِي أَرَاكَ مُتَجَمِّلَةً؟
 ٩٦٨ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ
 ٤٨٣٥ مَا مَسَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدُهُ امْرَأَةً قَطُّ
 ٤٨٦٨ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُجِبُّ أَنْ يَرْجِعَ
 ٥٣٥٣ مَا مِنْ أُنْثَى؟
 ٣٨٥ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ
 ٥٤٣ مَا مِنْ أَمْرٍ مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ
 ٣٦٦ مَا مِنْ أَمِيرٍ يُلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ
 ٥٧٦٨ مَا مِنْ دَاوٍ، إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّودَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ
 مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومَ عَلَى حَنَازِيهِ
 ٢١٩٩ أَرْبَعُونَ رَجُلًا
 ٦٥٦٧ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ
 ٢٢٩١ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا
 ٢٢٩٦ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا
 ٢٢٩٧ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا يَقْرَ وَلَا غَنَمٍ
 ٢٣٠٠ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا يَقْرَ وَلَا غَنَمٍ
 ٢٢٩٠ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ
 ٢٢٩٢ مَا مِنْ صَاحِبٍ كُنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ
 ٢١٢٧ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ يَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ
 ٢٧٣ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 ١٦٩٧ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الوُضُوءَ
 ٦٩٢٧ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
 ١٦٩٦ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ
 ٤٧٢٩ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رِعَّةً
 ١٤٨ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 ٢٧١١ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 ٣٠٣٨ مَا مَتَعَكَ أَنْ تُحْجِيَ مَعَنًا؟
 ٧٤٤٧ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ
 ٧٤٤٥ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خَيْرِ شَعِيرٍ
 ٧٤٤٨ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَئِذٍ
 ٧٤٤٤ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَبَاغَا
 ٧٤٥٨ مَا شَبِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ
 ٦٠٥٣ مَا شَبِمْتُ عَثْرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا أَطِيبَ
 ٢٧٢٤ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا تَامِلًا قَطُّ
 ١٤٥١ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ، أَحَدٌ غَيْرُكُمْ
 ١٠٦١ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْ خَرَّ صَلَاةً
 ١٠٥٤ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً
 ٦٠٥٠ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ يَدُهُ
 ٢٦٦٢ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا
 ٧٠٢٠ مَا عَلِمْتُ؟ أَوْ مَا رَأَيْتُ؟
 ٤٢٦٩ مَا عِنْدِي مَا أُحِبُّكُمْ
 ٦٢٧٨ مَا غَرِثَ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ
 ٦٢٧٧ مَا غَرِثَ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرِثَ عَلَى خَدِيجَةَ
 ٦٢٨٠ مَا غَرِثَ [لِلنَّبِيِّ ﷺ] عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ
 ١٢٠٦ مَا فَعَلْتُ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ؟
 ٧٠١٦ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟
 ٦٣٥٩ مَا قَالَ لَكُمْ؟ قَالَتْ
 ١٠٠٦ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَجِّ وَمَا رَأَهُمْ
 ٥٧٠٥ مَا كَانَ اللَّهُ يُسَلِّطُكَ عَلَى ذَلِكَ
 ٧٥٥٠ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَتَيْنِ أَنْ عَابَتَنَا اللَّهُ
 ١٧٢٣ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرِيدُ فِي رَمَضَانَ
 ١٨٠ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَ[قَدْ] كَانَ لَهُ خَوَارِثُونَ
 ٤٠٧١ مَا كَانَ يَدًا يَدِي، فَلَا بَأْسَ بِهِ
 ٥٧٣٥ مَا كَانَ يُذَرِّبُهُ أَهْلُ رُقِيَّةٍ؟
 ١٩٣٧ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي
 ٦٢٦٢ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ
 ١٣١٧ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا
 ١٩٩١ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى
 ٢٨٨٣ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى
 ٢٧٩٩ مَا كُنْتُ صَابِغًا فِي حَجَّكَ؟ قَالَ: أَنْزَعُ
 ٤١٠٠ مَا لِيَعْبِرُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: عَلِيلٌ

- ۱۶۵۵ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَبَ رَحْمَتِي قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ ۲۶۵۸ - مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَ؟
- ۴۶۳۹ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَلَدًا إِلَّا ۶۵۸۲ - مَا هَذَا دَعَايَ أَهْلِي الْجَاهِلِيَّةِ؟
- ۴۹۲۵ مَا مِنْ غَارِيَةٍ تَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ ۲۸۴ - مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟
- ۳۵۵۴ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الرَّوْلَدُ ۵۳۶۲ - مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ
- ۱۹۳۰ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَتْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَمُضِضُ ۳۰۱۸ - مَا هَذِهِ الْفَتَايَا الَّتِي قَدْ تَشَقَّقَتْ أَوْ تَشَقَّبَتْ
- ۲۳۴۸ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلُمُهُ اللَّهُ ۴۶۶۸ - مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ
- ۷۱۰۸ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ قَرِينَهُ ... ۹۶۴ - مَا بِأَمْرِ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَتْلَ الْإِمَامِ
- ۶۷۳۱ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَثْنُوسَةٍ ۲۹۱۹ - مَا يَبْكِيكَ؟ قُلْتُ: وَاللَّهِ!
- ۶۷۳۳ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَتَرُهَا ۳۶۹۲ - مَا يَبْكِيكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
- ۶۶۹۹ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَمْرٍ أَوْ تَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْهَا ۳۶۹۱ - مَا يَبْكِيكَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!
- ۲۱۲۶ مَا مِنْ مُسْلِمٍ نَصِيهَةٌ مُصِيبَةٌ يَقُولُ ۲۳۹۸ - الْقِيَامَةُ
- ۵۵۳ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ۲۳۰۲ - مَا يَسْرُرُنِي أَنْ لِي أَحَدًا دَعَا تَأْتِي عَلَيَّ ثَابِتَةً
- ۶۵۶۱ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا ۲۳۰۶ - مَا يَسْرُرُنِي أَنْ لِي مِنْهُ دَعَا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ
- ۶۵۵۹ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ ۶۵۶۲ - مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا
- ۳۹۶۸ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ ۶۵۶۸ - مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ
- ۳۹۷۳ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا أَوْ يَرْزُقُ رَزَقًا ۳۶۴۰ - مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟
- ۶۵۶۵ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كَفَّرَ بِهَا .. ۲۸۷۱ - مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟
- ۶۷۵۸ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُلِدُّ عَلَى الْفِطْرَةِ ۱۲۸۸ - مَا يَقُولُ ذُو الْبَيْتَيْنِ؟
- ۶۷۵۵ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ۲۴۲۴ - مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ
- ۶۱۳۳ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُؤَلِّدُ إِلَّا لَخَسَهُ الشَّيْطَانُ ۶۱۶۰ - مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ
- ۶۷۵۹ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُؤَلِّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْوَلَاءِ ۱۴۴۳ - مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ
- مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۲۹۷۷ - مَا يَقُومُ ابْنُ حَبِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا
- ۲۱۹۸ يَتْلَعُونَ بِأَنَّهُ ۱۳۵۹ - مَتَى كُنْتَ هَهُنَا؟
- مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي ۱۷۹ - مَتَى كُنْتَ هَهُنَا؟
- مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ، لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ ۴۸۶۷ - مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ
- مَا مِنْ نَفْسٍ مَثْنُوسَةٍ، الْيَوْمَ ۶۴۸۳ - عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ
- مَا مِنْ نَفْسٍ مَثْنُوسَةٍ، تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ ۶۴۸۶ - مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا
- مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ ۲۳۶۱ - جُنَّتَانِ
- عِنْدًا ۳۲۸۸ - مَثَلُ النَّبِيِّ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ
- مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ ۲۳۳۶ - مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ
- مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ۶۵۹۲ - مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمَرٍ
- مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ ۶۱۱۳ - مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْزَجَةِ
- مَا هَذَا الثَّمَرُ مِنْ ثَمَرِنَا ۴۰۸۴ - مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الرَّزْعِ
- مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الرَّزْعِ ۷۰۹۴ - مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الرَّزْعِ
- مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الرَّزْعِ ۷۰۹۲ - مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الرَّزْعِ

- ٦٥٨٦ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ
 ٤٨٦٩ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ
 ٧٠٤٣ مَثَلُ الْمُتَّقِي كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَابِرَةِ بَيْنَ الْقَتَمَيْنِ
 مَثَلُ الْمُتَّقِي وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ
 جُبَّتَانِ ٢٣٥٩
 مَثَلُ مُؤْجِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ ... ١١١٢
 مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا ٥٩٥٧
 بَنِيَّ وَبَنِيَّ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا ٥٩٥٩
 مَثَلِي وَبَنِيَّ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا ٥٩٦٣
 مَثَلِي وَبَنِيَّ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ٥٩٦٠
 مَثَلِي وَمِثْلَكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا ٥٩٥٨
 مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتِ الصُّبْحُ فَأُذِرْ ١٧٤٩
 مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتِ الصُّبْحُ فَصَلِّ رَكْعَةً .. ١٧٥١
 مَرَّ ابْنُ عَمَرَ بِغَيْثَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ تَصَبَّوْا طَيْرًا .. ٥٠٦٢
 مَرَّ ابْنُ عَمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ تَصَبَّوْا دَجَاجَةً يَتَرَامُونَهَا ٥٠٦١
 مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنْاسٍ، وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ ٦٦٥٧
 مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ ٦٣١٣
 مَرَحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلَا
 التَّدَامِي ١١٦
 مَرَحَبًا بِأَمِّ هَانِيءٍ ١٦٦٩
 مَرَزَتْ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ٦١٥٨
 مَرَزَتْ لَيْلَةً أُشْرِي بِِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ . ٤١٩
 مَرَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ
 النَّخْلِ ٦١٢٦
 مَرَّ رَجُلٌ بِغَضَنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ ٦٦٧٠
 مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمَّ سَلِيمٍ
 صَوْتَهُ ٦٣٧٧
 مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَدْنِيهِ أَوْ هَدْيِيهِ ٣٢١٢
 مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا ٤٤٤٠
 مَرَزْنَا فَاسْتَفْجَنَّا أَرْبَابَنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ ٥٠٤٨
 مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ ٤١٤٥
 مَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ٤٢١٢
 مَرَضْتُ مَرَضًا، فَجَاءَ ابْنُ عَمَرَ يَعُودُنِي ١٥٨٠
 مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَدَّ مَرَضُهُ ٩٤٨
- ٣٦٦٧ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّفْهَا
 ٣٦٥٢ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيَتَرَكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ
 ٣٦٥٤ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرُ
 ٣٦٥٩ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيُطَلِّفْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا
 ٣٦٥٧ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً
 ٣٦٦٦ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّفْهَا لِيَطْهَرَمَا
 ٩٤٠ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ
 ٩٤٨ مَرِّي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ
 ٢٢٠٢ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مَعَهُ
 ٤٠٠٢ مَطْلُ الْغَيْبِ طَلَمٌ
 ٢٤٤٩ مَعَادَ اللَّهِ! أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ
 مُعَقَّبَاتٌ لَا يَحِيبُ قَائِلُهُنَّ، أَوْ قَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا
 وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً ١٣٥٠
 مُعَقَّبَاتٌ لَا يَحِيبُ قَائِلُهُنَّ، أَوْ قَاعِلُهُنَّ دُبُرُ كُلِّ
 صَلَاةٍ ١٣٤٩
 مَكَانَكُمْ ١٣٦٧
 مَكْتُهُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ ٣٣٠٠
 مَكْتُهُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَشَالَ عَمَرَ بْنِ
 الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ ٣٦٩٢
 مَكْتُهُ عَشْرِينَ سَنَةً يُعَدُّنِي مَنْ لَا أَهْلَهُ ٣٦٦١
 مَكْنَنًا ذَاتَ لَيْلَةٍ تَنْظُرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ
 الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ١٤٤٦
 مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيُوتَهُمْ نَارًا ١٤٢٠
 مَنْ أَوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ ٤٥١٠
 مَنْ ابْتِاعَ شَاةً مُضْرَّةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ٣٨٣١
 مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ٣٨٣٦
 مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ٣٨٣٨
 مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ٣٨٤٥
 مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَنَاهُ ٣٨٣٩
 مَنْ ابْتِاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَيَّرَ ٣٩٠٥
 مَنْ ابْتَلَى مِنَ النَّبَاتِ بِشْيْرًا ٦٦٩٣
 مَنْ أَنَاكُمْ، وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ ٤٧٩٨
 مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ زُرْعٍ ٤٠٢٩
 مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا، إِلَّا كَلَبَ مَا بَيْنَهُ ٤٠٣١

- ٥٤٧ - مَنْ أَنْتَمُ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى
 ٥٨٢١ - مَنْ أَتَى عَرَاةً فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ
 ٣٢٩١ - مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزُفْ
 ٢٢٠٠ - مَنْ أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْحَنَّةُ
 ٦٥٢٤ - مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ
 ٦١٢١ - مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَآلَنِي عَنْ شَيْءٍ
 ٦٨٢٠ - مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ
 ٢٩١٥ - مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمُرَةٍ، فَلْيُهْل
 ٧٣٨٦ - مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيُحِبَّ أَسْمَاءَ
 ٤١٢٢ - مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِي
 ٣٣٢٣ - مَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
 ٢٩١١ - مَنْ أَحْرَمَ بِعُمُرَةٍ، وَلَمْ يُهْدِ، فَلْيَحْلِل
 ٣١٩ - مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخِذْ
 ٤١٣٣ - مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ
 ٤١٣٤ - مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ طُلُمًا طَوْفَهُ
 ٦٥١٠ - مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ
 - مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 ١٣٧٤ - مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ
 ١٣٧٢ - مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ
 ٣٩٨٧ - مَنْ أَذْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِيهِ عِنْدَ رَجُلٍ
 - مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ
 ١٣٧٤ - مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا
 ٢٥٨٩ - مَنْ أَذْرَكَ الْفَجْرَ حُبًّا فَلَا يَصُومُ
 ٢١٩ - مَنْ ادَّعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ
 ٣٣٢٨ - مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ
 ٣٣٦١ - مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِشَوْءٍ
 ٣٣٥٩ - مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِشَوْءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ
 ٣٣٥٨ - مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ بِشَوْءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ
 ٢٩١٣ - مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِحَجٍّ وَعُمُرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
 ٢٩١٤ - مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمُرَةٍ فَلْيُهْل
 ٢٣٤٧ - مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَشِيرَ مِنَ النَّارِ
 ٥٧٢٧ - مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْ
 ٤٧٤٣ - مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ
 ٤١١٩ - مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفُ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ
 ٦٦٦٦ - مَنْ أَسَارَ إِلَى أَخِيهِ يَعْدِدُهُ
 - مَنْ اشْتَرَى شَاءَ مُصْرَاةً فَلْيَنْفِلِبْ بِهَا، فَلْيَحْلِلْهَا
 ٣٨٣٠ - مَنْ اشْتَرَى شَاءَ مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ
 ٣٨٣٣ - مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ
 ٣٨٤٢ - مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَحْتَالَهُ
 ٣٨٤٨ - مِنْ أَسَدٍ أَمْنِي إِلَيَّ حُبًّا، نَاسٌ يُكُونُونَ بَعْدِي
 ٧١٤٥ - مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُنْبِتَ الْجَهْلُ
 ٦٧٨٥ - مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَابِقًا؟
 ٢٣٧٤ - مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
 ٤٧٤٧ - مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِفْئِهِمْ
 ٥٦٤٢ - مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
 ٣٧٩٥ - مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائَهُ فِي عَبْدٍ
 ٣٧٧٠ - مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ
 ٤٣٢٦ - مَنْ أَعْتَقَ شِقَاصًا لَهُ فِي عَبْدٍ
 ٤٣٣٢ - مَنْ أَعْتَقَ شِقَاصًا مِنْ مَمْلُوكٍ
 ٤٣٢٩ - مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ
 ٤٣٢٧ - مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ
 ٤١٨٩ - مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمُرِي
 ١٩٨٧ - مَنْ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ
 ١٩٦٤ - مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسَلَ الْجَنَائِزَ
 ٣٥٣ - مَنْ اقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِيسَةٍ
 ٤١٣٢ - مَنْ اقْطَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ طُلُمًا
 ٤٠٢٤ - مَنْ أَقْنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلَبَ صَبِيءٍ
 ٤٠٢٣ - مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَةٍ
 ١٢٥٣ - مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَغْتَرِّكَا
 ٥٣٣٨ - مَنْ أَكَلَ شَيْءَ نَمْرَاتٍ، مِمَّا يَنْ لَابِتَيْهَا
 ١٢٤٩ - مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ سَاجِدًا ...
 - مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَيْبَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا
 ١٢٥٦ - مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَبِّئَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ

إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ٥٤٩
 مَنْ تَوَضَّأَ تَحَوُّ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى ٥٣٩
 مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ٥٤٨
 مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ٥٤٤
 مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ ٣٣٢٩
 مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا يَغْيِرُ إِذْنُ مَوَالِيهِ ٣٧٩١
 مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ ١٩٥٢
 مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ، لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ ٥٤٥٩
 مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ ٥٤٥٧
 مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَرَا ٤٩٠٢
 مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَزُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ ٣٢٩٢
 مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى ١
 مَنْ حُرِمَ الرَّفْقُ حُرِمَ الْخَيْرُ ٦٦٠٠
 مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ ١٨٨٣
 مَنْ خَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا ٣٠٤
 مَنْ خَلَفَ عَلَى مَالٍ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ ٣٥٧
 مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ٤٢٧١
 مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ٣٠٢
 مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٌ يَنْقَطِعُ بِهَا ٣٥٥
 مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ ٤٢٦٠
 مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ٢٨٠
 مَنْ حُوسِبَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عُذْبٌ ٧٢٢٥
 مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُتَوَيَّزْ أَوَّلَهُ ١٧٦٦
 مَنْ خَرَجَ مَعَ جُنَادٍ مِنْ بَيْنِهِمَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ٢١٩٥
 مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ٤٧٨٦
 مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ ٤٧٩٣
 مَنْ خُلِفَ مِنْكُمْ خَلِيفَةٌ يُخْشَى الْمَالَ حَتَّى ٧٣١٧
 مِنْ خَيْرٍ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، وَجُلٌ ٤٨٨٩
 مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ ٦٨٠٤
 مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ٦٩٢٨
 مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ تَعْوَةٍ فَلْيَجِبْ ٣٥١٤
 مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ ٤٨٩٩
 مَنْ دَبَّحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيَدْبَحْ شَاءَ مَكَانَهَا ٥٠٦٥
 مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ٥٩٢١

مَسْجِدَنَا ١٢٥٢
 مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأْنَا ١٢٥٠
 مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأْنَا ١٢٥١
 مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثَّوْمَ فَلَا يَغْشَا ١٢٥٥
 فِي مَسْجِدِنَا ١٢٤٨
 مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَغْيِي الثَّوْمَ ٣٦٢٧
 مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يُقَسَمَ عِنْدَ الْبَكْرِ سَبْعًا ٧٢٤٨
 مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ ٣٢٥٣
 مِنَ الْقَوْمِ؟ ٢٦٣
 مِنَ الْكِبَايِرِ شَتَمُ الرَّجُلِ وَالذَّنْبُ ٤٠٣٢
 مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ ٦٣٥٩
 مَنْ أُنْتُ؟ قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ ٧٥١٢
 مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللَّهُ ٢٣٧٣
 مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ ٢٣٧١
 مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ فَقَالَ بِلَالٌ: تَمَرٌ كَانَ عِنْدَنَا ٤٠٨٣
 مَنْ بَاعَ تَخْلًا قَدْ أَبْرَثَ، فَتَمَرُّهَا لِلْبَائِعِ ٣٩٠١
 مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ ٣٨٦٠
 مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ ١١٩٠
 مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ ٧٤٧١
 مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ قَالَ بُكَيْرٌ: حَيْثُ أَتَاهُ ١١٨٩
 قَالَ: يَنْتَعِي بِهِ ٦٨٦١
 مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ٢١٩٤
 مَنْ تَبِعَ جُنَادَهُ فَلَهُ قِيْرَاطٌ مِنَ الْآخِرِ ٤١٦١
 مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ ٥٣٣٩
 مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ، عَجْوَةٍ ١٥٢١
 مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ ١٩٨٨
 يَتُوبُ اللَّهُ ٥٧٨
 مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ ٥٥٤
 مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ٥٦٢
 مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَتِيزْ، وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُتَوَيَّزْ ٥٦٢
 مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشَى

- ۵۹۲۰ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ
 ۵۹۱۹ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى
 ۵۹۲۳ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى
 ۴۷۹۰ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَضْرِبْ
 ۵۹۳۱ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقْصُصْهَا أَغْبَرَهَا لَهُ
 ۱۷۷ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ يَدِي
 ۳۳۲۷ مَنْ رَعِمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا تَقْرَأُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ
 ۳۷۹۴ مَنْ رَعِمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا تَقْرَأُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ
 ۴۹۳۰ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ يَصْدُقُ
 ۲۳۹۹ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثَّرَا
 ۱۳۵۲ مَنْ سَخَّجَ اللَّهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ..
 ۶۵۲۳ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ
 ۱۴۸۸ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ تَعَالَى غَدًا مُسْلِمًا
 فَلْيَحَافِظْ
 ۴۰۰۰ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ..
 ۱۰۷ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ،
 فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا
 ۲۸۱ مَنْ سَلَ عَلَيْنَا الشَّيْءَ فَلَيْسَ مِنَّا
 ۴۱۱۸ مَنْ سَلَفَ فِي تَمَرٍ
 ۱۲۶۰ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَتَشَدَّدُ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ
 ۷۴۷۶ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ
 ۶۸۰۰ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ شَيْئًا حَسَنَةً، فَعَمِلَ بِهَا ..
 ۲۳۵۱ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ شَيْئًا حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا ..
 ۲۶۳۷ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ
 ۲۶۴۱ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ
 ۵۲۲۲ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ
 ۵۲۲۳ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا
 ۵۱۵۲ مَنْ شَرِبَ الشَّيْءَ مِنْكُمْ، فَلْيُفَرِّغْهُ زَيْبًا قَرْدًا
 ۵۳۸۷ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
 ۶۸۹۰ مَنْ شَرَّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ أَحَدُ بَنِي صَبِيحَتِهَا
 ۲۱۸۹ مَنْ شَهِدَ الْجَنَائِزَ حَتَّى يَصِلَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ
 ۱۷۸۱ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
 ۲۷۵۸ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِنًا مِنْ سُؤَالٍ
 ۲۷۱۳ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 ۳۳۴۴ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَابِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا
 ۳۳۴۶ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَابِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا
 ۱۶۹۴ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
 ۱۴۳۸ مَنْ صَلَّى الْبُرْذَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ
 ۱۴۹۳ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ
 ۱۴۹۱ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ يَصُفِّ
 اللَّيْلِ
 ۱۴۹۴ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ
 ۸۷۸ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِمَا تَحْتَ الْكِتَابِ ..
 ۵۰۷۲ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَوَجَّهَ قِبَلَتَنَا، وَتَسَكَّ تَسَكَّنَا
 ۲۱۹۳ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَائِزٍ فَلَهُ قِيْرَاطٌ
 ۲۱۹۲ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَائِزٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ
 ۹۱۲ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا ..
 ۱۷۶۰ مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْلِي مَثْلِي
 ۱۶۹۵ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً، تَطَوُّعًا
 ۱۷۵۴ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا
 ۵۵۴۱ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يُتَمَّخَّ فِيهَا ..
 ۵۱۰۹ مَنْ صَحَى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ، بَعْدَ
 ثَلَاثَةِ شَيَئًا
 ۴۲۹۹ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِ
 ۴۹۲۹ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا، أُعْطِيَهَا
 ۴۱۳۷ مَنْ طَلَمَ قَيْدَ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ
 ۶۵۵۲ مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي حُرْقَةِ الْجَنَّةِ
 ۶۶۹۵ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا
 ۵۸۸۳ مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ زَيْحَانٌ، فَلَا يَزِدُّهُ
 ۲۱۲ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُتَابِعِ ثَلَاثَةٌ
 ۴۹۴۹ مَنْ عَلِمَ الرَّمِيَّ لَمْ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا
 ۴۴۹۳ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ رَدٌّ
 ۱۵۲۴ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ
 ۱۴۱۹ مَنْ قَاتَلَهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وَبَّرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
 ۴۹۱۹ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ أَعْلَى
 ۴۹۲۰ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا

- ۱۴۰ مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ۱۴۰
- ۸۵۱ مَنْ قَالَ جِبْنَ يَصْبِحُ وَجِبْنَ يُعْصِي: شُبْحَانُ ۸۵۱
- ۶۸۴۳ اللَّهُ وَيُحْمَدُهُ ۶۸۴۳
- ۶۸۴۴ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ۶۸۴۴
- ۶۸۴۲ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ ۶۸۴۲
- الثَّلَاثُ ۶۸۴۲
- مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ ۶۸۴۲
- دُونِ اللَّهِ ۱۳۰
- مَنْ قَامَ الشَّئْءُ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ۱۷۸۵
- مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ۱۷۷۹
- مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ ۵۶۸۹
- مَنْ قِيلَ تَحْتَ رَأْيِهِ عُمِيَّةٌ ۴۷۹۲
- مَنْ قِيلَ دُونَ مَا لَيْهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۳۶۱
- مَنْ قِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۴۹۴۱
- مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا، لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ، فَلَهُ سَكْبَةٌ ۴۵۶۸
- مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ۳۰۰
- مَنْ قَتَلَ وَرَعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبِهِ كُنِيَ لَهُ مَائَةٌ ۵۸۴۷
- خَسَنَةٌ ۵۸۴۷
- مَنْ قَتَلَ وَرَعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبِهِ ۵۸۴۶
- مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً بِالرُّكَا ۴۳۱۱
- مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ... ۱۸۸۰
- مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا ۲۶۶۹
- مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ ۴۲۵۹
- مَنْ كَانَ دَبَّحَ أَصْبَحَتْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ۵۰۶۴
- مَنْ كَانَ دَبَّحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعَذِّبْ ۵۰۷۹
- مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ ۶۱۷۸
- مَنْ كَانَ صَحِيًّا، فَلْيُعَذِّبْ ۵۰۸۱
- مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيُجِئْ بِهِ ۳۴۹۷
- مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ ۳۴۱۹
- مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَتَيْنِ، فَلْيُعَذِّبْ بِثَلَاثَةٍ ۵۳۶۵
- مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَأْتِنَا بِهِ ۳۵۰۱
- مَنْ كَانَ لَهُ دَبَّحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أَهْلٌ هَلَالٌ ذِي ۵۱۲۱
- الْحَبِيبَةِ ۵۱۲۱
- مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكَ فِي رُبْعَةٍ أَوْ تَحِلٍّ ۴۱۲۷
- مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيَزْرِغَهَا ۳۹۲۳
- مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعَذِّبْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ۴۵۱۷
- ظَهَرَ لَهُ ۴۵۱۷
- مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيُعَذِّبْ عَلَى إِخْرَاجِهِ ۳۰۰۲
- مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيُجَلِّ بِالْحَجِّ مَعَ عُمَرَةَ ۲۹۱۰
- مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيُجَلِّ بِالْحَجِّ مَعَ عُمَرَةَ ۲۹۱۲
- مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ ۲۷۶۶
- مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَصَبِّحْ ۶۷۳۱
- مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَجُلُ مِنْ شَيْءٍ ۲۹۸۲
- مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ ۲۰۳۸
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ ۳۶۴۴
- أَمْرًا ۱۷۳
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا .. ۱۷۳
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذُ ۴۰۷۹
- إِلَّا بِمَثَلٍ يَعْمَلُ ۴۰۷۹
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي ۱۷۴
- جَارَهُ ۱۷۴
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى ۱۷۶
- جَارِهِ ۱۷۶
- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ۴۵۱۳
- مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ إِنْ مَنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ ۳۹۶۱
- مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغَهَا أَوْ لِيَمْنَحَهَا أَخَاهُ ۳۹۳۱
- مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغَهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِغَهَا ۳۹۱۷
- مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيَهَبْهَا ۳۹۲۶
- مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيَزْرِغَهَا ۳۹۱۸
- مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۱۷۳۶
- مَنْ لَا يَزْحَمُ النَّاسَ لَا يَزْحَمُهُ اللَّهُ ۶۰۳۰
- مَنْ لَيْسَ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْ فِي ۵۴۲۵
- الْآخِرَةِ ۵۴۲۵
- مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَةً أَوْ ضَرَبَهُ ۴۲۹۸
- مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِبِيرَ ۵۸۹۶
- مَنْ لَعِبَ بِاللَّيْلِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۲۷۰
- مَنْ لَكُمِبَ بِنِ الْأَشْرَفِ؟ ۴۶۶۴

- مَنْ لَمْ يَجِدْ تَعْلِينَ فَلْيَتَلَبَّسِ الْخُفَيْنِ، ٢٧٩٣
- وَلْيَطْلُعْنَهَا ٢٧٩٣
- مَنْ لَمْ يَجِدْ تَعْلِينَ فَلْيَتَلَبَّسِ الْخُفَيْنِ، وَمَنْ لَمْ ٢٧٩٧
- يَجِدْ ٢٧٩٧
- مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبُّ أَنْ يُجْعَلَهَا ٢٩٢٢
- عُمْرَةً ٢٦٩
- مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا ٢٦٩٢
- مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَبَاحٌ، صَامَ عَنْهُ وَلَيْتَهُ. ٤٩٣١
- مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغُزْ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ ١٣٦
- مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ ٢٦٨
- الْجَنَّةَ ٢٣٥٨
- مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ ١٧٤٥
- مَنْ مَاتَ مَتَّحٌ عِنْدَتْ بَصَدَقَةٌ وَرَاحَتْ بِبَصَدَقَةٍ ١٧٤٥
- مَنْ تَأَمَّ عَنْ جُزْئِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ٦٨٧٨
- مَنْ نَزَلَ مَتْرَلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ ١٥٦٠
- الثَّامَاتِ ١٥٦٨
- مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ١٥٦٨
- مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكُفَّارُهَا ١٥٦٦
- مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كُفَّارَةَ ٢٧١٦
- لَهَا ٦٨٥٣
- مَنْ نَسِيَ وَهُوَ ضَائِمٌ، فَأَكَلْ ٢١٥٧
- مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُوفَةً مِنْ كُوفِ الدُّنْيَا ٤٦٦٨
- مَنْ نَبَّحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ، بِمَا نَبَّحَ عَلَيْهِ ٦٣١٥
- مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ ٦٢٣٠
- مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ: هَذَا وَخِيَّةٌ ٥٦٣٥
- مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَنَا ١٦٦٩
- مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: أُمُّ هَانِي وَبِئْتُ أَبِي طَالِبٍ ٢٣١٨
- مَنْ هُمَا؟ فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ٦٣٦٨
- مَنْ وَضَعَ هَذَا؟ ٦٣٥٣
- مَنْ يَأْخُذُ بِنَتِي هَذَا؟ ٦٣٩٧
- مَنْ يَسْطُو نَوْبَةَ فَلَرٌ يَنْسَى شَيْئًا ٢١٤٧
- مَنْ يُنْكِي عَلَيْهِ يُعَذَّبُ ٦٥٩٨
- مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ، يُحَرِّمِ الْخَيْرَ.
- مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَتَعَمَّ لَا يَبْأَسُ ٧١٥٦
- مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَسَمِعْتُ ٢٣٨٩
- مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَلَا تَزَالُ ٤٩٥٦
- عِصَانَةً ٧٤٧٧
- مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ ٢٣١٢
- مَنْ يُشْتَرِي مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ٤٣٣٨
- بِشَمَانٍ بِأَتَةٍ دَرَاهِمَ، فَذَقَهَا إِلَيْهِ ٧٠٣٨
- مَنْ يُضَعِدُ الشَّيْئَةَ، ثَبَّتَ الْمُرَارَ ٥٣٥٩
- مَنْ يُصَيِّفُ هَذَا، اللَّيْلَةَ، رَحِمَهُ اللَّهُ ٢٠١٠
- مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ ٧٢١٣
- مَنْ يُعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ؟ ٢١٣٨
- مَنْ يُعُوذُ مِنْكُمْ؟ ١٧٨٢
- مَنْ يُقِمُّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُؤَاقِفُهَا ٤٦٦٢
- مَنْ يُنْظَرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟ ٢٠٠٧
- هَادِي لَهُ ٦٧٦٠
- مَنْ يُؤَلِّدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ ٢٩٢٣
- بِئْسَ مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِمَّا مِنْ قَرْنٍ ٦٣٦١
- مُنْذُ كُمْ أَنْتَ هُنَا؟ ٣١٧٦
- مَنْزِلُنَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ، الْخَيْفَ ٧٢٧٧
- مَنْعَتِ الْعِرَاقُ دَرَاهِمَهَا وَفَقِيرَهَا ٦٩٦
- مِنْهُ الْوُضُوءُ. ٧٢٦٢
- مِنْهُمْ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُلُ يَذْرُونَ شَيْئًا ٥٦٥٩
- مَنْ، يَا عَائِشَةُ؟ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ ٢٨٠٦
- مُهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحَلِيفَةِ ٢٨١٠
- مُهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ ٣٤٣٤
- مَهْلًا، يَا ابْنَ عَبَّاسِ! ٤٤٣٢
- مَهْلًا يَا خَالِدُ! ٤١٨
- مُوسَى أَدَمَ طَوَالَ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُعُوَّةٍ ٧١٦٥
- نَارُكُمْ هَذِهِ - الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ - جُزْءٌ ٣١٧٥
- نَارُ لَوْ أَنَّ غَدَاً بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ

- ١١٧١ - نُصِرْتُ بِالرُّغْبِ عَلَى الْعُدُوِّ
 ٢٠٨٧ - نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأَهْلَكَتْ عَادًا بِالذُّبُورِ
 ٦١٦٩ - نَظَرْتُ إِلَى أَفْئَادِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا
 - نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً، حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ
 ١٤٤٩ - يَضِبُ اللَّيْلُ
 ٧٠٢ - نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ
 - نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا، حَتَّى قَامَ قَائِمُ
 ٧٥٢١ - الطَّهِيْرَةُ
 ٥٣٥٢ - نَعَمْ، الْأَدَمُ الْخُلُ
 - نَعَمْ، الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
 ٣٥٦٨ - نَعَمْ، إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ
 - نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ
 ٣٦٩١ - نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أَخُذْهُ
 - نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ
 ٣٤٧٥ - نَعَمْ، تُشْتَأَمَرُ
 - نَعَمْ، ذَلِكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ
 ٢٣٢٥ - نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ
 - نَعَمْ، ضَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ
 ٢٣٢٠ - نَعَمْ، لَكَ فِيهِمْ أَجْرٌ مَا أَنْقَبْتَ عَلَيْهِمْ
 ٥٨١ - نَعَمْ، لَكُمْ سِتْمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ
 - نَعَمْ، لِيَتَوَضَّأُوا لَيْسَ، حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ
 ٥١٠ - نَعَمْ، هُوَ فِي ضَعْفٍ مِنْ نَارٍ
 ٢٣٧١ - نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ
 ٢٣٦٨ - نَعَمْ، وَالْأَجْرُ يَتَنَكَّمَا بِضَعْفَانِ
 ٤٢١٤ - نَعَمْ، وَالثَّلَثُ كَثِيرٌ
 - نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ
 ٦٥٦٠ - مُسْلِمٌ
 ٥١١ - نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي عَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ
 ٣٢٥٥ - نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ
 ٧١١٠ - نَعَمْ، وَلَكِنْ رَأَيْتُ أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ
 ٤٣٢٤ - نَعَمْ، لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى
 ٢٩٠٨ - نَفِستَ أَسْمَاءُ بِنْتُ حُمَيْسٍ بِمُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 ٤٥٦٣ - نَفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا
 ٧٣٨٦ - نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ
 ٤٩٣٤ - نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عُرَاءَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 ٤٩٣٦ - نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ طَهْرًا ...
 ٦٨٩ - نَاوِلْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الشَّنَجِدِ
 ٤٦٩ - نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا
 - نَحَرْتُ هَهُنَا، وَمِلَى كُلَّهَا مَنَحَرًا
 ٢٩٥٢ - نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَكَلْنَاهُ
 ٣١٨٥ - نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ الْبَدَنَةِ
 ٣٨٢ - نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، إِذْ قَالَ:
 ١٩٨٠ - نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 - نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيَدِ
 ١٩٨١ - أَنَّهُمْ
 - نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ..
 ٢٦٥٦ - نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ
 ٣١٨٠ - نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِنَا
 ٦٢٤٣ - نَذَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
 ٤٥٩٦ - نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
 - نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَضَلَّيْتُ مَعَهُ
 ١٣٧٩ - نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي
 ٥٣٢٨ - نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا
 ٥٣٦٦ - نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ
 ٥٨٥٠ - نَزَلَتْ آيَةُ الْمُنْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ بِغَيْرِ مُنْعَةٍ
 - الْمُنْعُ
 ٢٩٨٠ - نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ
 ٤٥٥٧ - نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشُّرْكِ
 ٧٥٤٣ - نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ: أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ
 ٦٢٤٠ - نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ
 ٧٢١٩ - نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا
 ٧٥٥٧ - مِنَ الْجَنِّ
 - نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
 ٧٥٤٤ - مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾
 ١٤٢٨ - نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾
 ١٠٠١ - نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ
 ٣١٦٩ - نَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ
 ٦٤٥٨ - نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرٌ نِسَاءً وَكُنَّ الْإِبِلَ

- ١٧٩١ نهى رسول الله ﷺ عن أكل كل ذي ناب من
 السباع. ٤٩٨٩
 ٣١٧٤ نهى رسول الله ﷺ عن أكل لحوم الضحايا
 ٥١٥٣ بعد ثلاث
 ٥٥٩٩ نهى رسول الله ﷺ عن الدباء والحشم ٥١٨٠
 ٣٨٠٦ نهى رسول الله ﷺ عن الشرب في الحشم .. ٥١٨٥
 ٥٤٣٨ نهى رسول الله ﷺ عن الشعار ٣٤٧١
 ٥٤٩٣ نهى رسول الله ﷺ عن الشعار ٣٤٦٩
 ١٠٧٦ نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه ٥٥٥٠
 ٥٤٣٩ نهى رسول الله ﷺ عن الفحم بالذهب ٤٠٧٣
 ١٠٨٠ نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثمر حتى يتدو
 صلاحه. ٣٨٧٢
 ٢٥٧٢ نهى رسول الله ﷺ عن بيع السين ٣٩٣٠
 ٥٢٧١ نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثعلبي حتى يأكل
 منه ٣٨٧٣
 ٤٩٦٧ نهى رسول الله ﷺ عن بيع الزرق بالذهب
 ٥٠٥٧ نهى رسول الله ﷺ عن بيع الزرق بالذهب ٤٠٧٢
 ٣٤٤٣ نهى رسول الله ﷺ عن بيع ضراب الحمل ... ٤٠٠٥
 ٣٨٢٢ نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء ٤٠٠٤
 ٣٨٢٥ نهى رسول الله ﷺ عن صومتين: يوم الفطر .. ٢٦٧٦
 ٢٢٤٥ نهى رسول الله ﷺ عن كراء الأرض ٣٩١٥
 ٣٤٣٩ نهى رسول الله ﷺ عن كل ذي ناب من
 السباع ٤٩٩٤
 ٣٤٤٤ نهى رسول الله ﷺ عن متعة النساء، يوم
 خيبر ٣٤٣٥
 ٤٨٣٩ نهى رسول الله ﷺ عن شيب الجحر؟ ٥١٩٠
 ٤٩٦٩ نهى عن بيع الثمر حتى يتدو صلاحه ٣٨٧٥
 ٥٠٦٣ نهى عن بيع الزرق بالزرق ٤٠٥٥
 ٥٣٣٥ نهى عن بيعتين: الملامسة والمناذرة ٣٨٠٥
 ٥٠٠٩ نهى عن تقصيص القبور ٢٢٤٧
 ٥٠٦٣ نهى عن تقصيص القبور ٥٢٠٨
 ٥٢٠٧ نهى عن الشيب إلا في سقاء ٥٢٠٧
 ٥١١٤ نهى عن زيارة القبور، فزوروها ٥١١٤
 ١٠٢ نهى أن تسأل رسول الله ﷺ عن شيء ١٠٢

- نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاصِرُ لَبَادٍ ٢٨٢٨
 - نُهِنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ٢١٦٧
 - نُهِنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ ٥٠١٤
 - نُورُ أُنَى أَرَاهُ ٤٤٣
 هـ
 - هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا ٧٢٩٤
 - هَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَنَابِ الْأَيْمَنِ ٣١٥٣
 - هَانُوا مَا [كَانَ] عِنْدَكُمْ ١٥٦٣
 - هَاتِ يَدَكَ أَبَا بَكْرُ ٢٠٠٨
 - هَاجَتْ رِيحُ حَمْرَاءَ بِالْكُوفَةِ ٧٢٨١
 - هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 نَتَّبِعِي وَجْهَ اللَّهِ ٢١٧٧
 - هَجَاهُمْ حَسَنٌ فَشَقَى وَاشْتَقَى ٦٣٩٥
 - هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَصَلَ اللَّهُ عَنْهَا ١٩٨٣
 - هَذَا أَمِيرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ ٦٢٥٣
 - هَذَا جَبْرِيلُ، حَاجَ لِيَعْلَمَ النَّاسُ دِينَهُمْ ٩٧
 - هَذَا جَبَلٌ يُحْيِيْنَا وَنُحْيِيْهُ ٣٣٢١
 - هَذَا حَجَرٌ رُبِّي بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سِتِّينَ خَرِيفًا ٧١٦٧
 - هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ ٣٥٦٨
 - هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ ٢٩١٩
 - هَذَاكَ ابْنُ خَنْظَلَةَ يَبِيعُ النَّاسَ ٤٨٢٤
 - هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكُلْهُ قَطُّ ٥٠٤٠
 - هَذَا مَضْرَعٌ فَلَانِ عَدَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ٧٢٢٢
 - هَذَا يَوْمٌ غَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكُنْبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
 صِيَامَهُ ٢٦٥٣
 - هَذِهِ الْبَيْلَةُ ٣٢٣٧
 - هَذِهِ الْبَيْتَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ٧٥٣٢
 - هَذِهِ رَحْمَةٌ، جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ٢١٣٥
 - هَذِهِ طَابَةٌ، وَهَذَا أُخَذَ ٣٣٧١
 - هَذِهِ طَابَةٌ، وَهَذَا أُخَذَ ٥٩٤٨
 - هَذِهِ طَيِّبَةٌ، هَذِهِ طَيِّبَةٌ ٧٣٨٦
 - هَذِهِ عُمُرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا ٣٠١٤
 - هَذِهِ مَكَانٌ عُمْرَيْكَ ٢٩١٠
 - هَكَذَا أَنْزَلْتُ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ ١٨٩٩
- هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ؟ ٢٨٥٩
 - هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ؟ ٦٣٦٥
 - هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا ٤٢٢٧
 - هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ ٢٣١
 - هَلْ تَذَرُونَ مِمَّا أَضْعَكُ؟ ٧٤٣٩
 - هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ ١٤٣
 - هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟ ٤١٥٧
 - هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ ٧٢٤٥
 - هَلْ تَسْمَعُ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ ١٤٨٦
 - هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهْرِ؟ ٤٥٤
 - هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهْرِ؟ ٧٤٣٨
 - هَلْ تَضَارُونَ فِي [رُؤْيَةِ] الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ ٤٥١
 - هَلْ تَقْبِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟ ٦٣٥٨
 - هَلْ خَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟ ٧٠٠٦
 - هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا؟ ٥٩٣٧
 - هَلْ شُئْتُ مِنْ هَذَا؟ ٢٩٥٩
 - هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْقُرْلَ؟ فَقَالَ:
 نَعَمْ ٣٥٤٤
 - هَلْ شَعَرْتَ أَنَّهُ أَوْجِي إِلَيَّ أَنْتُمْ تُفْتَنُونَ ١٣١٩
 - هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ
 الْجِنِّ؟ ١٠٠٧
 - هَلْ صُمْتُ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟ ٢٧٥٣
 - هَلْ صُمْتُ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟ ٢٧٥٢
 - هَلْ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا؟ ٤٠٤٤
 - هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ ٢٤٩٠
 - هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ ٢٨٨٤
 - هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا ٣١٢٢
 - هَلْ قَرَأْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُتَيْنٍ؟ ٤٦١٧
 - هَلْ قَرَأْتَ؟ ٢٩٢٢
 - هَلْ قَرَأْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ ١٥٤٦
 - هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَغْلُومًا ٢٧١٧
 - هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَصَتْ؟ ٦٠٧٤
 - هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ ٣٧٦٦
 - هَلْ مَسَحْتُمَا سِنِينَكُمَا؟ ٤٥٦٩

- ٥٩٤٧ هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ ثَابِيهَا شَيْئًا؟ قَالَا: نَعَمْ.
- ٥٣٦٤ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟
- ٥٦١٢ هَلْ مَعَكَ ثَمَرٌ؟
- ٥٨٨٥ هَلْ مَعَكَ مِنْ شَيْءٍ مِنْ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟
- ٢٨٥٣ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٍ؟
- ٢٨٥٨ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟
- ٥٣٥٥ هَلْ مِنْ أَدَمٍ؟
- ٢٤٨٣ هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟
- ٥٣٥٥ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟
- ٢٨٥٥ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟
- ٣٤٨٦ هَلْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا؟ فَإِنْ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا
- ٣٦٣٩ هَلْ نَكَحْتُ يَا جَابِرُ؟
- ٨٠٦ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا فَدَبَعْتُمُوهُ
- ٨٠٧ هَلَّا اتَّعَمْتُمْ بِحَلِيدٍ مَا؟
- ٦٧٨٤ هَلَّاكَ الْمُتَقَطِّعُونَ
- ٧٣٢٩ هَلَّاكَ كَسْرِي ثُمَّ لَا يَكُونُ كَسْرِي بَعْدَهُ
- ٤٢٣٤ هَلُمُّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ
- ٥٣٢٠ هَلُمُّهُ، فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ.
- ٥٣١٦ هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ، يَا أُمُّ سَلِيمٍ!
- ٦٤٥٣ هُمُ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا
- ٦٤٥١ هُمُ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدُّجَالِ
- ٢٣٠٠ هُمُ الْأَخْسَرُونَ، وَرَبُّ الْكَفَبَةِ!
- ٢٣٠٠ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ
- هُمُ شَرُّ الْخَلْقِ - أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ - يَفْتُلُهُمْ
- ٢٤٥٧ أَذْنَى الطَّائِفَتَيْنِ
- ٧١٦ هُمُ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجَسْرِ
- ٤٥٥١ هُمُ مِنْ آبَائِهِمْ.
- ٤٥٥٠ هُمُ مِنْهُمْ.
- ٣٦٩٠ هُمْ خَوْلِي كَمَا تَرَى، يَسْأَلُنِي النَّفَقَةَ
- ٢٨٠٤ هُمْ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِنَّ ...
- ٢٥٤٣ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ.
- ٧٣٧٨ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.
- ٢٨٥١ هُوَ خَلَالٌ، فَكُلُّوهُ.
- ٤٩٩٨ هُوَ رِزْقِي أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ
- ٥٧٧٥ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ
- ٢٤٨٧ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ
- ٣٧٨٦ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ
- ٣٦١٣ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ
- ٢٤٨٥ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ
- ٣٧٨٣ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ
- ٣٣٨٧ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا
- هِيَ خَيْرٌ سَيِّدَتِكَ - وَلَا تَجْزِي جَدْعَةً عَنْ
- ٥٠٧٠ أَحَدٍ بَعْدَكَ
- ٢٦٢٩ هِيَ رُحْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَهَا
- ١٩٧٥ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ
- و**
- ٢٤٨٦ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْحَمِّ بَقَرٍ، فَقَبِلَ
- ٥٩٠٥ وَأَجِبَ الْقَبِيلَ وَأَخْرَجَهُ الْغُلَّ
- ٢١٣١ وَأَخْلَفَهُ فِي تَرْكِيهِ
- ١٨٤٠ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ
- ٥٥١١ وَاعْدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَنَابِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
- ٦٨٦٧ وَالَّذِي تَدْعُوهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ
- ٢٤٠ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ
- ٤٦٧٨ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ
- ٤٣٧٧ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! لَا يَجِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ..
- ٦٣٣٣ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ ...
- وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي مُرَيْزَةَ بِيَدِهِ! مَا أَشْبَعَ رَسُولُ
- ٧٤٥٧ اللَّهُ ﷺ أَهْلَهُ
- وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ
- ٤١٥٩ مُؤْمِنٍ
- ٦٣٥١ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ مَنَادِيلُ سَعْدٍ
- وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ لَأَرْجُو أَنْ
- ٥٣٠ تَكُونُوا يَضْفُ أَهْلَ الْجَنَّةِ
- وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَأَبِيئَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدُوِّ
- ٥٩٨٩ نُجُومِ السَّمَاءِ
- ٣٨٦ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ ...
- ٦٤٤٢ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَعِيفَارٌ وَأَسْلَمٌ وَمَرْيَتُهُ
- وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأُزَيِّنَنَّ مَا رَأَيْتُ .. ٦١٢١
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى
أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي .. ٦١٢٩
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا
تَكُونُونَ عِنْدِي .. ٦٩٦٦
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ كُنْتُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ .. ٦٤١٨
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى
تُؤْمِنُوا .. ١٩٥
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ
الرَّجُلُ .. ٧٣٠٢
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ
لِجَارِهِ .. ١٧١
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَفْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ
الله .. ٤٤٣٥
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَنَسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ ... ٥٣١٣
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمُ ... ٤٦٢١
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ .. ٤٤١١
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ لَمْ تُذَيِّبُوا لَذَهَبَ اللهُ ... ٦٩٦٥
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
لَا يَذَرِي الْقَائِلُ .. ٧٣٠٣
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَهْلِكَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ .. ٣٠٣٠
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ
ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ .. ٣٨٩
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ
مِنْهُمْ .. ٧٢٢٣
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ
يَمُوتُ .. ٢٣٠١
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لِقَيْكَ الشَّيْطَانُ .. ٦٢٠٢
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ
إِلَى فِرَاشِهَا .. ٣٥٤٠
وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا
إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ .. ٢٣٣٥

وَالله! إِنَّهُ بِالْخَجَرِ نَدَبَ سِنَّةٍ ٦١٤٦
وَالله! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَحْسَنَكُمْ يَوْمَ ٢٥٩٣
وَالله! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ ٧٢٦٢
وَالله! إِنِّي لَأَقْلِبُ إِلَى أَهْلِي ٢٤٧٧
وَالله! إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ ٧٤٣٣
وَالله! لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ٤٢٦٤
وَالله! لَأَقْرَبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ١٥٤٤
وَالله! لَأَنْ يَمْدُدُوا أَحَدَكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ
فَيَسِغُهُ ٢٤٠١
وَالله! لَأَنْ يُلْجَأَ أَحَدَكُمْ بِسَمِيهِ فِي أَهْلِهِ ٤٢٩١
وَالله! لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ ٦٠١٦
وَالله! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى
بَابِ حُجْرَتِي ٢٠٦٤
وَالله! لَلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ ٤٣٠٩
وَالله! لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرْزِيَكُمْ قَبْرَهُ ٦١٤٩
وَالله! لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ ٢٤٨١
وَالله! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا ٣٩١
وَالله! مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ ٧١٩٧
وَالله! يَا ابْنَ أَخِي! إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ٧٤٥٢
وَالله يَغْوِرُ لَكَ ٤١٠٢
وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ ٤٧٤٣
وَأَنَا تُذَرِّجُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنُبٌ ٢٥٩٣
وَأِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا ٦٨٠٦
وَأِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ٢٣٠٥
وَأِنْ اللهُ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاصَعُوا ٧٢١٠
وَأَنْتُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ مَا مِنْ تَسْمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَانَتْ ٣٥٤٦
وَأِنْ لِرِزْوِكَ عَلَيَّ حَقًّا ٢٧٣١
وَأِنِّي أُرِيهَا نَيْلَةً وَفَرًّا، وَأَنِّي أَشْجُدُ صَبِيحَتَهَا ٢٧٧١
وَأَمَّا لِرَبِّيعِ الْجَنَّةِ أَجْدُهُ دُونَ أَحَدٍ ٤٩١٨
وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي ٦٢٢٥
وَأَيْكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ بِطُغَيْمِنِي ٢٥٦٦
وَتَلْهَيْكُمْ كَمَا أَلْهَيْتُهُمْ ٧٤٢٦
وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى خَرْفِ الشَّيْبَةِ .. ٦١٦٣

- ٢٦٩٧ - وَجِبَ أُخْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْغَيْرَاتُ
٢٢٠٠ - وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ
٤٥٤٨ - وَجِدْتُ امْرَأَةً مُفْتَوَلَةً فِي بَعْضِ بَلَدِ الْمَغَارِي
٦٠٠٦ - وَجَدْنَاهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ
٢٨٧ - وَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَعُشِيَ عَلَيْهِ
- وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ حَيِّفًا ١٨١٢
- وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّفْتُ ذَلِكَ ٢٧٤٦
- وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ٣١٢٠
- وَدَعَا الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةً، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ ٣٣٣١
- وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمَارًا مَوْسُومَ الْوُجُوهِ ٥٥٥٣
- وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً جَمِيرِيَّةً ٢١٠١
- وَصَحَّتْ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَضَعَةً مِنْ
ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ ٤٨١
- وَصَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً وَسَرَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ ٧٦٧
- وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفُهُ
النَّاسُ ٦١٨٧
- وَعَرَّضَهُ عَلَى الْمَاءِ وَيَدِيهِ الْآخَرَى الْقَبْضُ ٢٣٠٩
- وَعَلَى قَوَائِكَ ٢٠٠٨
- وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَنْ أَنْتَ ٦٣٦١
- وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ ٣٥٨١
- وَفَدَّتْ وَفُودًا إِلَى مُعَاوِيَةَ ٤٦٢٢
- وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ ٥٩٤٩
- وَقَامَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا ٥٨٣٥
- وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ١٣٨٨
- وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَخْضِرِ الْعَصْرُ ١٣٨٦
- وَقْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ٢٨٠٣
- وَقْتُ صَلَاةِ الْقَصْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ
الْأَوَّلُ ١٣٨٩
- وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ ١٣٩١
- وَقَصَتْ رَجُلًا رَأَيْتُهُ ٢٩٠٠
- وَقَفَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَطَفِقَ نَاسُ ٣١٥٧
- وَقَفَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِبَنِي ٣١٥٦
- وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا حَسَدًا ٣٠٥٦
- وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يُنْذِرَكُنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ ٧١١٥
- وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يُنْغَمِدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ ٧١١٣
- وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا ٢٢٩٠
- وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا ٢٢٩٠
- وَلَا يَنْتَسِطُ أَحَدُكُمْ بِرَأْسِهِ ١١٠٣
- وَلَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ ٣٣١٩
- وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْنَةً ذَاتَ شَرَفٍ ٢٠٢
- وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَاتَيْنِ مَوْضِعَيْنِ فِي الْأَرْضِ ... ٣٢٤٦
- وَلِدَ لِرَجُلٍ مَثَا غَلَامٌ ٥٥٩٥
- وَلِدَ لِي اللَّيْلَةُ غَلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي ٦٠٢٥
- وَلِدَ لِي غَلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ٥٦١٥
- وَلِذَرَارِي الْأَنْصَارِ ٦٤١٦
- وَلَقِيَ شَدَّادُ أَبَا أُمَانَةَ وَوَالِلَةَ، وَصَحِبَ أُنْسًا
إِلَى الشَّامِ ١٩٣٠
- وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ ٤١٠٣
- وَلَكِنْ تَقَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا ٥٦٨٥
- وَلِلْمُقَصِّرِينَ ٣١٤٨
- وَلِمَ تَبْكِي؟ فَمَا زَالَتْ الْمَلَانِيكُ ٦٣٥٤
- وَلِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ؟ ٣٥٥٣
- وَلَوْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَفُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ .. ٤٧٥٨
- وَلَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَمْ يَخُشَ ٤٢٨٦
- وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ كَانِمًا شَيْئًا مِمَّا أُتْرِلَ عَلَيْهِ ٤٤٠
- وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِهِ ١٨٢٦
- وَلَوْ لَسْتُ أَحَدُكُمْ الصَّخْفَةَ ٥٣٠٨
- وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَتَلَى ٧٤١٤
- وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟ ٥٧٣٣
- وَمَا أَغْدَدْتُ لَهَا؟ ٦٧١١
- وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ ٢٥٩٥
- وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ قُلْتُ: لَعَنْتُهُمَا ٦٦١٤
- وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتُ حَسَنًا ١٢٨١
- وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَتَزَوَّجُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى
الصَّلَاةِ ١٤٤٣
- وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ ٧٣٧٨
- وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ ٢١٩١

- وَمَنْ وَالِي غَيْرَ مَوَالِيهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ ٣٧٩٣
 - وَمَنْ يُطِيعْ ذَلِكَ ٢٧٤٧
 - وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ ٢٨٠٦
 - وَهَذَا عَلَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِزْقِي ٣٧٦٦
 - وَهَذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِزْقِي لَهُ ٣٧٦٨
 - وَهَذِهِ؟ لِعَائِشَةَ، فَقَالَ: لَا ٥٣١٢
 - وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رُبَاعٍ أَوْ دَوْرٍ ٣٢٩٤
 - وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَثَرِلٍ ٣٢٩٦
 - وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَثَرِلًا؟ ٣٢٩٥
 - وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ ٢٤٨٩
 - وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ ٦٦٤٠
 - وَيَحْكُ الرُّجْمِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ ٤٤٣١
 - وَيَحْكُ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ لَشَدِيدٌ ٤٨٣٢
 - وَيَحْكُ يَا أَنْجَشَةُ! زُوَيْدًا سَوَّلَكَ بِالْقَوَارِيرِ ... ٦٠٣٨
 - وَيَحْكُمُ -! أَوْ قَالَ: وَلَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
 كُفَّارًا ٢٢٥
 - وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلِفُونَ ٦٤٧٧
 - وَيَلْ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ٥٦٦
 - وَيَلْ لِلْعَرَاقِبِ مِنَ النَّارِ ٥٧٤
 - وَيَلْكَ أَرْبَيْتَ ٤٠٨٧
 - وَيَلْكَ! أَرْكَبَهَا ٣٢١٠
 - وَيَلْكَ! وَمَنْ يُعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ ٢٤٥٦
 - وَيَلْكَ! وَمَنْ يُعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ ٢٤٤٩
 - وَيَلْكُمْ! قَدْ قَدِ ٢٨١٥
 - وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ ٢٨٠٧
- ي**
- يُؤْنِي بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَبْلَتِي فِي النَّارِ ٧٤٨٣
 - يُؤْنِي بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِي ١٨٧٦
 - يُؤْنِي بِأَنْتُمْ أَهْلِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ ٧٠٨٨
 - يُؤْنِي بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ، لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ ... ٧١٦٤
 - يَوْمَ الْقَوْمِ أَفَرُّهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا ١٥٣٢
 - يَوْمَ الْقَوْمِ أَفَرُّهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً ١٥٣٤
 - يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
 مَعَكَ أَكْثَرُ ١٨٨٥
 - يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَهَذَا عِيْدُنَا ٢٠٦١
 - يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغَضَبْتَهُمْ ٦٤١٢
 - يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَ إِذَا لَقِيتَهُمَا ٦١٦٩
 - يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْتَبِذَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟ ٩٤٩
 - يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ! يَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ! ٧٢٢٣
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَخِزْ مَاءَهَا ٦٦٨٨
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ أَمْرٌ فَيْكُ جَاهِلِيَّةٌ ٤٣١٣
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ ٤٧١٩
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءٌ ١٤٦٦
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا ٤٧٢٠
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَالَاهُ ٢٣٠٥
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيكَ ٢٣٠٤
 - يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ ٤٠١
 - يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا ٤٨٧٩
 - يَا أَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
 فَقَدْ أَكْثَرَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ ٤٣٩
 - يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا ٢٨١٨
 - يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ... ١٩٠٨
 - يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَفَرَزْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ ٤٦١٥
 - يَا أَبَا مُوسَى! كَيْفَ قُلْتَ جِئْتَ أَخْرَجْتَ؟ ٢٩٦٠
 - يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَذِلَّ الْفَضْلُ خَيْرٌ لَّكَ ٢٣٨٨
 - يَا ابْنَ أَخِي! أَمِيرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ
 النَّبِيِّ ﷺ، فَسُبُّهُمْ ٧٥٣٩
 - يَا ابْنَ أَخِي! بَلَّغْنِي: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو مَارَ ٦٧٩٩
 - يَا ابْنَ أَخِي! هِيَ النَّبِيَّةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلِيَّهَا ٧٥٢٨
 - يَا ابْنَ أَخِي! كَانَ سَعْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ ٧٤٣
 - يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا
 الْأَخِيرَةُ ٣٦٩١
 - يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ
 يُصَيِّرَنِي اللَّهُ أَبَدًا ٤٦٣٣
 - يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتُ عَنِ الرَّجْعَتَيْنِ بَعْدَ
 الْعَصْرِ ١٩٣٣
 - يَا أَبُي! أَرْسِلْ إِلَيَّ: أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى
 حَرْفٍ ١٩٠٤

- ۶۳۲۴ یا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْحَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ ۲۱۳۸ - یا اَیُّهَا الْأَنْصَارُ! كَيْفَ أَخْبَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟
- ۱۱۷۳ یا بَنِي النَّجَّارِ! تَامِنُونِي بِحَاظِكُمْ هَذَا ۲۷۸ - یا أَسَانَةُ! أَتَلْتُهُ نَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ...
- ۱۵۲۰ یا بَنِي سَلَمَةَ! دَبَّارَكُمْ! نُكْتَبُ أَقَارُكُمْ ۲۷۸ - یا أَعْرَابِي! إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سَبْطِ
- ۵۰۶ یا بَنِي عَبْدِ مَنَافَةَ! إِنِّي نَذِيرٌ ۵۰۴۴ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
- ۵۰۱ یا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ ۴۶۰۴ - یا أُمُّ أَيْمَنُ! ائْتِرْكِي وَلَكَ كَذَا وَكَذَا
- ۱۰۳۳ یا بَنِي لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ ۶۶۲۷ - یا أُمُّ سَلِيمُ! أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرِّطِي عَلَى رَبِّي ..
- ۵۱۱۰ یا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ ۴۶۸۰ - یا أُمُّ سَلِيمُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ ..
- ۴۱۰۴ یا جَابِرُ! أَتَوَقَّيْتُ الشَّيْءَ؟ ۶۰۵۵ - یا أُمُّ سَلِيمُ! مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟
- ۳۶۳۸ یا جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟ ۶۰۵۷ - یا أُمُّ سَلِيمُ! مَا هَذَا؟ قَالَتْ: عَرَفْتُكَ
- ۷۵۱۹ یا جَابِرُ! تَادِي بَوْصُوءٍ ۶۰۴۴ - یا أُمُّ فُلَانٍ! انْظُرِي أَيَّ السَّكَنِ نِشِبَ
- ۷۵۱۸ یا جَابِرُ! هَلْ رَأَيْتَ بِمَقَامِي؟ ۶۰۴۴ - یا أُمُّ مَعْبُدٍ! مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ؟ [أ] مُسْلِمٌ
- ۶۳۶۶ یا حَبْرِي! أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ ۳۹۷۱ - أُمُّ كَافِرٍ؟
- ۶۴۰۱ یا حَاطِبُ! مَا هَذَا؟ ۷۵۲۷ - یا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! آيَةُ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا
- ۶۳۸۶ یا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۶۰۳۶ - یا أَنْجَسُهُ! رُوَيْدَكَ، سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ
- ۶۹۶۷ یا حُظَلَّةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً ۳۵۰۷ - یا أَسْنُ! ارْزُقْ، قَالَ: فَرَقَعْتُ، فَمَا أَذْرِي
- ۲۷۴ یا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ۵۵۵۴ - یا أَسْنُ! انْظُرْ هَذَا الْعُلَامَ
- ۳۷۲۷ یا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ ابْنِي تُوفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا ۳۵۰۷ - یا أَسْنُ! هَاتِ الثَّوْرَ
- ۳۰۸۲ یا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ ۶۰۱۵ - یا أَيْسَى! أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمْرُكَ؟
- ۵۰۹۶ یا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا قُوَّةَ الْعَدُوِّ عِنْدًا ۵۳۱۵ - یا أَهْلَ الْخَنْقِ! إِنْ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا
- ۳۷۶۲ یا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا ۶۰۱۵ - یا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَصَاحِي
- ۲۳۲۵ یا رَسُولَ اللَّهِ! قَدِمْتَ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ ۵۱۰۸ فَوْقَ ثَلَاثِ
- ۳۷۶۳ یا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا ۴۶۳۳ یا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ
- ۳۵۶۸ یا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا رَجُلٌ يَشْتَاوِدُن ۴۰۴۳ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ ..
- ۴۶۷۸ یا سَلَمَةُ! أَتَرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟ ۷۲۰۱ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مُخْشَوُونَ إِلَى اللَّهِ خِفَاءً ..
- ۲۰۲۴ یا سَلِيكَ! فَمَنْ قَارَعَكَ رَجُلَيْنِ ۲۱۰۲ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الشُّنُسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ
- ۵۰۸ یا صَبَّاحَا! فَقَالُوا: مَنْ هَذَا الَّذِي ۲۱۰۲ - آيَاتِ اللَّهِ
- ۶۳۰۴ یا عَائِشُ! هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ۱۰۴۴ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنْ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ
- ۵۷۰۳ یا عَائِشَةُ! أَسْأَلُكَ أَنْ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ ۲۷۷۴ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهَا كَانَتْ أَيْبَتْ لِي لَبْلَةُ الْقَدْرِ ..
- ۷۱۲۶ یا عَائِشَةُ! أَفَلَا أَكُونُ عِنْدًا شُكْرًا؟ ۱۲۱۶ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا
- ۶۶۰۱ یا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرُّفُقَ ۳۴۲۲ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَدْنَتْ لَكُمْ
- یا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرُّفُقَ فِي ۶۸۵۹ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ
- ۵۶۵۶ الْأَمْرُ كُلُّهُ ۱۸۲۸ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ..
- یا عَائِشَةُ! إِنْ شَرَّ النَّاسِ مَثْرَلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ ۴۵۴۲ - یا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَتَّعُوا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ
- ۶۵۹۶ الْقِيَامَةِ ۴۱۸۲ - یا تَبَيِّرُ! أَلَيْكَ وَلَدٌ سَبَى هَذَا؟

- ١٧٢٣ - يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي
- ٣٦٩٠ - يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَغْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا! ..
- ٣٦٩٦ - يَا عَائِشَةُ! إِنِّي فَادِحٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ
- ٥٣٣٧ - يَا عَائِشَةُ! يَتَّيْتُ لَا تَمُرْ فِيهِ، جِنَاعُ أَهْلِهِ
- ٥٦٥٨ - يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُونِي فَاجِحَةً
- ٣٢٤٤ - يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنْ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدِي بِشِرْكِي ..
- ٣٢٤٨ - يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا جِدْنَانِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ
- ٢٧١٤ - يَا عَائِشَةُ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟
- ٥٧٠٣ - يَا عَائِشَةُ! وَاللَّهِ! لَكَانَ مَاءُهَا تَقَاعَةُ الْجَنَّةِ
- ٦٥٧٢ - يَا عِبَادِي! إِنِّي خَرْنْتُ الظُّلُمَ عَلَى نَفْسِي
- ٤٢٨١ - يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُمْرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ ..
- ٥٤٦٢ - يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَرْفَعُ إِزَارَكَ
- ٢٧٣٦ - يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو! إِنَّكَ لَتَصُومُ الْغُفْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ
- ٢٧٤٣ - يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو! بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ
- ٦٨٦٢ - يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَذْكَ عَلَى كَثَرِ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟
- ٢٧٣٣ - يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ
- ٧٤٧ - يَا عَجَبًا لِبَنٍ عَمِرُو هَذَا! يَا مُرَّ النَّسَاءِ، إِذَا اغْتَسَلَنَ
- ١٢٥٨ - يَا عُمَرُ! أَلَا تُخَوِّفُ آيَةَ الصَّبَبِ؟
- ٤١٥٠ - يَا عُمَرُ! أَلَا تُخَوِّفُ آيَةَ الصَّبَبِ؟
- ٢٢٧٧ - يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ؟
- ١٤٧ - يَا عُمَرُ! أَمَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا فَعَلْتُ؟
- ١٣٢ - يَا عَمَّ! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ٥٢٦٩ - يَا غُلَامُ! سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِبَيْتِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ
- ٦٣١٣ - يَا فَاطِمَةُ! أَمَا تَرْضِي أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءٍ ..
- ٥٠٣ - يَا فَاطِمَةُ! بَنْتُ مُحَمَّدٍ!
- ٦٨٨٥ - يَا فَلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاحِكَ
- ٢٧٤٥ - يَا فَلَانُ! أَصْنَعْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ؟
- ٩٥٧ - يَا فَلَانُ! أَلَا تُخَيِّرُ صَلَاتَكَ؟
- ٢٥٦١ - يَا فَلَانُ! الْوَلَدُ فَاجِدُخَ لَنَا
- ١٦٥١ - يَا فَلَانُ! يَا أَيُّ الصَّلَاتَيْنِ اغْتَدَدْتُ؟
- ٧٢٢٢ - يَا فَلَانُ بْنَ فَلَانٍ!
- ٢٤٠٤ - يَا قَيْصَةَ! شَحَنًا
- ٣٩٨٤ - يَا كَعْبُ!
- ٢٤٤٢ - يَا لَ الْأَنْصَارِ! يَا لَ الْأَنْصَارِ!
- ٢٤٤٢ - يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ! يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ!
- ٤٨٠ - يَا مُحَمَّدُ! ازْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ نَعْطَهُ
- ١٠٤٠ - يَا مُعَاذُ! أَفَكَانَ أَنْتَ؟ أَفَرَأَى بِكَذَا
- ١٤٣ - يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ!
- ٢٤٤٦ - يَا مُعَشَّرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَالًا
- ٢٤٤٦ - يَا مُعَشَّرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يُدْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا
- ٢٤٤٦ - يَا مُعَشَّرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثُ بَلْغَيْنِي عَنْكُمْ؟ ..
- ٣٣٩٨ - يَا مُعَشَّرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ وَنَحْمُ الْبَاءَةِ ...
- ٧٠٢٠ - يَا مُعَشَّرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَغْلِبُنِي مِنْ رَجُلٍ ...
- ٢٤١ - يَا مُعَشَّرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْ
- ٥٠٤ - يَا مُعَشَّرَ قُرَيْشٍ! اسْتَشِرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ
- ٤٥٩١ - يَا مُعَشَّرَ يَهُودَ! اسْتَلِمُوا تَسْلِمُوا
- ٦٢٩ - يَا مُعِيرَةَ! اخْذِ الْإِدَاوَةَ
- ٢٣٧٩ - يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَخْفِرْنَ جَارَةَ لَجَارَتِهَا
- ١٨٧٦ - يَا نَبِيَّ! بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ
- ٣٤٥ - يَا نَبِيَّ الشَّيْطَانِ! أَحَدَكُمْ يَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا ..
- ٢٣٥١ - يَا نَبِيَّ الْمَسِيحِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
- ٦٤٦٨ - يَا نَبِيَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَتَّبِعُ مِنْهُمْ
- ٣٣٥٢ - يَا نَبِيَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلَ ابْنَ عَمِّهِ
- ٦٤٦٧ - يَا نَبِيَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو قِتَامٌ
- ٦٤٦٧ - يَا نَبِيَّ عَلَيْكُمْ أَوْتَسُ بْنُ غَابِرٍ مَعَ أَهْلِهِ
- ٦٤٩٢ - يَا نَبِيَّ
- ٧٣٧٥ - يَا نَبِيَّ، وَهُوَ مُخَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ ..
- ٧٠٥٣ - يَا نَبِيَّ
- ٧٠٥٢ - يَا نَبِيَّ! عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ يَنْدَبُوهُ ..
- ٧١٥٤ - يَا نَبِيَّ! أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَسْرُبُونَ

- ۴۷۸ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ۷۱۶۲ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتْهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ ..
- ۵۲۲ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّي زُمَرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا ..
- يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ أَهْلَ
- ۷۱۸۳ النَّارِ النَّارَ
- يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَدْخُلُ مَنْ نِشَاءَ
- ۴۵۷ يَدْخُلُ الْمَلِكُ عَلَى السُّطُوفِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ
- ۶۷۲۵ يَدْخُلُ مِنْ أُمِّي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ
- ۵۲۰ يَذْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ [عَزَّ وَجَلَّ]،
- حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ
- ۷۰۱۵ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، فَذُؤِدِي بِأَقْسَرِ
- ۲۴۴۷ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، لَوِ دُودَتْ أَنَّهُ كَانَ صَبْرَ
- ۶۱۶۳ يَرْحَمُهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَذْكُرْنِي كَذَا وَكَذَا
- ۱۸۳۷ يُسَبِّحُ بِأَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفٌ حَسَنَةً
- ۶۸۵۲ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ، يَقُولُ:
- ۶۹۳۴ يُسْتَرِجِعُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصِيهَا
- ۲۲۰۳ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُشْكِرُونَ ...
- ۴۸۰۱ يُسْرًا وَلَا تُعْصَرَا
- ۴۵۲۶ يَسْعَى طَوَافُكَ لِحَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ
- ۲۹۳۳ يُضَيِّعُ عَلَى كُلِّ سَلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ
- ۱۶۷۱ يَضَعُكَ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ
- ۴۸۹۲ يُطْلَقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا
- ۳۶۶۳ يُطَوِّي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ...
- ۷۰۵۱ يُغْتَمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَتَمَعُّ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ
- ۲۳۳۳ يُقْعَدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِي أَحَدَكُمْ ثَلَاثَ
- عُقَدٍ
- ۱۸۱۹ يُعَوِّذُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ يَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ
- ۷۲۴۰ يُبْعِنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ
- ۲۳۳۳ يُغَسِّلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ
- ۶۹۵ يُغَسِّلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ
- ۷۸۰ يُغَسِّلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرَأَةِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي
- ۷۷۹ يُغْفِرُ اللَّهُ لِلْوَطِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ أَوْى
- ۶۱۴۴ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ، إِلَّا الذَّنْبَ
- ۴۸۸۳ يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيُخْرِجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ
- ۳۳۶۴ يَأْتُمُّ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ
- ۲۳۳۳ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَابًا فَيَقْبِضُونَ النَّاسَ
- ۷۱۰۷ يَبْعَثُ كُلَّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ
- ۷۲۳۲ يَبْنِي مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْنِي
- ۷۱۸۰ يَبْتِغِ الدَّجَالُ، مِنْ يَهُودٍ إِصْنِبَهَا، سَبْعُونَ أَلْفًا
- ۷۳۹۲ يَبْتِغِ الْمَيْتَ ثَلَاثَةَ
- ۷۴۲۴ يَبْتَرِكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا
- ۳۳۶۷ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ
- بِالنَّهَارِ
- ۱۴۳۲ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ
- ۶۷۹۲ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ
- ۶۷۹۳ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيُغَسِّلُ ذَكَرَهُ
- ۷۸۱ يَبْنِي قَوْمٌ قَبْلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةً رُءُوسُهُمْ
- ۲۴۷۲ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبِشٌ أَمْلَحٌ ...
- ۷۱۸۱ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُونَ بِذَلِكَ
- ۴۷۶ يُجْزَىءُ عَلَيْكَ طَوَافُكَ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
- ۲۹۳۴ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ
- الْمُؤْمِنُونَ
- ۴۸۲ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ۴۷۷ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُونَ
- لِذَلِكَ
- ۴۷۵ يَجِيءُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
- ۷۰۱۴ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ
- ۳۵۶۹ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرِيقٍ
- ۷۲۰۲ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عَرَاءٍ عُرُلًا
- ۷۱۹۸ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ يَبْضَاءَ ...
- ۷۰۵۵ يُحْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَشَةِ
- ۷۳۰۵ يُخْرِجُ الدَّجَالَ فِي أُمِّي فَيَكْتُبُكَ أَرْبَعِينَ
- ۷۳۸۱ يُخْرِجُ الدَّجَالَ فَيَتَوَجَّهَ قِبَلَهُ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
- ۷۳۷۷ يُخْرِجُ فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ
- تَحْقِرُونَ
- ۲۴۵۵ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنْ أُمِّي يَتَرَوْنَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ
- قِرَاءَتُكُمْ
- ۲۴۶۷ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةً فَيَعْرِضُونَ عَلَى اللَّهِ
- ۴۷۴

- يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُسَوْنُ، فَيَسْجُدُونَ ٣٣٦٥
- يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٧٠٨٥
- يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ ١١٣٩
- يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي ٧٤٢٠
- يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي، مَالِي ٧٤٢٢
- يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا ٧٠٨٣
- يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ٧١٣٤
- يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ٦٨٠٥
- يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ٦٨٣٢
- يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثَافِلِهَا وَأَزِيدُ ٦٨٣٣
- يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ! فَقُولْ: لَكَئِكَ وَسَعْدَيْكَ! ٥٣٢
- يَقُولُونَ الْحَقُّ بِالسَّيِّئَةِ لَا يَجُوزُ هَذَا ٢٤٦٨
- يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ٣٢٩٨
- يُكْرَهُ أَنْ يُنَيِّفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ ٦٠٧٧
- يُكْفَرُ الشَّئَةُ الْمَاضِيَةُ ٢٧٤٧
- يُكْفَرْنَ الْعَشِيرُ، وَيُكْفَرْنَ الْإِحْسَانُ ٢١٠٩
- يَكُونُ تَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايِ ٤٧٨٥
- يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ ٧٣١٨
- يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ ٢٤٥٩
- يُكْرَى بِهَا جَنَابَةٌ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ ٢٢٩١
- يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ ٢٤٦٤
- يَمْسِكُ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ ٢٣٣٣
- يَمْسُهُ حِينَ يُؤَلَّدُ ٦١٣٤
- يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ ٣٩٥٨
- يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى ٦٣٨٢
- يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى، لَا يَغِيضُهَا سَحَاءٌ ٢٣٠٩
- يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ ٤٢٨٣
- يَمِينُهُ، قَالَ: إِذْنٌ يُذْهَبُ بِهَا ٣٥٩
- يُمْنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا ٧١٥٧
- يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ ٢٥٤٣
- يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جَدِيهِ ٥١٦٠
- يُنْذِرُونَ وَلَا يَقْرُونَ ٦٤٧٦
- يُنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ ١٧٧٣
- يُنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِسَطْرِ اللَّيْلِ ١٧٧٥
- يُنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ١٧٧٢
- يُهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَنْسِبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ ٢٤١٢
- يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ ٢٨٠٥
- يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، وَهُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْمُجَحَّفَةِ ٢٨٠٩
- يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ ٧٣٢٥
- يَهُودٌ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا ٧٢١٥
- يُوشِكُ الْقَرَأْتُ أَنْ يُخْسِرَ عَنْ كَثْرٍ مَنْ ذَهَبَ ... ٧٢٧٤
- يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا ٧١٩٥
- يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ أَرْبَعًا ١٦٤٩
- يُوشِكُ، يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ ٥٩٤٧
- يَوْمُ الْخُمَيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ! ٤٢٣٢



www.minhajusunat.com



DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)

Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231

fax :(+91-22) 2302 0482

E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 2100/- (مکمل سیٹ)